الفرقۃ الجدیدۃ

جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) کے بانی مسعود احمد بی ایس سی کا علمی محاسبہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ

مقدمہ

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

فتویٰ

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ادارۃ الاسلام کیماڑی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

الفرقۃ الجدیدۃ

جماعت المسلمین (جسٹ) کے بانی مسعود احمد بی ایس سی کا علمی محاسبہ

www.kitabosunnat.com

تالیف

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ

مقدمہ

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

فتویٰ

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ادارۃ الاسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

26.2.1
ح ا ر ف

کتاب

الفرقۃ الجدیدۃ

تالیف ـــــــــ ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ

اشاعت ـــــــــ 2021ء

المکتبۃ الجابریۃ
99-.. بی ماڈل ٹاؤن لاہور
34174

ادارۃ الاسلام سیالکوٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- ابتدائیہ ---- 13
- مقدمہ ---- 18
- فرقہ مسعودیہ اور اہل حدیث ---- 18
- اہل الحدیث کی فضیلت ---- 20
- اہل الحدیث کے دشمن ---- 22
- اہل الحدیث سے دشمنی کا انجام ---- 22
- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تکفیر ---- 23
- فرقہ مسعودیہ کا دعویٰ مسلم ---- 24
- محترم دامانوی صاحب حفظہ اللہ کی تصدیق ---- 25
  - ۱۔ المؤمن یا المؤمنون ---- 25
  - ۲۔ حزب اللہ ---- 25
  - ۳۔ اولیاء اللہ ---- 26
- صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور مسلمین ---- 29
- اہل السنہ ---- 29
- سنی کا نام ---- 31
- محمدی المذہب ---- 32
- فتنۂ تکفیر ---- 33
- بحث کا قطعی فیصلہ ---- 33
- فرقہ کی بحث ---- 34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- تلزم جماعت المسلمین و امامہم ---------- 35
  - (۱) سبیع بن خالد الیشکری رحمہ اللہ ---------- 36
  - (۲) صخر بن بدر العجلی رحمہ اللہ ---------- 36
  - (۳) ابو التیاح یزید بن حمید رحمہ اللہ ---------- 36
  - (۴) عبد الوارث بن سعید رحمہ اللہ ---------- 36
  - (۵) مسدد بن مسرہد رحمہ اللہ ---------- 37
- اہل السنۃ پر مسعود صاحب کے چند بچگانہ اعتراضات ---------- 40
- پیش لفظ ---------- 44
- کیا جماعت المسلمین رجسٹرڈ کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے؟ ---------- 53
- دین اسلام اور مسلمین قیامت تک رہیں گے ---------- 59
- جماعت المسلمین رجسٹرڈ یا جماعت التکفیر رجسٹرڈ ---------- 70
- تکفیری فرقوں کی حقیقت ---------- 72
- باطل فرقوں کی ریشہ دوانیاں ---------- 77
- تکفیری فرقہ خوارج کے خدوخال ---------- 79
- تکفیری جماعتیں ہر دور میں پیدا ہوتی رہیں گی ---------- 82
- باطل فرقے مدینہ کے مشرق کی طرف سے نکلتے رہیں گے ---------- 82
- گمراہ کرنے والے امام ---------- 85
- بیعت کی بدعت ---------- 89
- بیعت کی حقیقت ---------- 91
- مروجہ جماعتوں اور بیعت کی شرعی حیثیت ---------- 97
- جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) کے چند اصول اور تکفیر اصحاب رسول ﷺ ---------- 99
  - ۱۔ امیر کی نافرمانی اسلام کو چھوڑ دینا ہے ---------- 102

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ۲۔امیر کی بیعت شرط ایمان ہے ---------- 103
- اشتیاق صاحب کی گھڑی ہوئی ایک حدیث ---------- 104
- اگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیعت نہ کی تو؟ ---------- 105
- بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا جماعت سے دور ہونا اور بیعت نہ کرنا ---------- 106
- سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی تکفیر ---------- 106
- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیعت نہ کرنا ---------- 106
- ایں خیال است، محال است وجنوں ---------- 109
- صحیحین کی روایات اور مسعود صاحب کا اصول ---------- 110
- سیّدنا معاویہ اور ان کے ساتھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر ---------- 113
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خلوص اور اختلاف سے کراہت ---------- 114
- سیّدنا عبداللہ بن زبیر اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر ---------- 116
- احادیث بیعت اور اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ---------- 124
- سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور احادیث افتراق و بیعت ---------- 125
- سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور احادیث افتراق و بیعت ---------- 126
- قول عثمان رضی اللہ عنہ اور مسعود صاحب کی وضاحت ---------- 128
- سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور حدیث بیعت وافتراق ---------- 130
- سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور احادیث بیعت ---------- 131
- سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور احادیث بیعت وافتراق ---------- 132
- مفہوم حدیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ---------- 134
- مسعود صاحب اور ان کی جماعت کا سبیل المؤمنین سے انحراف ---------- 134
- مسعود صاحب کے چند تناقضات ---------- 137
- امیر سے علیحدگی گناہ عظیم ہے ---------- 139

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مسعود صاحب کی تکفیری دعوت ---------- 140
- جماعت المسلمین رجسٹرڈ ---------- 142
- کیا جماعت المسلمین نام درست ہے؟ ---------- 153
- ایک غلط فہمی کا ازالہ ---------- 156
- گمراہی کی اصل وجہ ---------- 159
- کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام ''صرف مسلم'' رکھا ہے؟ ---------- 160
- مسلم کی صفات؟ مسلم کسے کہتے ہیں؟ ---------- 163
- حدیث جبریل علیہ السلام ---------- 169
- مسلم کے علاوہ دوسرے نام بھی اللہ تعالیٰ ہی نے رکھے ہیں ---------- 184
- اللہ تعالیٰ کے اسماء ---------- 185
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء ---------- 185
- حدیث رسول میں موصوف کی تحریف ---------- 188
- انصار و مہاجرین نام ---------- 204
- مسلم اور مؤمن میں فرق؟ ---------- 209
- اپنے مسلم ہونے پر اترانا اور دوسرے مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھنا؟ ---------- 215
- کیا منافق بھی مسلم ہوتا ہے؟ ---------- 225
- مؤمن اور قرآن مجید ---------- 231
- مؤمن اور ایمانیات ---------- 233
- مؤمن اور صلوٰۃ ---------- 235
- مؤمن کو نماز کے لیے وضو، غسل اور تیمم کا حکم ---------- 235
- مؤمن اور زکوٰۃ ---------- 236
- مؤمن اور صیام ---------- 236

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مؤمن اور حج ---------- 236
- مؤمن اور جہاد ---------- 237
- آخرت کے خسارے سے صرف مؤمنین ہی محفوظ رہ سکتے ہیں ---------- 237
- صرف مؤمن ہی کامیاب ہوں گے ---------- 238
- پردہ اور مؤمن ---------- 238
- اللہ تعالیٰ ثبات بھی صرف مؤمنین کو دیتا ہے ---------- 238
- مؤمن اور احادیث رسول ﷺ ---------- 243
  - ا۔ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ ---------- 243
  - ۲۔ امیر المؤمنین ---------- 244
- امیر المسلمین ---------- 245
- حدیث تلزم جماعة المسلمين و اما مهم کا مطلب ---------- 247
- حدیث تلزم جماعة المسلمين میں موصوف کی تحریف ---------- 252
- جماعت المسلمین اور امام سے کیا مراد ہے؟ ---------- 256
- امام مہدی رضی اللہ عنہ ---------- 266
- مسعودین کی پہچان قرآن وحدیث کے ذریعے سے ---------- 269
- بدعتی فرقے ---------- 275
- الجماعة (اجتماعیت) کے متعلق دیگر روایات ---------- 279
- جماعت اور فرقہ کا مفہوم ---------- 285
- عربی قواعد کی رو سے جماعة المسلمین نام ---------- 297
- سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت کے مختلف طرق ---------- 298
- ایک خاص نکتہ ---------- 300
- جماعت المسلمین سے کیا مراد ہے؟ ---------- 305

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ❀ ۱۔ سبیع بن خالد الیشکری رحمہ اللہ ---------- 306
- ❀ ۲۔ صخر بن بدر العجلی رحمہ اللہ ---------- 306
- ❀ ۳۔ ابوالتیاح یزید بن حمید رحمہ اللہ ---------- 306
- ❀ ۴۔ عبدالوارث بن سعید رحمہ اللہ ---------- 306
- ❀ ۵۔ مسدد بن مسرہد رحمہ اللہ ---------- 306
- ❖ سبیع بن خالد الیشکری رحمہ اللہ ---------- 309
- ❖ خلاصۃ التحقیق ---------- 311
- ❖ سبیع بن خالد کی توثیق ---------- 312
- ❖ ایک اعتراض کا جواب ---------- 314
- ❖ خلاصۃ التحقیق ---------- 315
- ❖ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی وضاحت ---------- 317
- ❖ ایک اہم فائدہ ---------- 321
- ❖ اعتزال (علیحدگی) کا مطلب؟ ---------- 324
- ❖ اعتراضات اور ان کے جوابات ---------- 324
- ❖ جماعۃ کا استعمال کن کن معنی میں ہوا ہے؟ ---------- 329
- ❖ باجماعت نماز کے لیے جماعۃ من المسلمین کے الفاظ؟ ---------- 335
- ❀ ۱۔ جماعۃ المسلمین ---------- 338
- ❀ ۲۔ دعوۃ المسلمین ---------- 338
- ❀ ۳۔ دعوۃ المؤمنین ---------- 339
- ❀ ۴۔ مصلی المسلمین ---------- 339
- ❀ ۵۔ مصلی الناس ---------- 339
- ❖ حدیث تلزم جماعۃ الناس واما مھم؟ ---------- 340

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اس حدیث کے چند بیرونی شواہد ---------- 341
- فرقہ بندی ---------- 346
- فرقے کس طرح بنتے ہیں؟ ---------- 349
- لفظ فرقہ کی بحث ---------- 351
- مسعود احمد بی ایس سی صاحب کا ایک عجیب اصول ---------- 362
- جماعت المسلمین رجسٹرڈ کا ایک اصول اور تکذیبِ حدیثِ رسول ---------- 362
- ایک اور اشکال اور اُس کا جواب ---------- 369
- حضرت علی کا خلوص اور اختلاف سے کراہت ---------- 370
- حدیث لا تزال طائفة من امتی ظاهرين على الحق کی وضاحت ---------- 372
- ایک اہم نکتہ ---------- 376
- اہل الحدیث یا اصحاب الحدیث ---------- 376
- اہل الحدیث نام کا ثبوت ---------- 385
- مسعود احمد بی ایس سی کے نزدیک اہل الحدیث کی تعریف ---------- 406
- کیا عام آدمی بھی اہل حدیث ہوسکتا ہے مسعود صاحب کی تحریرات کی روشنی میں -- 407
- اہل الحدیث کی فضیلت ---------- 409
- اہل الحدیث کا مقام ---------- 410
- اہل الحدیث ایک صفاتی نام اور محدثین کرام کا اس پر اجماع ---------- 416
  - ۱۔ بخاری ---------- 416
  - ۲۔ امام مسلم ---------- 416
  - ۳۔ شافعی ---------- 417
  - ۴۔ احمد بن حنبل ---------- 418
  - ۵۔ یحییٰ بن سعید القطان ---------- 418

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ۶۔ترمذی ---------- 419
- ۷۔ابوداود ---------- 419
- ۸۔نسائی ---------- 419
- ۹۔ابن خزیمہ ---------- 419
- ۱۰۔ابن حبان ---------- 420
- ۱۱۔ابوعوانہ ---------- 420
- ۱۲۔عجلی ---------- 421
- ۱۳۔حاکم ---------- 421
- ۱۴۔حاکم کبیر ---------- 421
- ۱۵۔فریابی ---------- 421
- ۱۷۔ابو حاتم الرازی ---------- 422
- ۱۸۔ابوعبید ---------- 422
- ۱۹۔ابوبکر بن ابی داود ---------- 422
- ۲۰۔ابن ابی عاصم ---------- 423
- ۲۱۔ابن شاہین ---------- 423
- ۲۲۔الجوزجانی ---------- 423
- ۲۳۔احمد بن سنان الواسطی ---------- 423
- ۲۴۔علی بن عبداللہ المدینی ---------- 424
- ۲۵۔قتیبہ بن سعید ---------- 424
- ۲۶۔ابن قتیبہ الدینوری ---------- 424
- ۲۷۔بیہقی ---------- 424
- ۲۸۔اسماعیلی ---------- 425
- ۲۹۔خطیب ---------- 425

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ۳۰۔ابونعیم الاصبہانی ---------- 425
- ۳۱۔ابن المنذر ---------- 425
- ۳۲۔الآجری ---------- 426
- ۳۳۔ابن عبدالبر ---------- 426
- ۳۴۔ابن تیمیہ ---------- 426
- ۳۵۔ابن رشید ---------- 427
- ۳۶۔ابن القیم ---------- 427
- ۳۷۔ابن کثیر ---------- 427
- ۳۸۔ابن المنادی ---------- 428
- ۳۹۔شیرویہ الدیلمی ---------- 428
- ۴۰۔محمد بن علی الصوری ---------- 428
- ۴۱۔سیوطی ---------- 429
- ۴۲۔قوام السنۃ ---------- 429
- ۴۳۔رامہرمزی ---------- 429
- ۴۴۔حفص بن غیاث ---------- 430
- ۴۵۔نصر بن ابراہیم المقدسی ---------- 430
- ۴۶۔ابن مفلح ---------- 430
- ۴۷۔الامیر الیمانی ---------- 430
- ۴۸۔ابن الصلاح ---------- 431
- ۴۹۔الصابونی ---------- 431
- ۵۰۔عبدالقاہر البغدادی ---------- 431

❖ اہل حدیث سے بغض رکھنے والا بدعتی ہے ---------- 434

❖ کیا ہر مسلم اہل الحدیث ہوسکتا ہے؟ ---------- 435

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ''الحدیث'' قرآن کریم کا بھی نام ہے ---------- 439
- ''الحدیث'' کا اطلاق قول رسول ﷺ پر ---------- 440
- اہل السنۃ والجماعۃ ---------- 441
- طائفہ منصورہ کہاں ہوگا؟ ---------- 466
- "الطائفة المنصورة" ملک شام میں ---------- 467
- ایک نکتہ ---------- 472
- ایک اہم حدیث ---------- 475
- ایک عجیب نکتہ ---------- 477
- سیاسی فرقے یا دینی فرقے؟ ---------- 478
- مسعود احمد صاحب کی وضاحت ---------- 483
- کسی مسلم کو کافر کہنے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے ---------- 490
- دین میں آسانی کرنے کا حکم ---------- 496
- امام محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ سے جماعت المسلمین کے متعلق استفسار ------ 500
- ''جماعت المسلمین رجسٹرڈ سے چند سوالات'' ---------- 508
- جناب امیر صاحب اور کارکنان جماعت المسلمین ---------- 509
- مسلم کون؟ ---------- 516
- الجماعة القديمة بجواب الفرقة الجريدة پر ایک نظر ---------- 518

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

الحمدللہ! کتاب ''الفرقة الجديده ، جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے بانی مسعود احمد بی ایس سی کا علمی محاسبہ'' کو ۱۹۸۹ء میں شائع کیا گیا تھا، اور وسائل کی کمی کی وجہ سے اسے زیادہ تعداد میں شائع نہیں کیا تھا، اور جب یہ کتاب ختم ہوگئی تو پھر بھی لوگوں کا برابر یہ مطالبہ تھا کہ یہ کتاب ان کو فراہم کی جائے۔ چنانچہ بعض دوستوں کو ہم اس کتاب کا فوٹو اسٹیٹ فراہم کرتے رہے۔ اس کتاب کو سنجیدہ اور علم و تحقیق سے تعلق رکھنے والے طبقہ نے بہت سراہا اور اہل علم حضرات نے بھی اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ میری کوشش تھی کہ یہ کتاب دوبارہ شائع ہو جائے تاکہ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کو یہ کتاب فراہم کی جا سکے۔ میں نے اس کتاب میں اب کچھ مفید اضافے بھی کیے اور محدث العصر الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے بعض مضامین اور مناظر اسلام الشیخ ابو اسجد صدیق رضا حفظہ اللہ کے دو قیمتی مضامین بھی داخل کتاب کر دیے ہیں تاکہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کی اصل حقیقت لوگوں پر عیاں ہو جائے، اور اب یہ کتاب اکتیس (۳۱) سال کے بعد ۲۰۲۰ء میں مزید تحقیق کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں جن جن دوستوں نے معاونت کی ہے اس کے لیے میں ان حضرات کا بے حد شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالی ان کو اس کا اجر عظیم عنایت فرمائے اور ان کے لیے اس کتاب کو صدقہ جاریہ کے طور پر قبول فرمائے۔ آمین

زیر نظر کتاب ''الفرقة الحديده ، جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے بانی مسعود احمد بی ایس سی کا علمی محاسبہ'' ۱۹۸۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔ بعض دوستوں کے مشورے سے اس کتاب کی تلخیص کی گئی اور اس کا نام ''خلاصه الفرقة الجديده'' رکھا گیا۔ مسعود احمد صاحب نے ''الفرقة الحديده'' کا جواب ''الجماعة القديمة'' کے نام سے شائع کیا اور یہ صرف ۶۳ صفحات کا کتابچہ ہے۔ اور موصوف کے صفحات کا موازنہ کیا جائے تو ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحات کے مقابلے میں ان کے صفحات 18 ہی بنتے ہیں کیونکہ اس کتابچہ کا ایک صفحہ ہماری کتاب کے صفحہ کا نصف بھی نہیں ہے۔ اس کتابچہ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کے پاس "الفرقة الجديدة" کا کوئی جواب موجود نہیں ہے اور موصوف نے صرف اپنے حوارین کو طفل تسلی دینے کیلئے یہ کتابچہ لکھا ہے۔ موصوف کے اس کتابچہ کا جواب بھی "الجماعة الجديدة" کے نام سے شائع کر دیا گیا ہے اور جس کا جواب موصوف مرتے دم تک نہ دے سکے اور نہ ہی اس کے کسی عقیدت مند نے اس کا جواب دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ موصوف کے عقیدت مند بھی لاجواب ہو چکے ہیں۔ الجماعة القديمه کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف بوکھلاہٹ کا شکار تھے۔ اس لئے اس نے بہت سی خلاف واقعہ باتیں بھی لکھ دی ہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ:

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا؟
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ موصوف کے پاس ہمارے ان ٹھوس دلائل کا کوئی جواب نہیں تھا بلکہ وہ اس سلسلہ میں اپنے آپ کو مسلسل بے بس پاتے تھے البتہ ضد کا کوئی علاج نہیں یہی ضد انسان کو جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ جیسا کہ ابلیس لعین ہمیشہ ہمیش کیلئے راندۂ درگاہ ہو گیا اور جہنم کا ایندھن ٹھہرا۔ الجماعة الجدیدہ کو بھی اس کتاب کے آخر میں شامل کتاب کر دیا گیا ہے۔

میری اس کتاب کا مقدمہ الاستاد جناب حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے تحریر کیا ہے، موصوف ایک جید اور ثقہ عالم دین اور عامل بالسنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کم عمری میں ہی انکو دین کی وہ فقاہت اور سوجھ بوجھ عطا فرمائی ہے کہ جو بڑے بڑے علماء کو بھی نصیب نہیں ہوتی۔ اور علوم الحدیث کے مختلف فنون پر وہ گہری نظر اور بصیرت رکھتے ہیں اور بالخصوص علم اسماء الرجال پر انہیں کامل دسترس حاصل ہے اور جس کا اندازہ ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب کے مطالعہ سے لگایا جاسکتا ہے موصوف کا شمار موجودہ دور کے چند گنے چنے محدثین کرام میں ہوتا ہے اور راوی حدیث کے متعلق جمہور محدثین کی آراء کو قبول کرتے ہیں اس وادی میں اگرچہ بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے محدثین کرام نے داد تحقیق دی ہے لیکن کسی راوی حدیث کے متعلق پوری تحقیق، چھان پھٹک اور احتیاط کیساتھ حتمی رائے اختیار کرنا اور پھر حدیث کی تصحیح وتضعیف کا فیصلہ کرنا چند گنے چنے محدثین کرام ہی کا طرہ امتیاز رہا ہے اور ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ موصوف بھی ان ہی باریک بین محدثین کرام کی راہ پر چلنے والے اور انہیں کے خوشہ چین نظر آتے ہیں۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم، موصوف کا ایک علمی مضمون شامل کتاب کیا گیا ہے۔ جسے آپ اس کتاب کا مقدمہ یا خلاصہ کہہ سکتے ہیں یہ مضمون مختصر ہونے کے باوجود جامع ہے گویا موصوف نے سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسکا بہتر بدلہ عنایت فرمائے (آمین)

اس کتاب کو شائع ہوئے تقریباً بیس سال کا (اور اب ۲۰۲۰ء تک اکتیس سال کا) طویل عرصہ گزر چکا ہے اور اس کتاب نے بہت سے متلاشیان حق کی صراط مستقیم کی طرف راہنمائی فرمائی ہے اور انہوں نے مسعود احمد صاحب کے دجل وفریب اور عیاری سے واقف ہوکر اس جماعت سے خروج اختیار کیا ہے، اس کتاب نے گویا لوگوں کی آنکھیں کھول دیں اور وہ خواب غفلت سے بیدار ہوکر حقیقت حال سے واقف ہوگئے ہیں اور اس طرح موصوف کے بنے ہوئے دجل وفریب کے تمام جال تار تار ہوگئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب نے جماعت المسلمین کی کمر کو توڑ کر رکھ دیا ہے اور یہ ایک ایسی بین حقیقت ہے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی خود موصوف کو بھی یہ بات بیان کرنا پڑ گئی۔ خروج کرنے والوں میں بہت سے نام بڑے واضح ہیں اور انہوں نے اس سلسلہ میں تحریری کام بھی کیا ہے مگر افسوس کہ یہ لوگ ایک مصیبت سے نکل کر پھر اس سے بھی بڑی مصیبت میں گرفتار ہوگئے اور یوں وہ خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ہوالخسران المبین کا مصداق بن گئے۔ ان میں سے بعض افراد اہل الحدیث کے قافلہ میں بھی شامل ہوگئے اور انہوں نے کچھ تحریری کام بھی کیا ہے جیسے الشیخ حیات خان (حیات نبی) صاحب اور ان کے علاوہ بے شمار افراد جن میں سے ایک نمایاں نام محترم جناب ابوالاسجد صدیق رضا حفظہ اللہ کا بھی ہے۔ موصوف نے جماعت المسلمین رجسٹرڈ کی طرف سے مجھ سے مناظرہ بھی کیا۔ راقم الحروف سے انہوں نے کئی مرتبہ تفصیلی گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنایت فرمائی اور وہ جہالت کے اس عمیق غار سے نکل کر اہل حق کے ساتھی بنے اور اہل الحدیث کے دست و بازو بن گئے اور دین کا باقاعدہ علم حاصل کرنے کے بعد اب وہ المعہد السلفی کراچی میں طلباء کو دینی علوم سے آراستہ کر رہے ہیں علاوہ ازیں موصوف ایک کامیاب مناظر بھی ہیں۔ جماعت المسلمین رجسٹرڈ والے تو ان کا نام سن کر ہی دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی صاحب بھی ایسے نہیں ہیں کہ وہ صدیق رضا کے سامنے بیٹھ کر گفتگو کر سکے۔ دراصل ان میں زیادہ تعداد جاہلوں کی ہے جنہوں نے مسعود احمد صاحب کا دیا ہوا سبق رٹا ہوا ہے اور موصوف کی تحقیق ہی کو انہوں نے حرف آخر سمجھ رکھا ہے، علم و تحقیق سے یہ بے چارے کوسوں دور ہیں لہٰذا جب وہ کوئی تحقیقی بات سنتے ہیں تو اچھل پڑتے ہیں۔ جناب سید وقار علی شاہ صاحب جواب خلیفہ والی جماعت کے امیر بن چکے ہیں، مثل مشہور ہے کہ ''آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا'' ایک مصیبت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات دی تھی، موصوف دوسری مصیبت میں جا گرے۔ لالچ بری بلا ہے اچھے اچھے سمجھدار انسان بھی اس کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ صدیق رضا صاحب نے وقار علی شاہ صاحب سے ایک مرتبہ مناظرہ کیا تو ان کے پسینے چھوٹ گئے۔ اور صدیق رضا صاحب کے دلائل کا وہ کوئی ٹھوس جواب نہ دے سکے۔ میرا مضمون ''بے اختیار خلیفہ کی حقیقت''؟ جسے الاستاد حافظ زبیر علی زئی صاحب نے بے حد پسند کیا تھا اور اسے ماہنامہ الحدیث حضرو شمارہ نمبر 22 میں شائع کیا تھا۔ یہ مضمون بھی دراصل صدیق رضا صاحب کے مناظرے کا نتیجہ ہے۔ موصوف اہل الحدیث کے امتیازی مسائل پر بھی کافی دسترس رکھتے ہیں اور ان موضوعات پر وہ کافی کامیاب مناظرے کر چکے ہیں۔ اس طرح منکرین حدیث اور منکرین عذاب قبر سے بھی انہوں نے بہت سے مناظرے کئے ہیں۔ جن کے کیسٹ اور سی ڈیز رحمانیہ مسجد بوہرہ پیر کراچی وغیرہ سے دستیاب ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ موصوف مستقبل میں اہل حدیث کے ایک عظیم اسکالر اور سرمایہ ہیں۔ موصوف ایک سادہ سے عام نوجوان لگتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب اہل التقلید کے علماء ان سے گفتگو کرتے ہیں تو یہ سمجھ کر کہ یہ لڑکا ان کی اس تحقیق کا کیا جواب سکتا ہے لیکن جب گفتگو شروع ہوتی ہے تو ان مولوی حضرات کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں اور وہ لاجواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوجاتے ہیں۔ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ موصوف کچھ ساتھیوں کے کہنے سے برزخیوں کی مسجد توحید کھوکھرا پار میں چلے گئے جہاں ایک برزخی یعقوب علی صاحب درس قرآن دیا کرتے تھے۔

درس کے بعد ان سے گفتگو ہوئی اور دو گھنٹہ کا وقت طے ہوا۔اور اس نے یہ تک کہا کہ آپ لوگ ہر ہفتہ تشریف لائیں اور عذاب قبر کے موضوع پر جو چاہیں سوالات کریں۔خیر جب بات چیت شروع ہوئی تو ستر منٹ کے بعد ہی یعقوب علی صاحب مسجد کے دروازے پر جا کھڑے ہوئے۔اور وہاں سے ارشاد فرمانے لگے کہ آئندہ اگر آپ لوگ تشریف لائیں تو صدیق رضا کو ساتھ لے کر نہ آئیں۔المختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو بہت سی خوبیوں سے نواز رکھا ہے۔ ﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝﴾ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ! تو حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ اور صدیق رضا حفظہ اللہ سے دین کی مزید در مزید خدمت لے اور ان کے ذریعے تو حق کو غلبہ نصیب فرما۔اور ان کے ذریعے لوگوں کو قرآن و حدیث کا سچا اور سیدھا راستہ دکھا دے اور ان دونوں کے علم و عمل میں مزید در مزید اضافہ فرما۔ اور انہیں متقیوں کا امام بنا۔اور دنیا اور آخرت کی تمام خیر و خوبیاں اور سعادتیں انہیں نصیب فرما۔آمین یا الہ العالمین

آہ! ۱۰ نومبر ۲۰۱۳ء محرم الحرام ۱۴۳۵ھ کو استاذ محترم حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ بھی وفات پا گئے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)

کتاب کے آخر میں امام محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کا فتویٰ بھی نقل کیا گیا ہے۔آخر میں دعاء ہے کہ اے اللہ! جن جن دوستوں اور ساتھیوں نے اس کتاب کے سلسلہ میں کسی بھی قسم کا کوئی بھی علمی و عملی تعاون کیا اور جنہوں نے اس کتاب کو آگے دوسرے لوگوں تک پہنچایا اور اس کتاب کے ناشرین وغیرہ سب ہی کو دنیا اور آخرت کی خیر و خوبیاں اور سعادتیں نصیب فرما۔آمین یا الہ العالمین

کتبہ (ڈاکٹر) ابو جابر عبداللہ دامانوی

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

[فضیلۃ الشیخ محدث العصر علامہ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ]

فرقہ مسعودیہ اور اہل حدیث:

کراچی کے ایک نوزائیدہ فرقے نے کافی عرصے سے اہل الحدیث والآثار کے خلاف تکفیر وتبدیع اور طعن وتشنیع کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ چونکہ بعض ناسمجھ اشخاص کا اس فرقے کے دام ہم رنگ زمین سے متاثر ہونے کا خدشہ ہے، لہٰذا اس مضمون کو تفصیل و دلائل سے لکھا گیا ہے، تاکہ فرقہ مسعودیہ کے دعاوی باطلہ اور الزام تراشیوں کا دندان شکن جواب دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دین پر قائم رکھے اور سبل الضلالۃ (گمراہی کے راستوں) کے شیطان صفت داعیوں کے مغالطات سے بچائے۔ (آمین)

اھل الحدیث: محدثین کی جماعت کو اہل الحدیث کہا جاتا ہے، جس طرح مفسرین کی جماعت کو اہل التفسیر اور مورخین کی جماعت کو اہل التاریخ کہا جاتا ہے۔

دلیل (۱): ..... صحیح بخاری کے مؤلف امام بخاری رحمہ اللہ نے "جزء القراءۃ خلف الامام" میں ص ۳۱ پر کہا:

((ولا یحتج اھل الحدیث بمثلہ .)) ❶

"یعنی اس جیسے سے اہل الحدیث حجت نہیں پکڑتے۔"

بلکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اہل حدیث کو طائفہ منصورہ (جنتی اور حق والی جماعت) قرار دیا ہے۔ ❷

---

❶ نصر الباری فی تحقیق جزء القراءۃ للبخاری ص ۸۸ ح ۳۸.

❷ مسئلۃ الاحتجاج بالشافعی ص ۷٤ و سندہ صحیح، تحقیقی مقالات ج ۱ ص ۱٦۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل(۲): ..... جامع ترمذی کے مؤلف امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الجامع میں ج۱ص۱۶ پر کہا:

((و ابن لهيعة ضعيف عند اهل الحديث .))

یعنی ابن لہیعہ چونکہ اختلاط کی وجہ سے ضعیف تھے اور مدلس بھی تھے، لہٰذا ان کی بیان کردہ روایت دو شرطوں کے ساتھ حسن لذاتہ ہوتی ہے:

۱۔ روایت اختلاط سے پہلے کی ہو۔ ❶

۲۔ روایت میں سماع کی تصریح ہو۔ ❷

دلیل(۳): .....آج تک کسی مسلم عالم نے اس بات کا انکار نہیں کیا کہ ''اہل الحدیث'' سے مراد محدثین کی جماعت ہے، لہٰذا اس صفاتی نام اور نسب کے جائز ہونے پر اجماع ہے۔

اہل حدیث لقب و صفاتی نام کے صحیح ہونے پر پچاس حوالوں کے لئے دیکھئے میری کتاب: تحقیقی، اصلاحی اور علمی مقالات (ج۱، ص ۱۶۱، ۱۷۴)۔ (الحمد للہ! اس مضمون کو شامل کتاب کرلیا گیا ہے)۔

دلیل(٤): .....امام مسلم نے بھی محدثین کو اہل الحدیث کہا۔ ❸

امام مسلم رحمہ اللہ بذات خود بھی اہل حدیث تھے جیسا کہ حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

((ونحن لا نعني بأهل الحديث المقتصرين على سماعه، او كتابته او روايته بل نعني بهم: كل من كان احق بحفظه و معرفته و فهمه ظاهراً و باطناً و اتباعه باطناً و ظاهراً، وكذلك اهل القرآن .))

''اہل الحدیث سے ہمارا مقصود وہ اشخاص نہیں ہیں جو صرف حدیث کے سماع،

---

❶ دیکھئے میری کتاب: الفتح المبین ص ۷۷، ۷۸.

❷ ایضاً، ص ۷۷ رقم: ۱٤۰ / ٥.

❸ صحیح مسلم مع النووی ج۱، ص ٥٥، دوسرا نسخہ ج۱، ص ٥، ۲٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابت اور روایت پر اکتفا کرتے ہیں، بلکہ ہم اس نام سے ہر وہ شخص مراد لیتے ہیں جو حدیث کو یاد کرتا ہے، اسے اس کی زیادہ پہچان ہے اور اس کی ظاہری و باطنی طور پر زیادہ سمجھ رکھتا ہے اور ظاہری و باطنی طور پر اس کی زیادہ اتباع کرتا ہے۔"

اہل القرآن سے بھی یہی حضرات مراد ہیں۔ ❶

حافظ ابن تیمیہ کے نزدیک امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابو یعلیٰ اور البزار وغیرھم اہل الحدیث کے مذہب پر تھے۔ ❷

اہل الحدیث کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا تزال طائفة من امتی ظاهرين حتى يأتيهم امر الله وهم ظاهرون.)) ❸

"یعنی میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا فیصلہ آ جائے گا اور وہ غالب ہوں گے۔"

سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ میری امت کا ایک طائفہ یعنی گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا۔ ❹

۱۔ مشہور ثقہ عالم احمد بن سنان رحمہ اللہ (م ۲۵۹ھ) نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا:

((هم اهل العلم و اصحاب الآثار.)) ❺

"یعنی یہ اہل علم اور اصحاب الآثار ہیں۔"

---

❶ مجموع فتاوی ج ٤ ص ٩٥.

❷ دیکھئے: مجموع فتاوی ج ٢٠، ص ٤٠، تحقیقی مقالات ج ١، ص ١٦٨

❸ صحیح بخاری: ٧٣١١، عن المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ.

❹ صحیح مسلم: ١٩٢٠، دارالسلام: ٤٩٥٠.

❺ شرف اصحاب الحدیث للخطیب البغدادی ص ٢٧، رقم ٤٩ و اسنادہ صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ دوسرے ثقہ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (م ۲۳۴ھ) نے فرمایا:

((هم اصحاب الحديث .)) ❶

''یعنی اس طائفہ سے مراد اصحاب الحدیث ہیں۔''

اور دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا:

((هم اهل الحديث .)) ❷

ثابت ہوا کہ اصحاب الحدیث اور اہل حدیث ایک ہی جماعت کے دو نام ہیں۔

۳۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (م ۲۴۱ھ) نے اس حدیث کے معنی میں کہا:

((ان لم تكن هذه الطائفة المنصورة اصحاب الحديث فلا ادري من هم .)) ❸

''اس طائفہ منصورہ سے مراد اگر اصحاب الحدیث (محدثین) نہیں ہیں تو مجھے معلوم نہیں کہ یہ کون ہیں؟''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا:

((صاحب الحديث عندنا من يستعمل الحديث .)) ❹

''ہمارے نزدیک صاحب حدیث وہ ہے جو حدیث پر عمل کرے۔''

تنبیہ: قول مذکورہ میں صاحب الحدیث سے مراد اہل الحدیث ہے۔

۴۔ حفص بن غیاث رحمہ اللہ (م ۱۹۴ھ) نے اصحاب الحدیث کے بارے میں فرمایا:

((هم خير اهل الدنيا .)) ❺

---

❶ جامع ترمذی ۲ /۴۳، ح ۲۱۹۲ و اسناده صحيح.

❷ جامع الترمذی ج ۴، ص ۵۰۵، سنن الترمذی مع عارضة الاحوذی ج ۹، ص ۷۴.

❸ معرفة علوم الحديث للحاكم ص: ۲ وسنده صحيح و صححه الحافظ ابن حجر فی فتح الباری: ۱۳ / ۲۵۰.

❹ الجامع للخطيب ۱/۲۱۹، ح ۱۸۶، وسنده صحيح، دوسرا نسخه ۱ / ۱۴۴، ح ۱۸۳، مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص ۲۰۷، ۲۰۸.

❺ معرفة علوم الحديث ص ۳ واسناده صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یعنی اصحاب الحدیث ساری دنیا میں سب سے بہتر ہیں۔''

۵۔ حاکم رحمہ اللہ (م۴۰۵ھ) نے بھی حفص بن غیاث رحمہ اللہ کی تصدیق کی اور فرمایا:

((ان اصحاب الحدیث خیر الناس .)) ❶

''بے شک اصحاب الحدیث (محدثین) لوگوں میں سب سے بہتر ہیں۔''

ان ائمہ مسلمین کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ طائفہ منصورہ والی حدیث کا مصداق اصحاب الحدیث: اہل العلم، اہل حدیث (محدثین) ہیں اور اسی پر اجماع ہے۔ ❷

اہل الحدیث کے دشمن:

اہل الحدیث (محدثین) کے دشمن ان پر طرح طرح کے الزامات مکذوبہ لگاتے ہیں۔

ایسے ہی لوگوں کے بارے میں امام احمد بن سنان الواسطی رحمہ اللہ نے کہا:

((لیس فی الدنیا مبتدع الا وھو یبغض اھل الحدیث و اذا ابتدع الرجل نزع حلاوۃ الحدیث من قلبہ .)) ❸

''دنیا میں کوئی بھی ایسا بدعتی نہیں جو کہ اہل الحدیث سے بغض نہ رکھتا ہو۔ جب آدمی بدعتی ہو جاتا ہے تو حدیث کی حلاوت (مٹھاس) اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔''

اہل الحدیث سے دشمنی کا انجام:

چونکہ اہل الحدیث، مسلمین میں انتہائی اعلیٰ مقام رکھتے ہیں اور وہ حقیقت میں اولیاء اللہ ہیں۔

اولیاء اللہ کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((من عادی لی ولیاً فقد آذنتہ بالحرب .)) ❹

---

❶ علوم الحدیث ص ۳.

❷ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب: تحقیقی مقالات (ج ۱، ص ۱۶۱، ۱۷۴.

❸ معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ٤ رقم ٦ و سندہ صحیح.

❹ صحیح بخاری ج۸، ص ۱۳۱، ح ۶۵۰۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرتا ہے تو میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔''

غور فرمائیں! کتنی شدید وعید ہے۔

اب جو شخص ان اولیاء اللہ کی تکفیر کرتا ہے تو اس کا کیا انجام ہوگا؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تکفیر:

تقریب التهذیب ، تهذیب التهذیب ، الا صابة ، لسان المیزان ، تعجیل المنفعة ، الدرایة اور التلخیص الحبیر وغیرہ کتب نافعہ کے مصنف، ثقہ ، خاتم الحفاظ ، حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کی عدالت وجلالت شان پر محدثین کا اجماع ہے اور ان کی کتب سے انتفاع مسلسل جاری وساری ہے۔

کراچی میں چند سال پہلے ایک فرقہ ،فرقہ مسعودیہ پیدا ہوا ہے جس کے بانی مسعود احمد بی ایس سی صاحب ہیں۔ اس فرقے نے اپنا نام ''جماعت المسلمین'' رکھ کر غیر اسلامی اور طاغوتی حکومت سے رجسٹرڈ (الاٹ) کرالیا ہے۔ مسعود صاحب نے ایک کتابچہ لکھا ہے جس کا نام ''مذاہب خمسہ (اہل حدیث، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) اور دین اسلام'' رکھا ہے۔ اس کتابچہ میں چھ خانے ہیں:

(۱)..... اہل الحدیث (۲)..... حنفی

(۳)..... شافعی (٤)..... مالکی

(٥)..... حنبلی اور (٦)..... دین اسلام

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسعود صاحب کے نزدیک اہل الحدیث وغیرہ دین اسلام سے خارج ہیں۔ مسعود صاحب اہل الحدیث کے خانے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کو ان کی فتح الباری کے ساتھ لے آئے ہیں۔ [1]

معلوم ہوا کہ مسعود صاحب کے نزدیک حافظ ابن حجر رحمہ اللہ دین اسلام سے خارج ہیں۔ (استغفر اللہ)

---

[1] ملاحظہ ہو: ص: ۲۹۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ایمار جل مسلم اکفر جلاً مسلماً فان کان کافراً والا کان هو الکافر .)) ❶

''جو مسلم دوسرے مسلم کو کافر کہے (اس کی تکفیر کرے) اگر وہ کافر ہے (تو ٹھیک) ورنہ ایسا کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔''

فرقہ مسعودیہ کا دعویٰ مسلم:

مسعود صاحب نے اس پر زور دیا ہے کہ ہمارا صرف ایک نام ہے یعنی مسلم، یہ نام اللہ کا رکھا ہوا ہے، فرقہ وارانہ نام نہیں۔ (مذہب اہل الحدیث کی حقیقت ص ۱)

تنبیہ: ہمارے علم کے مطابق مسعود صاحب سے پہلے امت مسلمہ میں (زمانۂ خیر القرون ہو، زمانۂ تدوین حدیث ہو یا زمانۂ شروح احادیث) کسی عالم نے بھی یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ ''ہمارا نام صرف مسلم ہے۔''

اگر کسی کے پاس مسعود صاحب کے مذکورہ دعوے کی صراحت کسی عالم سے ثابت ہو تو حوالہ پیش کریں۔

مسعود صاحب اپنے خود ساختہ دعوے کی ''دلیل'' پیش کرتے ہیں کہ:

((هو سمکم المسلمین .)) ❷

''اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔''

جناب محترم ابو جابر عبداللہ دامانوی صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ لیکن اس آیت میں اس بات کا کہیں بھی ذکر موجود نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف مسلم رکھا ہے۔ یا بالفاظِ دیگر مسلم نام کے علاوہ دوسرے نام رکھنا ممنوع

---

❶ سنن ابی داؤد: ٤٦٨٧ و اللفظ له وسنده صحیح، واصله فی صحیح مسلم: ٦٠، دارالسلام: ٢١٥.

❷ الحج: ٧٨، بحواله رساله "المسلم" نمبر ٤، ص ٤٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ ہمارا ذاتی نام مسلم ہی ہے اور دنیا میں آج ہم اسی نام سے متعارف ہیں۔ چودہ سو سال سے دنیا ہمارے اس نام سے واقف ہے اور قیامت تک ہم اسی نام سے پہچانے جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ ہمارے اور بھی بہت سے نام رکھے تھے جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔"

محترم دامانوی صاحب حفظہ اللہ کی تصدیق:

محترم دامانوی صاحب حفظہ اللہ کے دعوے کی تصدیق میں ہم قرآن وسنت سے چند دوسرے نام والقاب پیش کررہے ہیں:

۱۔ المؤمن یا المؤمنون:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [النساء: ٩٤]

"(اے ایمان والو!) جو تمہیں سلام کہے اسے ہرگز یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے (کیا) تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو۔"

اور فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ [الحجرات: ١٠]

"بے شک مومنین آپس میں بھائی ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ [المومنون: ١]

"یقیناً مومنین کامیاب ہوگئے۔"

۲۔ حزب اللہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [المجادلة: ٢٢]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جان لو کہ بے شک حزب اللہ، وہی فلاح پائیں گے (کامیاب ہیں)۔''

تنبیہ: حزب اللہ کے مقابلے میں حزب الشیطان ہے اور حزب الشیطان والے حقیقی گھاٹے میں ہیں۔ (مثلاً ملاحظہ ہو سورۃ المجادلۃ: ۱۹)

۳۔ اولیاء اللہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [یونس: ٦٢]

''جان لو کہ اللہ کے اولیاء کو نہ ڈر ہوگا اور نہ غم ہوگا۔''

اولیاء اللہ کے مقابلے میں اولیاء الشیطان ہیں۔

ان کے علاوہ درج ذیل نام بھی قرآن مجید سے ثابت ہیں:

(۱)..... المہاجرین (۲)..... الانصار

(۳)..... السابقون الاولون (٤)..... ربانیین

(٥)..... الفقراء (٦)..... الصالحین

(۷)..... الشہداء (۸)..... الصدیقین وغیرہم

صحیح احادیث میں بھی مسلمین کے کئی ناموں کا ذکر ملتا ہے، مثلاً:

(۱)..... امۃ محمد (ﷺ) ❶ (۲)..... الغرباء ❷

(۳)..... طائفۃ ❸ (٤)..... حواریوں ❹

(٥)..... اصحاب ❺ (٦)..... الخلیفہ ❻

---

❶ صحیح بخاری: ٥٢٢١، ٦٦٣١، صحیح مسلم: ٩٠١، دارالسلام: ٢٠٨٩.

❷ صحیح مسلم: ١٤٥، دارالسلام: ٣٧٢.

❸ صحیح بخاری: ٧٣١١، صحیح مسلم: ١٥٦، دارالسلام: ٣٩٥ وغیرہ ذلك.

❹ صحیح مسلم: ٥٠، دارالسلام: ١٧٩.

❺ صحیح مسلم: ٥٠، دارالسلام: ١٧٩

❻ مسند احمد ج٥، ص ١٣١، واسنادہ حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷)..... اہل القرآن ❶ (۸)..... اہل اللہ ❷

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ مسلمین کے اور بھی بہت سے (صفاتی) نام ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے رکھے ہیں، لہٰذا فرقہ مسعودیہ کے بانی کا یہ دعویٰ باطل اور جھوٹا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف ایک ''مسلم'' رکھا ہے۔ اگر وہ کہیں کہ یہ صفاتی نام ہیں تو عرض ہے کہ صفاتی نام بھی نام ہی ہوتا ہے۔

دلیل(۱): اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ''اللہ'' ہے اور اس کے بہت سے صفاتی نام ہیں۔ مثلاً:

(۱)..... رب (سورۂ فاتحہ) (۲)..... الرحمن (سورۂ فاتحہ)

(۳)..... الرحیم (ایضاً) (٤)..... الٰہ (الناس)

(٥)..... العلیم (٦)..... القدیر

(۷)..... الملک (۸)..... القدوس وغیرہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ [الاعراف: ۱۸۰]

''اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں، اسے ان ناموں کے ساتھ پکارو۔''

اور فرمایا:

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ﴾

[بنی اسرائیل ۱۱۰]

''آپ کہہ دیں کہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو، جس نام سے بھی تم پکارو اس کے اچھے نام ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے ان صفاتی ناموں کو بھی ''نام'' ہی کہا گیا ہے۔

دلیل(۲): محمد ﷺ کا ذاتی نام محمد (ﷺ) ہے، اور آپ کا ذاتی نام احمد بھی ہے۔

---

❶ المستدرك ۱ / ٥٥٦، ح ۲۰٤٦ وسنده حسن، مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲۱۲٤ شامله.

❷ دیکھئے: حوالہ سابقہ: ۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [الصف: ٦]

''اس کا نام احمد ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((انا محمد و احمد والمقفی والحاشر و نبی التوبة ونبی الرحمة .)) ❶

''میں محمد ہوں، احمد ہوں، مقفیٰ ہوں، حاشر ہوں، نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں۔''

شرح السنہ للبغوی میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((ان لی اسماء :انا احمد وانا محمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بہ الکفر وانا الحاشر یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب .)) ❷

''میرے (کئی) نام ہیں: میں احمد ہوں، محمد ہوں، ماحی ہوں جس سے اللہ کفر کو مٹاتا ہے، حاشر ہوں لوگوں کو میرے قدموں پر اکٹھا کیا جائے گا اور میں عاقب (آخری نبی) ہوں۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سیّدنا محمد ﷺ کے اور بھی بہت سے ''اسماء'' یعنی نام ہیں: مثلاً: احمد، الماحی، الحاشر، العاقب، المقفی، نبی التوبہ اور نبی الرحمہ وغیرہ۔

قرآن وحدیث کے ان دلائل سے معلوم ہوا کہ صفاتی نام بھی نام ہی ہوتا ہے۔

☆.....☆.....☆

---

❶ صحیح مسلم: ۲۳۵۵، دارالسلام: ۶۱۰۸.

❷ وقال البغوی: ''هذا حدیث متفق علی صحته ، أخرجه مسلم'' (۱۳ / ۲۱۲، ح ۳۶۳۰).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور مسلمین

۱۔ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص نے مسلمین کو "المصلون" کہا۔
سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تردید نہیں کی بلکہ اس کو بہت بہتر مشورہ بھی دیا۔ ❶

۲۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "یامعشر قریش" ❷

۳۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے "یامعشر الا نصار" کہا۔ ❸

۴۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ خلفاء کو صحابہ "امیر المومنین" کہتے تھے۔

یہ بات متواتر ہے۔

اس کے علاوہ اور بہت سے نام بھی صحابہ سے ثابت ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

اہل السنہ:

مسلمین، محدثین اور مومنین کو "اھل السنة" (یعنی سنت والے) بھی کہا گیا ہے۔

دلیل (۱): محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ (م ۱۱۰ھ) نے فرمایا:

((فَيَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ .)) ❹

"اہل السنۃ کی طرف دیکھا جاتا، پس ان کی حدیث لی جاتی۔"

خلاصہ یہ کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے مسلمین کے لیے "اہل السنۃ" کا نام استعمال کیا۔

---

❶ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵، ص ۱۷، ح ۳۸۲۸۹، المستدرك ج ٤، ص ٤٤٤، ٤٤٥، وقال الحاكم: "هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه" رواية السفيان الثوري عن منصور قوية وباقي السند صحيح)

❷ مصنف ابن ابی شیبه ج ١٤، ص ٤٨٢ وسنده صحيح، الحكم بن ميناء ثقة.

❸ مصنف ابن ابی شیبه ج ١٤، ص ٥٦٧، ح ٣٨١٩٩ وسنده حسن.

❹ صحيح مسلم مع النووی ج ١، ص ٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ: ..... یہ نام فرقہ مسعودیہ کے نزدیک غیر ثابت، بدعت اور شریعت سازی ہے، لہٰذا ان کے نزدیک ابن سیرین رحمہ اللہ جن کی عدالت پر امت مسلمہ کا اجماع ہے، دین سے خارج اور فرقہ اہل السنۃ کے ایک فرد ہوں گے؟! (نعوذ باللہ)

اب دیکھیں! ابن سیرین تابعی رحمہ اللہ (جو کہ متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم کے شاگرد اور صحیحین کے مرکزی راوی ہیں) ان پر فتویٰ کب لگتا ہے؟!

اہل السنۃ یا اس مفہوم کا لفظ درج ذیل ائمہ مسلمین نے بھی استعمال کیا ہے:

۱۔ ایوب السختیانی رحمہ اللہ (م ۱۳۱ھ) ❶

۲۔ زائدہ بن قدامہ ❷

۳۔ احمد بن حنبل ❸

۴۔ بخاری ❹

www.kitabosunnat.com

۵۔ یحییٰ بن معین ❺

۶۔ ابوعبید القاسم بن سلام ❻

۷۔ محمد بن نصر المروزی ❼

۸۔ حاکم نیشاپوری ❽

۹۔ احمد بن الحسین البیہقی (م ۴۵۸ھ) ❾

---

❶ الکامل لابن عدی ج ۱، ص ۷۵ و اسنادہ صحیح، حلیۃ الاولیاء ۳ / ۹، الجزء الثانی من حدیث یحییٰ بن معین: ۱۰۲

❷ الجامع للخطیب: ۷۵۵.

❸ المنتخب من علل الخلال: ۱۸۵

❹ جزء رفع یدین: ۱۵.

❺ تاریخ ابن معین، روایۃ الدوری: ۲۹۵۵، ترجمۃ ابی المعتمر یزید بن طہمان.

❻ الاموال: ۱۲۱۸، لا تجعل زکاتك، کتاب الایمان کا شروع۔

❼ کتاب الصلاۃ: ۵۸۸.

❽ المستدرک: ۱ / ۲۰۱ ح ۳۹۷.

❾ دیکھئے: کتاب الاعتقاد والھدایۃ الی سبیل الرشاد علی مذھب السلف و اصحاب الحدیث وغیر ذلك من کتب البیھقی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ ابو حاتم الرازی (م ۲۷۷ھ) ❶

۱۱۔ الامام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ (م ۳۱۰ھ)۔ ❷

۱۲۔ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (م ۱۸۷ھ) ❸

۱۳۔ شیخ الاسلام ابو عثمان اسماعیل الصابونی رحمہ اللہ (م ۴۴۹ھ) ❹

۱۴۔ ابن عبدالبر الاندلسی (م ۴۶۳ھ)۔ ❺

۱۵۔ خطیب بغدادی (شرف اصحاب الحدیث)

۱۶۔ ابو اسحٰق ابراہیم بن موسیٰ القرطبی (م ۷۹۱ھ) ❻

۱۷۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (م ۷۴۸ھ) ❼

۱۸۔ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (م ۸۵۲ھ) ❽

سنی کا نام:

(۱)..... حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ایک شخص کے بارے میں کہا:

((الرازی السنی الفقیه احد ائمة السنة .)) ❾

زائدہ بن قدامہ رحمہ اللہ کو متعدد ائمہ نے "صاحب سنة" اور "من اهل السنّة"

---

❶ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے جہمیہ کی یہ نشانی بتائی کہ وہ اہل السنۃ کو مشبہ کہتے ہیں۔ (اصول الدین: ۳۸، تحقیقی مقالات ج ۲ ص ۲۳.

❷ صریح السنة للطبری ص ۲۰.

❸ حلیة الاولیاء ۸ / ۱۰۳، ۱۰۴ واسناده صحیح، تهذیب الآثار للطبری ۷/ ٤٤، ح ۱۹۷۵، (شامله) وسنده صحیح.

❹ ملاحظہ ہو ان کی کتاب "عقیدة السلف اصحاب الحدیث و الرسالة فی اعتقاد اهل السنة و اصحاب الحدیث والائمة.

❺ التمهید: ۱ / ۸، ۲ / ۲۰۹ وغیر ذلك.

❻ الاعتصام للشاطبی، ج: ۱، ص: ٦١.

❼ **دیکھئے**: سیر اعلام النبلاء، ج ۵، ص ۳۷٤.

❽ مذاهب خمسه مصنف مسعود احمد، ص ۳۹، بحواله فتح الباری ج ۱، ص ۲۸۱.

❾ سیر اعلام النبلاء ۱۰ / ٤٤٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے۔ ❶

(۲)..... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب التہذیب میں عبدالملک بن قریب الاصمعی البصری کے بارے میں کہا: ''صدوق سنی''۔

محمدی المذہب:

محمد بن عمر الداودی رحمہ اللہ امام الحافظ المفید محدث العراق ابن شاہین رحمہ اللہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

((وکان اذا ذکر لہ مذھب احد، یقول: انا محمدی المذھب.)) ❷

''جب ان سے کسی کے مذہب کا ذکر ہوتا، تو وہ فرماتے تھے کہ میں محمدی المذہب ہوں۔''

خلاصہ: .....قرآن وحدیث اور ائمہ مسلمین کی متفقہ تصریحات سے معلوم ہوا کہ مسلمین کے اور بھی صفاتی نام ہیں جن سے انہیں پکارا گیا ہے، مثلاً اہل السنۃ، اہل الحدیث، سنی، محمدی المذہب اور حزب اللہ وغیرہ، لہٰذا مسعود صاحب کا یہ دعویٰ بالکل باطل و بلادلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف مسلم رکھا ہے۔

مسعود صاحب کے نزدیک ''مسلم'' نام کے علاوہ دوسرے سارے نام (مثلاً اہل السنۃ، اہل الحدیث، حزب اللہ وغیرہ) غیر صحیح وفرقہ ہیں اور ان کے نزدیک فرقہ بندی شرک، عذاب اور لعنت ہے۔ ❸

لہٰذا ائمہ مسلمین مثلاً ابن سیرین تابعی رحمہ اللہ وغیرہ ان کے نزدیک دین اسلام سے خارج اور مشرک ٹھہرے۔ (معاذ اللہ)

---

❶ مثلاً دیکھئے: تہذیب التہذیب: ۳ / ۲٦٤.

❷ تاریخ بغداد للخطیب ۱۱ / ۲٦۷، وسندہ صحیح، ترجمۃ عمر بن احمد بن عثمان المعروف بابن شاھین.

❸ مثلاً دیکھئے: سنیکر جماعت المسلمین یعنی فرقہ مسعودیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنۂ تکفیر:

فرقہ مسعودیہ والے انتہائی دیدہ دلیری کے ساتھ محدثین کی تکفیر کر رہے ہیں۔

عملی طور پر یہ نہ کسی مسلم کو سلام کرتے ہیں اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ان کے نزدیک صرف وہی ''مسلم'' ہے جو ان کے فرقہ مسعودیہ (جماعت المسلمین رجسٹرڈ) میں شامل ہو اور مسعود صاحب کی بیعت کر چکا ہو۔ دوسرا شخص اپنے آپ کو لاکھ مسلم کہے مگر وہی ڈھاک کے تین پات۔

سیّدنا محمد رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذَاكَ الْمُسْلِمُ الذى له ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ .)) ❶

''جو کوئی ہماری جیسی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہی ''مسلم'' ہے۔جس کے لیے اللہ اور اللہ کے رسول کا ذمہ ہے۔''

بحث کا قطعی فیصلہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِى سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ .)) ❷

''پس پکارو اس اللہ کی پکار کے ساتھ جس نے تمہارا نام مسلمین، مومنین، عباد اللہ رکھا ہے۔''

اس سند کو ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی رحمہم اللہ نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ ❸

امام ترمذی نے فرمایا:

((هذا حديث حسن صحيح غريب .)) (ح ٢٨٦٣)

یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو یعلیٰ وغیرہ کی سندوں میں سماع کی بھی تصریح کی ہے۔

---

❶ صحيح بخارى: ٣٩١.

❷ مسند ابى يعلىٰ الموصلى ج ٣، ص ١٤٢، ح ١٥٧٢، صحيح ابن حبان ٨/ ٤٣.

❸ صحيح ابن خزيمه: ١٩٣٠، المستدرك: ١ / ٤٢١، ١١٧، ٢٣٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرقہ کی بحث:

فرقہ کا اطلاق اہل الحق پر بھی ہوتا ہے اور اہل الباطل پر بھی، مگر مسعود صاحب مطلقاً کہتے ہیں: ''فرقہ بندی شرک ہے۔''!!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرقَتَانِ فَيَخْرُجُ مِن بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُم أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ.)) ❶

''میری امت میں دو فرقے ہوں گے پھر ان میں سے ایک مارقہ (گمراہ فرقہ، خوارج کا گروہ) نکلے گا جس سے وہ (فرقہ) قتال کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔''

اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَفْتَرِقُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ فَتَمْرُقُ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ.)) ❷

''میری امت دو فرقے ہو جائے گی اور ان کے درمیان ایک خارجی جماعت نکلے گی (مارقہ) اس مارقہ کو (دونوں فرقوں میں سے) جو حق سے زیادہ قریب ہوگا قتل کرے گا۔''

یہ دونوں فرقے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فرقے (گروہ) تھے اور ان کے درمیان خارجیوں کی جماعت نکلی تھی۔ اس ''جماعت'' کو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی دونوں جماعتوں کو دو فرقے قرار دیا، لہٰذا معلوم ہوا کہ مسلمین کی جماعت کو ''فرقہ'' بھی کہا گیا ہے۔ یعنی ناجی فرقہ، اور یہ دونوں فرقے حق پر تھے۔

---

❶ صحيح مسلم: ١٠٦٥، دارالسلام: ٢٤٥٩.

❷ مسند ابي يعلى الموصلي ج ٢ ص ٤٩٩، ح ١٣٤٥، واسناده صحيح، و اخرجه ابن حبان في صحيحه ٨ / ٢٥٩، واحمد ٣ / ٧٩ ح ١١٣٦٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلزم جماعت المسلمین و امامهم

فرقہ مسعودیہ کے بانی مسعود صاحب اس حدیث کا مصداق اپنے آپ کو ٹھہرا رہے ہیں، یعنی ''جماعت المسلمین'' سے مراد ان کی نوزائیدہ جماعت اور ''امام'' سے مراد وہ خود ذات شریف ہیں، پھر اس جماعت کو انھوں نے طاغوت کی حکومت سے ایک سے زیادہ بار رجسٹرڈ بھی کرایا ہے۔

جناب فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ الدامانوی حفظہ اللہ نے اپنی کتاب ''فرقہ جدیدہ'' میں مسعود صاحب کا یہ طلسم توڑ دیا ہے اور دلائل و براہین قاطعہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ ''جماعۃ المسلمین'' سے مراد مسلمین کی حکومت و امارت ہے اور ''امام'' سے مراد خلیفہ و سلطان ہے۔ ظاہر ہے کہ مسعود صاحب کا فرقہ نہ تو حکومت و امارت پر مشتمل ہے اور نہ خلیفہ و سلطان پر، لہٰذا وہ اس حدیث کا مصداق نہیں ہے۔

مختصراً عرض ہے کہ اہل علم کا اس پر اتفاق (اجماع) ہے کہ اس ''جماعت'' سے مراد مسعود صاحب کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ یا تو امارت وحکومت والی سیاسی جماعت ہے یا پھر صحابہ رضی اللہ عنہم اور اہل الحق (اہل الحدیث) کی جماعت۔

امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کو ''قتال اہل البغی'' میں لائے ہیں۔ ❶

جس سے معلوم ہوا کہ بیہقی کے نزدیک بھی اس حدیث کا تعلق سیاسی امور سے ہے، ورنہ جماعت کے نہ ہونے کا کیا مطلب ہے۔ جب کہ امت کا ایک طائفہ (اہل الحق کی جماعت) قیامت تک ہمیشہ بغیر انقطاع باقی رہے گا۔ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے بھی اس سے مراد ''امیر'' لیا ہے۔ یعنی حکومت کا امیر۔

---

❶ السنن الکبریٰ ج۸ص۱۵۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ .)) مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑلو، کی تشریح میں عرض ہے کہ جماعت المسلمین سے مراد خلافت المسلمین اور امامہم سے مراد خلیفتہم (خلیفہ) ہے۔ اس تشریح کی دو دلیلیں درج ذیل ہیں۔

ا۔ (سبیع بن خالد) الیشکری رحمہ اللہ (ثقہ تابعی) کی سند سے روایت ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

((فَاِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةً فَاهْرِبْ حَتّٰى تَمُوْتَ .)) ❶

''پھر اگر تم اس ایام میں کوئی خلیفہ نہ پاؤ تو بھاگ جاؤ حتیٰ کہ مرجاؤ۔''

اس حدیث کے راویوں کی مختصر توثیق درج ذیل ہے

(۱) سبیع بن خالد الیشکری رحمہ اللہ:

انہیں ابن حبان، امام عجلی، حاکم، ابوعوانہ اور ذہبی نے ثقہ وصحیح الحدیث قرار دیا اور اس زبردست توثیق کے بعد انہیں مجہول یا مستور کہنا غلط ہے۔

تنبیہ: اس توثیق کے مقابلے میں سبیع بن خالد رحمہ اللہ پر کوئی قابل ذکر جرح موجود نہیں ہے۔ ❷

(۲) صخر بن بدر العجلی رحمہ اللہ.

انہیں ابن حبان اور ابوعوانہ نے ثقہ وصحیح الحدیث قرار دیا اور اس توثیق کے بعد شیخ البانی کا انہیں مجہول قرار دینا غلط ہے۔

(۳) ابوالتیاح یزید بن حمید رحمہ اللہ.

صحیحین وسنن اربعہ کے راوی اور ثقہ ثبت تھے۔

(۴) عبدالوارث بن سعید رحمہ اللہ

صحیحین وسنن اربعہ کے راوی اور ثقہ ثبت تھے۔

---

❶ سنن ابی داؤد ۴۲۴۷، و سندہ حسن، مسند ابی عوانہ ۴/ ۴۲۰، ح ۷۱۶۸ شاملہ

❷ تفصیل کے لیے دیکھئے تحقیقی مقالات ج ۳، ص ۳۴۵-۳۵۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵) مسدد بن مسرہد رحمہ اللہ:

صحیح بخاری وغیرہ کے راوی اور ثقہ حافظ تھے۔

ثابت ہوا کہ یہ سند حسن لذاتہ ہے اور قتادہ (ثقہ مدلس) کی عن نصر بن عاصم عن سبیع بن خالد والی روایت صخر بن بدر کی حدیث کا شاہد ہے، جو کہ مسعود احمد بی ایس سی کے ''اصول حدیث'' کی رو سے سبیع بن خالد رحمہ اللہ تک صحیح ہے۔ ❶

اس حسن روایت سے ثابت ہوا کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ والی حدیث میں امام سے مراد خلیفہ ہے اور یاد رہے کہ حدیث حدیث کی تشریح کرتی ہے، لہٰذا اس حدیث سے ''جماعت المسلمین'' اور ان کے امام، یعنی خلیفہ کی بحث کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ:..... امام عجلی ثقہ امام اور معتدل تھے، آپ کو متساہل قرار دینا غلط ہے۔ ❷

۲۔ حافظ ابن حجر العسقلانی نے "تلزم جماعة المسلمين و اما مهم" کی تشریح میں فرمایا:

((قال البيضاوي: المعنى اذا لم يكن في الارض خليفة فعليك بالعزلة واصبر على تحمل شدة الزمان و عض اصل الشجرة كناية عن مكابدة المشقة.)) ❸

''(قاضی) بیضاوی (متوفی ۶۸۵ھ) نے فرمایا: اس کا معنیٰ ہے کہ اگر زمین میں خلیفہ نہ ہو تو تم (سب سے) علیحدہ ہو جانا اور زمانے کی سختیوں پر صبر کرنا۔ درخت کی جڑ چبانے کے اشارے سے مراد مصیبتیں برداشت کرنا ہے۔''

حافظ ابن حجر نے محمد بن جریر بن یزید الطبری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۰ھ) سے نقل کیا کہ:

((والصواب ان المراد من الخبر لزوم الجماعة الذين في

---

❶ دیکھئے: سنن ابی داود: ۴۲۴۴ وصححه الحاكم ۴ / ۴۳۲، ۴۳۳ ووافقه الذهبي.

❷ دیکھئے: نیل مقالات ج ۳، ص ۳۵۱۔۳۵۳۔

❸ فتح الباری: ۱۳ / ۳۶ بحوالہ مکتبہ شاملہ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طاعة من اجتمعوا علٰی تأميره فمن نكث بيعته خرج عن الجماعة، قال: وفی الحديث انه متی لم يكن للناس امام فافترق الناس احزاباً فلا يتبع احدًا فی الفرقة و يعتزل الجميع ان استطاع ذلك..... .)) ❶

''اور صحیح یہ ہے کہ (اس) حدیث سے مراد اس جماعت کو لازمی پکڑنا ہے جو اس (امام) کی امارت پر جمع ہوتے ہیں، پس جس نے اپنی بیعت توڑ دی وہ جماعت سے خارج ہوگیا۔ فرمایا: اور حدیث میں (یہ بھی) ہے کہ اگر لوگوں کا امام (امیر بالا جماع) نہ ہو اور لوگوں نے پارٹیاں بنا رکھی ہوں تو دور اختلاف میں کسی ایک کی اتباع نہ کرے اور اگر طاقت ہو تو تمام (پارٹیوں) سے علیحدہ رہے۔''

شارح صحیح البخاری علامہ علی بن خلف بن عبدالملک ابن بطال القرطبی (متوفی ۴۴۹ھ) نے فرمایا:

((وفيه حجة لجماعة الفقهاء فی وجوب لزوم جماعة المسلمين و ترك القيام علٰی ائمة الجور .)) ❷

''اور اس (حدیث) میں جماعت فقہاء کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو لازمی پکڑنا چاہئے اور ظالم حکمرانوں کے خلاف خروج نہیں کرنا چاہئے۔''

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے ایک ٹکڑے کی تشریح میں فرمایا:

((وهو كناية عن لزوم جماعة المسلمين و طاعة سلاطينهم ولو عصوا .)) ❸

''اور یہ اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو لازمی پکڑا جائے اور مسلمانوں کے سلاطین (حکمرانوں) کی اطاعت کی جائے، اگرچہ وہ نافرمانیاں کریں۔''

شارحین حدیث (ابن جریر طبری، قاضی بیضاوی، ابن بطال اور حافظ ابن حجر) کی ان

---

❶ فتح الباری: ۱۳/ ۳۶ شامله.
❷ شرح صحيح بخاری لا بن بطال ۱۰/ ۳۳ شامله.
❸ فتح الباری: ۱۳/ ۳۶ شامله.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریحات (فہم سلف صالحین) سے ثابت ہوا کہ حدیث مذکور (تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم) سے مروجہ جماعتیں اور پارٹیاں (مثلاً مسعود احمد بی ایس سی کی جماعت المسلمین رجسٹرڈ) مراد نہیں بلکہ مسلمین (مسلمانوں) کی متفقہ خلافت اور اجماعی خلیفہ مراد ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ:

((مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .)) ❶

''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کا امام (خلیفہ) نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔''

اس حدیث کی تشریح میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا: کہ تجھے پتا ہے کہ (اس حدیث میں) امام کسے کہتے ہیں؟ (امام اسے کہتے ہیں) جس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو جائے (اور) ہر آدمی یہی کہے کہ یہ امام (خلیفہ) ہے۔

پس اس حدیث کا یہی معنی ہے۔ ❷

اس تشریح سے بھی یہی ثابت ہے کہ "واما مھم" سے مراد وہ امام (خلیفہ) ہے، جس کی خلافت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہو اور اگر کسی پر پہلے سے ہی اختلاف ہو تو وہ اس حدیث میں مراد نہیں ہے، لہٰذا فرقۂ مسعودیہ (''جماعت المسلمین رجسٹرڈ'') کا اس حدیث سے اپنی خود ساختہ و نوزائیدہ فرقی مراد لینا غلط، باطل اور بہت بڑا فراڈ ہے۔

آپ ان لوگوں سے پوچھیں کہ کیا کسی ثقہ وصدوق امام، محدث، شارح یا عالم نے زمانۂ خیر القرون، زمانۂ تدوین حدیث اور زمانۂ شارحین حدیث (پہلی صدی سے نویں صدی ہجری تک) میں اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ جماعت المسلمین سے خلافت مراد نہیں اور امامہم سے خلیفہ مراد نہیں، بلکہ کاغذی رجسٹرڈ جماعت اور اس کا کاغذی بے اختیار امیر مراد ہے؟ اگر اس کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں، ورنہ عامۃ المسلمین کو گمراہ نہ کریں۔ ❸

---

❶ صحيح ابن حبان: ١٠ / ٤٣٤، ح٤٥٧٣ وهو حديث حسن.

❷ سوالات ابن ہانی: ۲۰۱۱، تحقیقی مقالات ۱/۴۰۳۔

❸ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: محترم ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ کی کتاب: "الفرقة الجديدة"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل السنۃ پر مسعود صاحب کے چند بچگانہ اعتراضات

مذاہب خمسہ نامی کتابچہ میں ص ۳۲ پر مسعود صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ نماز میں "اللّٰھم انی اعو ذبك من عذا ب جھنم....." کا پڑھنا فرض ہے، اور صلوٰۃ الرسول ص ۲۷۸ سے حکیم محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ کی ایک عبارت سے یہ نتیجہ اخذ کر کے کہ ''دعائے مذکورہ کا پڑھنا ضروری نہیں'' اہل السنۃ (اہل حدیث) کو مطعون کرنے کی مکروہ کوشش کی ہے۔

جواب(۱): محترم حکیم محمد صادق صاحب رحمہ اللہ کی ہر بات اہل حدیث کے لیے حجت نہیں ہے اور نہ کوئی اہل حدیث ان کی ہر بات کو حجت سمجھتا ہے، لہٰذا اعتراض سرے سے ہی ختم ہو گیا۔

جواب(۲): رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوا .)) ❶

''یعنی پھر آدمی اپنے لیے کوئی دعا پسند کرے اور وہی مانگے۔''

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو نمازی کو اختیار دیا ہے مگر مسعود صاحب اس اختیار کو سلب کر رہے ہیں۔

جواب(۳): امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یہ باب باندھا ہے۔

((باب مايتخير من الدعاء بعد التشهد وليس بواجب .)) ❷

''تشہد کے بعد جو دعا بھی پسند ہو پڑھ سکتا ہے اور دعا کا پڑھنا واجب نہیں ہے۔''

---

❶ صحيح بخاري: ٨٣٥، صحيح مسلم: ٤٠٢.

❷ صحيح بخاري: قبل ح ٨٣٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر مسعود صاحب بالقابہ کوئی فتویٰ لگاتے ہیں تو ان کے فتویٰ کی زد میں امام بخاری رحمہ اللہ بھی آ جاتے ہیں (ہم مسلمین کی تکفیر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں)

جواب(٤): فرض کریں کہ حکیم محمد صادق رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کو غلطی لگی، تو یہ ان کی اجتہادی غلطی ہے۔ اہل الحدیث کے نزدیک معیار حق اور حجت دو چیزیں ہیں:

(۱)..... قرآن مجید (۲)..... صحیح احادیث

تنبیہ: .....قرآن مجید اور صحیح احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اجماع امت بھی شرعی دلیل اور حجت ہے، نیز اجتہاد کا جواز بھی ثابت ہے اور آثار سلف صالحین سے استدلال بہترین اجتہاد ہے۔

اسی طرح مسعود صاحب اور ان کی پارٹی نے رسوائے زمانہ رسالچہ ''المسلم'' نامی (برعکس نام نہند زنگی کافور) میں اہل الحدیث والآثار (محدثین اور ان کے ساتھیوں) پر دستور المتقی نامی کتاب سے الزام تراشی کر رکھی ہے۔

حالانکہ اہل حدیث کے نزدیک دستور المتقی نہ قرآن ہے اور نہ مجموعہ صحیح احادیث، لہٰذا اس کتاب کا ہر حوالہ اہل حدیث کے خلاف حجت نہیں ہے۔ اس میں قرآن مجید کی جو آیات اور جو صحیح احادیث ہیں وہ حجت ہیں۔ اس کے مصنف کی ذاتی آراء کسی اہل حدیث کے نزدیک بھی حجت نہیں ہیں، لہٰذا اہل حدیث کو کیوں مطعون کیا جا رہا ہے؟

مسعود صاحب کی ان طفلانہ حرکتوں سے کسے فائدہ پہنچے گا؟ کیا وہ محدثین کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط نہیں کر رہے ہیں؟

مثلاً: اہل الحدیث کا نام ان کے نزدیک بدعت ہوا، لہٰذا ان کے اصول پر امام بخاری وغیرہ بدعتی ٹھہرے کیونکہ انھوں نے یہ نام استعمال کیا۔ معاذ اللہ یہ بدعت کی تان، کہاں جا ٹوٹتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبے کے دوران میں فرمایا: میرے رب نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہیں وہ سکھادوں جس سے تم ناواقف ہو (وہ فرماتا ہے:) میں نے اپنے تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندوں کو حنفاء (حنیف کی جمع) پیدا کیا ہے۔مگر شیاطین ان کے پاس آ کر انہیں بہکاتے ہیں اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی ہیں، انھیں ان کے لیے حرام قرار دیتے ہیں۔ ❶

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان بہکانے والے شیاطین سے اپنی پناہ میں رکھے، اور اہل الحدیث (محدثین) کو اس دنیا میں سیاسی غلبہ دے کر ان کی جماعت المسلمین اور ان کا امام یعنی خلیفہ قائم کردے۔آمین

تنبیہ: .....الشیخ موصوف کا مندرجہ ذیل مضمون پہلے "الفرقة الجديدة" کے شروع میں شائع ہوا تھا اور اب اصلاح، ترمیم وفوائد زائدہ کے ساتھ اسے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔والحمدللہ

جیسے جیسے قیامت کا وقت قریب آرہا ہے گمراہ فرقے جنگل کی آگ کی طرح پھیلتے جارہے ہیں اور اپنے دام ہم رنگ زمانہ میں ناسمجھ مسلمین کو پھنسا رہے ہیں۔قدیم زمانے میں نجد عراق میں کوفہ کا شہر گمراہ فرقوں کی جنم بھومی اور آماج گاہ تھا۔مثلاً "خوارج، روافض، جہمیہ، مرجیہ، معتزلہ وغیرہا۔عصر جدید میں کراچی کا شہر خود رو فرقوں کا مرکز ہے۔حال ہی میں ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی صاحب نے "برزخی فرقہ" کی بنیاد رکھی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سمیت کئی ائمۃ المسلمین کی تکفیر کی بلکہ اپنے سوا تمام مسلمین کو کافر قرار دیا۔جس طرح امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے دشمن صحابہ رافضی ابن المطہر کے رد میں منہاج السنۃ النبویہ لکھی۔اسی طرح کراچی کے صاحب علم وعمل جناب ابوجابر عبداللہ دامانوی صاحب نے "الدین الخالص" دو جلدوں میں لکھ کر برزخیوں کے طلسم ومکروفریب کا پردہ پاش پاش کردیا۔ڈاکٹر عثمانی صاحب تو اس جہاں کو سدھارے اور ان کے مقلدین آج تک اس بے مثال کتاب کا جواب نہ دے سکے۔برزخی فرقہ کی بیخ کنی کے بعد جناب عبداللہ صاحب نے فرقہ مسعودیہ کے خلاف قلم اٹھایا۔یہ فرقہ بھی کراچی کی پیداوار ہے۔اس کے بانی مبانی مسعود احمد صاحب بی۔ایس۔سی ہیں۔اس سے پہلے اس فرقہ کا نام ونشان نہیں ملتا۔اس فرقہ نے "جماعت المسلمین" کا خوشنما

❶ صحیح مسلم: ۲۸۶۵، دارالسلام: ۷۲۰۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لقب اختیار کیا جس طرح کہ بیروت میں رافضیوں نے ''حزب اللہ'' کا خوبصورت نام بزعم خویش اختیار کر رکھا ہے۔ یہ نوزائیدہ فرقہ اپنے علاوہ تمام مسلمین کو گمراہ سمجھتا ہے اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا قائل ہے جو شخص اس کے بانی مسعود احمد صاحب کی بیعت نہیں کرتا وہ ان کے نزدیک مسلم نہیں ہے۔ چاہے وہ قرآن و حدیث کا کتنا ہی حامل ہو۔ یہ فرقہ، محدثین (اہل الحدیث) کا سخت دشمن ہے۔ انہوں نے کئی محدثین کی تکفیر بھی کی ہے مثلاً ''انہوں نے اپنے ''مذاہب خمسہ'' نامی پمفلٹ میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کو اپنے دین اسلام سے خارج اور مذہب اہل حدیث میں شامل سمجھتے ہیں (معاذ اللہ) اس فرقہ کے خلاف عبداللہ صاحب کی یہ کتاب انتہائی دندان شکن اور نا قابل تردید دستاویزی ثبوت ہے۔ کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے جو اس کا بغور مطالعہ کرے۔

میں جناب ڈاکٹر عبداللہ دامانوی کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے دو مضامین کو اس کتاب میں مقدمہ کے طور پر شامل کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)۔ کتبہ ابو طاہر حافظ زبیر علی زئی (۶/ اکتوبر ۲۰۰۱ء)

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

کبھی کبھی گمراہی اپنا رنگ اس طرح دکھاتی ہے کہ ایک شخص اپنی ایک جماعت بناتا ہے پھر وہ اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق اس جماعت کو چلانے لگتا ہے اور رفتہ رفتہ انفرادیت اختیار کرنے کے لیے وہ چند نئے اور خود ساختہ اصول وضع کر لیتا ہے اور پھر وہ ان اصولوں ہی کو توحید وسنت کی اساس قرار دینے لگتا ہے اور جو شخص اس کے وضع کردہ اصولوں میں ٹھیک نہ بیٹھے تو وہ اسے کافر، مشرک یا غیر مسلم نظر آنے لگتا ہے۔ پہلے پہل وہ اپنے ان اصولوں پر موجودہ دور کے مسلمانوں کو پرکھتا ہے اور جب اس مشغلہ سے بھی اس کا جی نہیں بھرتا تو وہ سلف صالحین اور محدثین کرام کو ان اصولوں پر پرکھنے لگتا ہے اور جب کوئی محدث یا امام اس کے ان خود ساختہ اصولوں پر پوری طرح فٹ نہیں آتا تو وہ اس پر کفر وشرک کے فتوے داغنے لگتا ہے چنانچہ موجودہ دور کے ''مسعود'' نامی دو شخصوں نے جب اس قسم کا کھیل کھیلنا شروع کیا تو ان کی ان طفلانہ حرکتوں سے عوام الناس شش وپنج میں مبتلا ہو گئے اور اسلام ان کے لیے ایک معمہ بن کر رہ گیا۔

تبلیغ دین کا صحیح طریقہ تو یہ تھا کہ سلف صالحین کے طرز پر لوگوں کو کتاب وسنت کی طرف دعوت دی جاتی حقیقی اسلامی تعلیمات سے بے خبر ہونے کی بنا پر مسلمانوں میں جو غلط عقائد و نظریات، بدعات اور غیر اسلامی رسومات بار پا گئی ہیں ان کی اصلاح کی جاتی اور کتاب و سنت کی روشنی میں صحیح منزل مقصود کی طرف ان کی رہنمائی کی جاتی۔ مسلمانوں کو بتایا جاتا کہ حقیقی اسلام کیا ہے اور موجودہ دور کے مسلمین کس دین پر چل رہے ہیں اگر کتاب وسنت کی تفہیم کے سلسلہ میں کوئی پیچیدگی پیدا ہو جاتی تو دین اسلام کا گہرا اور عمیق مطالعہ رکھنے والی علماء کرام کی ایک جماعت سے اس مسئلہ کا حل طلب کیا جاتا، اور یہ علماء حق کتاب وسنت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہم سلف صالحین کی روشنی میں اس مسئلہ کا جو حل پیش کرتے اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا جاتا۔ کیونکہ کسی مسئلہ میں اختلاف اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب کوئی شخص اپنا ایک خود ساختہ نظریہ قائم کر لیتا ہے پھر وہ کتاب وسنت سے اپنے ذہنی نظریہ کے حق میں دلائل تلاش کرتا ہے اور اپنے اس ذہنی نظریہ کو دلائل کی حیثیت سے متعارف کرواتا ہے اور جو شخص اس کے اس نظریہ سے اختلاف کرے یا اس نظریہ کو تسلیم نہ کرے تو وہ اس پر کفر وشرک کے فتوے داغنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن اگر کتاب وسنت کے مسائل کو پہیلیوں کی زبان میں سمجھنے کے بجائے سلف صالحین کے فہم کے مطابق اس کے عام فہم الفاظ سے جو بات سمجھ میں آتی ہے اسے تسلیم کرلیا جائے تو پھر اختلافات پیدا نہیں ہوسکتے اور اس طرح باطل پرستوں کو احادیث نبویہ، محدثین کرام اور سلف صالحین پر کیچڑ اچھالنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ نہ آتا۔ لیکن دین اسلام کے پیچیدہ اور عمیق مسائل کو اگر کسی ایک ہی شخص کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے اور جس شخص کے متعلق علمائے حق جانتے بھی ہوں کہ وہ دنیا میں اپنی انفرادیت قائم کرنے کے لیے کام کر رہا ہے تو ایسا شخص اپنی خواہشات نفسانی سے مغلوب ہو کر ان مسائل کا جو حلیہ بگاڑے گا وہ ظاہر ہے لیکن اگر کوئی شخص اس معاملے میں چاہے مخلص ہی کیوں نہ ہو تب بھی وہ تن تنہا دین کے تمام مسائل کا احاطہ نہیں کرسکتا کیونکہ انسان ہونے کے ناطے اس سے غلطی کا امکان موجود ہے۔ کیونکہ کوئی شخص بھی انبیاء کرام کی طرح غلطیوں سے پاک ومعصوم نہیں ہوسکتا، اور نہ ہی وہ عقل کل ہے کہ اس کی ہر بات ہی ٹھیک اور درست ہو، اور اگر کوئی شخص اپنے آپ کو غلطیوں سے پاک سمجھے اور اس کا یہ خیال ہو کہ اس نے کتاب وسنت کی تفہیم کے سلسلہ میں کوئی غلطی نہیں کی اور جس طرح اس نے دین کو سمجھا ہے یہ صرف اسی کا طرہ امتیاز ہے اور کوئی دوسرا شخص اس کی طرح نہ دین کو سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی یہ اس کے بس کا روگ ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو تمام غلطیوں اور خطاؤں سے پاک سمجھ کر اپنے متعلق معصوم عن الخطاء ہونے کا عقیدہ اپنے دل میں جمالیتا ہے اور پھر وہ اپنے حواریوں کو بھی اپنے متعلق کچھ اس طرح باور کراتا ہے کہ وہ بھی اسے ''معصوم'' سمجھنے لگتے ہیں۔ اگرچہ الفاظ کے ذریعے سے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے حواریین اس عقیدہ کا اظہار نہیں کرتے مگر ان کا طرز عمل اس بات کی شہادت دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ کسی غیر نبی کے متعلق اس طرح کا خفیہ عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ وہ ائمہ کرام اور محدثین جو اگرچہ علم کا سمندر سمجھے جاتے تھے انھوں نے بھی لوگوں کو خبردار کر دیا تھا کہ اگر ان کی کوئی بات انہیں کتاب وسنت کے خلاف نظر آئے تو وہ اسے دیوار پر دے ماریں یہ حقیقت ہے کہ باطل فرقوں ہی نے ہمیشہ اپنے اسلاف کو اس طرح کا مقام دیا ہے چنانچہ شیعہ حضرات نے اپنے ائمہ کو معصوم سمجھ لیا۔ بلکہ مرتبہ و مقام کے لحاظ سے وہ اپنے ائمہ کرام کو انبیائے کرام پر بھی بہت زیادہ فوقیت دیتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ صرف انبیائے کرام ہی وہ ہستیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ غلطیوں اور خطاؤں سے پاک وصاف رکھتا ہے۔ اور اگر بھولے سے کوئی لغزش ان سے سرزد ہو بھی جائے تو انہیں فوراً اس لغزش پر متنبہ کر دیا جاتا ہے، اور انہیں اس پر قائم رہنے نہیں دیا جاتا اور اگر انبیائے کرام کو اس بات کا احساس ہو جائے کہ وہ بے خبری میں کسی لغزش کا ارتکاب کر بیٹھے ہیں۔ جو کہ بشریت کا ایک خاصہ ہے تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور اس لغزش کی معافی مانگنے لگتے ہیں حالانکہ اس کے سرزد ہونے میں ان کا کوئی قصد و ارادہ شامل نہیں ہوتا۔ جیسا کہ سیدنا آدم علیہ السلام کا واقعہ اس کی روشن مثال ہے۔ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی وجہ سے شہد کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور قسم کھالی کہ میں آئندہ شہد استعمال نہ کروں گا۔ تو آپ پر فوراً وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا۔

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ﴾ [التحريم: ١]

”اے نبی ﷺ! آپ اس چیز کو کیوں اپنے اوپر حرام قرار دیتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لیے حلال کیا ہے۔“

چنانچہ آپ ﷺ نے اس حکم کے بعد قسم کا کفارہ ادا فرمایا اور شہد کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ❶

❶ بخاری: ٥٢٦٧، مسلم: ٣٦٧٨، مسند احمد: ٢٥٨٥٢.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے پہلے پہل جب نماز پر کتاب لکھی تھی تو اس کا نام نماز رکھا تھا۔ پھر دوسری مرتبہ صلوۃ المسلمین کے نام سے اس کو شائع کیا اور اب تیسری مرتبہ یہ کتاب پھر صلوۃ المسلمین کے نام سے شائع ہوئی ہے پہلی مرتبہ تو یہ کتاب مختصر تھی پھر دوسری مرتبہ اس میں اضافے کئے گئے اور تیسری مرتبہ جب یہ چھپی تو بہت سے مسائل میں ردو بدل کیا جا چکا تھا۔ کسی مسئلہ کے متعلق پہلے موصوف کی رائے کچھ اور ہوا کرتی تھی۔ لیکن آج کل کچھ اور ہے اور امید ہے کہ آئندہ بھی یہ رائے تبدیل ہوتی رہے گی۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں صلوۃ المسلمین کا شروع کا ایڈیشن اور موجودہ ایڈیشن۔

شروع میں جماعت المسلمین کے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ یہ بھی ایک تبلیغی اور اصلاحی جماعت ہوگی جس کا مقصد کتاب وسنت کے مطابق لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کرنا ہوگا، اس جماعت کا لٹریچر بھی اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ اس میں عموماً موصوف کے خیال کے مطابق احادیث صحیحہ کا التزام کیا گیا ہے اگرچہ بعض مقامات پر لاعلمی میں ضعیف بلکہ موضوع احادیث بھی درج ہوگئی ہیں، اور بعض مقامات پر احادیث سے مطلب ومفہوم کے اخذ کرنے کا طریقہ بھی درست نہیں ہے، اور موصوف نے بعض احادیث میں جان بوجھ کر تحریف بھی کردی ہے اور جس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے قلم کے استعمال کا جو سلیقہ عنایت فرمایا ہے اگر وہ اپنے لٹریچر کے ذریعے سے عوام الناس کے عقائد و اعمال کی اصلاح کرتے رہتے تو عنداللہ وہ اجر عظیم کے مستحق ٹھہرتے لیکن معلوم نہیں کہ کس چیز نے ڈاکٹر عثمانی صاحب کی طرح ان کے دل میں جنم لیا اور انہوں نے اس چیز پر اکتفا کرنے کے بجائے ایک قدم اور آگے بڑھایا، اور اپنی دعوت میں انفرادیت پیدا کرنے کے لیے انھوں نے دعویٰ کیا کہ ''ہمارا نام صرف مسلم ہے'' اور اس نام کے علاوہ دوسرے نام رکھنا بالکل جائز نہیں اور پھر اس معاملے میں انھوں نے اس قدر غلو کیا کہ اپنی تنظیم کی ہر چیز کے ساتھ مسلم لکھنا فرض قرار دے دیا چنانچہ انھوں نے اپنی کتابوں کے نام صلوۃ المسلمین، منہاج المسلمین، تاریخ الاسلام و المسلمین، صوم المسلمین، زکوۃ المسلمین، توحید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المسلمین، برہان المسلمین وغیرہ رکھے یہی نہیں بلکہ انھوں نے اپنی مسجد تک کا نام مسجد المسلمین رکھ دیا اس طرح گویا ان کی مسجد تو مسجد المسلمین یعنی مسلمین کی مسجد قرار پائی اور دیگر تمام مسجدیں ان کے نزدیک غیر مسلموں کی مسجدیں قرار پائیں حالانکہ دورِ ماضی میں اہل اسلام میں اس طرح کی کوئی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی اس لیے کہ مسجد اہل اسلام ہی کا خاصہ ہے غیر مسلم عبادت کے لیے مسجد تعمیر نہیں کرتے۔

گویا موصوف اپنے آپ کو اور اپنی پارٹی کے آدمیوں کو تو مسلم سمجھتے ہیں، اور دنیا کے تمام مسلم ان کی نگاہ میں غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ اگر موصوف کا بس چلے تو وہ اپنے شہر کراچی کا نام مدینۃ المسلمین، گھر کے قریب سے گزرنے والے روڈ کا نام شارع المسلمین اور ملک پاکستان کا نام حکومت المسلمین رکھ دیں اور ممکن ہے کہ انھوں نے اپنے گھر کا نام بیت المسلمین رکھ دیا ہو سیدنا لوط علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں اس طرح کے الفاظ آئے ہیں لیکن وہاں بھی بیت من المسلمین کے الفاظ ہیں مسلمین کے ساتھ من کا اضافہ موجود ہے۔ جبکہ موصوف بلا شرکت غیرے مسلم ہیں۔ گویا موصوف کی مسلمینی بھی ان کے روحانی بھائی ڈاکٹر عثمانی کی خالص توحید کی طرح صرف انہی تک محدود ہے موصوف کی حکومت کا دائرہ بھی صرف اپنے چند عقیدت مندوں تک ہی محدود ہے جو موصوف کی اندھی تقلید کرتے ہیں اور وہ موصوف ہی کی بتائی ہوئی باتوں کو کتاب وسنت کی بات مانتے ہیں اور کسی اور کی بات سننے تک کے روادار نہیں۔ کیونکہ دوسرے لوگوں کے متعلق موصوف نے ان کے ذہنوں میں یہ بات بٹھادی ہے کہ ان کی جماعت کے چند افراد کے علاوہ باقی سب فرقہ، گمراہ اور غیر مسلم ہیں اور اگر کوئی صحیح معنوں میں ہدایت یافتہ اور خلیفہ راشد ہے تو وہ صرف اور صرف مسعود احمد ہیں۔ کیونکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جس جماعۃ المسلمین اور امام کے متعلق بتایا گیا ہے وہ مسعود احمد صاحب اور ان کی جماعت ہے۔ لہٰذا مسعود احمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان سے اور ان کی جماعت سے چمٹ جانا فرض ہے اور جو ایسا نہ کرے گا وہ جاہلیت کی موت مرجائے گا۔ (سبحان اللہ ھذا بھتان عظیم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف مسلمین کو کافر و مشرک قرار دینے کا جو خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں اس میں انھوں نے اپنے ایمان کو داؤ پر لگا دیا ہے اور ظاہر ہے کہ ان کا مخاطب اگر کافر نہ ہوا تو یہ فتویٰ خود ان پر پلٹ چکا ہوگا۔ لہٰذا اب بھی وقت ہے کہ موصوف اس خطرناک مشغلے سے توبہ کر کے دین حق کی طرف پلٹ آئیں اور امۃ مسلمہ کی اصلاح و فلاح کے متعلق سوچیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ ایسا رجحان کس قدر غلط اور خطرناک ہے اور اس طرح کا دعویٰ تو وہی کر سکتا ہے جس کے ذہن میں نبی ہونے کا خیال سما گیا ہو۔ سوچنے کا مقام ہے کہ کیا آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے شروع میں مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا؟ اور جب اس نے بہت سے اندھے عقیدت مند پیدا کر لیے تو پھر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس میں شک نہیں کہ دینی معاملات میں ایسا تشدد اور غلو افسوسناک ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ .)) ❶

''اور دین میں غلو سے بچتے رہنا۔ کیونکہ دین میں غلو ہی کی وجہ سے سابقہ امتیں تباہ و برباد ہو گئیں۔''

غلو کے معنی زیادتی اور شدت کے ہیں۔ یعنی ایسا مبالغہ جو عقلاً اور عادتاً محال ہو۔ ❷

اپنی رائے اور خیال کو زبردستی قرآن و حدیث کے ذمے لگانا اور پھر اسے قرآن و حدیث کی بات کہنا غلو کی افسوسناک اور شرمناک مثال ہے۔

اس سلسلہ کی ایک اور روایت بھی ملاحظہ فرمائیں..... امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یہ باب باندھا ہے:

((بَابُ الدِّيْنُ يُسْرٌ وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ (أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَى اللّٰهِ

---

❶ مسند احمد ج ۱، ص ۲۱۵ - ۳۴۷ و اسناده صحيح.

❷ علمی اردو لغت ص۱۰۳۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَنِفِيَّةُ السَّمْحَةُ .))

''باب دین (اسلام) آسان ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کو وہ دین بہت پسند ہے جو سچا سیدھا آسان ہو۔''

((حدثنا عبدالسلام بن مطهر قال: حدثنا عمر بن على عن معن ابن محمد الغفار ی، عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى، عن ابى هريرة، عن النبى ﷺ قال (اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِيْنُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ .)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک دین اسلام آسان ہے اور دین میں اگر کوئی سختی کرے گا تو وہ دین پر غالب نہیں آسکتا بلکہ دین ہی اس پر غالب آجائے لہٰذا درمیانی چال چلو (میانہ روی اختیار کرو) اور (افضل کام نہ کرسکو تو اس کے) نزدیک رہو اور ثواب کی امید رکھ کر خوش خبری قبول کرو اور صبح، شام اور رات کے آخر میں (عبادت میں ہمیشگی اختیار کرکے اللہ تعالیٰ سے) مدد طلب کرو۔''

موصوف کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے عدالت میں کسی بات کا دعویٰ تو دائر کردیا ہو لیکن اپنے اس دعوے پر کوئی ایک گواہ بھی پیش نہ کرسکا ہو۔ موصوف کا دعویٰ ہے کہ (۱) اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف مسلم رکھا ہے (۲) اور نبی ﷺ نے جماعۃ المسلمین سے چمٹ جانے کا حکم دیا ہے۔ (۳) لہٰذا موصوف نے تن تنہا جماعت المسلمین کی بنیاد رکھ دی اور جماعت بنا کر وہ خود ہی اس کے امیر بن گئے ہیں اور لوگوں کو باور کرادیا کہ یہ وہ جماعت المسلمین ہے۔ جس سے چمٹ جانے کا حکم نبی ﷺ نے دیا ہے لہٰذا اب جو شخص اس

---

❶ صحيح بخارى كتاب الايمان، رقم: ٣٩) نيز ملاحظه فرمائيں: صحيح بخارى: ٥٦٧٣، ٦٤٦٣، ٧٢٣٥، مسند احمد: ١٠٦٧٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے ساتھ ہوگا وہ مسلم ہے اور جو اس سے باہر رہا وہ گمراہ، فرقہ اور غیر مسلم ہے اور ظاہر ہے کہ موصوف نے صحیح حدیث سے ایک غلط اور خود ساختہ مفہوم اخذ کیا اور پھر اس مفہوم اور اپنے ذہنی مفروضے پر وہ عمل پیرا ہو گئے اور جماعت کی بنیاد رکھ دی۔ قرآن و حدیث سے اپنے طور پر جو نتیجہ موصوف نے اخذ کیا ہے وہ غلط ہے اور علماء حق میں سے کسی ایک نے بھی موصوف کے اس دعویٰ کی تائید نہیں کی ہے بلکہ جس عالم دین نے بھی ان کے اس دعویٰ کو سنا تو اس نے حیرت کا اظہار کیا، اور انہیں گمراہ قرار دے دیا۔ مثال کے طور پر موجودہ دور کے ممتاز عالم دین اور عظیم محدّث علامہ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے بھی موصوف کو گمراہ قرار دیا ہے۔ الشیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کا فتوی کتاب کے آخر میں موجود ہے۔ موصوف نے حدیث کی تصحیح و تضعیف کے سلسلہ میں الشیخ موصوف کے حوالہ جات کثرت کے ساتھ نقل کئے ہیں اور ان پر اعتماد کیا ہے لیکن اس فتوی کے منظر عام پر آنے کے بعد موصوف الشیخ موصوف کو بھی غیر مسلم قرار دے ڈالیں گے۔

موصوف نے اپنے متعلق جو دعوے کئے ہیں تو واضح رہے کہ نرا دعویٰ کسی کی صداقت کی دلیل نہیں بن سکتا بلکہ دعویٰ ایسا ہو کہ جس کی صداقت کو علماء حق تسلیم کر لیں، اور اس کے برحق ہونے کی وہ ایک زبان ہو کر گواہی دیں۔ اگر موصوف کہیں کہ وہ یہ بات کتاب و سنت کی روشنی میں کہہ رہے ہیں۔ تو جواباً عرض ہے کہ نبی ﷺ کے دور سے لیکر موجودہ دور تک کسی ایک عالم، محدث اور فقیہہ کی سمجھ میں یہ بات نہ آسکی جو چودھویں صدی میں موصوف کو سوجھ گئی۔ نیز موجودہ دور کے بھی کسی اہل علم کی سمجھ میں کتاب و سنت کی یہ بات نہیں آئی دنیا میں صرف آپ ہی ہیں کہ آپ کو کتاب و سنت کی یہ بات سمجھ میں آ گئی۔ موصوف نے گورنمنٹ کی ملازمت سے فارغ ہو جانے کے بعد جماعت بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ انھوں نے یقیناً سوچا ہوگا کہ اب اس فارغ وقت کو کسی نہ کسی مشغلہ میں صرف کیا جانا چاہئے۔ موصوف نے یہ ''کاغذی جماعت'' بنا کر دوسرے لوگوں کو بھی دعوت دی ہے کہ وہ بھی اس طرح کی ''کاغذی جماعتیں'' بنائیں تا کہ امت مسلمہ میں اختلاف و انتشار کو خوب ہوا ملتی رہے، اور امت مسلمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی بھی متحد و متفق نہ ہو سکے۔

مسلمین کا ماضی اس بات پر گواہ ہے کہ ماضی میں بہت سی اصلاحی تحریکیں اٹھیں اور تحریک کے بانیوں نے مسلمین میں ایک انقلاب برپا کر دیا، اور مسلم تو مسلم، غیر مسلم تک بھی ان کی تحریکوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے حالانکہ اس راہ میں انہیں سخت قسم کی مشکلات و مصائب سے بھی گزرنا پڑا۔ یہاں تک کہ عملاً قتال فی سبیل اللہ کے معرکے بھی انھوں نے سر کیے لیکن انھوں نے بھی وہ مبالغہ آمیز دعوے نہ کیے جیسا کہ موصوف اور ان کے روحانی بھائی ڈاکٹر عثمانی صاحب نے کیے ہیں۔ ہمارے اسلاف نے تو غیر مسلموں تک کو مسلم بنایا۔ جبکہ مسعودین نے مخلص مسلمین کو غیر مسلم بنانے کا کام شروع کر رکھا ہے اور اس طرح یہ دونوں اشخاص امۃ مسلمہ میں افتراق و انتشار کا سبب بنے ہوئے ہیں اور ان کی وجہ سے دو تکفیری فرقے عالم وجود میں آ گئے اور پھر ان فرقوں سے مزید در مزید فرقیاں بنتی چلی جا رہی ہیں۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا جماعت المسلمین رجسٹرڈ کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے؟

موصوف نے پہلی مرتبہ جماعت المسلمین اہل الحدیث کے نام سے ۱۳۸۵ھ میں اپنی جماعت کی بنیاد رکھی تھی اور پھر دوسری مرتبہ اہل حدیث سے بالکل کٹ کر ۱۳۹۵ھ میں اپنی جماعت کی دوبارہ بنیاد رکھی چنانچہ موصوف فرماتے ہیں: ''انتباہ! ہم نے جماعت کی بنیاد ۱۳۸۵ھ میں ڈالی تھی اور یہ کہ ہمارا اس جماعت سے تعلق ہے حالانکہ یہ ایک الزام ہے وہ جماعت ختم ہوچکی ہے۔ جس پمفلٹ کا محقق صاحب نے حوالے دیا ہے وہ فرقہ واریت کے زمانہ کا پمفلٹ ہے لہٰذا کالعدم ہے۔

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ۱۳۹۵ھ میں اللہ تعالیٰ کی بنیاد ڈالی ہوئی جماعت المسلمین میں شامل ہوگئے، مسلم بنتے رہے اور جماعت ترقی کرتی رہی۔'' ❶

اس جماعت کی بنیاد موصوف نے ۱۳۹۵ھ میں دوسری مرتبہ رکھی لیکن موصوف کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کی جماعت کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے تو یہ بات موصوف کو کیسے معلوم ہوئی؟ اور موصوف ہی کے ذمے اس کی وضاحت کرنا ہے؟۔ وہی بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جماعت کی بنیاد کس طرح رکھی؟ کیونکہ اس طرح کا دعویٰ تو کوئی نبی ہی کرسکتا ہے لیکن حیرت ہے کہ موصوف نے اتنا بڑا دعویٰ کس بنیاد پر کیا ہے اور یا یہ کہ موصوف اتنا بڑا جھوٹ بول کر لوگوں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ مفتری اور کذاب قسم کے لوگوں کے ایسے دعووں پر تو حیرت نہیں ہوتی لیکن موصوف کے اس دعویٰ پر ضرور حیرت ہوئی ہے کہ موصوف کب سے ایسے

---

❶ جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ، ص ۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی صف میں شامل ہو گئے؟ البتہ اس بات سے ان کی جماعت کا "الفرقة الجديدة" ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ اگر یہ جماعت پہلے سے چلی آ رہی ہوتی تو پھر موصوف کو اس کی بنیاد رکھنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی موصوف یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ جس طرح کی جماعت المسلمین رجسٹرڈ نام کی جماعت انھوں نے بنائی ہے اس طرح کی جماعتیں کن کن ادوار میں بنائی گئیں اور ان کے بنانے والے کون لوگ تھے؟ اور اگر موصوف کی یہ جماعت پہلے سے چلی آ رہی ہے تو موصوف سے پہلے اس جماعت کے امیر کون کون اشخاص تھے؟ موصوف پر لازم ہے کہ وہ اس بات کی ضرور وضاحت کریں۔

موصوف نے ۱۳۸۵ھ میں جس جماعت کی بنیاد رکھی تھی اس کا نام انھوں نے جماعت المسلمین اہل حدیث رکھا تھا اور موصوف نے اہل حدیث حضرات کو یہ زبردست مغالطہ دیا تھا کہ اہل حدیث نام سے لوگ متنفر ہیں لہٰذا جب ہم جماعت المسلمین اہل حدیث نام سے دین کا کام کریں گے تو لوگ ہم سے متنفر نہ ہوں گے اس طرح جب انہوں نے گیارہ سال میں اہل حدیث حضرات میں اپنی پوزیشن مستحکم کر لی اور ان میں سے بعض کے ذہن واش کر دیئے اور کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ کام کرنے پر تیار کر لیا اور اپنی گرفت مضبوط کر لینے کے بعد اس نے جماعت المسلمین اہلحدیث کو ختم کر دیا اور اس کی جگہ نئی جماعت المسلمین رجسٹرڈ کو اللہ کی بنائی ہوئی اور اللہ کی بنیاد رکھی ہوئی جماعت قرار دے ڈالا اور اہل حدیث کو بھی فرقہ قرار دے کر اس نے اہلحدیث کے خلاف زبردست مزاحمت شروع کر دی اور گیارہ سال کے طویل عرصہ میں اس نے جو تجربات اہلحدیث حضرات پر کئے تھے اس کی بنیاد پر اہلحدیث جماعت سے لوگوں کو توڑنا شروع کر دیا کیونکہ ان کا اصل ہدف اہلحدیث ہی تھے، اور دوسرے فرقہ کے لوگ انہیں تھوڑی ہی تعداد میں مل سکے ہیں اس سازش کو سمجھنے کے لیے انتہائی غور و تدبر کی ضرورت ہے؟۔

یہ بات معلوم ہے کہ نبی ﷺ کے بعد خلفائے راشدین کی خلافت کو لوگوں نے خلافت راشدہ کے نام سے جانا۔ پھر بنو امیہ آئے اور بنو امیہ کے بعد بنو عباس میں خلافت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائم رہی اور خلافت کا یہ سلسلہ بقول موصوف کے ترکوں کی حکومت تک قائم رہا یہاں تک کہ اس خلافت کا خاتمہ ایک ترک لیڈر اتاترک کمال پاشا نے کردیا۔ ان خلفاء کو لوگ امیر المؤمنین کے نام سے ضرور یاد کیا کرتے تھے۔ لیکن ان میں سے کسی بھی خلیفہ کو امیر جماعت المسلمین یا امام جماعت المسلمین کے نام سے آج تک کسی نے بھی یاد نہیں کیا اور نہ جماعت المسلمین نام کی جماعت سے کوئی واقف ہوا البتہ ہر دور کے مسلمین کی امارت کو مسلمین کی امارت کہا گیا ہے اور نبی ﷺ نے فتنہ کے دور کی حکومت وخلافت کو جماعۃ المسلمین کہا۔

جماعۃ المسلمین اس لحاظ سے کہا گیا کہ مسلمین کی امارت یا حکومت ہے نہ اس لیے کہ یہ الفاظ نام رکھنے کے لیے استعمال ہوئے لیکن صرف جماعت المسلمین کی کوئی امارت یا کسی اسلامی حکومت میں جماعۃ المسلمین نام کی کوئی کاغذی جماعت آج تک متعارف نہ ہوسکی اور جب موصوف دنیا میں ظہور پذیر ہوئے تو انہوں نے پہلی بار اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جماعت المسلمین کو بطور نام کے اختیار کیا اور نام بھی انہوں نے کچھ اس طرح رکھا کہ دوسرے تمام نام ان کے نزدیک ناقابل برداشت ٹھہرے اور انہوں نے انکو غلط اور غیر اسلامی قرار دے ڈالا۔ (سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ) ۔ پھر موصوف نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ مسلم بنتے رہے اور جماعت ترقی کرتی رہی۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ اول المسلمین تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ [الانعام ۱۶۲ ۔ ۱۶۳]

”کہو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور اس بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلم ہوں۔“

نبی کی ذات ہی وہ ذات ہے کہ جو لوگوں کو مسلم بنانے آئی تھی۔ کیونکہ نبی ﷺ سب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے مسلم تھے۔ معلوم نہیں کہ موصوف کب سے اول المسلمین بنے۔ کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ جماعت المسلمین کے بننے کے بعد مسلم بننا شروع ہو گئے اور جماعت ترقی کی منزلیں طے کرنے لگی موصوف کے دعووں پر جس قدر بھی غور کیا جائے تو خطرے کی گھنٹی ہی بجتی دکھائی دیتی ہے دراصل موصوف لوگوں کو اللہ کا مسلم بنانے کے بجائے اپنا مسلم بنا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلم بنتے رہے اور جماعت ترقی کرتی رہی۔ موصوف کی ترقی کا راز ان کی جماعت میں لوگوں کا اضافہ ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ پوری دنیا سے مسلم ناپید ہو چکے تھے اور صرف موصوف ہی ایک مسلم بچے تھے؟ جبکہ احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ مسلمین قیامت تک رہیں گے۔ ایک اور مقام پر موصوف الیاس شاہ صاحب کو ایک خط میں لکھتے ہیں. ''ان (وقار علی شاہ) کو رسول اللہ ﷺ نے جماعت المسلمین میں شامل نہیں کیا۔'' (اظہار حق میں ۲۸) موصوف کا یہ دوسرا دعویٰ بھی نبوت کے دعویٰ سے کم نہیں ہے۔

ایک حدیث میں ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دجل وفریب دینے والے اور بہت بڑے جھوٹے لوگ پیدا نہ ہو جائیں۔ جو تیس کے قریب ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔'' ❶

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمام مسلمین کو حکم دیا ہے

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا﴾ [آل عمران: ۱۰۳]

''اور تم سب اللہ کی رسی (دین اسلام) کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''

ایک طرف اللہ تعالیٰ کا یہ حکم جبکہ دوسری طرف مسلمین کی یہ بدقسمتی کہ قیامت جتنا جتنا قریب ہو رہی ہے ویسے ویسے فرقوں کی کثرت ہوتی چلی جا رہی ہے اور خود اہل توحید ہی میں بہت سی جماعتیں بن چکی ہیں اور ہر جماعت اپنے کیے پر خوش اور نازاں ہے: ﴿كُلُّ

❶ مسلم: ۷۳٤۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾ [المؤمنون: ٥٣] اور ان اختلافات کو ختم کر کے کوئی بھی جماعت دوسرے میں ضم ہونا نہیں چاہتی حالانکہ ان جماعتوں کے بعض اختلافات بنیادی نہیں بلکہ ذاتی نوعیت کے ہیں چنانچہ ان اختلافات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان جماعتوں میں سے ایک جماعت ان سے بالکل علیحدہ ہوگئی اور اس نے ان تمام جماعتوں کو غلط اور صرف اپنے آپ کو درست قرار دیا ہے اور اپنے آپ کو ان جماعتوں سے ممتاز کرنے کے لیے جماعت المسلمین رجسٹرڈ کا خوشنما نام اختیار کرلیا اور اس نام پر اس نے اس شدت سے اصرار کیا کہ مسلم نام کے علاوہ باقی تمام ناموں ہی کا انکار کردیا چنانچہ ان کا مشہور نعرہ ہے، ''ہمارا نام صرف ایک یعنی اللہ کا رکھا ہوا نام: مسلم، فرقہ وارانہ نام نہیں۔'' اس طرح انکا یہ اصرار کہ 'صرف مسلم بنیں اور اپنے آپ کو صرف مسلم کہیں۔'' (مسلم ص ۸) معلوم نہیں کہ یہ الفاظ کسی آیت یا کس حدیث کا ترجمہ ہے یا اسے کس نص صریح سے اخذ کیا گیا ہے کہ جسے موصوف نے اپنا ٹائٹل قرار دے رکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ موصوف کا اپنا قیاس ہے۔ ابلیس کے متعلق تو سب ہی جانتے ہیں کہ اس نے سب سے پہلے قیاس کیا تھا اور اس کا کیا انجام ہوا؟

علماء حق نے جب موصوف کی اس بڑھتی ہوئی گمراہی کو محسوس کیا تو انہوں نے تحریر وتقریر کے ذریعے سے عوام کو اس فتنہ کے مضمرات سے آگاہ کرنا شروع کیا۔ اس سلسلہ میں الشیخ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ اور الشیخ حافظ سلیمان رحمہ اللہ آف مارچ بازار سکھر نے کتابیں تحریر کیں۔ نیز حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی میں موصوف کا خوب خوب رد کیا ہے۔ الاستاذ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے اس فتنہ کے رد میں ایک انتہائی جامع اور مختصر لیکن علمی مضمون تحریر کیا تھا جو اب اس کتاب کا مقدمہ ہے اور اس کے علاوہ بہت سے قیمتی مضامین موصوف کے رسالہ ماہنامہ الحدیث حضرو اور ان کے مقالات میں موجود ہیں، اور ان کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ علاوہ ازیں جماعت المسلمین سے خروج اختیار کرنے والے وقار علی شاہ نے بھی ''جماعت المسلمین رجسٹرڈ'' یا ''جماعت التکفیر رجسٹرڈ'' اور ''تحقیق مزید'' نامی کتابیں تحریر فرمائی ہیں اور اس جماعت سے خروج اختیار کرنے والے دوسرے صاحب الیاس شاہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاخیل نے ''اظہار حقیقت'' نامی کتاب تحریر کی ہے۔ یہ دونوں حضرات تحقیقی ذہن رکھتے تھے اور جماعت المسلمین چھوڑ کر وقار علی اہل حق کا ساتھ دینے کے بجائے گوشہ نشین ہو گئے اور انتہائی نرم ہو گئے اور بریلویوں تک کے پیچھے نمازیں پڑھنے لگے اور جب انہیں ابو عبداللہ الرفاعی کی جماعت المسلمین (جو خلیفہ والی جماعت کے نام سے مشہور ہے) کی طرف سے ان کی جماعت میں شمولیت کی دعوت ملی تو موصوف اس جماعت میں شامل ہو گئے اور کچھ عرصہ امارت کے مزے لوٹ کر اس دوران میں متعہ کے قائل ہو گئے اور جس اختلاف کی وجہ سے اسے اس جماعت سے بھی علیحدہ ہونا پڑا۔ اس لیے ضروری ہے کہ علم و تحقیق کے ساتھ ساتھ کسی اہل حق اور علم حدیث سے شغف رکھنے والے عالم کی شاگردی اور ان سے استفادہ بھی ضروری ہے ورنہ شیطان انسان کو علم کے راستے سے بھی گمراہ کر سکتا ہے۔ فافھم

علاوہ ازیں محترم صدیق رضا صاحب نے بھی اس جماعت پر انتہائی قیمتی اور علمی کتب و مضامین تحریر کئے ہیں جو محققین کے لیے سرمایہ ہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے جو کوشش کی ہے وہ آپ سب کے سامنے ہے، اور میرا مقصد ہی یہی ہے کہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ اور اس کے امام کی اصل حقیقت سے لوگ آگاہ ہو جائیں۔ تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے تو وہ دلیل جان کر ہلاک ہو اور جسے زندہ رہنا ہے وہ دلیل جان کر زندہ رہے۔

اے اللہ! تو ہمیں صراط مستقیم پر رواں دواں رکھ۔ ان لوگوں کی راہ پر کہ جن پر تو نے انعام فرمایا اور جن پر نہ تو تیرا غضب ہوا اور نہ جو گمراہ ہوئے۔ (آمین)

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین اسلام اور مسلمین قیامت تک رہیں گے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ [التوبة: ٣٣]

''اللہ وہی ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس (دین حق) کو تمام ادیان (باطلہ) پر غالب کردے، چاہے مشرکوں کو یہ بات کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔''

نیز ملاحظہ فرمائیں: [الصف: ٩، الفتح: ٢٨]

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ دین اسلام کو اللہ تعالیٰ تمام ادیان (باطلہ) پر غالب کردے گا۔ چاہے کفر کی تمام طاقتیں مل کر بھی اسلام کا راستہ روکنا چاہیں تو نہیں روک سکیں گی کیونکہ یہ دین دنیا میں غالب ہونے کے لیے آیا ہے، مغلوب ہونے کے لیے نہیں چنانچہ دنیا نے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اسلام چند ہی سالوں میں پوری دنیا پر چھا گیا۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ [الاعراف: ١٥٨]

''کہو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، اور آپ ﷺ کی رسالت قیامت تک قائم رہے گی۔ یہاں تک کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی جب تشریف لائیں گے تو آپ ﷺ کی شریعت ہی پر عمل پیرا ہوں گے۔

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يَعْلَمُوْنَ﴾ [سبا: ۲۸]

''اور اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾

[الانفال: ۳۹]

''اور ان (کفار و مشرکین) سے لڑو یہاں تک کہ دین سارے کا سارا اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔''

سیّدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''البتہ ضرور بضرور یہ دین وہاں تک پہنچ جائے گا کہ جہاں تک رات و دن پہنچے ہوئے ہیں (دنیا کے گوشے گوشے تک یہ دین پہنچ جائے گا۔) اور اللہ تعالیٰ کسی مٹی کے بنے ہوئے گھر اور بالوں سے بنے ہوئے گھر کو بھی نہیں چھوڑے گا مگر ان میں اللہ تعالیٰ دین اسلام کو داخل کر دے گا۔ عزیز کو عزت دینے اور ذلیل کو ذلت دینے کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ عزت دے گا، عزت والوں کو اسلام کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ ذلیل کرے گا، ذلت والوں کو کفر کی وجہ سے، سیّدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو جان گیا کہ میرے گھر والوں میں سے جن لوگوں نے اسلام کو قبول کیا انہیں خیر پہنچا ہے۔ البتہ جن لوگوں نے کفر کو اختیار کیا انہیں ذلت و رسوائی اور پستی سے دو چار ہونا پڑا ہے اور انہیں جزیہ بھی ادا کرنا پڑا ہے۔'' ❶

---

❶ مسند احمد ٤ / ١٠٣، وقال الهيثمي رواه احمد و الطبراني (٢ / ٥٨، ح: ١٢٨٠) ورجال احمد رجال الصحيح (مجمع الزوائد ٦ / ١٤)، ابن حبان (١٦٣٢، ١٦٣١)، السنن الكبرى للبيهقي ٩ / ١٨١، المستدرك (٤ / ٤٣٠، ٤٣١) وقال صحيح على شرط الشيخين و وافقه الذهبي۔ كتاب الايمان لابن منده: ١٠٨٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی حدیث سیّدنا مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ ❶

سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْاَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا ، وَاِنَّ اُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَازُوِيَ لِيْ مِنْهَا .)) ❷

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹا اور میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا اور بلاشبہ میری امت کی بادشاہت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اسے میرے لیے لپیٹا گیا ہے۔''

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ .)) ❸

''مجھے پانچ چیزیں عطاء کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں عطاء کی گئی ہیں: (۱) ہر نبی کو خاص ان کی قوم کی طرف بھیجا گیا جب کہ مجھے گورے اور کالے سب کی طرف بھیجا گیا ہے۔''

گورے اور کالے سے کیا مراد ہے؟ چنانچہ بعض نے کہا:

''عرب و عجم سب لوگوں کی طرف اور بعض نے کہا کہ احمر و اسود سے جن اور انسان مراد ہیں۔'' ❹

---

❶ مسند احمد: ٤/٦، مشكوة: ٤٢.

❷ صحيح مسلم كتاب الفتن، باب: ٥، ح ٧٢٥٨، مسند احمد: ٤/ ١٢٣، ٥/ ٢٧٨، ٢٨٤، ابوداؤد: ٤٢٥٢، الترمذي: ٢١٧٦، ابن ماجه: ٣٩٥٢، السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ١٨١، مجمع الزوائد: ٧/ ٢٢١، مشكوة: ٥٧٥٠، الموسوعة الحديثية: ٣٧/ ٧٨، ٧٩، موسوعة اطراف الحديث ٣/ ١٦١، الصحيحة: ٢، ١٦٨٣، ١٩٥٧.

❸ مسلم: ١١٦٣، بخاري ٣٣٥، مسند احمد: ١٤٢٦٤.

❹ لغات الحديث: ١/ ١٣٥، حرف: ح. نيز ملاحظہ فرمائیں: فتح الباري ٢/ ٤٣٩.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور ایک حدیث میں ہے:

((وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً .)) ❶

''ہر نبی کو خاص اپنی ہی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔''

اور ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ .)) ❷

''اور مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے اور نبیوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے۔''

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ .)) ❸

''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی اور ان کے مخالفین انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آ جائے اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔''

اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ((ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ .)) کے الفاظ آئے ہیں۔ ❹

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا ، يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةِ .)) ❺

---

❶ بخاری: ۳۳۵، مسلم ۱۱۶۷، مشکوٰۃ: ۵۷۴۷. ❷ مسلم: ۱۱۶۷، مشکوٰۃ: ۵۷۴۸.
❸ مسلم: ۴۹۵۰. ❹ مسلم: ۴۹۵۴. ❺ مسلم: ۴۹۵۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس پر مسلمین کی ایک جماعت لڑتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔''

سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قریب ہے کہ دوسری (غیر مسلم) قومیں تم سے لڑنے اور تمہیں مٹانے کے لیے اس طرح ایک دوسرے کو بلائیں گی کہ جیسے کھانا کھانے والے دوسرے (بھوکے) لوگوں کو دستر خوان پر بلاتے ہیں، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے پوچھا: وہ لوگ ہم پر اس لیے غلبہ حاصل کرلیں گے کہ اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم لوگ ان دنوں میں زیادہ تعداد میں ہوگے لیکن ایسے جیسے کہ دریا یا نالوں کے کنارے پانی کے جھاگ ہوتے ہیں (تم دینی لحاظ سے نہایت کمزور اور ضعیف ہوگے) تمہارا رعب اور ہیبت دشمنوں کے دل سے نکل جائے گی، اور تمہارے دلوں میں وہن (ضعف و سستی) کی بیماری پیدا ہوجائے گی۔ کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہن کیا چیز ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔'' ❶

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَايُقَالُ فِي الْاَرْضِ: اَللّٰه، اَللّٰه.)) ❷

''جب تک زمین میں اللہ، اللہ کہنے والا موجود ہوگا۔ اس وقت تک قیامت نہیں آئے۔''

---

❶ ابو داؤد كتاب الفتن والملاحم، باب في تداعي الأمم على الإسلام، ح. ٤٢٩٧، مسند احمد ٥، ٢٧٨، الحلية لابي نعيم (١ / ١٨٢)، العقوبات لابن ابي الدنيا ٥) الطبراني في الكبير (١٤٥٢) وقال الالباني. وهو حديث صحيح (مشكوة ٣ / ١٤٧٥، ح. ٥٣٦٩)، وقال الاستاد حافظ زبير علي زئي واسناده حسن لشاهده الذي عند احمد (٥ / ٢٧٨) وغيره راجع (مشكوة ٣ / ١٤٧٥، ح ٥٣٦٩ الصحيحة للالباني رقم: ٩٥٨ وحاشية شرح السنة (١٥ /١٦) وقال شعيب الارنؤوط واصحابه: اسناده حسن۔ (الموسوعة ٣٧ /٨٢)

❷ مسلم. ٣٧٥، مسند احمد. ١٣٨٣٣

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور ایک روایت میں ہے:

((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ: اَللّٰه، اَللّٰه.)) ❶

''قیامت کسی ایسے شخص پر نہیں آئے گی کہ جو اللہ اللہ کہنے والا ہوگا۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی وضاحت ان کی ایک دوسری روایت میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَايُقَالُ فِي الْاَرْضِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.)) ❷

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ زمین میں لا الہ الا اللہ کہنے والا موجود ہوگا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

''رات اور دن اس وقت تک ختم نہیں ہونگے جب تک کہ لات وعزی کی عبادت نہ ہونے لگ جائے گی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ''اللہ تو ایسی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے، اگر چہ مشرکین اسے ناپسند جانیں'' (اور یقیناً) یہ دین مکمل ہوگا آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا دین مکمل رہے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک لطیف ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ شخص فوت ہوجائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، اور وہ لوگ باقی رہ جائینگے جن میں کوئی نیکی نہیں ہوگی۔ پس وہ

---

❶ مسلم: ٣٧٦، مسند احمد: ١٢٦٦٠.

❷ مسند احمد ٢٦٨/٣ واسناده صحيح. وقال الهيثمي: رواه احمد ورجاله رجال الصحيح. المجمع: ٨ / ١٢. وابن حبان: ٦٨٤٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ اپنے آباواجداد کے دین (کفروشرک) کی طرف لوٹ جائیں گے۔'' ❶

معلوم ہوا کہ اہل ایمان قیامت تک موجود رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے آنے سے پہلے انہیں اٹھالے گا اور قیامت صرف بدترین لوگوں (کفار ومشرکین) پر قائم ہوگی۔ ❷

اوپر ذکر کردہ قرآن وحدیث کے دلائل سے واضح ہوا کہ دین اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے گا اور مسلمین قیامت تک رہیں گے اور جب لا الٰہ الا اللہ کہنے والا زمین پر کوئی بھی باقی نہیں رہیگا تو قیامت آجائے گی۔ یہ دلائل کاغذی اور خودساختہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے خودساختہ امیر مسعود احمد بی ایس سی صاحب کے ان تمام دعوؤں کو رد کرتے ہیں ان کا دعویٰ تھا کہ مسلمین دنیا سے ناپید ہوگئے تھے۔ جس کی وجہ سے جماعت المسلمین قائم کرنی پڑی اور پھر موصوف نے نئے سرے سے مسلمین بنانے شروع کردیئے۔ نیز موصوف نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ کوئی شخص چاہے لا الٰہ الا اللہ کا پڑھنے والا ہو اور اس پر سہاگہ یہ کہ وہ صحیح العقیدہ بھی ہو اور سنت نبوی ﷺ پر بھی عامل ہو لیکن وہ موصوف کے نزدیک اس وقت تک مسلم نہیں ہوسکتا جب تک کہ موصوف کے ہاتھ پر بیعت کرکے اس کی نام نہاد اور خودساختہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ میں شامل نہ ہوجائے، موصوف لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ۱۳۹۵ھ میں اللہ تعالیٰ کی بنیاد ڈالی جماعت المسلمین میں شامل ہوگئے، مسلم بنتے رہے اور جماعت ترقی کرتی رہی۔'' ❸

معلوم نہیں موصوف کو کیسے معلوم ہوا کہ اس کی خودساختہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے؟ اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ موصوف نہ صرف اپنی خودساختہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے امیر وامام ہیں بلکہ وہ مدعی نبوت بھی ہیں کیونکہ ایسے امور وحی کے

---

❶ مسلم كتاب الفتن باب ١٧ لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس ذاالخلصة : ح: ٧٢٩٩، مشكوٰة: ٥٥١٩، المستدرك ٤ / ٤٤٦، ٤٤٧، ٥٤٩، البيهقي ٩/١٨١، شرح السنة ١٥ / ٩٢، الصحيحة: ١.

❷ مسلم: ٧٤٠٢، مشكوٰة: ٥٥١٧.

❸ جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ، ص،۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بغیر معلوم نہیں ہو سکتے۔ جب بقول موصوف اس کی جماعت المسلمین رجسٹرڈ کی بنیاد اللہ نے رکھی ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے امیر کا انتخاب بھی اللہ تعالیٰ نے ہی کیا ہوگا؟ (وَهٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ) پھر موصوف کا یہ دعویٰ کہ ان کی جماعت کے بننے کے بعد مسلم بننا شروع ہو گئے اور جماعت المسلمین نے ترقی کی منزلیں طے کرنی شروع کر دی ہیں۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ ہی اول المسلمین تھے اور آپ ہی نے اللہ کے حکم کے مطابق مسلم بنانے کا سلسلہ جاری وساری فرمایا تھا اور یہ مسلم اور دین اسلام پوری دنیا میں پھیل گئے اور اب قیامت کے آنے تک یہ مسلمین دنیا میں رہیں گے لیکن موصوف نے خود ہی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اول المسلمین ہونے کا دعویٰ کر دیا اور مسلم بنانے بھی شروع کر دیئے اب ظاہر ہے کہ یہ مسلم اللہ والے مسلم تو نہیں ہو سکتے البتہ موصوف نے لوگوں کو اپنا مسلم بنانا شروع کر دیا ہے اور اس مقصد کے لیے وہ دن رات کوشاں ہیں، اور جو لوگ موصوف کی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں وہ موصوف کی اندھی تقلید کر رہے ہیں جس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ واقعی موصوف کے مسلم بن چکے ہیں۔ موصوف جیسے لوگوں کا نقشہ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں کھینچا گیا ہے:

﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُم بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ۱۸۸]

''تم ان لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھو جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں کی تعریف انہیں حاصل ہو جو فی الواقع انہوں نے نہیں کیے ہیں۔ حقیقت میں ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔''

جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

مثلاً وہ اپنی تعریف میں یہ سننا چاہتے ہیں کہ حضرت بڑے متقی ہیں، دیندار اور پارسا ہیں، خادم دین ہیں، حامی شرع متین ہیں، مصلح و مزکی ہیں۔ (امیر جماعت المسلمین رجسٹرڈ ہیں۔ ابو جابر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ حضرت کچھ بھی نہیں ہیں۔ یا اپنے حق میں یہ ڈھنڈورا پٹوانا چاہتے ہیں کہ فلاں صاحب بڑے ایثار پیشہ اور مخلص اور دیانت دار رہنما ہیں اور انہوں نے ملت کی بڑی خدمت کی ہے، حالانکہ معاملہ بالکل برعکس ہے۔ ❶

ایک حدیث میں نبی ﷺ نے اپنے بعد آنے والے ناخلف لوگوں کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے: ((ویفعلون مالا یؤمرون.)) ''اور وہ لوگ ایسے کام کریں گے کہ جن کے کرنے کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا۔'' اس حدیث میں ایسے لوگوں سے جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم: ۱۷۹۔ موصوف نے بھی جماعت المسلمین رجسٹرڈ بنا کر ایک ایسا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے کہ جس کا ان کو حکم نہیں دیا گیا لیکن جیسا کہ میں نے واضح کیا ہے کہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ بنانے میں ان کے کچھ مقاصد تھے جن کی تکمیل کے لیے یہ جماعت بنائی گئی ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے اختتام دنیا تک کے کسی فتنہ پرداز قائد (قائد فتنہ) کا ذکر نہیں چھوڑا کہ جس کے پیروکاروں کی تعداد تین سو اور اس سے زیادہ ہوگی۔ آپ نے ہمیں اس کا نام، اس کے والد کا نام اور اس کے قبیلہ کے نام سے آگاہ کر دیا تھا۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے قیامت سے پہلے آنے والے فتنہ کے تمام قائدین کے نام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتا دیئے تھے اور یہ وہ قائدین ہیں کہ جنہوں نے تین سو اور اس سے زیادہ لوگوں کو گمراہ کیا ہوگا اور مجھے امید ہے کہ نبی ﷺ نے مسعودین کے ناموں کا بھی ضرور ذکر کیا ہوگا کیونکہ انہوں نے بھی تین سو سے زیادہ بلکہ بہت ہی زیادہ لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

---

❶ تفہیم القرآن جلد اول: ۳۱۰۔

❷ ابوداؤد کتاب الفتن والملاحم، باب، ح: ۴۲۴۳، مشکاۃ: ۵۳۹۳، وقال الاستاذ حافظ زبیر علی زئی و اسنادہ حسن، عبداللہ بن فروخ ابوعمر حسن الحدیث وثقہ الجمہور۔ و اسحاق بن قبیصہ، صدوق (سنن ابوداود (اردو) ۴/ ۲۵۷، طبع دارالسلام.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ.)) ❶

''آخری زمانہ میں فریب دینے والے اور جھوٹے لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے ایسی باتیں پیش کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنی ہوں گی۔ پس ایسے لوگوں سے بچو اور تم انہیں قریب بھی نہ آنے دو کہ وہ تم کو گمراہ نہ کر سکیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔''

اس حدیث سے واضح ہوا کہ آخری زمانہ میں دجل و فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کی کثرت ہو جائے گی اور وہ دین کے نام پر لوگوں کو دھوکا و فریب دے کر انہیں گمراہ کر دیں گے۔ لہٰذا ایسے لوگوں سے دور رہنا ضروری ہے ورنہ خدشہ ہے کہ وہ ہماری آخرت ہی تباہ و برباد نہ کر دیں۔ ایسی جماعتوں اور تنظیموں سے دور رہنا بھی ضروری ہے کہ جو قرآن و حدیث کے بجائے اپنی اطاعت و پیروی کا حکم دیتی ہیں۔ اور مسلمانوں میں تفرقہ اور پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ قرآن و حدیث کے یہ دلائل ہماری راہنمائی کرتے ہیں اور ہمیں ہوشیار و خبردار کرتے ہیں کہ ہم آنے والے تمام فتنوں سے آگاہ رہیں اور ان فتنوں کا نشانہ نہ بنیں۔

اس تمام گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ امت مسلمہ قیامت تک قائم رہے گی اور جب اللہ تعالیٰ قیامت برپا کرنا چاہے گا تو ایک ایسی ہوا چلائے گا کہ جس سے تمام مسلمین وفات پا جائیں گے اور پھر دنیا میں صرف کافر و مشرک ہی باقی رہ جائیں گے تو پھر قیامت کسی بھی وقت برپا ہو جائے گی۔ مسعود احمد صاحب نے بھی یہ حدیث ضرور پڑھی ہو گی لیکن اس کے باوجود اس نے یہ دعویٰ کیسے کر دیا کہ ان کی جماعت کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی مسلم نہیں ہے دراصل انسان کو

❶ مسلم: ١٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسا اوقات اس کی نفسانی خواہشات اندھا اور بہرہ کر دیتی ہیں چنانچہ موصوف کے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوا ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ موصوف کا یہ دعویٰ بالکل باطل، کھلا جھوٹ اور من گھڑت ہے اور جو لوگ اس کے اس دعویٰ کو مان کر اس کی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں تو وہ بھی گمراہی کے عمیق غار میں جا پہنچتے ہیں لہٰذا جس شخص تک میری یہ دعوت پہنچ جائے تو وہ اس حقیقت پر غور و فکر کرے اور جلد از جلد گمراہی کو ترک کر کے قرآن و حدیث اور سلف صالحین کی راہ سے چمٹ جائے۔ کیونکہ ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کا یہی تقاضا ہے۔

اس تفصیل سے اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ اس کاغذی اور خود ساختہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ اور اس کے نام نہاد اور خود ساختہ امیر کی شرعی حیثیت کو واضح کیا جائے اور اس کی اصل حقیقت سے لوگوں آگاہ کیا جائے تاکہ لوگ اس فتنہ سے آگاہ و خبردار ہو سکیں، اور چونکہ یہ ایک تکفیری جماعت بھی ہے جو کافروں کو مسلم بنانے کے بجائے الٹا اہل اسلام ہی کو کافر بنانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے اس لیے اس کی اصل حقیقت سے آگاہی ضروری ہے۔ اس آگاہی کے لیے آنے والے صفحات کا مطالعہ فرمائیں۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت المسلمین رجسٹرڈ یا جماعت التکفیر رجسٹرڈ

خود ساختہ اور کاغذی جماعت المسلمین رجسٹرڈ دراصل جماعت التکفیر رجسٹرڈ ہے کیونکہ یہ جماعت اپنے چند افراد کے علاوہ تمام مسلمین کو کافر قرار دیتی ہے گویا اس جماعت کے قیام کا مقصد ہی مسلمانوں کو کافر قرار دینا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے نبوت کا منصب عطاء فرمایا تو آپ نے انتہائی جانفشانی کے ساتھ کافروں کو مسلم بنانا شروع کر دیا اور جب کوئی کافر یا مشرک اسلام قبول کرنے سے انکار کرتا تو آپ سخت رنجیدہ ہو جاتے اور سخت قسم کے ٹینشن میں مبتلا ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝﴾ [الشعراء: ٣]

"(اے نبی) شاید کہ تم اپنی جان (اس لئے) کھو دینے والے ہو کہ یہ لوگ مؤمن نہیں ہوتے۔"

ایک طرف نبی ﷺ کی سیرت مبارکہ کا یہ پہلو ہمارے سامنے ہے اور دوسری طرف سیرت نبوی ﷺ کے برعکس جماعت التکفیر کا یہ کردار ہمارے سامنے ہے کہ وہ صحیح العقیدہ مسلمین کو بھی اپنے اغراض و مقاصد کے لیے اسلام سے خارج کر رہی ہے۔ اس جماعت کے نزدیک جب تک کوئی شخص اس جماعت کے امیر کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس جماعت میں شمولیت اختیار نہیں کرتا تو اس وقت تک وہ ان کے نزدیک مسلم ہی نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ موصوف کو اس طرح کی کاغذی جماعت بنانے کی اجازت کس نے دی؟ اور اسے جماعت المسلمین کا امیر کس نے مقرر کیا؟ یہ جماعت چونکہ صحیح احادیث سے غلط مطالب اخذ کر کے لوگوں کو دھوکا دے رہی ہے اور انہیں مغالطہ میں مبتلا کر رہی ہے اور بقول سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے کہ جو انہوں نے خارجیوں کے متعلق ارشاد فرمایا تھا، خارجی قرآنی آیت ان الحکم الا للہ سے لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو دھوکا دیتے تھے چنانچہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے متعلق فرمایا تھا:

((كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ .)) ❶

''یہ کلمہ حق ہے اور اس سے ان کا ارادہ باطل کا ہے۔''

یعنی اس سچے فرمان کے ذریعے سے وہ اپنا باطل عقیدہ ثابت کرنا چاہتے ہیں اور یہی کچھ معاملہ جماعت التکفیر کا بھی ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے غلط استدلال کرتے ہیں، اور خارجی عقیدہ کے لوگ صرف علی رضی اللہ عنہ کے دور ہی میں نہ تھے بلکہ ایسی تکفیری جماعتیں ہر دور میں آتی رہیں گی، چنانچہ اس کی کچھ تفصیل احادیث کے ذریعے سے پیش خدمت ہے۔

☆.....☆.....☆

❶ مسلم: ٢٤٦٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکفیری فرقوں کی حقیقت

موجودہ دور میں تکفیری فرقوں کی کثرت ہوتی جارہی ہے، ان فرقوں کی حقیقت جاننے کے لیے قرآن وحدیث کا مطالعہ بے حد ضروری ہے، چنانچہ اس سلسلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا اَوْيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا.)) ❶

''(نیک) اعمال میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (کہ اس وقت) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے دین کو دنیا کی تھوڑی سی متاع کی خاطر بیچ ڈالے گا۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ فتنوں کے دور میں ایمان کو بچانا اور اسے محفوظ رکھنا ایک مشکل کام ہوگا۔ کیونکہ ایسے فتنے سرگرم عمل ہو جائیں گے جو اہواء (نفسانی خواہشات) کے تابع ہوں گے اور اہوا کے مطابق قرآن وحدیث کا مطلب بیان کریں گے اور اس سلسلہ میں عقل اور فلسفہ کا سہارا بھی لیں گے اور اس طرح وہ باطل فرقوں کی بھرپور ترجمانی کریں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تہتر فرقوں کا ذکر فرمایا جن میں بہتر (۷۲) جہنمی ہوں گے اور ایک جنتی، اور وہ جنتی (فرقہ) الجماعۃ (اہل حق کی جماعت) ہوگی، اس حدیث کے

---

❶ مسلم ترقیم دارالسلام ح ۳۱۳ کتاب الایمان، الترمذی ح ۲۱۹۵، مسند احمد ۲ / ۳۰۴، ۵۲۳، مشکوٰۃ المصابیح ح ۵۸۸۳، ابو عوانہ ۱ / ۵۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض الفاظ یہ ہیں:

((وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ وقال عمرٌو الكلبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ.))

''میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن میں اہواء (نفسانی خواہشات کی پیروی) ایسے سما جائے گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹنے سے ہڑک کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے (اس حدیث کے راوی) عمرو بن عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہڑک کی بیماری انسان کی ہر رگ اور جوڑ میں سما جاتی ہے (کوئی رگ اور جوڑ اس سے محفوظ نہیں رہتا)۔'' ❶

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس امت میں ایسی جماعتیں اور فرقے پیدا ہوجائیں گے جو اہواء (نفسانی خواہشات) کے غلام ہوں گے اور یہ خواہشات ان کے رگ و پے میں اس طرح داخل ہوجائیں گی جیسے ہڑک کی بیماری انسان کے رگ وریشہ میں داخل ہوجاتی ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث کے وہ معنی و مطالب بیان کریں گے جن کا تقاضا ان کی نفسانی خواہشات کریں گی، اس طرح یہ فرقے قرآن وحدیث کے معنی ومطالب کو بگاڑ دیں گے اور اصل دین سے دور ہوجائیں گے اور لوگوں کو باور کروائیں گے کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں بس وہی قرآن وحدیث ہے اور جو لوگ ان کی آراء سے اختلاف کریں گے انہیں وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج (یا فاسق وفاجر) قرار دیں گے۔

ماضی میں اس کی مثالیں خوارج، روافض، جہمیہ، جبریہ، قدریہ، مشبہہ، معطلہ وغیرہ باطل فرقے ہیں اور موجودہ دور میں بہت سی جماعتیں اسی مشن پر رواں دواں ہیں، مثال کے طور پر منکرین حدیث کے مختلف فرقے، منکرین عذاب قبر، عثمانی برزخی فرقہ، جماعت المسلمین

---

❶ ابو داود كتاب السنة ح ٤٥٩٧، الصحيحة، ح ٢٠٤، المستدرك ١ / ١٢٨، مسند احمد ٤ / ١٠٢، الدارمي ٢ / ٢٤١۔ وقال الحافظ زبير علي زئي: اسناده حسن (نيل المقصود ح ٤٥٩٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجسٹرڈ وغیرہ، یہ فرقے بھی قرآن وحدیث میں تحریف کر رہے ہیں اور ان کے خود ساختہ معنی و مطالب بیان کرتے ہیں اور نفسانی خواہشات کے بری طرح غلام بن چکے ہیں۔ نفسانی خواہشات کے متعلق قرآن کریم کی بعض آیات ملاحظہ فرمائیں:

﴿ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ [الجاثية: ٢٣]

''پھر کیا تم نے اس شخص (کا حال بھی) دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا الٰہ بنا لیا اور اللہ نے، علم کے باوجود اسے گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اللہ کے بعد اب کون اسے ہدایت دے گا؟ کیا تم لوگ کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتے؟''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی خواہشات نفس کا پیروکار بن جائے تو وہ علم کے باوجود گمراہ ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دے گا اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دے گا۔ ایسے شخص کو اللہ کے سوا اب کون ہدایت دے سکتا ہے؟

﴿ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ [البقرة: ١٤٥]

''اور اگر تم نے اس ''العلم'' کے بعد بھی جو تمہارے پاس آ چکا ہے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو تب تمہارا شمار بھی یقیناً ظالموں میں ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ آپ صرف اس ''العلم'' یعنی قرآن وحدیث کی پیروی کریں جو اللہ کی طرف سے بذریعہ وحی آپ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر آپ نے قرآن وحدیث کو چھوڑ کر ان لوگوں کی نفسانی خواہشات پر عمل کیا تو اس وقت آپ کا شمار بھی ظالموں میں سے ہوگا۔ گویا پوری امت کو آگاہ کر دیا گیا کہ قرآن و حدیث کی پیروی ضروری ہے اور نفسانی خواہشات سے دور رہنا بھی از حد ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ﴾ [المؤمنون: ٧١]

''اور اگر حق ہی ان کی خواہشات کا پیرو ہو جائے تو زمین و آسمان اور ان کے درمیان ہر چیز درہم برہم ہو جائے حق تو یہ ہے کہ ہم نے انہیں ان کی نصیحت پہنچا دی ہے لیکن وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں۔''

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ (المتوفی ۸۳ھ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلٰى بِضْعٍ وَّسَبْعِينَ فِرْقَةً أَعْظَمُهَا فِرْقَةً قَوْمٍ يَقِيسُونَ الْأُمُورَ بِرَأْيِهِمْ فَيُحَرِّمُونَ الْحَلَالَ وَيُحَلِّلُونَ الْحَرَامَ.)) ❶

''میری امت ستر سے کچھ اوپر فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سب سے زیادہ افتراق کرنے والی وہ قوم ہوگی جو (دینی) امور میں اپنی رائے کو داخل کرے گی پس حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے گی۔''

بعض لوگوں نے آخرت (قبر) کے معاملات میں بھی قیاس آرائی شروع کر دی ہے۔

((عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول إنَّ اللهَ لا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ

---

❶ المستدرك ٤ / ٤٣٠، المعجم الكبير للطبراني ١٨ / ٥١، وقال حمدي عبدالمجيد السلفي: ومن طريقه رواه الخطيب في الفقيه والمتفقه ١ / ١٧٩، ١٨٠، ورواه الخطيب أيضاً في تاريخ بغداد ١٣ / ٣٠٧، ٣١١، من طرق متعددة و رواه البيهقي في المدخل ح ٣٥٣٤ وابن عبدالبر في جامع بيان العلم ٢ / ١٦٣، وابن حزم في الرسالة الكبرى في ابطال القياس والرأي ١٧٢: كشف الأستار و قال في المجمع ١ / ١٧٩: "ورجاله رجال الصحيح" ورواه الحاكم ٤ / ٤٣٠، ح: ٨٣٣٥ وصححه على شرط الشيخين (حاشية المعجم الكبير للطبراني ٨١ / ٥٠)، (وهو حديث حسن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْ فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانہ میں) اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دل و دماغ سے اس کو نکال لے بلکہ علم کو اس طرح اٹھائے گا کہ علما (حق) کو اٹھالے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے اور ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

☆.....☆.....☆

❶ بخاری: ۱۰۰، مسلم: ۲۶۷۳ وترقیم دارالسلام: ۶۷۹۶، مسند احمد ۶۵۱۱.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

باطل فرقوں کی ریشہ دوانیاں

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول سیدنا محمد ﷺ کو دین حق دے کر مبعوث فرمایا تا کہ اس دین حق یعنی اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝﴾ [التوبة: ۳۲ - ۳۳]

”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں لیکن اللہ کو یہ بات منظور نہیں وہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ یہ بات کافروں کو کتنی ہی بری لگے۔ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اس دین کو سب ادیان پر غالب کر دے خواہ یہ بات مشرکوں کو کتنی ہی ناگوار ہو۔“

ان آیات سے معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین، اسلام کے نور کو بجھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے لیکن وہ اللہ کے دین کو کبھی مٹا نہیں سکتے کیونکہ یہ دین دنیا میں غالب ہونے کے لیے آیا ہے مغلوب ہونے کے لیے نہیں۔

کفار و مشرکین کے علاوہ ایک تیسرا گروہ جسے منافقین کہا جاتا ہے اس نے بھی اسلام کو نقصان پہنچانے اور مٹانے کے لیے خفیہ پروگرام مرتب کیے اور اسلام کو نا قابل تلافی نقصان پہنچایا، منافقین نے ہمیشہ آستین کے سانپ کا کردار ادا کیا، اور انہوں نے اسلام کو کفار و مشرکین سے بھی زیادہ نقصان پہنچایا۔ اور اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات تک کو بدلنے کی مکروہ کوششیں کیں اور اسلام کے خلاف ایسی سازشیں کیں کہ جس کی وجہ سے لوگوں کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا گیا، اور ایسی ایسی باتیں مشہور کی گئیں جس کا حقیقت سے کچھ بھی تعلق

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہ تھا۔ مثلاً یہ کہ خلافت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی خلافت کی وصیت فرمادی تھی اور آپ وصی رسول تھے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے خلافت چھین لی تھی اور اسی طرح یہ بات کہ ''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)۔ سوائے تین صحابہ کرام کے'' اور ظاہر بات ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی مسلمان نہ رہے تو پھر ان کا پیش کردہ قرآن و حدیث کب درست اور حق ہوسکتا ہے؟ اس طرح ان منافقین نے شجر اسلام کی جڑیں کاٹنے کی بھرپور کوشش کی۔ اس فرقہ کے علاوہ ایک دوسرا فرقہ بھی معرض وجود میں آیا جسے خوارج کہا جاتا ہے۔ اس فرقہ نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور قرآن کریم کو ماننے کا زبردست دعویٰ کیا لیکن احادیث رسول ﷺ کا انکار کردیا، اور توحید کا تو ایسا زبردست نعرہ لگایا کہ انہیں اپنے خود ساختہ نظریات کے علاوہ ہر چیز شرک نظر آنے لگی ان الحکم الا للہ (حکم صرف اللہ کا چلے گا) کا نعرہ بلند کرکے انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی مقدس ہستیوں کو بھی کافر قرار دے ڈالا اور بالخصوص سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو کھلم کھلا کافر کہا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس نعرے کے متعلق فرمایا تھا:

((كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ .)) ❶

''(یہ) کلمہ حق ہے لیکن ان کا ارادہ اس سے باطل کا ہے۔''

یعنی انہوں نے اس کا مفہوم غلط اخذ کرلیا ہے اور اسی غلط مفہوم کو وہ دوسروں پر بھی مسلط کرنا چاہتے ہیں۔

☆.....☆.....☆

❶ صحيح مسلم: ٢٤٦٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکفیری فرقہ خوارج کے خدوخال

اس تکفیری فرقہ کے متعلق نبی ﷺ نے یہ پیشن گوئی فرمائی تھی:

(۱)..... سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلٰى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلٰوتُكُمْ إِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُوْنَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.)) ❶

''میری امت سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے ایسا کہ تمہارا قرآن پڑھنا ان کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہ رکھے گا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلے میں کچھ اہمیت رکھے گی اور نہ تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں کچھ حیثیت رکھیں گے وہ قرآن پڑھ کر یہ سمجھیں گے کہ قرآن ان کے لیے حجت ہے جبکہ قرآن ان کے خلاف حجت ہوگا۔ نماز ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔''

(۲)..... صحیح بخاری کی ایک روایت میں سیّدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب ایک قوم نکلے گی اور تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں حقیر سمجھو

---

❶ مسلم: ۲٤٦٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے اور تم اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابل ناچیز سمجھو گے، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے زور دار تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز (خون وغیرہ) نظر نہ آئے گی اور تیر کے دیگر حصوں میں بھی کچھ نظر نہ آئے گا۔ بالکل اسی طرح ان لوگوں پر بھی دین کی کوئی علامت موجود نہ ہوگی۔'' ❶

(۳)..... ایک اور روایت میں ہے:

((يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.)) ❷

''وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اور اگر میں ان کو پالوں تو انہیں قوم عاد کی طرح قتل کر دوں گا''

(٤)..... سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔''

((ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ وَهُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ.)) ❸

''اور پھر وہ دین میں واپس پلٹ کر نہیں آئیں گے اور وہ ساری مخلوق سے بدتر ہوں گے۔''

(٥)..... سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

((سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَا

---

❶ صحيح بخاری: ٣٦١٠.

❷ صحيح بخاری: ٣٣٤٤. ❸ مسلم: ٢٤٦٩، ابن ماجه: ١٧٠.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جِرَهُمْ يَمْرِقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) ❶

''آخری زمانے میں ایسے لوگ نکلیں گے جو نوعمر، کم عقل (جاہل، بے وقوف) ہوں گے، بات تو سب مخلوق سے اچھی کریں گے (توحید وسنت و حدیث کی بات اور لوگوں کی خیر خواہی و بہتری کی بات کہیں گے) لیکن ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ تم ان کو جہاں بھی پاؤ قتل کر ڈالو بے شک ان کے قتل کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن اجر ہے۔''

(٦)..... سیّدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی یہ الفاظ ہیں:

((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ .)) ❷

''آخری زمانہ میں ایک قوم نکلے گی گویا کہ یہ اسی میں سے ہے (جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا تھا) یہ لوگ قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔''

(٧)..... سیّدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

((اَلْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ .)) ❸

''خوارج جہنم کے کتے ہیں۔''

---

❶ صحيح بخاري كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم باب٦، قتل الخوارج و الملحدين ح ٦٩٣٠، كتاب المناقب باب ٢٥، علامات النبوة ح ٣٦١١صحيح مسلم ٢٤٦٢، مشكوة المصابيح ح ٣٥٣٥.

❷ النسائي: ٤١٠٨، واسناده حسن.

❸ ابن ماجه: ١٧٣، وهو حديث حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸)..... اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی اس طرح کے الفاظ مروی ہیں۔ ❶

تکفیری جماعتیں ہر دور میں پیدا ہوتی رہیں گی:

(۹)..... سیّدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ .)) ❷

''یہ (خارجی، تکفیری) ہمیشہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے آخری لوگ دجال کے ساتھ نکلیں گے۔''

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں ان تکفیری جماعتوں کا دعویٰ کتاب اللہ کے ماننے کا ہوگا لیکن اہل اسلام کی دشمنی کی وجہ سے ان پر ایسا وقت بھی آ جائے گا کہ یہ کتاب اللہ کو چھوڑ کر کھلم کھلا کفر (وتکفیر) کے علمبردار بن جائیں گے۔

باطل فرقے مدینہ کے مشرق کی طرف سے نکلتے رہیں گے:

(۱۰)..... ((قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ .)) ❸

''یُسیر بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیّدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پس انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا، اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا: (مشرق سے) ایک قوم نکلے گی جو اپنی زبانوں سے

---

❶ الترمذی: ۳۰۰۰۔ وسنده حسن، ابن ماجه: ۱۷۶، المشكوٰة: ۳۵۵٤، وقال الحافظ زبير على زئي: اسناده حسن.

❷ النسائي: ٤١٠٨، مسند احمد ٤ / ٤٢١، ٤٢٥، المستدرك ٢ / ١٤٨، وقال الاستاد حافظ زبير على زئي: اسناده حسن و اخرجه ابن ابي شيبه ١٠ / ٣٢٠، ٣٢١، واحمد ٤ / ٤٢١، ٤٢٥، من حديث حماد بن سلمة وهو في السنن الكبرى للنسائي رقم ح ٤١٠٨.

❸ مسلم: ٢٤٧٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے ہو کر نکل جاتا ہے۔''

(۱۱)..... صحیح بخاری و مسلم میں روایت ہے:

((عن سالم عن ابیه عن النبی ﷺ اَنَّهُ قَامَ اِلٰی جَنْبِ الْمِنْبَرِ فقال الْفِتْنَةُ هٰهُنَا الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْقَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ.)) ❶

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ منبر کے ایک طرف کھڑے ہوئے اور فرمایا: فتنہ اس طرف (ادھر) ہے فتنہ اس طرف سے ہے جدھر شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے یا (سورج کا سینگ)۔''

شیطان طلوع اور غروب کے وقت اپنا سر سورج کے پاس رکھ دیتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا سجدہ شیطان کے لیے ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ مشرق کی طرف رخ کیے ہوئے تھے۔ ❷ اور ایک روایت میں ہے: فتنہ اس طرف سے آئے گا یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا: جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔ ❸

مدینۃ النبی (ﷺ) سے مشرق کی طرف عراق، ایران، پاکستان و ہندوستان وغیرہ کے علاقے ہیں، عراق سے خوارج، روافض وغیرہ کے فتنے برآمد ہوئے، اسی طرح تاتاریوں کا فتنہ بھی مشرق سے نکلا، اور اس طرح کے مزید فتنے مشرق کی طرف سے برابر نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ دجال کا فتنہ اور یاجوج ماجوج کا فتنہ بھی یہیں سے برآمد ہوگا۔ ہماری آنکھوں کے سامنے پندرہویں صدی میں عثمانی برزخی اور جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے تکفیری فتنے یہیں پاکستان سے برآمد ہوئے اور عثمانی برزخی فرقے سے مزید منکرین حدیث کے

---

❶ صحیح بخاری: ۷۰۹۲، مسلم: ۷۲۹٤، کتاب الفتن.

❷ بخاری: ۷۰۹۳. ❸ مسلم: ۷۲۹٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرقے نکل رہے ہیں جو کھلم کھلا احادیث اور اسلامی تعلیمات کا انکار کر رہے ہیں اور ان عقائد کی باقاعدہ تبلیغ کر رہے ہیں۔

(۱۲)..... سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمیں برکت دے، ہمارے یمن میں ہمیں برکت دے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نجد میں بھی؟ نبی ﷺ نے پھر فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمیں برکت دے، ہمارے یمن میں ہمیں برکت دے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نجد میں؟ (صحابی فرماتے ہیں) میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں (نجد میں) زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں شیطان کا سینگ (دجال) طلوع ہوگا۔ ❶

علامہ عینی حنفی شرح صحیح بخاری میں امام خطابی سے نقل کرتے ہیں:

((نجد من جهة المشرق و من كان بالمدينة كان نجده بادية العراق و نواحيها وهي مشرق اهل المدينة و اصل نجد ماارتفع من الا رض .)) ❷

''نجد سے مراد مشرق کی طرف والا نجد ہے، جو آدمی مدینہ میں ہو تو اس کے لیے عراق اور اس کے اردگرد کا علاقہ نجد ہے وہی مدینہ والوں کا مشرق ہے۔ اصل میں نجد اس زمین کو کہتے ہیں جو بلند ہو۔''

لہٰذا اس حدیث میں نجد سے مراد عراق ہے جو مدینہ سے بلندی پر واقع ہے اور جیسا کہ اوپر کی احادیث میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ یہاں نجد سے حجاز کا نجد مراد نہیں ہے کیونکہ فتنوں کی سرزمین کوفہ و عراق ہے، اور حدیث اور تاریخ کے طالب علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں۔ اس وضاحت سے ثابت ہوا کہ خارجی و تکفیری فتنوں کا مقام ولادت مشرق کے علاقے ہوں گے اور نبی ﷺ نے ان پرفتن مقامات کے لیے دعا کرنے سے بھی اجتناب فرمایا اور وضاحت فرمادی کہ ان علاقوں میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور سب سے بڑا فتنہ

❶ بخاری: ۷۰۹۴. ❷ عمدة القاری. ۲۴ / ۲۰۰، ح ۷۰۹۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دجال بھی یہیں سے نکلے گا۔ دجال کا مقام ولادت ایران کا شہر خراسان ہوگا۔ ❶

گمراہ کرنے والے امام:

(۱۳)..... ((عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰی أُمَّتِی الأَئِمَّةَ الْمُضِلِّیْنَ .)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر خوف ہے گمراہ کرنے والے ائمہ (اماموں، پیشواؤں، راہنماؤں، قائدین) کا (کہ وہ میری امتیوں کو گمراہ کریں گے)۔''

(۱٤)..... ((عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللّٰہ ﷺ یَکُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُکُمْ فَإِیَّاکُمْ وَإِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ .)) ❸

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: آخری زمانہ میں دجال (دھوکا دینے والے، جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنانے والے) کذاب (جھوٹ بولنے والے، جان بوجھ کر غلط خبر دینے والے، حق وصحیح بات کو جھٹلانے والے، خلاف حقیقت بات کرنے والے) لوگ پیدا ہوں گے، وہ تمہارے پاس ایسی احادیث (نئی نئی باتیں) لائیں گے کہ جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباو اجداد نے۔ پس تم خود کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھنا، تاکہ نہ تو وہ تمہیں گمراہ کرسکیں اور نہ ہی کسی فتنے میں مبتلا کرسکیں۔''

یہ حدیث وضاحت کرتی ہے کہ جیسے جیسے قیامت قریب سے قریب تر ہوتی چلی جائے

---

❶ سنن الترمذی: ۲۲۳۷، واسنادہ صحیح وسنن ابن ماجہ: ٤۰۷۲، المختارۃ ۳۳، ۳۷، الصحیحۃ ۱۵۹۱.

❷ ابوداود: ٤۲۵۲ وسندہ صحیح.

❸ صحیح مسلم: المقدمۃ باب ٤، ح ۱٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گی دنیا دجل وفریب کے ماہرین اور جھوٹے لوگوں سے بھرتی چلی جائے گی اور یہ لوگ اپنی فنکارانہ مہارتوں اور پرفریب اور خوش آئند باتوں سے لوگوں کو نہ صرف فتنے میں مبتلا کریں گے بلکہ گمراہ بھی کر دیں گے اور وہ لوگوں کو باور (ظاہر) کروائیں گے کہ اگر حق وصداقت کسی چیز کا نام ہے تو وہ انہی کے پاس ہے اور وہی حقیقی مسلم ہیں اور ان کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی مسلم نہیں ہے۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۰ھ) نے اس ضمن میں بہت ہی عمدہ بات کہی ہے، وہ فرماتے ہیں:

((إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ .)) ❶

"بے شک یہ (کتاب وسنت کا) علم، دین ہے پس جب تم اس کو حاصل کرو تو دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو؟"

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شر (فتنہ) کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ قلتُ يَارسولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قال هُم مِن جِلدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِاَلْسِنَتِنَا .)) ❷

"کچھ لوگ اس طرح گمراہی پھیلائیں گے کہ گویا وہ جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہیں اور جو ان کی دعوت کو قبول کرے گا اسے جہنم میں گرا دیں گے (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ان لوگوں کی کچھ صفات بیان فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہماری قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کریں گے۔"

---

❶ صحيح مسلم: ٢٦.

❷ صحيح بخاری: ٧٠٨٤، صحيح مسلم: ٤٧٨٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے اپنی ہی قوم کے لوگ ہوں گے لیکن تکفیری اور گمراہ فرقوں میں شامل ہونے کی وجہ سے جہنم کے داعی بن جائیں گے اور لوگوں کو قرآن وحدیث کی شاہراہ سے ہٹا کر انہیں نفس وشیطان کا بندہ بنادیں گے۔

سید وقار علی شاہ صاحب جو ایک عرصہ تک جماعت المسلمین کی صف اول کے داعیوں میں سے تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے انہیں دینی شعور عطا فرمایا تو پھر قرآن وحدیث کی روشنی میں اس جماعت کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''یہ اور اس طرح کی بہت سی متعدد احادیث سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ ہر دور میں دین کے نام پر گمراہ کرنے والے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے، اپنے عقائد قرآن وحدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کریں گے لیکن قرآن وحدیث کی غلط تاویلات کرکے لوگوں کو گمراہ کریں گے اور اس طرح سے امت مسلمہ میں فتنہ، انتشار، تعصب، نفرت اور گمراہی پھیلا دیں گے۔ بظاہر بہت دین دار، دین کو سمجھنے اور اس کا علم رکھنے والے نظر آئیں گے اور اسی بنیاد پر لوگوں کی کم علمی اور دین سے محبت وعقیدت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں مرعوب کرکے اپنے جال میں پھانس لیں گے، لیکن دین ان کے حلق سے نیچے بھی نہیں اترا ہوگا یعنی وہ صحیح طور پر نہ تو دین ہی پر عمل کررہے ہوں گے اور نہ ہی انہیں دین کی صحیح سمجھ، شعور، فہم اور معرفت ہوگی۔'' ❶

تنبیہ: سید وقار علی شاہ صاحب ایک فرقے سے نکل کر اب دوسرے فرقے میں شامل ہو گئے ہیں، اور پاکستان میں وہ اس جماعت کے امیر ہیں۔ اوپر جو کچھ ہم نے نقل کیا ہے۔ یہ تمام باتیں موصوف جماعت المسلمین رجسٹرڈ کا رد کرتے ہوئے پوری تفصیل سے نقل کرچکے ہیں لیکن افسوس کہ عہدہ وشہرت کے لالچ کی وجہ سے ان حقائق کو جاننے کے باوجود بھی وہ دوسری جماعت کے رکن بن گئے اور اس شعور کے بعد بھی کہ وہ تمام حقائق سے

❶ تحقیق مزید، ص ۱۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھی طرح واقف اور آگاہ ہیں اس کے علی الرغم بھی وہ اس دلدل میں دوبارہ کود گئے ہیں حالانکہ دنیا کی یہ شہرت اور چمک دمک عارضی اور فانی ہے، اور ہمیشہ رہنے والا مقام صرف آخرت ہے۔ لوکانوا یعلمون۔ حقیقت یہ ہے کہ موصوف پر حجت تمام ہو چکی ہے اور کل وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی بھی عذر پیش نہ کر سکیں گے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ وہ اس مہلت کو غنیمت جان کر جلد از جلد پلٹ آئیں ورنہ کل پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہ ہوگا۔

اب وقار علی شاہ صاحب کے متعلق ایک نئی انوکھی اور عجیب وغریب بات سننے میں آئی ہے وہ یہ کہ موصوف متعہ کے قائل ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے وہ جماعت سے نکال دیئے گئے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

موجودہ دور میں دو نوزائیدہ فرقے تکفیری میدان میں بہت ہی سرگرم ہیں جن میں سے ایک فرقہ ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کا ہے جسے برزخی عثمانی فرقہ کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ عذاب قبر کا سخت منکر ہے لیکن لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے اس بات کا بھی اقرار کرتا ہے کہ عذاب قبر حق ہے۔ اس فرقہ کے بانی نے جہنم میں روح کے عذاب والی اور جنت میں روح کے راحت و آرام والی احادیث پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جنت وجہنم ہی اصل قبریں ہیں اور احادیث میں قبروں میں عذاب کی جو روایات آئی ہیں ان کی انتہائی بھونڈی تاویلات کر کے ان کا انکار کر دیا ہے کیونکہ اس کے ایک جاہل شاگرد کے مطابق قبروں میں عذاب و ثواب کو مان لینے سے قبر پرستی کے نظریئے کو تقویت ملتی ہے، عذاب قبر کی تفصیل کے لیے دیکھئے میری کتاب ''الدین الخالص'' حصہ اول و دوم۔ نیز ''عذاب قبر کی حقیقت''۔

دوسرا فرقہ جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) ہے جس کے بانی مسعود احمد بی ایس سی ہیں اور اس کی تفصیل ہماری کتابوں ''الفرقة الحديدة'' اور ''خلاصة الفرقة الجديدة'' میں موجود ہے اور تیسرا فرقہ خلیفہ والی جماعت المسلمین (غیر رجسٹرڈ) کا ہے۔

☆ ☆ ☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بیعت کی بدعت

جیسے جیسے قیامت قریب آتی جارہی ہے ویسے ویسے امت مسلمہ میں مختلف فتنوں اور فرقوں کی کثرت ہوتی جارہی ہے اور ہر فرقہ اپنے خود ساختہ عقائد ونظریات کو درست ثابت کرنے کے درپے ہے۔ کچھ عرصہ پہلے جماعت المسلمین کے نام سے مسعود احمد بی ایس سی نے ایک جدید فرقہ کی بنیاد رکھی اور اس فرقہ جدیدہ کا نام اس نے جماعت المسلمین رجسٹرڈ رکھا۔ موصوف کے نزدیک کوئی شخص چاہے کتنا ہی صحیح العقیدہ اور نیک اعمال کا پیکر کیوں نہ ہو نیز وہ کسی جماعت یا فرقہ میں بھی شامل نہ ہو اور صرف قرآن وحدیث ہی پر عامل ہو لیکن اگر اس نے موصوف کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت المسلمین رجسٹرڈ میں شمولیت اختیار نہیں کی تو وہ شخص موصوف کے نزدیک غیر مسلم ہے۔ مسلم اور جماعت المسلمین کہلانے کے مستحق صرف وہی لوگ ہیں کہ جو موصوف کی رجسٹرڈ جماعت میں شامل ہیں۔ موصوف نے بھی خلفاء اور حکام کے سلسلہ میں آئی ہوئی احادیث کو (جن میں بیعت اور امیر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے) اپنی خود ساختہ امارت اور کاغذی جماعت پر چسپاں کردیا ہے، اور اس طرح وہ اپنے چاہنے والوں کے بے تاج بادشاہ بن بیٹھے ہیں۔ حالانکہ خلافت کی احادیث کو اپنی کاغذی تنظیم پر چسپاں کرنا گویا احادیث اور دین اسلام کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ پھر لوگوں سے دین کے نام پر بیعت لینا سخت گمراہی اور بدعت ہے، اور بیعت والی بدعت پر اکثر باطل فرقوں کا عمل رہا ہے۔ ابھی امت مسلمہ اس فتنہ سے دوچار ہی تھی کہ اس نوعیت کا ایک دوسرا فتنہ ظہور پذیر ہوا۔ اس جدید فرقہ نے بھی اپنے فرقہ کا نام جماعت المسلمین رکھا۔ البتہ انہوں نے اپنے امیر کو امیر یا امام کے بجائے خلیفہ قرار دیا اور خلافت کے سلسلہ کی تمام احادیث کو اس خود ساختہ خلیفہ پر چسپاں کردیا۔ خلیفہ صاحب تو اب ٹونی بلیئر کے دیس لندن میں مقیم ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہاں سے وہ اپنی خلافت کا جال پاکستان میں پھیلا رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح وہ تمام اہل اسلام کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر لیں گے اور سب کو متحد کر دیں گے اور اس طرح اختلاف و افتراق کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اگرچہ مخلص مسلمانوں کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان متحد و متفق ہو جائیں اور ہر جماعت بھی یہ دعویٰ کرتی چلی آئی ہے کہ وہ اپنے جھنڈے تلے تمام اہل اسلام کو متحد کریں گے۔ خلیفہ والی جماعت نے جس طریقہ سے اپنے خلیفہ کا انتخاب کیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کا سلسلہ جاری کیا ہے یہ ایک انوکھی اور عجیب سی بات لگتی ہے کیونکہ دنیا کی تاریخ میں آج تک ایسا کوئی خلیفہ نہیں گزرا کہ جو مسند خلافت کے بغیر ہی خلیفہ بن گیا ہو اور اس کے لیے خلافت کی بیعت بھی لی جا رہی ہو۔ اس سلسلہ میں انہیں خلفائے راشدین کے اسوہ کی طرف دیکھنا ہوگا اس لیے کہ جب خلفائے راشدین کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو وہ فوری طور پر تخت خلافت پر بھی براجمان ہو گئے تھے۔ یعنی خلافت پہلے ہی موجود تھی لہٰذا خلافت کی بیعت لینا درست عمل تھا اور یہاں نام نہاد خلیفہ کی جو بیعت لی جا رہی ہے اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ شوہر ہے حالانکہ ابھی اس کی شادی ہی نہیں ہوئی تو وہ شوہر کیسے کہلا سکتا ہے؟ بے اختیار خلیفہ کی حقیقت جاننے کے لیے ''الحدیث'' کے شمارہ نمبر ۲۲ نیز ''مقالات الحدیث'' طبع مکتبہ اسلامیہ لاہور اور ہماری کتاب ''بے اختیار خلیفہ کی حقیقت'' کا مطالعہ فرمائیں۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

134174

بیعت کی حقیقت

موصوف نے اپنی نقلی جماعت المسلمین کے امیر یعنی اپنی ذات کے لیے بیعت کو بھی فرض قرار دیا ہے اور ان کے نزدیک کوئی شخص اس وقت تک مسلم یعنی مسعود احمد صاحب کا مسلم نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ امیر جماعت المسلمین کی بیعت نہ کرلے اور اس بیعت کے سلسلہ میں وہ ان تمام دلائل کا کا ذکر کرتے ہیں کہ جن کا تعلق اسلامی حکومت اور خلیفۃ المسلمین کے ساتھ ہے۔ موصوف نے جس طرح الگ اپنی ایک جماعت قائم کرلی ہے اور اسی طرح کچھ اور لوگوں نے بھی اپنی اپنی جماعتیں قائم کر رکھی ہیں اور اس طرح بہت سے اسلامی ممالک میں بے شمار جماعتیں معرض وجود میں آچکی ہیں اور یہ جماعتیں اپنے عقیدت مندوں سے بیعت لیتی ہیں حالانکہ اس طرح کی جماعتوں کا وجود ہی شرعاً درست نہیں ہے کیونکہ یہ جماعتیں امت میں افتراق و انتشار کا باعث بنتی ہیں اور پھر ان جماعتوں کے امراء کا اپنے ماننے والوں سے بیعت لینا کب درست ہوسکتا ہے؟ احادیث میں خلیفۃ المسلمین کے لیے امام، امیر، سلطان، خلیفہ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، اور ان کی بیعت کو ضروری قرار دیا گیا ہے اور خلیفۃ المسلمین کے علاوہ کسی اور شخص کی بیعت کا احادیث میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ لہٰذا اس طرح کی بیعت بلا شبہ بدعت اور شریعت سازی کے مترادف ہے۔ ایسی احادیث کہ جن میں مسلمین کے خلیفہ کے لیے امام، امیر، سلطان اور خلیفہ کے الفاظ ملتے ہیں اور میں نے اس کا ذکر تفصیل سے کردیا ہے اور احادیث کی کتابوں میں کتاب الامارۃ اور کتاب الفتن وغیرہ میں یہ احادیث مذکور ہیں البتہ چند ایک احادیث اور بعض باتوں کا ذکر ہم یہاں کرتے ہیں ایک حدیث میں ہے

((وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخَرِ .)) ❶

''جس نے امام سے خلوص نیت کے ساتھ بیعت کرلی تو حتی المقدور اس کی اطاعت کرے، اور اگر کوئی دوسرا امام اس کے مقابل آ جائے تو اس کی گردن مار دو۔''

ظاہر ہے کہ اس امام سے خلیفۃ المسلمین ہی مراد ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''دارالاسلام کا رقبہ خواہ کتنا ہی وسیع ہو جائے لیکن ایک ہی دور میں دو خلفاء کی بیعت کے عدم جواز پر علماء کا اتفاق ہے۔'' ❷

امام اہل السنۃ والجماعۃ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مذکورہ حدیث میں وارد ''امام'' کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

''جانتے ہو امام کون ہوتا ہے؟ امام وہ ہے جس کی امامت پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہو، ہر شخص اس کی امامت کا قائل ہو۔ اس حدیث میں امام کا یہی مفہوم ہے۔'' ❸

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ، مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً .)) ❹

''جو شخص (امیر کی) اطاعت سے نکل جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

---

❶ صحيح مسلم من حديث عبدالله بن عمرو بن العاص، كتاب الامارة، ح: ٤٧٧٦.

❷ شرح صحيح مسلم كتاب الامارة.

❸ مسائل الامام احمد ٢ / ١٨٥، رواية ابن هانى بحواله هفت روزه الاعتصام لاهور ٢٨ فروري ١٩٩٢ء، مضمون مروجه بيعت، سنت يا بدعت؟؟ از ارشد فهيم الدين هندى، جامعه اسلاميه مدينه منوره.

❹ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب: ١٣، ح ٤٧٨٦.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہوئے سنا ہے:

((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .)) ❶

''جو شخص اپنا ہاتھ (امیر کی) اطاعت سے کھینچ لے وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو اس حال میں مرے کہ اس نے (خلیفہ کی) بیعت نہ کی ہوگی تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔''

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخِرَ مِنْهُمَا .)) ❷

''جب دو خلیفوں کی بیعت ہو جائے تو جس کی آخر میں بیعت ہوئی ہے اسے قتل کر دو۔''

ان احادیث سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ ان میں جس بیعت کا ذکر ہے اس سے مراد خلیفۃ المسلمین کی بیعت ہے اور جب تک اسلامی خلافت قائم رہی تو ان احادیث کا مطلب سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری موجود نہ تھی البتہ خلافت اسلامیہ کے خاتمے کے بعد لوگوں نے ان احادیث سے خود ساختہ معنی و مطالب اخذ کرنا شروع کر دیئے چنانچہ ڈاکٹر عبدالمتعال عبدالواحد لکھتے ہیں: اسلامی خلافت کے اختتام پر ایسی بے شمار جماعتیں وجود پذیر ہوگئیں جو ناحق طور پر اپنے اپنے امام اور امیر کے لیے بیعت کا دعویٰ کر بیٹھیں ان مختلف جماعتوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ ایک جماعت یہ سمجھتی ہے کہ بیعت نہ کرنے والا شخص کافر ہے اسی لیے یہ اپنا ایک امام مقرر کرتی ہے اور ان سے بیعت نہ کرنے والا شخص ان کی نظر میں کافر سمجھا جاتا ہے۔

---

❶ صحيح مسلم: ٤٧٩٣.

❷ مسلم، كتاب الامارة باب أذا بويع لخليفتين ح: ٤٧٩٩.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ خیال غلط ہے اس لیے کہ سیّدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جنت کے بشارت یافتہ ایک بلند پایہ صحابی رسول ﷺ ہونے کے باوجود تقریباً چھ ماہ تک سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی لیکن اس کے باوجود کسی صحابی نے ان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔

۲۔ دوسری جماعت یہ سمجھتی ہے کہ بیعت کرنا فرض ہے اور بیعت نہ کرنے والا شخص گنہگار ہوگا اس لیے یہ جماعت بھی اپنا ایک امیر منتخب کرنا ضروری خیال کرتی ہے تاکہ اس سے بیعت کر کے اس گناہ سے بچا جا سکے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کے امیر کے ہاتھوں پر بیعت کر لینے سے یہ فرضیت ساقط نہیں ہوتی اور گناہ رفع نہیں ہوتا، اس لیے کہ جس بیعت کا تارک خطا کار ہوگا، اس سے وہ بیعت مراد ہے جو کسی صاحب اقتدار امام کے لیے ہو اور جو صحیح اسلامی اصولوں پر اسلامی خلافت قائم کرنا چاہتا ہو۔

۳۔ تیسری جماعت ان بقیہ مسلمانوں کی ہے جو موجودہ دور میں کسی امام سے بیعت کرنا درست نہیں سمجھتے ہیں ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ تارک بیعت اس وقت گنہگار ہوگا جب کسی صاحب اقتدار امیر یا امام کا وجود ہو اور روئے زمین پر اسلامی حکومت کا عملی قیام ہو موجودہ دور میں چونکہ اس کا وجود نہیں اس لیے بیعت بھی ساقط ہے۔

ڈاکٹر عبدالمتعال لکھتے ہیں کہ:

''میرے خیال میں یہ تیسری جماعت ہی حق بجانب ہے؟'' [1]

نیز خلیفہ وقت اور حاکم و امیر کی بیعت کے علاوہ دیگر تمام استثنائی بیعتوں کے بطلان کی ایک وجہ علمائے امت کا یہ فیصلہ بھی رہا ہے کہ بیعت اس وقت صحیح اور شرعی ہوگی جب اس پر جملہ اہل حل وعقد کا اتفاق ہو۔

اور یہ اس شخص کے ہاتھ پر کی جائے گی جو اس کے تمام شروط و اوصاف سے متصف ہو۔'' [2]

---

[1] الفرقان بين الكفر والايمان، عبدالمتعال محمد عبدالواحد، ص: ٦٤.

[2] مآثر الانافة في معالم الخلافة، قلقشندي: ١/٣٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض حضرات نے نام نہاد امارت کے قیام کے لیے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

((إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي السَّفَرِ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ .)) ❶

''جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک کو امیر بنالو۔''

امارت سفر والی تمام احادیث مرفوعہ ضعیف اور غیر ثابت ہیں۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو عدد ۵۳، ص: ۱۳ تا ۱۷۔ صرف سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ثابت ہے کہ اگر تم سفر میں تین آدمی ہو تو ایک کو امیر بنالیا کرو۔ ❷

اصول حدیث میں یہ بات مقرر ہے کہ مدلس کا عنعنہ صحت حدیث کے لیے قادح ہے لہٰذا مدلس کی معنعن روایت عدم متابعت کی صورت میں مردود کے حکم میں ہے۔ ❸

امام عقیلی رحمہ اللہ نے محمد بن عجلان کے بارے میں لکھا ہے:

((يضطرب في حديث نافع .)) ❹

''یعنی وہ نافع سے حدیث بیان کرنے میں اضطراب کا شکار ہوتا ہے۔''

اور ان احادیث میں محمد بن عجلان رحمہ اللہ، نافع رحمہ اللہ ہی سے روایت کرتے ہیں پس ثابت ہوا کہ یہ احادیث ضعیف ہیں اور بقیہ تین روایات میں سے ایک روایت میں امام الاعمش ہیں جو مشہور مدلس ہیں اور یہ روایت بھی معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اور دوسری روایت میں ایک راوی محمد بن جمیل جندیسا پوری مجہول الحال ہے اور اس کا کچھ اتا پتا نہیں ہے کہ وہ کون ہے؟ اور تیسری روایت عبداللہ بن لہیعہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تفصیل ماہنامہ الحدیث حضرو میں موجود ہے۔ نیز سفر والی امارت عارضی ہوتی ہے اور اس امیر کی

---

❶ ابو داود کتاب الجهاد، ح ۲۶۰۸

❷ مسند علی بن الجعد: ۴۴۳ وسنده صحیح بحواله ماهنامه الحدیث حضرو نمبر ۵۳، ص ۱۷

❸ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح ص ۹۹، الرسالہ للشافعی، ص ۳۷۹، ۳۸۰

❹ تهذیب التهذیب، ۹/۲۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت بھی نہیں کی جاتی۔

آج مختلف جماعتیں اپنی اپنی امارتیں قائم کر کے جس طرح لوگوں سے بیعت لے رہی ہیں اور لوگوں کے ذہنوں کو واش کر کے دوسری جماعتوں اور عام مسلمین کے خلاف ان کے ذہنوں میں نفرت، تعصب، تنگ نظری وغیرہ پیدا کر رہی ہیں ایسے لوگوں کے متعلق امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

''کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کسی سے عہد و پیمان لے اور اس کو اپنے دوست کا دوست اور اپنے دشمن کا دشمن رہنے پر مجبور کرے۔ ایسا کرنے والا شخص چنگیز خان جیسے لوگوں میں شمار ہوگا۔'' جو اپنے موافقین کو دوست اور مخالفین کو باغی و دشمن تصور کرتے ہیں۔'' [1]

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کو فکر سلیم عطا فرمائے اور انہیں توبہ اور رجوع الی الحق کی توفیق بخشے تاکہ ان کی وفات کے بعد ان کا فرقہ تشدد کی راہ پر گامزن رہتے ہوئے لوگوں میں مزید تفرقہ بازی اور فرقہ بندی کا ذریعہ نہ بنے جیسا کہ ڈاکٹر عثمانی صاحب کی جماعت اور اس طرح کی دیگر جماعتیں لوگوں کے لیے گمراہی اور ضلالت کا سبب بنی ہوئی ہیں۔ اندھی تقلید انسان کو ایسا اندھا بنا دیتی ہے کہ پھر یہی اندھا پن انسان کو جہنم کے گڑھے میں گرا دیتا ہے۔

((اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ.))

افسوس ہے کہ موصوف تو اس دنیا سے سدھار گئے اور اب ان کی جماعت موصوف کے مشن پر رواں دواں ہے اور جہالت کو عام کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

الاستاذ حافظ زبیر علی زئی صاحب مروجہ جماعتوں کی بیعت کے سلسلہ میں ایک سوال کا

---

[1] مجموع الفتاوی: ۲۸ / ۱۶.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب دیتے ہوئے اس کی شرعی حیثیت سے یوں آگاہ فرماتے ہیں:

مروجہ جماعتوں اور بیعت کی شرعی حیثیت:

سوال: اگر اسلامی مملکت کے قیام کے لیے کوئی جماعت بنتی ہے اور اس کے امیر کے ہاتھ پر تمام ممبران جماعت بیعت (بیعت ارشاد) کرتے ہیں تو اس کی کیا شرعی حیثیت ہوگی؟ (جائز، غلط، بدعت وغیرہ)؟ (عبدالمتین، ماڈل ٹاون لاہور)

جواب: اسلامی مملکت کے قیام کے لیے ذاتی، انفرادی اور جماعت سازی کے بغیر اجتماعی کوشش جاری رکھنی چاہئے اور سب سے پہلے اپنی اور اپنے متعلقین کی کتاب وسنت کے مطابق اصلاح کرنی چاہئے۔ موجودہ تمام جماعتیں باطل ہیں اور ''ولا تفرقوا'' اور فرقے فرقے نہ بنو۔ [آل عمران: ۱۰۳] کے قرآنی حکم کے سراسر خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پارٹیاں، فرقے فرقے اور گروہ گروہ نہ بنو۔ جب کہ جماعت پرست لوگ عملاً یہ کہتے ہیں کہ پارٹیاں بناؤ اور گروہ در گروہ میں بٹ جاؤ۔

جب تک روئے زمین کے تمام صحیح العقیدہ لوگ مل کر ایک ہی جماعت اور ایک ہی خلیفہ کے تحت نہ ہو جائیں ان تمام پارٹیوں میں شمولیت جائز نہیں ہے۔ ان کی رکنیت، چندہ مہم اور حزبیت سے دور رہ کر ان سے معروف (نیکی) میں تعاون کیا جاسکتا ہے، اسلام میں صرف دو ہی بیعتیں ہیں:

(۱)..... نبی کی بیعت (۲)..... خلیفہ کی بیعت

ان کے علاوہ تیسری کسی بیعت کا دین اسلام میں کوئی نام ونشان نہیں ہے تفصیل کے لیے شیخ البانی رحمہ اللہ کے مشہور شاگرد شیخ علی حسن الحلبی کی کتاب "البیعة بین السنة والبدعة عند الجماعات الاسلامیة" کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

تنبیہ: بیعت بھی صرف اس خلیفہ کی ہی کرنی چاہئے جس پر تمام مسلمانوں کا اجماع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ جیسا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ❶

شیخ علی حسن الحلبی فرماتے ہیں:

((لا تكون البيعة الا لا مير المؤمنين فقط .)) ❷

''امیر المومنین کے علاوہ کسی دوسرے کی بیعت جائز نہیں ہے۔''

علی حسن الحلبی صاحب نے مزید لکھا ہے:

((لا تعطى البيعة على أنو اعها إلا لخليفة المسلمين المنفذ للا حكام، المطبق للحدود .)) ❸

''بیعت اپنی تمام اقسام کے ساتھ صرف اسی کی کرنی چاہئے جو مسلمانوں کا خلیفہ ہو، جس نے احکام کو نافذ اور (اسلامی) حدود کو نافذ (لاگو) کر رکھا ہو۔''

☆.....☆.....☆

❶ دیکھئے: المسند من مسائل الا مام رحمہ اللہ (قلمی ۱، بحواله الا مامة العظمیٰ عنداهل السنة و الجماعة ص ۲۱۷) ومسائل الا مام احمد لابن هانی(۲ / ۱۸۵ رقم ۲۰۱۱)۔ والسنة للخلال (ص ۸۰، ۸۱، رقم: ۱۰، وهو صحيح عن احمد رحمہ اللہ .

❷ البيعة، ص: ۲۳.

❸ البيعة، ص: ۲۸۔ وما علينا الا البلاغ (۲۰ صفر ۱٤۲۷ھ)۔ (ماهنامه الحديث ۲۵، بحواله فتاوىٰ علميّة، ج ۱، ص: ۱۷۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) کے چند اصول اور تکفیر اصحابِ رسول ﷺ

مناظر اسلام علامہ ابو الاسجد محمد صدیق رضا حفظہ اللہ نے جماعت المسلمین رجسٹرڈ پر ایک انتہائی قیمتی اور تحقیقی مضمون لکھا ہے چنانچہ اس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر اسے الفرقۃ الجدیدہ میں شامل کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

''مسعود احمد بی ایس سی کراچوی نے ایک اصول بنایا کہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے امیر کی بیعت شرط ایمان ہے اور جو شخص یہ بیعت نہ کرے وہ مسلم نہیں ہے۔ اس باطل اصول سے صحابۂ کرام اور امت مسلمہ کے ایک بڑے حصے کی تکفیر لازم آتی ہے، لہٰذا محترم صدیق رضا حفظہ اللہ نے اس مضمون میں جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے لٹریچر کی روشنی میں اس باطل اصول کا زبردست رد کیا ہے۔ ہمارے پاس مذکورہ لٹریچر کی بعض کتب و کتابچوں کے نہ ہونے کی وجہ سے تمام حوالوں اور جملہ عبارات کی ذمہ داری صاحب مضمون پر ہی ہے۔'' (حافظ ندیم ظہیر)

فرقہ مسعودیہ نام نہاد جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے لٹریچر سے واقفیت رکھنے والے اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ یہ درحقیقت ایک تکفیری گروہ ہے، اگرچہ بظاہر مسعود صاحب نے ''اہل حق'' کی عملی تربیت و اصلاح کے لیے اس پارٹی کی بنیاد رکھی، لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد اپنے عجیب و غریب نظریات اور تکفیری رجحانات کی وجہ سے اپنی خود ساختہ جماعت (جماعت المسلمین رجسٹرڈ) کو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جماعت اور اس میں شمولیت کو فرض وواجب قرار دے دیا۔ اس سلسلے میں اس قدر تعصب وغلو کا شکار ہوئے کہ یہ بات ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نزدیک مسلم یا غیر مسلم ہونے کا معیار اور کسوٹی بن گئی۔ ان کے نزدیک یہ اعتقادیات و ایمانیات کا مسئلہ اور شرائط ایمان کا جز بن گیا۔

بانی فرقہ نے اپنے فرقے کی ترقی وفروغ کے لیے قرآن وسنت کی بعض نصوص کو سلف صالحین کے منہج کے مطابق سمجھنے کے بجائے اپنے من مانے جدید ترین مفہوم میں پیش کرنے سے بھی گریز نہ کیا، ایسی ایسی شرائط عائد کیں اور ایسے ایسے اصول وضع کیے کہ اہل اسلام کا کوئی فرد خواہ ایمان وتقویٰ کے کتنے ہی بلند درجہ پر فائز ہو لیکن جب تک ان کی بنائی ہوئی پارٹی میں شامل نہ ہو وہ ادنیٰ ترین مسلم ومومن کا درجہ بھی حاصل نہ کر پائے، بطور ثبوت ان کی چند تحریریں ملاحظہ کیجیے:

۱۔ مسعود صاحب ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں

"اگر وہ مسلم ہے اور اس دین کو مانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوا ہے تو اسی دین میں یہ موجود ہے کہ ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا﴾ کہ اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور فرقے فرقے نہ بنو آخر وہ اس آیت پر عمل کیوں نہیں کرتا اگر وہ نہیں کرتا تو بظاہر وہ اس آیت کا منکر ہے اسی لیے وہ اس حکم پر عمل نہیں کرتا اور وہ اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتا تلزم جماعت المسلمین یعنی جماعت المسلمین کو لازم پکڑو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ نہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر عمل کرتا ہے تو پھر کس کام کا مسلم ہے؟ اس کا محض فرقوں سے بیزار ہونا اس کے مسلم ہونے کی دلیل نہیں۔" [1]

اسی طرح ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

'غلط فہمی نمبر ۴ جو شخص تمام فرقوں سے علیحدہ ہو کر صرف قرآن و حدیث پر عمل کرے وہ مشرک نہیں۔ میں اسے مسلم سمجھتا ہوں۔"

ازالہ: .....ایسا شخص نہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر۔ قرآن مجید میں

[1] جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات، ص: ۴۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ اس کا عمل اس آیت پر نہیں۔ حدیث میں ہے تلزم جماعۃ المسلمین۔ اس کا عمل اس حدیث پر نہیں تو پھر یہ کہنا کہ وہ قرآن و حدیث پر عمل کرتا ہے صحیح نہیں۔'' ❶

تعصب وغلو کی انتہا ملاحظہ کیجیے کہ فرقوں سے علیحدہ ہو کر صرف قرآن و حدیث پر عمل پیرا شخص کو ''مسلم'' سمجھنا مسعود صاحب اور ان کے قائم کردہ فرقے کے نزدیک ''غلط فہمی'' ہے چونکہ ان کے ہاں تو قرآن و حدیث پر عمل کی یہی ایک صورت ہے کہ ان کی ایجاد کردہ رجسٹرڈ جماعت میں شامل ہو جایئے! پھر مسعود صاحب کا طرز استدلال بھی انتہائی عجیب ہے کہ ایک آیت و حدیث پیش کر کے کہہ دیا کہ اس پر عمل نہیں۔ ہر ہر آیت محکمہ و حدیث پر تو ان کی پارٹی کے تمام افراد بھی عمل پیرا نہیں پھر بھی انہیں مسلم سمجھتے رہنا ان کی ایک ''غلط فہمی'' نہیں تو اور کیا ہے؟ ان کے اس طرز استدلال کے مطابق تو شاید ہی کوئی فرد ''مسلم'' ثابت ہو سکے جب کوئی مسلم ہی نہیں ہوگا تو ''جماعت المسلمین'' کا وجود ثابت کرنا ایک مضحکہ خیز عمل ٹھہرے گا۔

ایک اور مقام پر مسعود صاحب لکھتے ہیں

اعتراض. ''دعوت میں مخالفین کو یہ کہنا کہ ہم تو قرآن و حدیث ہی پیش کرتے ہیں لوگ اپنی طرف لیں تو ہمارا کیا قصور حالانکہ جماعت میں آنے کے بعد مجھے واضح طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ آپ ان کو قرآن و حدیث نہیں سناتے بلکہ غیر مسلم ہی سمجھتے ہیں۔''

جواب: اگر سمجھیں تو کوئی بعید از دلیل بھی نہیں۔'' ❷

لیجیے واضح طور پر اعلان کر دیا کہ اپنے مخالفین کو ''غیر مسلم'' سمجھنا بعید از دلیل نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ دلیل سے ایسا ثابت ہے، اب معلوم نہیں کہ وہ دلیل کونسی ہے جس سے فرقہ مسعودیہ کے جمیع مخالفین ''غیر مسلم'' ثابت ہوتے ہیں؟

---

❶ وقار علی صاحب کا خروج، ص ۸، طبع جدید ص ۵۔۶، اعتراضات اور ان کے جوابات ص ۶، جماعت المسلمین کی دعوات اور تحریک اسلام کی آئینہ دار ہیں، ص ۵۳۱-۵۳۲۔

❷ اعتراضات اور ان کے جوابات، ص: ۳۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے امام ثانی محمد اشتیاق صاحب لکھتے ہیں:

''اگر آپ یہ کہیں کہ یہ فرقہ پرست مسلم ہیں یہ بھی جماعت المسلمین ہیں تو آپ کا یہ استدلال احادیث کے خلاف ہوگا۔'' ❶

رجسٹرڈ جماعت کے اس طرح کے غالیانہ، متعصبانہ اور متشددانہ تأویل وفتاویٰ جات کا ایک طویل سلسلہ ہے کہاں تک ان کا تذکرہ کیا جائے۔؟!

فی الوقت ان کے چند ایسے اصول کا تذکرہ مقصود ہے کہ جو انہوں نے اپنے مخالفین کے لیے وضع کیے جن سے موجودہ پوری کی پوری امت مسلمہ کے اسلام و ایمان کی نفی اور ان کا ''کافر'' ہونا تو لازم آتا ہے۔ ساتھ ساتھ گزشتہ امت مسلمہ بالخصوص بہت سے اصحاب رسول ﷺ کے ایمان واسلام کی نفی اور ان کا بھی ''کافر'' ہونا لازم آتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

واضح رہے کہ یہ محض مخالفت برائے مخالفت کا شاخسانہ اور پروپیگنڈا نہیں بلکہ ایک بین اور ٹھوس حقیقت ہے، جس کا مکمل ثبوت اور تفصیل خود انہی کے لٹریچر اور تحریروں سے ملاحظہ کر لیجیے، ان کا ایک اصول ہے:

ا۔ امیر کی نافرمانی اسلام کو چھوڑ دینا ہے:

اس سلسلے میں مسعود صاحب کی تحریروں کے چند اقتباسات ملاحظہ کیجیے، لکھتے ہیں:

(۱)..... ''جماعت المسلمین ہی وہ واحد جماعت ہے جو امیر کو وہ حیثیت دیتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے دی ہے۔ جماعت المسلمین امیر کی اطاعت کو فرض سمجھتی ہے۔ امیر کی نافرمانی گویا جماعت کو چھوڑنا ہے اور جماعت کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے یعنی اسلام کو چھوڑنا ہے۔ کوئی جماعت یا فرقہ ایسا نہیں جو امیر کی اطاعت کو ایسی اہمیت دیتا ہو۔'' ❷

(۲)..... ''جماعت کو چھوڑنے والے نے پوری طرح نہیں صرف ایک بالشت جماعت کو چھوڑ دیا تو گویا اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ بتائیے اسلام کو چھوڑنے والا

---

❶ ایک معترض کی غلط فہمیاں، ص:۹۔

❷ جماعت المسلمین کا تعارف ص۶ تا ۸، جماعت المسلمین کی دعوات، ص۲۱۔۲۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوتا ہے؟ ایک بالشت چھوڑنے کا تو یہ حشر ہے اور جو پوری طرح جماعت کو چھوڑ دے وہ کیا ہوگا؟'' ❶

(۳)..... نیز لکھتے ہیں: ''معلوم ہوا کہ لزوم جماعت کے سلسلہ میں اس قدر پابندی کہ امیر کی کسی مکروہ سے مکروہ بات پر بھی صبر کی تلقین کی گئی ہے جماعت کو کسی حالت میں بھی چھوڑنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے اور علیحدگی جاہلیت کی موت قرار دی گئی ہے۔ جاہلیت کی موت سے مراد زمانہ جاہلیت کی موت ہے جو حالت کفر کی موت ہے۔'' ❷

(٤)..... ان کے امام ثانی محمد اشتیاق صاحب لکھتے ہیں: ''مطلب یہ ہوا کہ بیعت توڑنا، ایک بالشت جماعت چھوڑنا، ایک بالشت امیر کی اطاعت نہ کرنا اور امیر جماعت کا کسی پر نہ ہونا سزا کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔ یعنی وہ اسلام سے خارج ہے۔'' ❸

(۵)..... مزید لکھتے ہیں: ''جو شخص امیر کی اطاعت سے ہاتھ کھینچ لے تو اس کی موت کفر کی موت ہے۔'' ❹

ان اقتباسات سے واضح طور پر ان کا یہ اصول معلوم ہوتا ہے کہ ''امیر سے بالشت برابر بھی دور ہونا اسلام کو چھوڑ دینا ہے'' ایسا شخص ''اسلام سے خارج'' ہو جاتا ہے اور ''کفر کی موت مرتا'' ہے (جہالت کی انتہا ملاحظہ فرمائیں کہ حکومت و سلطان و خلیفہ والی تمام احادیث کو یہ حضرات اپنی کاغذی جماعت اور بے اختیار امیر پر چسپاں کر کے اور ان احادیث کے بھی اپنے طور پر غلط مفہوم اخذ کر رہے ہیں۔ (ویا للعجب۔ ابو جابر)

اس کے بعد ان کا ایک اور اصول ملاحظہ کیجیے:

۲۔ امیر کی بیعت شرط ایمان ہے:

بانی فرقہ مسعود احمد صاحب اور ان کی بنائی ہوئی رجسٹرڈ جماعت کے لوگ امیر کی بیعت

---

❶ اعتراضات اور ان کے جوابات ص ۶۔۷۔
❷ اعتراضات اور ان کے جوابات، ص: ۱۵۔
❸ بے حکومت امیر کی بیعت کرنا ص ۴۶۔
❹ تحقیق مزید میں تحقیق کا فقدان ص ۴۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو شرط ایمان سمجھتے ہیں۔ اس کے بغیر کوئی بھی فرد ''مسلم'' نہیں ہوسکتا۔

اس سلسلہ میں ان کے مختلف کتابچوں سے چند اقتباسات ملاحظہ کیجیے:

۱۔ مسعود صاحب لکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .))

''اس حدیث کی رو سے بیعت شرائط ایمان میں سے ہے ورنہ جاہلیت کی موت مرے گا یعنی کفر کی موت مرے گا۔ کفر کی موت سے بچنے کے لیے بیعت شرط ہے۔'' ❶

۲۔ نیز لکھتے ہیں، ''جاہلیت کی موت سے مراد ایام جاہلیت کی موت ہے یعنی کفر کے زمانے کی موت۔''

((فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ .))

''اس حدیث نے تشریح کردی کہ جاہلیت کی موت سے مراد اسلام پر مرنا نہیں ہے بلکہ اسلام چھوڑ کر مرنا ہے۔'' ❷

اشتیاق صاحب کی گھڑی ہوئی ایک حدیث:

۳۔ اشتیاق صاحب نے اس سلسلہ میں ایک حدیث وضع کرتے ہوئے لکھا:

''محمد مصطفیٰ ﷺ نے امیر کی بیعت نہ کرنے والوں کو اسلام سے خارج قرار دیا۔'' ❸

اشتیاق صاحب نے اپنی گھڑی ہوئی اس حدیث کا کوئی حوالہ نہ دیا اور نہ دے سکتے ہیں، ان شاء اللہ۔ ''اسلام سے خارج'' سمجھنا تو بانی فرقہ کا فہم ہے لیکن اشتیاق صاحب نے اسے ''حدیث رسول'' ﷺ بنا ڈالا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ .

☆.....☆.....☆

---

❶ وقار علی صاحب کا خروج ص ۷، ۸ طبع جدید ص ۵، جماعت المسلمین کی دعوات ص ۵۳۱۔

❷ اعتراضات اور ان کے جوابات ص ۲۲۔ ❸ بے حکومت امیر کی بیعت ص ۴۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیعت نہ کی تو؟

مسعود صاحب اور ان کے موجودہ امیر صاحب کی تحریروں سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کے ہاں ''امیر کی بیعت'' شرط ایمان ہے، جس کسی نے بیعت نہ کی وہ اسلام کو چھوڑ کر کفر کی موت مرے گا اور اشتیاق صاحب کی ایجاد کردہ حدیث کے مطابق وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ ان کے ہاں ان کا یہ قانون و اصول بالکل یقینی اور اٹل ہے، کسی کے لیے کوئی استثناء نہیں حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس جماعت ہی میں سے کیوں نہ ہو۔!

۱۔ ان کے لیے بھی یہی قانون ہے مسعود صاحب نے بڑی دیدہ دلیری سے اس بات کا صاف صاف اظہار کرتے ہوئے لکھا:

''ہم کہتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ذات بیعت نہ کرنے کے الزام سے پاک ہے لہٰذا وہ جاہلیت کی موت سے مبرا ہیں۔ صلاح الدین صاحب کہتے ہیں الزام تو صحیح ہے لیکن دورِ جاہلیت کی موت سے پھر بھی مبرا ہیں۔ معلوم نہیں کیوں؟'' ❶

۲۔ اسی طرح لکھتے ہیں:

''کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ الجماعۃ کے امیر نہیں تھے۔ اگر تھے اور یقیناً تھے تو پھر ان کی بیعت نہ کرنے کی وجہ سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جاہلیت کی موت کیوں نہ مرے؟ کیا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا قانون بدل جائے گا؟'' ❷

۳۔ مزید لکھتے ہیں:

''بالفرض محال اگر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیعت نہیں کی تو کیا جاہلیت کی موت مرنے کا قانون بدل جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ قانون قانون ہی رہے گا۔

---

❶ الجماعة، ص: ٥٦. ❷ الجماعة، ص: ٢٠ - ٢١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت نہ کرنے کے فعل کو صحابی کی غلطی تصور کیا جائے گا۔'' ❶

مسعود صاحب کی ان تحریروں سے واضح ہوتا ہے کہ ان کا یہ قانون بالکل اٹل ہے، معاملہ خواہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہو۔ ان کا قانون قانون ہی رہے گا، مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں ان کے چند اصول واضح ہو جاتے ہیں جو کچھ اس طرح سے ہیں:

۱۔ جو شخص بھی جماعت سے بالشت برابر بھی علیحدہ ہو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

۲۔ جو شخص بھی امیر کی بیعت نہ کرے وہ اسلام سے خارج اور کفر کی حالت میں کفر کی موت مرے گا۔

۳۔ جس شخص پر بھی ''امیر جماعت'' نہ ہو وہ اسلام سے خارج ہے۔

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا جماعت سے دور ہونا اور بیعت نہ کرنا:

ان کے ان اصولوں پر موجودہ دور کے تمام اہل اسلام خواہ ان میں اعتقادی و عملی گمراہی کا وجود نہ بھی ہو، ان اصولوں کے سبب دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ٹھہرتے ہیں۔ اسی طرح گزشتہ کئی صدیوں کے اہل اسلام بھی، حتیٰ کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی۔ (نعوذ باللہ)

اب خود مسعود صاحب ہی کی تحریروں سے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جماعت سے دور رہنا اور امیر کی بیعت نہ کرنا ملاحظہ کیجیے اس کے بعد ان شاء اللہ ان کے اس موقف کا بطلان بھی واضح کر دیا جائے گا۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی تکفیر:

رجسٹرڈ جماعت کے اصولوں کے مطابق سیّدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تقریباً چھ مہینوں تک اسلام سے خارج رہے۔ چنانچہ مسعود صاحب لکھتے ہیں:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیعت نہ کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ مہینے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع نہ دی اور خود ہی نماز جنازہ پڑھا کر رات

❶ الجماعة، ص: ۲۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے وقت انہیں دفن کر دیا۔"

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ جب ان کا انتقال ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے چہروں میں خفگی کے آثار دیکھے کیونکہ انہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں ان کی تیمار داری کی وجہ سے لوگوں نے ان کو معذور سمجھا تھا لیکن اب یہ بات لوگوں کو ناگوار تھی)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس وضاحت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں (آج) زوال کے بعد (تمام لوگوں کی موجودگی میں) بیعت کرلوں گا۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ تشہد پڑھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کیفیت، بیعت کرنے میں تاخیر اور ان کی معذرت بیان کی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (تقریر کی) تشہد پڑھا، مغفرت کی دعاء کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت بیان کی، پھر فرمایا "بیعت کرنے میں اس وجہ سے دیر نہیں ہوئی کہ ہمیں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس معاملہ میں کسی قسم کا حسد تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس تقریر (اور بیعت) کے بعد تمام مسلمین ان سے خوش ہو گئے سب نے کہا "تم صحیح بات کو پہنچ گئے۔" الغرض اس نیک کام کی طرف رجوع کرنے کے بعد تمام مسلمین ان سے (حسب سابق محبت) کرنے لگے۔

مندرجہ بالا واقعہ پر تبصرہ اس واقعہ سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں:

(۱)..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ملال کی وجہ سے بیعت میں دیر کی۔

(۵)..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا احترام کرتے تھے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خفا نہیں ہوئے بلکہ ان کی قدر و منزلت کرتے رہے۔

(۱۱)..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی غلطی تسلیم کرلی اور اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔" [1]

---

[1] صحيح تاريخ الاسلام و المسلمين، ص: ٦٨٣ - ٦٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ: مسعود صاحب نے یہ واقعہ صحیح بخاری کتاب المغازی، باب غزوہ خیبر اور صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب قول النبی ﷺ لا نورث عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا۔ گویا یہ متفق علیہ روایت ہے۔ صحیحین کی اس مستند و متفق علیہ روایت اور مسعود صاحب و رجسٹرڈ جماعت کے ہاں صحیح ترین تاریخ ان کی اپنی کتاب ''صحیح تاریخ الاسلام'' کے بیان کے مطابق سیّدنا علی نے چھ مہینوں تک بیعت سے تخلف فرمایا، بیعت نہیں کی بقول مسعود صاحب ملال کی وجہ سے بیعت میں دیر کی۔

اس طرح رجسٹرڈ جماعت کے اصول کے مطابق سیّدنا علی رضی اللہ عنہ چھ مہینوں تک اسلام سے خارج رہے۔ (نعوذ باللہ) اور پھر بیعت کی تو اسلام میں داخل ہوئے، شرائط ایمان کی تکمیل کے لیے نہیں بلکہ مسعود صاحب کے بقول (تاکہ لوگوں کی ''ناراضی'' کا سبب ختم ہوجائے)۔ (نعوذ باللہ من هذه الخرافات)

اس دوران میں لوگ ان سے ناراض و نالاں رہے۔ لیکن کسی نے بھی انہیں یہ نہیں کہا کہ جی! آپ شرائط ایمان کی تکمیل کیوں نہیں کرتے؟ اسلام سے خارج کیوں ہیں؟ پھر مسعود صاحب نے بریکٹ میں اتنے عرصے تک بیعت نہ کرنے کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے انہیں معذور سمجھے جانے کی جو تاویل و توجیہ بیان کی کہ 'تیمارداری کی وجہ سے معذور سمجھے گئے' لہٰذا بیعت کو شرط ایمان ٹھہرانے اور اس کے بغیر کسی بھی مسلم کو خارج از اسلام گردانے کے بعد یہ تاویل بھی لغو و لایعنی اور باطل ثابت ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ محض اتنی سی بات کی وجہ سے ایک جلیل القدر صحابی کا ''اسلام سے خارج رہنا'' کو برداشت کرلیں اور امر بالمعروف کا فریضہ ادا کرتے ہوئے انہیں شرائط ایمان کی تکمیل اور اسلام میں داخل ہونے کی نصیحت نہ کریں۔ بھلا ''تیمارداری'' بھی کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ شرط ایمان کی تکمیل اور اسلام سے خارج رہنے کے لیے عذر بن سکے؟!

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایں خیال است، محال است وجنوں

البتہ سیّدنا ابوبکر وعمر سمیت جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل سے واضح ہوتا ہے کہ خلیفہ کی بیعت نہ تو شرط ایمان ہے اور نہ اس کے بغیر کوئی فرد اسلام سے خارج قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ محض مسعود صاحب اور رجسٹرڈ جماعت کے توہمات و خیالاتِ فاسدہ اور جدید ترین اختراعات، من گھڑت اور خود ساختہ افکار ونظریات ہیں۔ اگر معاملہ ان کی باطل سوچ کے مطابق ہی ہوتا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک لحہ کی بھی تاخیر نہ کرتے۔ آخر اس میں وقت ہی کتنا لگتا تھا؟

تنبیہ: .....مسعود صاحب نے اپنی کتاب ''الجماعۃ'' ص ۲۴ پر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی فوری بیعت کا واقعہ نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ مذکورہ بالا بیعت علی الاعلان (اعلانیہ) بیعت تھی۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیحین کی روایات اور مسعود صاحب کا اصول

اس بیعت کی حقیقت سے قطع نظر اس موقع پر ہمیں صرف اتنا عرض کرنا مقصود ہے کہ بخاری و مسلم کی متفق علیہ روایت کے مقابلہ میں بیہقی وغیرہ کی روایت پیش کرنا ان کے اپنے ایک محبوب و پسندیدہ ترین اصول کے سخت خلاف ہے۔ جس کے ذریعے سے یہ اپنے خلاف صحیح حدیث کو رد کرتے رہے ہیں۔ چونکہ ان کا یہ اصول ہے کہ صحیحین کی روایت سے ٹکرانے والی روایت ''معلول'' اور ''ساقط الاعتبار'' ہوگی۔ ان کا یہ اصول ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے۔ ایک صحیح حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

(۱)..... ''اس کا متن صحیحین کی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے معلول اور ساقط الاعتبار ہے۔'' ❶

(۲)..... مزید لکھتے ہیں: ''صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں لفظ ''امام'' ہے اور ابوداؤد میں لفظ خلیفہ ہے تو بتایئے کہ رسول اللہ ﷺ نے کون سا لفظ اپنی زبان اقدس سے ادا فرمایا تھا۔ یقیناً وہی لفظ ادا فرمایا ہوگا جس لفظ پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم متفق ہیں۔'' ❷

(۳)..... نیز لکھتے ہیں: ''الغرض ابوداؤد کی حدیث صحیحین کی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے معلول ہے اور مختلف المتون ہونے کی وجہ سے مضطرب ہے۔'' ❸

(٤)..... نیز لکھتے ہیں: ''عبداللہ صاحب! اس حدیث میں ''ائمۃ'' کا لفظ ہے جس کے معنی آپ نے ''حاکم'' کئے ہیں۔ حالانکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کے بجائے قوم کا لفظ

---

❶ حدیث تلزم جماعت المسلمین و امام مہم پر اعتراض اور جواب ص۵، جماعت المسلمین کی دعوات، ص۴۷۶۔

❷ الجماعة القديمه، ص: ۱۹.

❸ جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات ص۱۵، الجماعة القديمه ص۱۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بتایئے کون سا لفظ صحیح ہے۔'' ❶

تنبیہ: مختلف المتون اور مضطرب ہونے کا اعتراض باطل ہے اور استاذی المحترم الشیخ عبداللہ دامانوی صاحب حفظہ اللہ نے موصوف کو اپنی کتاب. الجماعة الجديدة (طبع مع خلاصة الفرقة الجديده ص ۴۲) پر ان لغو ولایعنی باتوں کا ایسا علمی و مسکت جواب مرحمت فرمایا کہ پھر تادم مرگ مسعود صاحب پر سکوت طاری رہا اور اس کا جواب نہ بن پڑا۔

پھر ''ائمہ'' کا لفظ صرف سنن ابی داود ہی میں نہیں بلکہ (صحیح مسلم ۱۸۴۷، ترقیم دارالسلام. ۴۷۸۵) میں بھی ہے۔ تو کیا مسلم کی حدیث بھی ضعیف و معلول ٹھہرے گی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ابوداود کی حدیث کیونکر معلول ہوگئی؟

(۵) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں ''اعتراض حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو تمام محدثین نے بالاتفاق قبول کیا اور عمیر بن الاسود کی روایت کو امام بخاری کے سوا کسی محدث نے روایت نہیں کیا۔

جواب یہ کوئی اعتراض نہیں مزید برآں امام بخاری اکیلے ہی سب پر بھاری ہیں۔ صحیح بخاری کی احادیث پر ان کے ہمعصر محدثین نے اتفاق کیا ہے لہٰذا حدیث کو صحیح کہنے والے صرف امام بخاری نہیں ہیں بلکہ سب محدثین ہیں۔'' ❷

(٦) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: ''قرآن مجید کے بعد صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا جو درجہ ہے وہ کسی پر مخفی نہیں، جس تحقیق و تفتیش اور سخت شرائط کے ساتھ ان کتابوں کو مدون کیا گیا وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔ لیکن افسوس کہ تاریخ کے سلسلہ میں اکثر لوگوں نے ان کتابوں سے بے اعتنائی کا ثبوت دیا۔ تاریخ کے ان واقعات کو بھی تسلیم کرلیا جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے متصادم تھے۔'' ❸

---

❶ الجماعة القديمه، ص: ۱۹.

❷ اعتراضات اور ان کے جوابات ص ۲۹، ۳۰۔

❸ صحيح تاريخ الاسلام مقدمه، ص: ۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷)..... اسی طرح لکھتے ہیں: ''تاریخی روایات متعدد مقامات پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث سے ٹکراتی ہیں اور یہ چیز اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ تاریخ کی اکثر روایات ناقابل اعتبار ہیں۔'' ❶

صحیح البخاری و صحیح مسلم کی اہمیت و حیثیت مسلم، معروف اور معلوم ہے لیکن مسعود صاحب کا یہ اصول ایک مشہور بات "كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ" کے مصداق ہے۔ جب صحیح حدیث بظاہر قرآن مجید سے متعارض ہو تو ہم تطبیق دیتے ہیں پھر صحیح بخاری یا صحیح مسلم کی حدیث سے اگر کوئی روایت ٹکراتی محسوس ہو تو تطبیق کیوں نہ دی جائے؟

مختصر یہ کہ ٹکراؤ اور تصادم اور پھر اس بنا پر صحیح حدیث کو ساقط الاعتبار قرار دینے والا یہ مسعودی اصول سراسر باطل ہے۔ بہر حال مسعود صاحب کے مذکورہ بالا ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک جو بھی حدیث صحیحین کے خلاف ہو تو وہ معلول یعنی ضعیف اور ساقط الاعتبار ہوگی۔ اب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیعت نہ کرنے سے متعلق صحیحین کی روایت ملاحظہ ہو:

((فلما توفيت استنكر على وجوه الناس فالتمس مصالحة ابى بكر و مبايعته ولم يكن يبايع تلك الاشهر..... فلما صلى ابوبكر الظهر رقى على المنبر فتشهد و ذكر شأن على و تخلفه عن البيعة وعذره بالذى اعتذر اليه .)) ❷

''جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے چہروں پر خفگی کے آثار دیکھے تو آپ نے سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صلح اور بیعت کی کوشش کی ان مہینوں میں سیّدنا علی نے بیعت نہیں کی تھی..... جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو منبر پر تشریف لائے تشہد پڑھا، اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی کیفیت اور

---

❶ صحيح تاريخ الاسلام مقدمه، ص: ۷.

❷ صحيح بخارى: ٤٢٤٠، صحيح مسلم: ١٧٥٩، دارالسلام: ٤٥٨٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت سے پیچھے رہ جانے اور ان کی معذرت کو بیان فرمایا۔"

اب مسعود صاحب پر اپنے مذکورہ بالا اصول کے مطابق لازم تھا کہ وہ بیہقی وغیرہ کی روایات کو صحیحین کی صریح روایت کے مقابلہ میں رد کر دیتے، جیسا کہ وہ بعض مقام پر اپنے موقف کے خلاف واقع ہونے والی صحیح احادیث کو اپنے اس باطل و خود ساختہ اصول کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ یہاں بیہقی کی روایت ان کے حق میں جاتی ہے تو اس مقام پر ایسا نہیں کیا اور اپنے ہی تراشیدہ اصول کی مخالفت کر کے خود ہی اس کے بطلان کو طشت از بام کر دیا، حالانکہ وہ لکھتے ہیں:

"کسی اصول کو محض زبان سے تسلیم کرنا اور عملاً اس سے روگردانی کرنا حقیقت پسندی کے خلاف ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل کی گہرائیوں سے یہ اصول تسلیم نہیں۔" ❶

مسعود صاحب کے اس طرز عمل سے واضح ہوتا ہے کہ مسعود صاحب اور ان کی رجسٹرڈ جماعت نے بھی اپنے اصولوں کو دل کی گہرائیوں سے تسلیم نہیں کیا اور نہ ان لوگوں میں حقیقت پسندی کا کوئی عنصر ہے۔

خلاصہ یہ کہ مسعود صاحب کے اصول کے مطابق سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ تک اپنے خلیفہ، امیر، امام کی بیعت نہیں کی تو مسعود صاحب اور رجسٹرڈ جماعت کے اصول نیز اشتیاق صاحب کی گھڑی ہوئی روایت کے مطابق وہ چھ مہینوں تک "اسلام سے خارج" رہے!۔ (نعوذ بالله من هٰذا الكفر و الضلالة)

سیّدنا معاویہ اور ان کے ساتھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر:

اسی طرح ان کے زیر بحث اصولوں پر سیّدنا معاویہ اور ان کے تمام ساتھی بالخصوص جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا، رضی اللہ عنہم اجمعین بھی کافر ثابت ہوتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) چونکہ انہوں نے بھی خلیفہ وقت کی بیعت نہیں کی اور ان سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ چنانچہ مسعود

❶ دعوت حق ص ۴، جماعت المسلمین کی دعوات ص ۸۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب لکھتے ہیں ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے (لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو سزا دینے کے سلسلہ میں اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی، یہ اختلاف بھی درحقیقت اسی سازش کا کارنامہ تھا جو اسلامی حکومت کو تباہ کرنے کے لیے کی گئی تھی)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خلوص اور اختلاف سے کراہت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلیفہ ہونے کے بعد اپنے امراء اور قاضیوں کو ہدایت کی کہ جس طرح تم اب تک فیصلہ کرتے رہے ہو کرتے رہو کیونکہ میں اختلاف کو نا پسند کرتا ہوں (اختلاف ختم کرنا میری سب سے اہم ذمہ داری ہے اور میں اس کوشش میں لگا رہوں گا) یہاں تک کہ تمام لوگ ایک جماعت بن جائیں یا میں (اسی کوشش وجدوجہد میں) مر جاؤں جس طرح میرے ساتھی مر گئے۔'' ❶

اور پھر یہ تو معلوم ومشہور اور مسلمہ بات ہے باوجود طرفین کی کوششوں کے صلح نہ ہوسکی یہاں تک کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب زمام خلافت سیدنا ومحبوبنا حسن رضی اللہ عنہ نے سنبھالی پھر صلح ہوئی۔ مسعود صاحب لکھتے ہیں ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ خلیفہ ہونے کے کچھ عرصہ بعد وہ ایک بڑے لشکر کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف چلے، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے (جب اس لشکر کو دیکھا تو) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا'' میں ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ جب تک وہ اپنے حریفوں کو قتل نہ کرلیں پیٹھ نہ پھیریں گے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دو قریشی آدمیوں کو جن کا تعلق قبیلۂ بنوعبدشمس سے تھا اور جن کا نام عبدالرحمن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر تھا بلایا اور ان سے کہا تم جاکر حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے صلح کی بات چیت کرو اور انہیں صلح کی دعوت دو ان دونوں نے کہا ''معاویہ رضی اللہ عنہ تو آپ سے صلح چاہتے ہیں اور آپ سے اسی کی درخواست کرتے ہیں الغرض حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی اور اسی طرح حضرت حسن رضی اللہ عنہ

❶ تاریخ الاسلام والمسلمین، ص ۷۶۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی پوری ہوئی کہ ''اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمین کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے گا۔'' ❶

رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان نیز بقول مسعود صاحب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ میں اس کوشش میں لگا رہوں گا یہاں تک کہ لوگ ایک جماعت بن جائیں، واضح طور پر دلالت کرتا ہے کہ سیدنا علی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف تھا، اور وہ ایک جماعت کی شکل میں نہیں تھے بلکہ دو بڑی جماعتوں میں تقسیم تھے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی جنہیں شرف صحابیت بھی حاصل تھا جیسے سیدنا عمرو بن عاص و سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم جن میں سے بعض جمل و صفین میں شہید بھی ہو گئے تھے، تو یہ تمام کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے امیر خلیفہ راشد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بالشت برابر نہیں بلکہ پوری طرح سے علیحدہ تھے بلکہ ملک شام میں اپنی امارت قائم کر رکھی تھی، اسی طرح ان مقدس ہستیوں نے اپنے امیر کی بیعت بھی نہیں کی تو مسعود صاحب اور ان کے فرقۂ مسعودیہ کے متفقہ اصول کے مطابق اسلام کو چھوڑے ہوئے تھے اور اسلام سے خارج تھے۔ نعوذ باللہ اور جو اس دوران میں فوت ہوئے یا شہید ہوئے، نعوذ باللہ وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت مرے، چونکہ مسعود صاحب کا اٹل قانون ہے اور ''قانون قانون ہی رہے گا'' (استغفر اللہ)

☆ ☆ ☆

❶ تاريخ الاسلام و المسلمين ص ٧٧٨، ٧٧٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا عبداللہ بن زبیر اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر

سیّدنا عبداللہ بن زبیر اور ان کے ساتھی دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا معاملہ بھی اسی طرح ہے چونکہ انہوں نے بھی بیعت نہیں کی تھی، مسعود صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیعت سے انکار اور کعبہ کی تعمیر۔''

جب حضرت یزید رحمہ اللہ خلیفہ ہوئے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیعت نہیں کی۔ واقعہ حرہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ (ان حالات میں جبکہ حکومت ایک شخص کے ہاتھ میں نہیں رہی تھی حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے امت کی بہبودی کے خیال سے حکومت خود سنبھالنے کا ارادہ کرلیا، انہوں نے حضرت مروان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی اور اسی بنیاد پر) انہوں نے حضرت عبدالملک رحمہ اللہ کی بیعت بھی نہیں کی بلکہ اپنی (خلافت کا اعلان کردیا اور) بیعت لینی شروع کردی۔'' ❶

اس کے علاوہ مسعود صاحب لکھتے ہیں ''حضرت یزید رحمہ اللہ کے زمانہ کا دوسرا اہم واقعہ واقعہ حرہ ہے، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے خلیفہ ہونے کا اعلان کیا، اہل مدینہ میں سے (بعض لوگوں نے) حضرت یزید رحمہ اللہ کی بیعت توڑ دی (اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانا چاہا) ابن حنظلہ نے (حضرت یزید کے خلاف) بیعت لینی شروع کی۔'' ❷

نیز مسعود صاحب لکھتے ہیں: ''جب حرہ کا واقعہ رونما ہوا (جب حضرت یزید رحمہ اللہ کے خلاف بغاوت کا منصوبہ بنایا جارہا تھا) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن مطیع کے پاس گئے (تاکہ اسے بغاوت سے باز رکھیں)۔'' ❸

---

❶ تاريخ الاسلام و المسلمين، ص: ٧٩٨.

❷ تاريخ الاسلام و المسلمين، ص: ٧٩٠.

❸ تاريخ الاسلام و المسلمين ص ٩٥٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ابن حنظلہ، سیّدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں:

((له رؤية..... استشهد عبدالله يوم الحرة .)) ❶

''واقعہ حرہ میں شہید ہوئے۔''

اور سیّدنا عبداللہ بن مطیع بن الاسود بن حارثہ القرشی رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔

حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا:

((له رؤية و كان رأس قريش يوم الحرة، امره ابن الزبير على الكوفة .)) ❷

''یوم حرہ کو قریش کے سربراہ تھے، ابن الزبیر (رضی اللہ عنہ) نے انہیں کوفہ کا امیر بنایا تھا۔''

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن زبیر، سیّدنا عبداللہ بن حنظلہ، سیّدنا عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہم اور اہل مدینہ اپنے امیر سے بھی علیحدگی اختیار کر چکے تھے اور اس کی بیعت بھی نہیں کی تھی اور اسی حالت میں شہید ہوئے۔ مسعود صاحب کے ان دو باطل اصولوں کی روشنی میں یہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم (نعوذ باللہ) اسلام چھوڑ کر اسلام سے خارج ہو گئے اور جاہلیت یعنی کفر کی موت مرے۔ (نعوذ باللہ) مسعود صاحب اور ان کی پارٹی کے اصولوں اور تحریروں سے درج بالا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اپنے امیر سے، جماعت سے علیحدہ ہونا اور بیعت نہ کرنا ثابت ہوتا ہے، اور یہ تو مسعود صاحب واضح طور پر لکھ چکے ہیں کہ ''بیعت نہ کرنے کی وجہ سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جاہلیت کی موت کیوں نہ مرے؟ کیا ان کے لیے اللہ کا قانون بدل جائے گا؟'' ❸

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے ہاں بیعت نہ کرنے کی بنا پر درج بالا تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جاہلیت یعنی کفر کی موت مرے۔ (نعوذ باللہ)

---

❶ تقريب التهذيب : ٣٢٩٦.

❷ تقريب التهذيب : ٣٦٣٧.

❸ الجماعة، ص : ٢٠، ٢١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسعود صاحب، اشتیاق صاحب اور ان کی رجسٹرڈ پارٹی کی ان خرافات کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے بعض جلیل القدر صحابہ کا کچھ مدت کے لیے یا مستقل طور پر کافر ہونا لازم آتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

اب دیکھنا یہ ہے کہ صحیح اور درست موقف کیا ہے؟ کیا جاہلیت سے مراد کفر ہے؟

ہمارا موقف یہ ہے کہ ان احادیث میں ''جاہلیت'' سے مراد کفر نہیں بلکہ ''جاہلیت کے دور'' کا مطلب نبی مکرم ﷺ کی نبوت سے پہلے والا زمانہ مراد ہے، اور کئی احادیث میں اس لفظ کا استعمال محض اس دور کے لیے بکثرت ہوا ہے۔ مثلاً:

۱۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((كان عَاشُوراءُ يُوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .)) ❶

''عاشوراء ایسا دن تھا کہ قریش دور جاہلیت میں اس کا روزہ رکھا کرتے تھے۔''

۲۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا..... ایک بار وہ کوئی چیز لایا تو ابوبکر نے بھی اس میں سے کھایا، غلام نے ان سے کہا آپ کو معلوم ہے کہ یہ کہاں سے آیا؟ انہوں نے کہا: بتاؤ کہاں سے آیا؟ غلام نے کہا:

((كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .)) ❷

''کہ میں نے جاہلیت میں کسی انسان کے لیے کہانت کی تھی اس نے مجھے اس کے بدلے یہ دیا..... الخ۔''

۳۔ سیّدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((قلتُ: يَا رسولَ اللّٰهُ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ..... .)) ❸

''میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم جاہلیت اور شر میں تھے کہ ہمارے

---

❶ صحيح بخاري: ٣٨٣١.

❷ صحيح بخاري: ٣٨٤٢.

❸ بخاري: ٧٠٨٤، مسلم: ٧٠٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس (اللہ تعالیٰ) یہ بھلائی لایا۔"

ان روایات میں اسلام سے قبل زمانے کو "جاہلیت" کا نام دیا گیا ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے ان احادیث پر کتاب المناقب میں "باب ایام الجاهلية" کا باب قائم کیا۔ جاہلیت میں بہت سے عقائد ونظریات اور اعمال تھے جو سب کے سب کفر وشرک نہیں تھے، مثلاً اللہ تعالیٰ کو خالق، مالک، رازق، مدبر الامور ماننا جیسا کہ قرآن مجید میں کئی ایک مقام پر اس کا بیان موجود ہے۔ ❶

- چپ رہنے کا روزہ۔ ❷
- جنازہ کے لیے کھڑے ہونا۔ ❸
- قومیت کا تعصب۔ ❹

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے امور تھے، لیکن ان میں سے کوئی بات کفر وشرک نہیں، جہاں بہت سے امور شرکیہ، کفریہ تھے، وہاں ایمان خالص اور شرک وکفر سے بے زار لوگوں کا بھی وجود تھا، اہل ایمان بھی موجود تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝﴾ [القصص: ٥٢ تا ٥٤]

"جن کو ہم نے کتاب دی ہے اس (کتاب) سے پہلے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں، اور جب ان پر (اس کتاب کی) تلاوت کی جائے تو کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں ہم اس سے پہلے بھی مسلم تھے۔ انہیں دہرا اجر دیا جائے گا اس لیے کہ یہ اس بات پر قائم رہے اور یہ لوگ برائی کو بھلائی کے ساتھ دور

---

❶ مثلاً دیکھیے: سورة العنكبوت: ٦١، ٦٣۔ الزخرف: ٨٧.

❷ بخاری: ٣٨٣٤. ❸ بخاری: ٣٨٣٧. ❹ بخاری: ٣٥١٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور ہم نے انہیں جو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

ان آیات مبارکہ میں اہل کتاب کے اس گروہ کا ذکر ہے جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کے بعد اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و نزول قرآن سے پہلے ''دور جاہلیت'' میں ایمان اور حق پر قائم رہے۔ مسعود صاحب ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''قرآن مجید کے نزول کے بعد اہل کتاب دو گروہوں میں منقسم ہو گئے۔''

۱۔ ایک تو وہ جو قرآن مجید کو پہچان گئے پھر بھی ایمان نہیں لائے۔

۲۔ دوسرے وہ جو قرآن مجید کو پہچان گئے اور اس پر فوراً ایمان لے آئے۔

آیت زیر تفسیر میں ﴿إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ﴾ دوسرے گروہ کے لوگوں کا قول ہے۔ یہ قرآن مجید پر اس کے نازل ہونے سے پہلے بھی ایمان رکھتے تھے اور نازل ہونے کے بعد بھی اس پر ایمان لے آئے۔ یہ لوگ سنجیدہ اور انصاف پسند تھے ﴿أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ﴾ ان کو دگنا اجر دیا جائے گا۔ (اس لیے کہ ان میں مندرجہ ذیل صفات پائی جاتی ہیں۔)

(۱) ﴿بِمَا صَبَرُوا﴾ یہ لوگ اپنی کتاب کے مطابق احکام الٰہی پر جمے رہے اور پھر قرآن مجید کے مطابق احکام الٰہی پر جم گئے۔ نہ احکام الٰہی سے نزول قرآن مجید سے پہلے روگردانی کی اور نہ نزول قرآن مجید کے بعد روگردانی کی۔ ❶

قرآن مجید کی آیات سے اور پھر مسعود صاحب کی تفسیر سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ''زمانۂ جاہلیت'' میں جہاں کفر و شرک کا دور دورا تھا، وہاں ایمان اور اہل ایمان کا وجود بھی باقی تھا جو شرک و کفر اور ہر قسم کی بے ہودگی سے بچتے ہوئے احکام الٰہی پر قائم رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَهُ أَجْرَانِ.)) ❷

---

❶ تفسیر فراہی عربی، ج: ۷، ص: ۶۲۴ ❷ صحیح بخاری: ۳۰۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تین قسم کے لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا..... (ان میں سے ایک) مومن اہل کتاب ہے جو پہلے بھی مومن تھا پھر نبی ﷺ پر بھی ایمان لایا تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔''

اس حدیث سے بھی ''دور جاہلیت'' میں ایمان اور مومنین کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔

اسی طرح سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

((ان النبی ﷺ لقی زید بن عمرو بن نفیل بأسفل بلدح قبل ان ینزل علی النبی ﷺ الوحی فقدمت الی النبی ﷺ سفرة فابی ان یاکل منها، ثم قال زید: انی لست آکل مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰی اَنْصَابِکُمْ وَلَا آکِلُ اِلَّا مَاذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ.)) ❶

مسعود صاحب یہ واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایک مرتبہ بلدح کے نشیب میں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات زید بن عمرو بن نفیل سے ہوئی۔ آپ ﷺ کے سامنے ایک دستر خوان رکھا گیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھانے سے انکار کر دیا۔ پھر وہ دستر خوان زید کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں بھی تمہارے آستانوں پر ذبح کیے ہوئے جانور نہیں کھاتا۔ میں تو اس جانور کا گوشت کھاتا ہوں جو صرف اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔'' ❷

انہی سے ایک روایت اس طرح ہے کہ:

((أن زید بن عمرو بن نفیل خرج الی الشام یَسْأَلُ عَنِ الدِّیْنِ وَیَتَّبِعُهُ..... قال: ماأعلمه الا ان یکون حنیفاً قال: وما الحنیف؟ قال: دین ابراهیم، لم یکن یهودیاً ولا نصرانیاً ولا یعبد الا الله فلما رأی زیدٌ قولهم فی ابراهیم علیہ السلام خرج فلما برز رفع

---

❶ صحیح بخاری: ۳۸۲۶۔

❷ صحیح تاریخ الاسلام، ص: ۵۰۶۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بديه فقال اللهم انى اشهدك انى على دين ابراهيم .)) ❶

مسعود صاحب اس واقعہ کو کچھ اس طرح نقل کرتے ہیں: ''زید بن عمرو بن نفیل وہ دین حق کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے کہنے لگے مجھے اپنے دین کے متعلق کچھ بتاؤ شاید میں تمہارا دین قبول کرلوں۔ عیسائی عالم نے کہا تم حنیف ہو جاؤ۔ زید نے پوچھا حنیف کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا ابراہیم علیہ السلام کا دین جو نہ یہودی تھے نہ عیسائی اور نہ وہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت کرتے تھے۔ جب زید نے ابراہیم علیہ السلام کے دین کے متعلق ان عالموں کی گفتگو سنی تو وہاں سے باہر چلے آئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا ''اے اللہ میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں دین ابراہیم علیہ السلام پر ہوں۔'' ❷

اب دیکھئے' زید بن عمرو نزول قرآن سے پہلے ایام جاہلیت میں تھے لیکن شرک و کفر اور گمراہی سے بے زار تھے اور خالص موحد تھے۔ ابراہیمؑ کے دین پر تھے صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور یہ جاہلیت ہی میں فوت ہو چکے تھے۔ ان کی موت دور جاہلیت میں ہی ہوئی لیکن کفر وشرک پر نہیں بلکہ دین حنیف پر ہوئی۔ ❸

اسی طرح بیعت و افتراق والی احادیث میں جاہلیت کی موت سے مراد کفر کی موت نہیں' بلکہ زمانۂ جاہلیت کی موت کفر پر بھی ہوسکتی ہے اور ایمان پر بھی، جو شخص دین اسلام پر قائم رہے کفر وشرک سے بچا رہے، اس کی موت اسلام پر ہی ہوگی۔ جاہلیت کی ایک خصلت انتشار واختلاف بھی تھا لوگ مختلف قبائل واقوام میں منقسم ومنتشر تھے کسی نظم وضبط کے پابند نہ تھے، اسلام نے اتحاد و اتفاق کو قائم کیا۔ قیام خلافت کے بعد کہ جب امت کا ایک معتد بہ گروہ خلیفہ پر مجتمع ہو، اجتماعیت قائم ہو پھر کوئی شخص اس اجتماعیت سے دور رہے تو اس کی موت جاہلیت کی ایک خصلت یعنی انتشار واختلاف پر ہوگی نہ کہ کفر وشرک پر۔

---

❶ صحیح بخاری: ۳۸۲۷.

❷ صحیح تاریخ الاسلام، ص: ۹۰۔

❸ دیکھئے: صحیح تاریخ الاسلام، ص: ۶۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں

((والمراد بالميتة الجاهلية وهي بكسر الميم حاله الموت كموت اهل الجاهلية على ضلال وليس له امام مطاع، لأنهم كانو الا يعرفون ذلك، وليس المراد انه يموت كافراً بل يموت عاصياً ويحتمل ان يكون التشبيه على ظاهره و معناه انه يموت مثل موت الجاهلي وان لم يكن هو جاهلياً وان ذلك ورد مورد الزجر و التنفير و ظاهره غير مراد)) ❶

''لفظ میتہ میم کے کسرہ کے ساتھ ہے اور جاہلیت کی موت سے مراد، اہل جاہلیت کے لوگوں جیسی حالت موت، بے راہ روی پر کہ اس کا کوئی فرمانروا امام نہ ہو۔ چونکہ وہ لوگ اسے نہیں جانتے تھے (کہ ایک حکمران کے منظم نظام کے تحت رہنا ہے) اور ان الفاظ سے مراد یہ نہیں کہ وہ کافر ہو کر مرے گا بلکہ وہ گناہگار ہو کر مرے گا، اور یہ جاہلیت کے فرد کی طرح مرے گا اگرچہ وہ خود دور جاہلیت کا فرد نہ بھی ہو۔ یا یہ حدیث زجر و توبیخ کے لیے وارد ہوئی ہے اور اس کا ظاہر مراد نہیں ہے۔'' ❶

اس بات کو صرف حافظ ابن حجر کا قول کہہ کر رد نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ کسی منظم ریاست و حکمران کے ماتحت نہیں تھے اور مختلف قوم قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے اور قرآن و سنت کے محکم دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمام اہل جاہلیت شرک و کفر میں مبتلا نہ تھے بلکہ بہت سے لوگ کفر و شرک سے بیزار بھی تھے، اللہ عزوجل کی خالص عبادت کرنے والے بھی تھے جیسا کہ ہم گزشتہ صفحات میں بیان کر چکے ہیں۔ اب بغیر کسی دلیل و برہان کے یہ کہنا کہ یہ لوگ محض دور جاہلیت میں مرنے کی وجہ سے کفر و شرک پر مرے صرف ظلم ہی نہیں بلکہ ادعاء علم غیب ہے جس کا بطلان ظاہر و باہر ہے۔

---

❶ فتح الباری: ۱۳/ ۱۰، تحت رقم الحدیث ۷۰۵٤ مطبوعہ دار السلام ریاض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث بیعت اور اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماعی طرز عمل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ سلطان یعنی اقتدار و حکومت سے علیحدگی اختیار کر لینے سے یا خلیفہ کی بیعت نہ کرنے سے کوئی شخص دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا بلکہ وہ مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔

❀..... مسعود صاحب لکھتے ہیں:

''طریقہ وہی صحیح ہے جو سلف صالحین کا تھا، اس میں نت نئے نظریات کی آمیزش سخت معیوب ہے۔'' ❶

❀..... ہمارے نسخہ میں ''مسلک وہی صحیح ہے.....'' لکھا ہوا ہے۔ ❷

جب سلف صالحین کا طریقہ ہی صحیح ہے تو آیئے! دیکھتے ہیں سلف صالحین بالخصوص اکابر واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا موقف و منہج کیا تھا؟ ویسے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا.)) ❸

''تمہاری اس امت کی عافیت اس کے اول حصے میں رکھی گئی ہے اور اس کے آخر حصے میں ایسی مصیبتیں اور ایسے معاملات ہوں گے جنہیں تم نہیں پہچانو گے۔''

☆.....☆.....☆

---

❶ تلاش حق، ص: ۴۷۔

❷ دیکھئے: تلاش حق، ص: ۴۷۔

❸ صحيح مسلم : ٤٧٧٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور احادیث افتراق و بیعت

پہلے خلیفہ راشد سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا معاملہ دیکھ لیجیے، عرصہ چھ ماہ تک (مسعود صاحب کے اصول کے مطابق) سیّدنا علی رضی اللہ نے بیعت نہیں کی تھی، لیکن آپ نے انھیں اسلام سے خارج نہیں سمجھا، اور نہ آپ کی بیعت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک صحابی نے ایسا سمجھا۔ اگر بیعت شرط ایمان یا قبولیت اسلام کے لیے لازمی عمل ہوتا تو سیّدنا ابوبکر اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کبھی خاموش نہ رہتے، ضرور بالضرور ''امر بالمعروف و نہی عن المنکر'' کا فریضہ ادا کرتے دیکھیے مانعین زکوۃ سے کس طرح انہوں نے قتال کیا؟ مسعود صاحب یہ واقعہ نقل ہوئے لکھتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوتے ہی عرب کے بعض لوگوں نے کفر اختیار کرلیا (زکوۃ دینے سے انکار کردیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''آپ ان لوگوں سے کیسے لڑ سکتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اللہ کی قسم میں ضرور اس سے لڑوں گا جو نماز اور زکوۃ میں تفریق کرے گا۔ اللہ کی قسم اگر ایک بھیڑ کا بچہ بھی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دیں گے تو میں ضرور ان سے اس بچہ کو روک لینے پر جنگ کروں گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''اللہ کی قسم، اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو کھول دیا تھا، بعد میں میں سمجھ گیا کہ یہ حق ہے۔'' (جنگ کرنا ضروری ہے)۔'' [1]

لیکن بیعت نہ کرنے کے سلسلے میں آپ نے ایسا نہیں کیا۔

☆ ☆ ☆

[1] تاریخ الاسلام، ص ۶۸۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور احادیث افتراق و بیعت

اسی طرح تیسرے خلیفہ راشد سیدنا عثمان نے بھی "من فارق الجماعة" اور بیعت والی احادیث کا یہ مفہوم نہیں لیا کہ یہ شرائط ایمان میں سے ہے۔ چنانچہ عبید اللہ بن عدی بن خیار رحمہ اللہ نے فرمایا:

((أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللّٰه عنه وهو مَحصُورٌ فقال: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَاتَرٰى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ، فقال: الصلاةُ أَحسنُ ما يَعْمَلُ النَّاسُ فاذا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاءُ وْافَا جْتَنِبْ إِسَاءَ تَهُمْ.)) ❶

''وہ سیّدنا عثمان کے پاس گئے جبکہ وہ (باغیوں کی بغاوت وخروج کے سبب اپنے گھر میں) محصور تھے انہوں نے کہا: آپ خلیفہ وقت ہیں اور آپ پر جو مصائب آئے ہیں وہ ہم دیکھ رہے ہیں اور ہمیں تو نماز بھی باغی امام پڑھاتا ہے ہم اس میں حرج محسوس کرتے ہیں، تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ جتنے اعمال کرتے ہیں نماز ان میں بہترین عمل ہے، جب لوگ نیکی کریں تو تم بھی ان کے ساتھ نیکی کرو اور جب وہ برے کام کریں تو ان کی برائیوں سے دور رہو یا بچتے رہو۔''

دیکھئے اس سلسلے میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا طرز عمل کیا تھا؟ جن لوگوں نے آپ کی خلافت سے اختلاف کیا، آپ کے خلاف بغاوت کی، آپ کو اپنے گھر میں محصور کر دیا اور یہ امیر سے کوئی بالشت برابر علیحدگی نہیں، معمولی اختلاف و افتراق نہیں بلکہ کھلی بغاوت وخروج تھا لیکن

❶ صحیح بخاری: ٦٩٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے باوجود سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مامورین کو باغیوں کے پیچھے نماز پڑھتے رہنے کی تاکید کی۔ مسلمین کی اجتماعیت یا خلیفہ سے افتراق و علیحدگی اگر ارتداد اور کفر و شرک ہوتا یا اسلام سے خروج ہوتا اور بیعت شرط ایمان ہوتی تو کیا کوئی مسلم اس بات کا تصور بھی کر سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی شرائط ایمان و ارکان اسلام سے بھی بے خبر ہوں اور ایک کفر و شرک کے مرتکب، اسلام سے خارج مرتد کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہنے کی اجازت دے دیں۔! اور اس بات کا تصور بھی محال ہے کہ خلیفہ راشد جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل صحبت کا شرف بھی حاصل ہو اور وہ خلافت و امارت کے بنیادی بلکہ ان مسائل سے بھی ناواقف و بے خبر ہوں جن کا تعلق (رجسٹرڈ جماعت کے اصول کے مطابق) شرائط ایمان سے ہو! اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک جم غفیر موجود ہو مگر کوئی ایک بھی اس سلسلے میں اصلاح و رہنمائی کا فریضہ ادا نہ کرے! آخر معاملہ کی اصل نوعیت کیا ہے؟

☆ ....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قول عثمان رضی اللہ عنہ اور مسعود صاحب کی وضاحت

اس کی حقیقت اور وضاحت خود مسعود صاحب کے قلم سے ملاحظہ کیجیے، لکھتے ہیں:

''صحیح بخاری کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ حدیث نہیں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے امام فتنہ کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی۔ یہاں ایک بات یہ دیکھنی ہے کہ امام فتنہ کا اختلاف کیا تھا۔ کوئی مذہبی اختلاف نہیں تھا۔ اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سیاسی احکام میں اختلاف تھا۔'' ❶

مسعود صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا فتنہ انتظامی نوعیت کا تھا۔ دینی نوعیت کا نہیں تھا یہی وجہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس فتنہ کو کچلنے کی طرف توجہ نہیں دی ورنہ ہر خلیفہ کا فرض ہے کہ وہ دین کی حفاظت کرے اور دین کے خلاف جتنے بھی فتنے اٹھیں ان کا قلع قمع کرے۔'' ❷

ایک اور مقام پر مسعود صاحب نے لکھا: ''۳۰: صلاح الدین صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت نہیں کی، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے نہیں کی اور نوبت جدال وقتال تک پہنچی.....'' اس کے بارے میں مسعود احمد نے کہا: ''صلاح الدین صاحب اس کا ثبوت دیجئے۔''

---

❶ تلاش حق، ص: ۱۰۸، اشاعت نمبر ۱۱، ۲۰۰۴ء۔

❷ اعتراضات اور ان کے جوابات قسط نمبر ۱ ص ۵، جماعت المسلمین کی دعوات اور تحریک.....ص ۴۸۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد میں صلاح الدین کی دوسری عبارت نقل کر کے مسعود احمد بی ایس سی نے کہا:

''المسلم صحابہ کا محولہ بالا اختلاف اور حمایت یا مخالفت تنظیمی امور میں تھی اگر دینی امور میں بھی تھی تو عارضی۔ نہ انہوں نے اختلاف کو ہوا دی اور نہ کوئی فرقہ بنایا۔'' ❶

یہ ہے اصل حقیقت! مسعود صاحب کی ان تحریروں سے واضح ہوتا ہے کہ امیر سے علیحدہ ہونا، بیعت نہ کرنا وغیرہ کا تعلق انتظامی نوعیت سے ہے دینی نوعیت سے نہیں۔ جب یہ معاملہ انتظامی نوعیت کا ہے تو اسے شرائط ایمان کا مسئلہ قرار دینا بدترین جہالت و تناقض نہیں تو اور کیا ہے؟

☆.....☆.....☆

❶ الجماعة: ٤٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور حدیث بیعت و افتراق

گزشتہ صفحات میں باحوالہ یہ بات ہو چکی ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سیّدنا معاویہ اور دیگر صحابہ کا قصاص کے معاملہ میں ان سے اختلاف ہو گیا اور سیّدنا معاویہ اور ان کے ساتھی جن میں صحابہ بھی تھے انہوں نے سیّدنا علی کی بیعت بھی نہیں کی۔ لیکن سیّدنا علی سمیت کسی بھی صحابی نے انہیں اسلام سے خارج اور کافر نہیں سمجھا، اس سے واضح ہوتا ہے کہ سیّدنا علی بھی بیعت کو "انتظامی نوعیت" کا مسئلہ سمجھتے تھے شرائط ایمان کا نہیں۔

اس بحث سے چاروں خلفائے راشدین کا نظریہ اور طرز عمل واضح ہو جاتا ہے، مسعود صاحب لکھتے ہیں:

> "خلفیۂ راشد تو وہی ہو سکتا ہے جو قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ پر چلتا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خلفاء راشدین کا عمل گویا سنت نبوی ﷺ کا بہترین ثبوت ہوگا اور جس طریقہ پر وہ چلتے رہے ہوں گے وہ طریقہ یقیناً سنت نبوی ﷺ سے ماخوذ ہوگا گویا خلفاء راشدین کی سنت سے سنت رسول ﷺ معلوم ہو سکتی ہے۔ خلفاء راشدین بالا تفاق کسی ایسے طریقہ پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے جس کا نمونہ سنت رسول ﷺ میں نہ ہو۔" [1]

اس تحریر کے مطابق خلفائے راشدین کا طریقہ تو یقیناً سنت کے مطابق ہے لیکن رجسٹرڈ جماعت کا طریقہ و طرز عمل یقیناً سنت رسول ﷺ کے برعکس اور باطل ہے۔

☆.....☆.....☆

[1] اعتراضات اور ان کے جوابات ص ۳۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور احادیث بیعت

سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب اپنی خلافت قائم کی تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کی بیعت نہیں کی، جیسا کہ مسعود صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے تخلف: ایک دن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ میں بیعت کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیعت کرنے پر راضی نہ ہوئے)..... الخ'' ❶

لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ سیّدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ یا ان کے کسی ساتھی صحابی نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو اسلام سے خارج، کافر یا مرتد سمجھا ہو۔ یہ محض رجسٹرڈ تکفیری پارٹی کا غلو وتعصب ہی ہے۔

☆.....☆.....☆

❶ تاریخ الاسلام، ص: ۸۰۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور احادیث بیعت و افتراق

جب یزید کی باقیات سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئیں اور یزیدیوں نے حجاز مقدس پر بھی کنٹرول حاصل کرلیا، سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور اس بات کو خود مسعود صاحب لکھ چکے ہیں کہ انہوں نے یزید، مروان اور عبدالملک بن مروان کی بیعت نہیں کی تھی، لیکن صحابہ کرام میں سے کسی نے ان کی تکفیر نہیں کی، بلکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جو کہ خود یزید کی بیعت کیے ہوئے تھے۔ ❶

اس کے باوجود ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے متعلق ان کے کیا خیالات تھے؟ ملاحظہ کیجیے، مسعود صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہو چکا تھا، وہ مقابلہ کرتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ ان کی لاش مدینہ کی ایک گھاٹی میں درخت پر لٹکا دی گئی۔..... ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ادھر سے گزرے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی لاش کو دیکھ کر وہاں کھڑے ہو گئے اور کہا ''اے ابو خبیب رضی اللہ عنہ السلام علیک، اے ابو خبیب رضی اللہ عنہ السلام علیک، اے ابو خبیب رضی اللہ عنہ السلام علیک۔..... اللہ کی قسم میں نے تو پہلے ہی تمہیں اس کام سے منع کیا تھا، اللہ کی قسم میں نے تو پہلے ہی تمہیں اس کام سے منع کیا تھا، اللہ کی قسم میں نے تو پہلے ہی تمہیں اس کام سے منع کیا تھا، اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ تم بہت روزہ دار، شب بیدار اور صلہ رحمی کرنے والے تھے، اللہ کی قسم وہ امت کتنی اچھی ہے جس کا بُرا (بزعم دشمن) تم جیسا ہو۔'' ❷

---

❶ بخاری: ۷۱۱۱.

❷ تاریخ الاسلام، ص: ۸۰۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے عبداللہ بن عمر انہیں دعائیں دیتے رہے، ان کی نیکیوں کا تذکرہ کرتے رہے ان کی تعریفیں کرتے رہے، اگر ''جاہلیت'' سے مراد کفر ہی ہوتا اور ان کی موت کفر پر ہوتی (نعوذ باللہ) تو کیا اس صورت میں وہ ان کی نیکی اور تقویٰ کا ذکر کرتے ان کے لیے دعائیں مانگتے؟ یقیناً نہیں کیونکہ کفر وشرک کی موجودگی میں نیکی وتقویٰ کس کام کا!

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم حدیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع

یہ ہے صحابہ کرام کا اجماعی طرز عمل کہ وہ خلیفہ وقت کی بیعت نہ کرنے والوں کو بھی دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر نہیں سمجھتے تھے۔ دوسری طرف مسعود صاحب اور ان کا رجسٹرڈ فرقہ ہے کہ جو شخص ان کی رجسٹرڈ پارٹی میں شامل نہ ہو، ان کے محکوم و مامور بے اختیار امیر صاحب کی بیعت نہ کرے، خواہ وہ عقیدتاً و عملاً متقی پرہیز گار ہی کیوں نہ ہو، یہ اسے ''غیر مسلم'' دائرہ اسلام سے خارج اور کافر سمجھتے ہیں، اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسعود صاحب اور ان کے قائم کردہ فرقے کا رویہ اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کے برخلاف و برعکس ہے۔

مسعود صاحب اور ان کی جماعت کا سبیل المؤمنین سے انحراف:

مسعود صاحب ایک مقام پر لکھتے ہیں: ''روایات بالا سے ثابت ہوا کہ چاروں رکعتوں میں قراءت کرنے پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔ نہ صرف امام کے لیے بلکہ مقتدی کے لیے بھی۔ کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ اجماع آپ کے نزدیک حجت ہے۔ اگر نہیں تو پھر یہ سبیل المؤمنین نہیں ہے جس پر آپ چل رہے ہیں۔ سورۂ نساء کے الفاظ ﴿وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (آیت نمبر ۱۱۵) پر غور کیجیے۔'' [1]

مسئلہ قراءت خلف الامام پر تو ''اجماع'' کا دعویٰ محل نظر ہے لیکن مسعود صاحب کی جماعت کے سارے افراد مسئلہ بیعت میں کسی ایک بھی صحابی سے یہ بات پیش نہیں کر سکتے کہ انہوں نے بیعت نہ کرنے والوں پر کفر یا اسلام سے خارج ہو جانے کا فتویٰ لگایا ہو، نہ بسند صحیح وحسن اور نہ بسند ضعیف، حالانکہ ضعیف تو مردود روایت ہوتی ہے۔ گویا اس پر صحابہ کا اجماع یقینی و متفق علیہ ہے۔ تو مسعود صاحب کی درج بالا تحریر کے مطابق وہ خود اور ان کی پوری پارٹی

---

[1] التحقيق في جواب التقليد، ص: ۸۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقیناً "سبیل المؤمنین" سے منحرف ہے۔

اور سبیل المؤمنین سے انحراف کوئی معمولی جرم نہیں، مسعود صاب کی محولہ آیت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾

[النساء: ۱۱۵]

''اور جو شخص مخالفت کرے رسول کی بعد اس کے کہ اس کے لیے ہدایت واضح ہوگئی اور وہ مومنین کے راستے کے علاوہ کسی اور راستہ کی پیروی کرے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے اور (پھر) ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔''

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ رجسٹرڈ جماعت کے ساتھیوں کو ''سبیل المؤمنین'' دل کی گہرائیوں سے قبول کرنے اور اس پر گامزن رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماعی طرز عمل ہمارے لیے ہدایت جاننے کا ایک روشن ذریعہ ہے۔

مسعود صاحب بہت سے دلائل نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں

'' کہ جن لوگوں کے ایسے فضائل ہوں ان سے کیسے امید کی جاسکتی ہے کہ سیاست کے میدان میں للّٰہیت کو چھوڑ کر دنیا دار اور مکار بن جائیں گے۔ غیر اسلامی سیاست کو منظور کرلیں گے اور محض دنیوی مفاد کی خاطر یا بزدلی سے کلمہ حق کہنے سے گریز کریں گے اور کسی غیر شرعی حاکم اور اس کے غیر شرعی احکام پر خاموش تماشائی بن جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ جماعت جس میں خلوص اور للّٰہیت کی فراوانی ہو، وہ لوگ جو ہر وقت رضائے الٰہی کے طالب رہتے ہوں، جنہوں نے اپنے خون سے اسلام کی آبیاری کی ہو وہ کس طرح اپنی آنکھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اسلام کی پامالی دیکھ کر خاموش رہ سکتے ہیں۔" ❶

جب معاملہ یہ ہے اور یقیناً یہی ہے کہ ہر صاحب ایمان رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے متعلق ایسا ہی اعتقاد رکھے گا۔ اب رجسٹرڈ جماعت کے افراد بتائیں کہ اگر بیعت واقعی شرط ایمان ہوتی، بیعت نہ کرنے سے بندہ اسلام سے خارج ہو جاتا تو صحابہ کرام نے ایمانیات کے اس مسئلہ پر وہ بات کیوں بیان نہیں کی جسے آپ لوگ حق سمجھتے ہیں؟

اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسے ایمانیات کا مسئلہ سمجھتے نہیں تھے اور اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔ اجماع صحابہ سے متعلق مسعود صاحب لکھتے ہیں:

"کسی دینی فعل پر اجماع صحابہ بھی حجت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ صحابہ کے فعل کا سرچشمہ ایک ہے اور وہ سرچشمہ سنت ہو سکتی ہے۔" ❷

اسی طرح وہ لکھتے ہیں:

"اجماع صحابہ حکماً حدیث ہی کی ایک قسم ہے۔ قرآن مجید یا حدیث کا انکار کرنے والا، ان کی حجت شرعیہ اور مأخذ قانون نہ ماننے والا کافر ہے۔" ❸

اس کے باوجود بھی اگر رجسٹرڈ جماعت کے افراد بیعت و افتراق سے متعلق احادیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل سے واضح ہونے والے ان کے اجماعی مفہوم کو تسلیم نہیں کرتے تو اپنے ہی مذکورہ بالا فتویٰ کفر کی زد میں ہوں گے اور یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ ان کے ہاں اصول محض وضع کیے جاتے ہیں ان پر عمل نہیں کیا جاتا۔

☆.....☆.....☆

---

❶ تاریخ الاسلام، ص: ۶۴۷۔

❷ وقار علی صاحب کا خروج ص ۹ جدید طبع ص ۷، جماعت المسلمین کی دعوات، ص: ۳۳۵۔

❸ ہمارے عقائد ص ۴، جماعت المسلمین کی دعوات، ص: ۳۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسعود صاحب کے چند تناقضات

اب مسئلہ زیر بحث سے متعلق مسعود صاحب کے چند تناقضات بھی ملاحظہ کرتے جائیں

پہلا تناقض: ایک طرف تو مسعود صاحب امیر کی بیعت کو شرط ایمان بتلاتے ہیں دوسری طرف یہ بھی لکھتے ہیں۔ ''۵۷ صلاح الدین صاحب لکھتے ہیں: ۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید سے بیعت نہیں کی، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی۔ صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد نے دور فتن میں کسی سے بیعت نہیں کی۔'' ❶

المسلم: صلاح الدین صاحب نے خود ہی ''دور فتن'' کہہ کر بیعت کرنے کے عذر کو بیان کر دیا۔ اب ہم کیا لکھیں '' ❷

اس مقام پر مسعود صاحب نے ''دور فتن'' کو بیعت نہ کرنے کے لیے ''عذر'' تسلیم کر لیا۔ اگر بیعت واقعی شرط ایمان ہوتی تو محض ''دور فتن'' اس کے لیے عذر نہ بن سکتا۔

کیا رجسٹرڈ جماعت کے افراد کوئی اور ایسی بات پیش کر سکے ہیں کہ جو ''شرط ایمان'' ہو لیکن دور فتن میں اس پر عمل نہ کرنا عذر بن سکتا ہو؟ اور ''دور فتن'' میں اس پر عمل نہ کرنے کی گنجائش ہو؟ فتنوں کے دور میں تو ایمان کی حفاظت کی بہت زیادہ تاکید ملتی ہے لہٰذا ایسے دور میں ''شرط ایمان'' پر عمل کیوں ضروری نہیں؟

دوسرا تناقض: مسعود صاحب کا دوسرا تناقض یہ ہے کہ جناب نے اس

---

❶ حوالہ مذکورہ ص ۱۷، کالم نمبر ۳۔

❷ الجماعۃ، ص: ۵۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقام پر صلاح الدین صاحب کو جواب دیتے ہوئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور کو ''دور فتن'' قرار دے دیا چونکہ سیدنا معاویہ، مغیرہ بن شعبہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی کی بیعت نہیں کی تھی۔ جبکہ مسعود صاحب لکھتے ہیں ''ہم تو نہیں سمجھتے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ شر کا زمانہ تھا۔ ہم تو اسے خیر کا زمانہ سمجھتے ہیں۔'' ❶

قارئین کرام! مسعود صاحب کے نزدیک سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دور تو شر کا زمانہ نہیں کیونکہ وہ خلیفہ تھے جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور کو ''دور فتن'' یعنی ''شر کا زمانہ'' قرار دے رہے ہیں کیا وہ خلیفہ نہ تھے؟

تیسرا تناقض: مسعود صاحب نے خیر القرون میں خلافت راشدہ کے زمانہ کو ''دور فتن'' کہہ کر بیعت نہ کرنے کے لیے ''عذر'' تسلیم کرلیا۔ لیکن آج کے حقیقی اور واقعی ''دور فتن'' اور شر کے زمانے کو بیعت نہ کرنے کے لیے عذر تسلیم نہیں کیا۔ آج جو ان کے امیر کی بیعت نہیں کرتا یہ اسے اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ''دور فتن'' جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیعت نہ کرنے کے لیے عذر ہوسکتا ہے تو آج کا بدترین پرفتن دور بیعت نہ کرنے کے لیے عذر کیوں نہیں بن سکتا؟ جبکہ مسعود صاحب یہ بھی لکھتے ہیں

''رسول اللہ ﷺ نے "تلزم جماعت المسلمین وامامھم" کے زمانہ کو شر کا زمانہ کہا ہے۔'' ❷

جس سے واضح ہوتا ہے کہ موصوف اپنے دور کو شر کا زمانہ ہی سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ان کے دور امارت میں شائع کردہ ایک کتابچہ میں واضح طور پر لکھا ہے ''اب یہ جو ہمارا دور ہے، شر و فتن کا دور، تباہی و بربادی کا دور کیا اس دور کے بارے میں بھی کتاب وسنت سے کوئی لائحہ عمل، کوئی مشورہ، کوئی رہنمائی یا کوئی حکم ملتا ہے؟'' ❸

---

❶ اعتراضات اور ان کے جوابات قسط نمبر ۵، جماعت المسلمین کی دعوات اور تحریک ص ۴۷۹-۴۸۰۔

❷ اعتراضات اور ان کے جوابات، قسط نمبر ۵، جماعت المسلمین کی دعوات اور تحریک ص ۴۸۰۔

❸ دعوت حق، ص ۲۳، اشاعت دوم، سال طباعت ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۶ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔ اس وضاحت کے باوجود مسعود صاحب اور ان کی رجسٹرڈ جماعت والوں کا ان کی بیعت نہ کرنے کی بنا پر موجودہ دور کے جمیع اہل اسلام کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھنا کھلا تناقض نہیں تو اور کیا ہے؟

چوتھا تناقض: اس سلسلے میں مسعود صاحب کا چوتھا تناقض یہ ہے کہ بیعت کو شرط ایمان قرار دینے کے باوجود دوسری طرف یہ بھی لکھتے ہیں

امیر سے علیحدگی گناہ عظیم ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

جس شخص کو امیر کی کوئی بات ناگوار گزرے تو وہ صبر کرے کیونکہ جو شخص سلطان سے ایک بالشت بھی علیحدہ ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ ❶ اور جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کی گردن میں (امیر کی) بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔'' ❷

نیز لکھتے ہیں.

''جماعت سے علیحدہ ہونا گناہ عظیم ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

''جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدہ ہوا اور (اسی حالت میں) مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔'' ❸

مندرجہ بالا اقتباسات میں امیر سے علیحدگی اختیار کرنے اور بیعت نہ کرنے کی احادیث پر ''گناہ عظیم'' کی سرخی قائم کی اور انہیں گناہ عظیم یعنی گناہ کبیرہ قرار دیا۔ مسعود صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں ''ہمارے ہاں بھی ایک لحاظ سے درجہ بندی ہے۔ صلاح الدین صاحب کا بیان صحیح نہیں بلکہ اتہام ہے۔ ہمارے ہاں کفر اور شرک، کبیرہ گناہ اور صغیر گناہ تینوں کی درجہ

---

❶ صحیح بخاری کتاب الفتن و صحیح مسلم کتاب الامارہ

❷ اجتماعیت اور اسلام سلسلہ اشاعت نمبر ٤ ١، رجب ١٤٠٤ھ، ص ٣۔ ٤

❸ حوالہ بالا ص ٢، جماعت المسلمین کی دعوات ص ١٥٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندی موجود ہے۔ ہم گناہ صغیرہ یا کبیرہ کے مرتکب کو کافر نہیں کہتے، مسلم ہی کہتے ہیں'' ❶

ایک طرف تو جاہلیت کی موت والی احادیث پیش کر کے اس سے کفر کی موت مراد لیتے ہیں دوسری طرف بیعت نہ کرنے اور امیر یا جماعت سے علیحدگی والی وہی احادیث پیش کر کے اس سے گناہ عظیم مراد لیتے ہیں پھر ان کی طرف سے یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر نہیں مسلم ہی کہتے ہیں۔ تو پمفلٹ ''اجتماعیت اور اسلام'' کے اقتباسات کی روشنی میں ''جماعت اور امیر'' سے علیحدگی اختیار کرنے والا اور بیعت نہ کرنے والا محض گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھہرتا ہے۔ لیکن ان کی اپنی وضاحت کی روشنی میں ''مسلم'' ہی رہتا ہے کافر نہیں ہو جاتا دوسری طرف وہ شرط ایمان کا تارک، کافر اور اسلام سے خارج ٹھہرتا ہے کیا یہ واضح تضاد و تناقض نہیں؟

مسعود صاحب کی تکفیری دعوت:

اس سلسلے میں مسعود صاحب کا پانچواں تناقض نہایت ہی عجیب ہے۔ الجماعۃ نامی کتاب جس میں مسعود صاحب نے واضح طور پر لکھا ہے کہ اگر بالفرض محال صحابی نے بھی بیعت نہ کی تو جاہلیت کی موت مرنے والا قانون قانون ہی رہے گا۔ ہم ابتدا میں باحوالہ ان کی مکمل عبارتیں نقل کر آئے ہیں۔ لیکن اسی کتاب میں وہ سابق مدیر تکبیر صلاح الدین صاحب کو یہ دعوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''جماعت المسلمین کے امیر کے ہاتھ پر بیعت نظام باطل کے مٹانے کے لیے ہی کی جاتی ہے تو پھر یا تو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر لیجئے یا دور رہتے ہوئے بھی اس کی تائید و حمایت میں سرگرم ہو جائیے۔'' ❷

حیرت ہے کہ مسعود صاحب امیر کی بیعت کو شرط ایمان قرار دیتے رہے اور کفر کی موت سے بچنے کے لیے ضروری و لازمی قرار دیتے رہے، اس کے باوجود صلاح الدین صاحب کو یہ

---

❶ الجماعة: ۳۳.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دعوت دی کہ یا بیعت کر لیجیے یا دور رہتے ہوئے الخ جب بیعت شرط ایمان ہے تو مسعود صاحب کو یہ اتھارٹی کہاں سے حاصل ہوگئی کہ وہ کسی کو شرط ایمان کی تکمیل نہ کرنے کی دعوت دے دیں، ان کے اصولوں کے مطابق تو مسعود صاحب کی یہ دعوت خالص کفر اختیار کرنے کی دعوت ہے، نیز شریعت سازی بھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ لاشعور میں خود مسعود صاحب بھی یہ سمجھتے تھے کہ امیر کی بیعت نہ تو شرط ایمان ہے اور نہ یہ کفر و اسلام کا مسئلہ (واللّٰہ اعلم وعلمہ اتم) وگرنہ صلاح الدین صاحب کو ہرگز ایسی دعوت نہ دیتے جو ان کے اپنے اصولوں کی رو سے خالص کفر یہ دعوت ٹھہرتی ہے۔ رجسٹرڈ جماعت کے افراد بتلائیں کہ ان کے فرقہ کے بانی امیر صاحب اس کفریہ دعوت دینے کے بعد ان کے خانہ ساز تکفیری قوانین و اصول کا شکار ہو کر ''کافر'' ہوئے یا تکفیری اصول محض مخالفین ہی کے لیے ایجاد کیے گئے ہیں؟

المختصر! کہ مسعود صاحب کے خود ساختہ اور باطل اصول کی روشنی میں بیعت نہ کرنے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی بہت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر ہوتی ہے۔ جن اصولوں سے صحابہ کرام کی تکفیر ہوتی ہو وہ اصول کبھی حق نہیں ہو سکتے۔ ان کا باطل ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے بانی و امیر ثانی کی محبت میں غرق ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر پر راضی رہتے ہیں یا پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے ان من گھڑت اصولوں کو باطل قرار دیتے ہوئے انھیں چھوڑ دیتے ہیں۔ وباللہ التوفیق (۳۰/ شعبان ۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۲/ اگست ۲۰۰۹ء)۔ ❶

☆ ☆ ☆

❶ الحدیث نمبر ۷۳ اور ۷۴، مقالات الحدیث ص: ۵۴۷ تا ۵۷۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت المسلمین رجسٹرڈ

قیامت کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ فرقوں کی کثرت ہو جائے گی اور یہ حقیقت ہے کہ امتہ مسلمہ فرقوں در فرقوں میں تقسیم ہوتی چلی جائے گی اور کوئی مصلح اعظم ایسا پیدا نہیں ہوا کہ جو امتِ مسلمہ کے اختلافات کی خلیج کو پاٹنے کی کوشش کرے ماضی میں جتنے بھی فرقے گزرے ہیں ان کی بازگشت کبھی کبھی ان نئے فرقوں کی زبان سے بھی سنائی دینے لگتی ہے۔ موجودہ دور میں ڈاکٹر مسعود حسن عثمانی صاحب اور مسعود احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی نامی دو شخصوں یا بالفاظ دیگر ''مسعودین'' نے بھی دو نئے فرقوں کی بنیاد رکھی ہے۔ ڈاکٹر مسعود عثمانی صاحب اپنے پیچھے ''برزخی فرقہ'' چھوڑ گئے ہیں جبکہ مسعود احمد صاحب کے الفرقۃ الجدیدہ کا نام جماعت المسلمین ہے اور جواب ''فرقہ مسعودیہ'' کے نام سے معروف ہو چکا ہے۔ ان حضرات نے اپنی تحریکوں کو پروان چڑھانے کے لیے خوشنما ناموں کا انتخاب کیا اور پھر ان ناموں کو اس مہارت سے استعمال کیا کہ جس کے ذریعے سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی ایک مضبوط بنیاد رکھ دی۔ ڈاکٹر عثمانی صاحب نے تو توحید خالص کے نام سے اپنی دعوت کو بام عروج تک پہنچانے کی کوشش کی اور بزعم خود ایسی خاص اور خالص توحید پیش کی کہ جس کو اختیار کر کے ایک انسان کو موجودہ دور کے تمام مسلمین اور اپنے اسلاف اور سلف صالحین تک کافر و مشرک دکھائی دینے لگے، اور مسعود احمد صاحب نے مسلم نام کو کچھ اس طرح استعمال کیا کہ انہیں دنیا میں کوئی مسلم ہی دکھائی نہ دیا بلکہ انہوں نے بھی سلف صالحین پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے جیسا کہ ان کے کتابچے ''مذاہب خمسہ اور دین اسلام'' کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے بلکہ ان کے ان فتووں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نہ بچ سکے جیسا کہ سابقہ اوراق میں اس کا تذکرہ ہو چکا ہے اور یہ تو ابھی ابتداء ہے۔ آگے دیکھنا ہے کہ موصوف اور ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حواریین کیا کرتے ہیں؟۔ موصوف کی جماعت کی بنیادی دعوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف ایک ہی رکھا ہے اور وہ نام ہے 'مسلم' لہٰذا کتاب وسنت کے ماننے والے صرف مسلم کہلائیں اور دیگر تمام ناموں کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ یہ تمام نام فرقہ وارانہ ہیں اور اگر کوئی شخص یہ سب کچھ کرنے کے بعد اپنے مسلم ہونے کا اعلان کردے اور دیگر تمام ناموں کو بھی چھوڑ دے تو اسے جماعت المسلمین کے نزدیک اس وقت تک مسلم تسلیم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ مسعود احمد صاحب کی قائم کردہ جدید جماعت، جماعت المسلمین میں شامل ہو کر موصوف کے ہاتھ پر بیعت کر کے انہیں اپنا ''امیر المسلمین'' تسلیم نہ کرلے۔ موصوف کے نزدیک ''صرف مسلم'' کہلوانے کی سب سے بڑی دلیل یہ آیت ہے

﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [الحج: ۷۸]

''یعنی اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔''

اس آیت سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے اور اس بات سے دنیا کا کوئی ایک مسلم بھی انکار نہیں کرسکتا کیونکہ نبی ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک اور پھر قیامت تک مسلمین دنیا میں موجود رہیں گے، اور تمام دنیا انہیں مسلم کے نام سے ہی پہچانتی رہے گی چاہے وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں لیکن اس آیت میں موصوف کا وہ دعویٰ بالکل موجود نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام ''صرف مسلم'' رکھا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلم کے علاوہ بھی ہمارے بہت سے نام رکھے ہیں جیسا کہ صحیح احادیث اس بات کی وضاحت کرتی ہیں اور آپ آئندہ صفحات پر ان کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں گے۔

اس سلسلہ کی دوسری دلیل موصوف یہ پیش کرتے ہیں:

((تلزم جماعة المسلمين واما مهم.)) ❶

''جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑو۔''

---

❶ بخاری و مسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس حدیث کا دوسرا ٹکڑا:

((فاعتزل تلك الفرق كلها .))

''تمام فرقوں سے علیحدہ رہو۔'' ❶

اس حدیث میں جماعت المسلمین سے اسلامی حکومت مراد ہے اور اس حدیث میں جن فرقوں کا ذکر ہے اس سے دینی فرقے نہیں بلکہ حکومت کے باغی یا سیاسی جماعتیں مراد ہیں اور اس کی پوری تفصیل آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے، اور حد یہ ہے کہ موصوف خود بھی جماعت المسلمین سے اسلامی حکومت ہی مراد لیتے ہیں چنانچہ انہوں نے منہاج المسلمین میں خلافت کے ضمن میں ایک عنوان جماعت المسلمین کا بھی قائم کیا ہے اور اس ضمن میں انھوں نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جن کا تعلق خلافت وحکومت سے ہے۔ اگر موصوف کے اس عنوان کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ موصوف کے قائم کردہ عنوان جماعت المسلمین سے حکومت وخلافت کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں ہے اور ہم نے ان احادیث پر تفصیل سے گفتگو بھی کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے موصوف کی پیش کردہ اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے: (كيف الأمر أذا لم تكن جماعة) یعنی جب جماعۃ (حکومت) نہ ہو تو حکومت کے معاملے کی صورت حال کیا ہوگی؟ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس باب کی وضاحت ان الفاظ میں فرمائی ہے:

((والمعنٰى ماالذى يفعل المسلم فى حال الاختلاف من قبل ان يقع الاجتماع على خليفة .)) ❷

''اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی ایک خلیفہ پر اجتماع سے پہلے اختلاف کی حالت میں ایک مسلم کیا طرز عمل اختیار کرے گا؟''

حافظ صاحب نے بڑی جامعیت کے ساتھ ایک ہی جملے میں اس باب کا مطلب بیان

---

❶ بحوالہ اسٹیکر جماعت المسلمین۔

❷ فتح الباری، ص: ۳۵، ج ۱۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے اور پھر حدیث کی تشریح کرتے ہوئے بھی حافظ صاحب نے امارت وحکومت ہی کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے کسی ایسی بے اختیار جماعت المسلمین کا کوئی ذکر نہیں کیا کہ جس کے پاس کسی قسم کا کوئی اختیار اور طاقت نہ ہو۔ کسی ملک کا اختیار تو بڑی بات ہے۔ وہ جس محلے میں رہتے ہیں وہاں بھی کوئی ان کا آرڈر ماننے کے لیے تیار نہیں ہے۔

اگر حقیقت میں بغور دیکھا جائے اور اس حدیث پر غور وخوض کیا جائے تو خود موصوف نے اس حدیث کے ظاہری حکم پر بھی عمل نہیں کیا۔ ظاہری حکم کا مطلب یہ ہے کہ موصوف بدقسمتی سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اس حدیث میں جس جماعت المسلمین کا حکم ہے اس سے اسلامی حکومت نہیں بلکہ اس کی بے اختیار و نام نہاد اور کاغذی ''جماعت المسلمین'' رجسٹرڈ مراد ہے یعنی نام کی حد تک تو انہوں نے جماعت المسلمین نام کا انتخاب کر لیا لیکن یہ تک نہ دیکھا اور نہ ہی اس حدیث کی گہرائی میں اترنے کی کوشش کی کہ آخر جماعۃ المسلمین سے مراد کیا ہے؟ مگر حقیقت حال اس طرح بالکل نہیں ہے دراصل موصوف سب سمجھتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ جماعت المسلمین سے امارت وحکومت ہی مراد ہے اور ان کی نام نہاد جماعت المسلمین رجسٹرڈ کسی طور پر بھی مراد نہیں ہو سکتی جیسا کہ منہاج المسلمین کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے لیکن وہ تجاہل عارفانہ سے کام لے کر بے خبر لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں لیکن اب موصوف کی اس عیاری و مکاری کا بھانڈا پھوٹ چکا ہے۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے دو حکم دیئے ہیں:

۱۔ جماعۃ المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑو۔

۲۔ اگر جماعۃ المسلمین اور اس کا امام موجود نہ ہو تو پھر تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا اگرچہ تمہیں اس صورت میں درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ موصوف نے اس حدیث کے ان دونوں حکموں میں سے کسی ایک حکم پر بھی عمل نہیں کیا کیونکہ اس حدیث میں جو حکم ہے ظاہر ہے کہ وہ حکم موصوف کے لیے بھی ہے ان کو چاہئے تھا کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ جماعۃ المسلمین اور اس کے امام کو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔

۲۔ اگر دنیا میں کہیں بھی جماعۃ المسلمین اور اس کا امام انھیں نہ مل سکا تو انہیں چاہئے تھا کہ پھر وہ حدیث کے دوسرے حکم پر عمل کرتے اور گوشہ نشین ہو جاتے اور اگر خوش قسمتی سے کوئی درخت بھی ان کو مل جاتا تو اسی کے سائے میں زندگی گزار دیتے چاہے اس درخت کی جڑیں ہی انہیں چبانی پڑ جاتیں لیکن پھر اس طرح دنیا کیسے جانتی کہ مسعود احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایس "امام الدنیا" شخصیت بھی اس دنیا میں موجود ہے۔ موصوف کو غالباً دنیا میں کوئی جماعت المسلمین اس لیے بھی نظر نہیں آئی کہ جماعت المسلمین نام کا کوئی خوبصورت اور خوشنما بورڈ ان کو کہیں دکھائی نہیں دیا اور وہ کسی اسلامی حکومت کو جماعت المسلمین ماننے کے لیے اس لیے بھی تیار نہیں ہیں کہ انہیں یہ نام کہیں لکھا ہوا دکھائی نہیں دیا۔

اس حدیث میں تو صرف دو ہی باتوں کا حکم ہے لیکن موصوف اس کے برخلاف لکھتے ہیں:

> "بتایئے رسول اللہ ﷺ کی ان وصیتوں پر کس طرح عمل کیا جائے اگر جماعت المسلمین ہے تو اس میں شامل ہو جائے، نہیں ہے تو بنایئے نہیں بنا سکتے تو پھر تمام فرقوں سے کنارہ کش ہو جائے اور اسی حالت میں مر جائے۔" ❶

مندرجہ بالا الفاظ پر غور فرمائیں، موصوف فرما رہے ہیں کہ اگر جماعت المسلمین ہے تو اس میں شامل ہو جایئے، نہیں ہے تو بنایئے آپ بتائیں کہ یہ حکم کس حدیث میں ہے؟ اور اگر یہ حکم نبی ﷺ نے نہیں دیا ہے تو کیا موصوف پر اس سلسلہ میں کوئی وحی نازل ہوئی ہے؟ (معاذ اللہ) کیونکہ وحی کے بغیر تو اس طرح کا کوئی حکم معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر موصوف کا ارادہ دعویٰ نبوت کا ہے تو وہ کھل کر سامنے کیوں نہیں آ جاتے اور علی الاعلان دعویٰ کیوں نہیں کر دیتے۔ لیکن جب اہل علم نے اس سلسلہ میں موصوف کی گرفت کی تو انہوں نے جلد ہی پینترا بدلا اور یہ الفاظ نکال دیئے اور ان الفاظ کی جگہ ایک لائن ۔ چھوڑ دی، جس طرح

❶ مسلم: ۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چور اگر بھاگ جائے لیکن وہ اپنے قدموں کے نشانات اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے اسی طرح موصوف نے اس عبارت کو غائب کر کے اور اس کی جگہ ایک لائن کھینچ کر اسی عمل کا مظاہرہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو اسی طرح رسوا کرتا ہے۔

موصوف نے آج کل جو طرز عمل اختیار کر رکھا ہے وہ بھی مقام نبوت ہی کے مترادف ہے کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ پوری دنیا میں صرف وہی مسلم ہیں یا وہ لوگ مسلم ہیں کہ جو موصوف کی قائم کردہ جدید جماعت ''جماعت المسلمین رجسٹرڈ'' میں شامل ہو کر ان کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ آپ سوچیں کہ ایسا رجحان کس قدر خطرناک اور گمراہ کن ہے کیونکہ انبیاء کرامؑ ہی ایسی ہستیاں ہیں کہ وہ اور ان کی جماعت تو ہدایت یافتہ تھی اور ان کے مخالفین گمراہ اور غیر مسلم تھے۔ اگر موصوف یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ صرف جماعت المسلمین نام رکھنے ہی سے وہ جماعت المسلمین اور حقیقی مسلم بن چکے ہیں اور وہ اپنی قائم کردہ جماعت المسلمین کے امام بھی بن گئے ہیں تو یہ ان کی خام خیالی ہے کیونکہ صرف نام رکھنے سے حقیقت بدل نہیں سکتی۔ حدیث میں امام مہدیؑ کا بھی ذکر آتا ہے اب اگر موصوف کی طرح کوئی شخص پہلے محمد بن عبداللہ بن جائے اور پھر کچھ عرصہ بعد وہ امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دے جیسا کہ ماضی میں بہت سے لوگوں نے اس طرح کے دعوے بھی کیے لیکن انہیں بھی سوائے ذلت و رسوائی کے کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا۔

((وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ .))

موصوف جماعت المسلمین رجسٹرڈ قائم کرنے کے بعد خود ہی اس کے امام بھی بن گئے جب کہ ان کا دعویٰ ہے کہ امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے چنانچہ موصوف کی کتاب توحید المسلمین، ملاحظہ فرمائیں:

((توحید فی جعل الامام .))

''لوگوں کے لیے امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾﴾ [البقرة: ١٢٤]

''جب ابراہیم کی اس کے رب نے چند باتوں میں آزمائش کی تو وہ ان سب میں پورے اترے، اللہ نے فرمایا (اے ابراہیم) میں تم کو لوگوں کا امام بنا رہا ہوں انہوں نے کہا اور میری اولاد میں سے بھی (امام بنانا)، اللہ نے فرمایا (ہاں بناؤں گا لیکن) میرا یہ عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔''

ابراہیم علیہ السلام کے یہ الفاظ کہ ''میری ذریت میں سے بھی (امام بنانا)'' اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، یہ کام بندوں کا نہیں کہ وہ خود کسی کو امام بنا کر اس کی پیروی کرنے لگ جائیں۔ ❶

موصوف کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور جس لیول کا امام اللہ تعالیٰ بنانا چاہتا تھا موصوف بھی چاہتے تھے کہ وہ بھی اسی لیول کے امام بن جائیں کہ جس کی لوگ بلا چون و چرا اطاعت کریں اور جس کے فرمان کو لوگ، اللہ اور رسول کا فرمان مانیں اور پھر اس عمل کو موصوف نے توحید کا حصہ قرار دیا تا کہ لوگ ایمانیات کی طرح یقین کرتے ہوئے موصوف کی امامت میں ذرہ برابر شک وشبہہ نہ کریں۔

اب یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ موصوف کو جماعت المسلمین کا امام کس نے بنایا؟ ممکن ہے کہ موصوف کہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ ہی نے امام بنایا ہے۔ چنانچہ ان کا یہ دعویٰ بھی منصب نبوت سے کم نہیں ہے۔ اگر موصوف کو صرف جماعت المسلمین کے نام ہی سے محبت تھی تو اگر وہ اپنے اردگرد نگاہ دوڑاتے تو انہیں اس نام کی جماعت المسلمین مل ہی جاتی لیکن مقام افسوس ہے کہ انھوں نے ایسا نہ کیا۔ حالانکہ ان کی جماعت کے معرض وجود میں آنے سے پہلے ہی اسی ملک میں اس نام کی ایک جماعت موجود تھی جس کا نام ''مسلم لیگ'' ہے اور مسلم لیگ کا مطلب بھی

❶ توحید المسلمین، ص: ٢٥٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت المسلمین ہے۔ کیونکہ لیگ انگریزی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب جماعت ہے تو مسلم لیگ کا مطلب جماعت المسلمین ہوا۔ اگر موصوف اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ان کو مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہئے تھا، اور مسلم لیگ ہی وہ جماعت ہے کہ جس نے مسلمین ہند کے لیے ایک آزاد ملک پاکستان بھی حاصل کیا تھا، اور یہ جماعت ہندوؤں کے مقابلہ میں بنائی گئی تھی جب کہ موصوف کا کمال یہ ہے کہ اس نے جماعت المسلمین مسلمانوں کے مقابلے میں بنائی ہے، اور جس طرح جماعت المسلمین رجسٹرڈ ہے اسی طرح موصوف مسلمین بھی وہ چاہتے ہیں جو رجسٹرڈ ہوں۔ یعنی جو شخص جماعت المسلمین رجسٹرڈ میں شامل ہو گیا وہ رجسٹرڈ مسلم بن گیا اور جو اس جماعت میں شامل نہ ہوا وہ غیر مسلم قرار پایا، اور موصوف یہ ساری دوڑ دھوپ اپنی امامت کو قائم کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔ اگر موصوف شروع ہی سے مسلم لیگ میں شامل ہو جاتے تو اس طرح ان کے لیے پاکستان کا امام بننے کا خواب شاید شرمندہ تعبیر ہو ہی جاتا۔ مسلمین کے اندر رہ کر جماعت المسلمین بنانا ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی پاکستان میں رہ کر دعویٰ کرے کہ وہ اور ان کی جماعت پاکستانی ہیں اور ان کے علاوہ کوئی بھی پاکستانی کہلائے جانے کا مستحق نہیں ہے ظاہر ہے کہ جیسا اس شخص کے پاگل ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا ایسے ہی موصوف کے احمق ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا موصوف کے نزدیک مسلم وہ ہے جو ان کی قائم کردہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ میں شامل ہو جبکہ ہمارے نزدیک مسلم صرف وہی شخص ہو سکتا ہے کہ جس میں مسلم والی صفات پائی جائیں اور جس کی وضاحت ہم نے آگے چل کر احادیث صحیحہ کے ذریعے سے کی ہے۔ موصوف اپنی جماعت کے بانی اور خالق ہیں کیونکہ ان سے پہلے اس طرح کی کاغذی اور بے اختیار جماعت کا پوری اسلامی تاریخ میں کہیں وجود نہیں ملتا، اور اس جماعت نے اپنے نام جماعت المسلمین کی اپنے لٹریچروں، پوسٹروں، اسٹیکروں اور تختیوں کے ذریعے سے خوب خوب تشہیر کی ہے اور ایک حد تک اس کا اثر بھی ہوا ہے یہاں تک کہ اسلامی مزاج سے ناواقف اور دینی معلومات سے عاری کچھ انسانوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہنا شروع کر دیا ہے موصوف نے جماعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المسلمین کی بنیاد رکھ کر ثابت کرنا چاہا ہے کہ دنیا میں سے اصل مسلم ناپید ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اب نئے سرے سے مسلم تخلیق کیے جائیں گے۔ چنانچہ وہ اپنے مخصوص عقائد ونظریات کے مطابق مسلم تخلیق کر رہے ہیں بلکہ وہ لوگوں کو اپنا ''مسلم'' بنا رہے ہیں۔ جبکہ سیدنا ابراہیم اور اسمٰعیل نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ تو ہمیں اپنا مسلم (اطاعت گزار) بنا دے اور دنیا میں پہلے سے موجود مسلم موصوف کی نگاہ میں غیر مسلم، فرقہ اور گمراہ ہیں، اور موصوف نے جس طرح اپنی مسجدوں اور کتابوں کے نام مسلم رکھنا شروع کر دیئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کو مسلم نام رکھنے کا مالیخولیا سا ہو گیا ہے اور مسجد المسلمین نام رکھنے کا مطلب یہ ہوا کہ صرف یہی مسجد ''مسجد المسلمین'' (مسلمین کی مسجد) ہے اور دوسری تمام مساجد ''مسجد الکافرین'' ہیں۔ آپ موصوف کے اس فلسفے کے مضمرات پر جتنا بھی غور کریں گے تو یہ حقیقت آپ کے سامنے ابھرتی چلی جائے گی کہ یہ کس قدر غلط اور خطرناک رجحان ہے جس کی طرف موصوف بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ نبی ﷺ کے زمانے سے لے کر موجودہ دور تک کی ساری کی ساری مساجد مسلمین کے لیے ہی تعمیر کی گئی ہیں اور جن میں مسلمین اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی بجا لاتے تھے اور اب بھی بجا لا رہے ہیں لیکن آج تک کسی مسجد کا نام مسجد المسلمین نہیں رکھا گیا۔ بیت اللہ کو تو دنیا میں سب سے پہلے بننے کا شرف حاصل ہوا، اور موصوف کی مسجد کو مسجد المسلمین کے نام رکھنے کا سب سے پہلے شرف عنایت ہوا۔ اس نام کا خیال نہ تو نبی ﷺ کو ساری زندگی آیا نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہ اللہ، تبع تابعین اور سلف صالحین کو آیا۔ اگر کسی کو اس کا خیال بھی آیا تو پندرھویں صدی کے مسعود احمد کو اور اس طرح موصوف نے اپنے آپ کو عام مسلمین سے بالکل الگ تھلگ کرنے کا ہر ممکن طریقہ اختیار کیا ہے اور یہ ایک زبردست سازش ہے قادیانی جنھوں نے ایک نئے نبی کو تسلیم کر لیا لیکن وہ مفاد حاصل کرنے اور لوگوں کو دھوکا دینے کے باوجود بھی عام مسلمین سے علیحدہ ہیں، لیکن عملی طور پر اور دھوکا دینے کے لیے وہ ان سے علیحدہ ہونے کے لیے تیار نہیں ہیں لیکن موصوف ہیں کہ وہ مسلمین کے ساتھ کسی طور پر بھی رہنے کے لیے تیار نہیں ہیں مختصر الفاظ میں آپ یہ سمجھ لیں کہ موصوف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ایمان کو بالکل ہی داؤ پر لگادیا ہے۔موصوف جس طرح اہل الحدیث سے یہ سوال کیا کرتے ہیں اہل الحدیث نام کس نے رکھا اور کب رکھا؟ حالانکہ اہل الحدیث نام رکھنے میں کوئی خرابی نہیں ہے اور جس کی وضاحت ہم آگے چل کر کریں گے اب اسی طرح کا سوال موصوف سے کیا جاسکتا ہے کہ مسجد المسلمین نام کس نے رکھا اور کب رکھا؟ موصوف اس کا جواب دیں کیونکہ موصوف نے جس تناظر میں یہ نام رکھا ہے وہ فرقہ بندی اور تفرقہ بندی کی شدید شکل وصورت ہے اور اس کے مضمرات پر غور فکر کیا جائے تو صورت حال انتہائی خطرناک نظر آتی ہے۔اسی طرح ان کی کتابوں کے نام دیکھئے، تاریخ الاسلام و المسلمین، صلوٰۃ المسلمین، زکوٰۃ المسلمین، صوم المسلمین، منہاج المسلمین، برہان المسلمین وغیرہ اور ان کا ایک مستقل رسالہ مسلم بھی نکلتا ہے۔ایک طرف موصوف کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے اور دوسری طرف رسالہ کا نام بھی مسلم رکھ دیا ہے۔معلوم نہیں کہ رسالہ کا نام مسلم کس نے رکھا؟ اللہ تعالیٰ نے یا موصوف نے؟ پھر موصوف نے اپنی جماعت کو دو مرتبہ رجسٹرڈ بھی کروایا ہے اور رجسٹرڈ بھی ایک ایسی حکومت سے جو غیر اسلامی حکومت ہے۔یہ بات واقعی سمجھ میں آنے والی نہیں کہ ایک طرف تو موصوف کسی کو مسلم ماننے کے لیے تیار نہیں اور دوسری طرف ایک غیر اسلامی حکومت سے اپنے آپ کو رجسٹرڈ بھی کروالیا۔یعنی موصوف کو طاغوت نے مسلم قرار دیدیا ہے اور جسے طاغوت نے مسلم قرار دے دیا بالفاظ دیگر طاغوت کے ہاتھوں بنے ہوئے مسلم کی مسلمیتی کتنی سچی اور مبنی بر حقیقت ہوگی؟ گویا جہاں موصوف کا مفاد ہو وہاں وہ طاغوت کے سامنے سجدہ ریز ہوجانے میں بھی عار محسوس نہیں کرتے کیونکہ ایسی عدالت کے حکم کو تسلیم کرنا طاغوت کی اطاعت کرنے کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴾ [النساء: ٦٠]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے نبی تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں، مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں حالانکہ انھیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان انھیں بھٹکا کر راہ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔''

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب رقم طراز ہیں:

''یہاں صریح طور پر ''طاغوت'' سے مراد وہ حاکم ہے جو قانون الٰہی کے سوا کسی دوسرے قانون کے مطابق فیصلہ کرتا ہو، اور وہ نظام عدالت ہے جو نہ تو اللہ کے اقتدار اعلیٰ کا مطیع ہو اور نہ اللہ کی کتاب کو آخری سند مانتا ہو۔ لہٰذا یہ آیت اس معنی میں بالکل صاف ہے کہ جو عدالت ''طاغوت'' کی حیثیت رکھتی ہو اس کے پاس اپنے معاملات فیصلہ کے لیے لے جانا ایمان کے منافی ہے اور خدا اور اس کی کتاب پر ایمان لانے کا لازمی اقتضاء یہ ہے کہ آدمی ایسی عدالت کو جائز عدالت تسلیم کرنے سے انکار کردے۔ قرآن کی رو سے اللہ پر ایمان اور طاغوت سے کفر دونوں لازم وملزوم ہیں، اور خدا اور طاغوت دونوں کے آگے بیک وقت جھکنا عین منافقت ہے؟'' [1]

☆.....☆.....☆

[1] تفهيم القرآن ج ١، ص ٣٦٧.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کیا جماعت المسلمین نام درست ہے؟

موصوف کی جماعت کا نام جماعت المسلمین عربی قواعد کے لحاظ سے بھی غلط ہے۔ کیونکہ عربی میں جماعۃ چھوٹی تاء، تاء مدورہ یا تاء مربوطہ کے ساتھ استعمال ہوتی ہے اور اصل الفاظ جماعۃ المسلمین ہیں چنانچہ حدیث کی کتاب سے یہ الفاظ دیکھے جاسکتے ہیں جبکہ موصوف کی جماعت کے نام میں جماعت بڑی تاء کے ساتھ لکھی ہوئی ہوتی ہے جبکہ اردو میں یہ تاء تو استعمال ہوتی ہے لیکن عربی زبان کا مرکب (مرکب اضافی) استعمال کرتے ہوئے اگر کوئی اس چھوٹی تاء کی جگہ بڑی تاء لکھ دے تو اس طرح یہ نام عربی قواعد کے لحاظ سے غلط ہوگا۔ اگر موصوف یہ کہیں کہ اردو میں یہ اسی طرح استعمال ہوتی ہے تو پھر وہ مسلم کو اردو میں مسلمان کہنے کے لیے کیوں تیار نہیں ہیں، اور مسلم کی جمع انگریزی زبان میں مسلمس (MUSLIMS) آتی ہے وہ کیوں اس جمع کو استعمال کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں؟

اصل بات یہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا ایک مخصوص لب ولہجہ اور اسلوب اور لکھنے کا انداز ہے۔ اسی طرح عربی زبان کا بھی ایک خاص اسلوب ہے اور کوئی شخص اس میں اپنی مرضی سے ردو بدل نہیں کرسکتا۔ بلکہ یہ عربی اسلوب اور قواعد کی مخالفت ہے۔ نیز موصوف جماعت المسلمین کے عربی مرکب کو استعمال کرنے پر شدت سے مصر ہیں اور اس مرکب کا وہ ترجمہ تک کرنے کے روادار نہیں ہیں لیکن وہ عربی کے درست مرکب یعنی جماعۃ المسلمین کو چھوڑ چکے ہیں کہ جو اصل مرکب ہے، اس طرح ان کی جماعت عربی کے بنیادی مرکب سے دور ہوچکی ہے جس کی وجہ سے عربی لغت کے لحاظ سے ان کا نام ہی سرے سے غلط ثابت ہوچکا ہے۔

اگر موصوف یہ دعویٰ کریں کہ ان کے ہاں سنتوں پر بہت ہی زیادہ عمل کیا جاتا ہے تو یہ بہت ہی اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سنت پر بھی عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس میں کسی مسلم پر کفر کا فتویٰ لگانے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس طرح تو آپ نے اپنے ایمان کو داؤ پر لگا دیا ہے البتہ اعمال کرنے کے باوجود بھی اترانے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ کیا موصوف کو وہ حدیث یاد نہیں کہ نبی ﷺ نے خارجیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے۔ وہ مزے لے لے کر قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار میں سے نکل جائے اور اس پر کہیں بھی خون کا نشان نہ ہو وہ لوگ مسلمین کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ ❶

کیا موصوف کے بالکل وہی تیور نہیں ہیں جو خوارج کے تھے۔ کیونکہ موصوف نے بھی کفار و مشرکین کو چھوڑ کر صحیح العقیدہ مسلمین کو اپنے کفر و شرک کے فتووں کا نشانہ بنا رکھا ہے اور مستقبل کے بارے میں معلوم نہیں کہ موصوف کا کیا پروگرام ہوگا؟

اللہ تعالیٰ کو یہ بات معلوم تھی کہ قرب قیامت میں عیار و مکار قسم کے لوگ ضرور پیدا ہوں گے اور وہ اپنے سیاہ کارناموں سے اسلام کو نا قابل تلافی نقصان پہنچائیں گے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو نبی ﷺ کی زبانی ہوشیار و خبردار کر دیا

((عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ وَيَأْتُونَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ .)) ❷

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں فریب دینے والے اور جھوٹے لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے

---

❶ بخاری رقم: ٥٠٥٨، مسلم کتاب الزکاۃ باب ذکر الخوارج ح: ٣٤٥٥۔ تاریخ الاسلام و المسلمین، ص: ٧٧٠.

❷ صحیح مسلم: ١٦، مشکوٰۃ: ١٥٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی احادیث (باتیں) پیش کریں گے کہ جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں گی پس ایسے لوگوں سے بچو اور تم انہیں اپنے قریب نہ آنے دو کہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔"

یہ حدیث وضاحت کرتی ہے کہ جیسے جیسے قیامت قریب سے قریب تر ہوتی چلی جائے گی دنیا دجل وفریب کے ماہرین اور جھوٹے لوگوں سے بھرتی چلی جائے گی اور یہ لوگ اپنی فنکارانہ مہارتوں اور پرفریب اور خوش آئند باتوں سے لوگوں کو نہ صرف فتنے میں مبتلا کریں گے بلکہ گمراہ بھی کردیں گے اور وہ لوگوں کو باور کرائیں گے کہ اگر حق وصداقت کسی چیز کا نام ہے تو وہ انہیں کے پاس ہے اور وہی حقیقی مسلم ہیں اور ان کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی مسلم نہیں ہے۔ امام محمد بن سیرین (المتوفی: ۱۱۰ھ) نے اس ضمن میں بہت ہی عمدہ بات کہی ہے وہ فرماتے ہیں:

((إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ.)) (رواه مسلم) ❶

"بیشک یہ (کتاب وسنت کا) علم دین ہے پس جب تم اس کو حاصل کرو تو یہ دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو؟"

☆.....☆.....☆

❶ صحيح مسلم: ٢٦، مشكوٰة: ٢٧٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ممکن ہے کہ موصوف کسی کو یہ بات کہہ کر غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کریں کہ عبداللہ دامانوی پہلے پہل ہمارے یہاں آیا کرتا تھا۔ جیسا کہ میں نے پیش لفظ میں یہ واضح کیا ہے کہ موصوف کی تحریک کے متعلق شروع میں میرا یہی خیال تھا کہ یہ ایک تبلیغی و اصلاحی تحریک ہوگی اور اس کا مقصد بھی عوام الناس کے عقائد و اعمال کی اصلاح کرنا ہوگا، اور اسی حسن ظن کی بنا پر میں موصوف سے ملاقاتیں بھی کیا کرتا تھا، اور شروع میں موصوف نے مجھے اپنی جماعت میں شامل ہونے کی دعوت بھی دی تھی لیکن یہ میرے پروردگار کا احسان تھا کہ اس نے مجھے اس جماعت میں شامل ہونے سے ہمیشہ کے لیے بچایا (والحمدللّٰہ علی ذلك) اور بعد میں جب مجھے اس کے خطرناک عزائم کا پتا چلا اور تحقیق کرنے پر یہ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر عثمانی صاحب کی طرح موصوف بھی اپنی انفرادیت قائم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ موصوف کے تفصیلی نظریات کا بھی علم ہوا تو اس وضاحت کے بعد میں نے اس جماعت سے اپنے تعلقات منقطع کر لئے۔ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب کی تحریک جب دو ٹکڑیوں میں تقسیم ہوگئی تو میرا خیال تھا کہ شاید ڈاکٹر موصوف سنبھل کر صحیح خطوط پر اپنی تحریک کو استوار کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن جب دفعتاً امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور محدثین کرام رحمہم اللہ پر موصوف نے کفر و شرک کے فتوے داغنا شروع کر دیئے اور عذاب قبر جیسے بنیادی عقیدہ کا بھی انکار کر دیا تو میری رہی سہی امید بھی ختم ہوگئی اور میں سمجھ گیا کہ موصوف نے اصل گمراہی میں اب قدم رکھا ہے اور ظاہر ہے کہ جب دیوار کی پہلی اینٹ ہی غلط رکھ دی جائے تو پھر پوری دیوار ہی ٹیڑی تعمیر ہوگی۔

ڈاکٹر عثمانی نے جب عذاب قبر کا انکار کیا اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر کفر کا فتویٰ داغا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دن میں معلومات کے لیے ان کے اجتماع میں چلا گیا۔ ڈاکٹر موصوف سے میری مفارقت 1974ء میں ہوئی تھی اور یہ غالباً 1981ء یا 1982ء کا واقعہ ہے میں نے اس اجتماع میں ڈاکٹر موصوف سے ملاقات کی لیکن ڈاکٹر موصوف مجھے دیکھ کر کھٹک گئے اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص ہمارے اجتماعات میں آنے لگا تو کہیں یہ میرے لیے مشکلات پیدا نہ کردے کیونکہ وہ اب سلف صالحین پر کفر کے فتوے لگانے میں شتر بے مہار بن چکے تھے چنانچہ انہوں نے سوچ سمجھ کر اپنے ایک ساتھی کو میرے پیچھے لگادیا ان صاحب کا نام امیر بادشاہ تھا اس نے مجھے دعوت کے بہانے اپنے گھر بلایا اور باتوں باتوں میں پوچھا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے متعلق آپ کا کیا نظریہ ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ایک عظیم محدث اور مسلمانوں کے امام ہیں یہ سنتے ہی اس نے کہا کہ پھر تو آپ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے اور اجتماع میں آپ کا آنا بیکار ہے اور اس طرح اس نے مجھے ڈاکٹر موصوف کی ہدایت پر اپنے ہاں آنے سے منع کردیا پھر ڈاکٹر موصوف کی وفات کے بعد میری کتاب الدین الخالص دوسری قسط کے منظر عام پر آنے کے بعد امیر بادشاہ صاحب نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر فتوی لگانے سے رجوع کرلیا۔ تکفیر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مسئلہ عثمانی فرقہ کے ہاں اب بنیادی اہمیت اختیار کرگیا ہے اور جو شخص امام احمد رحمہ اللہ کو کافر نہیں کہتا اس کی جگہ جماعت میں نہیں ہے اور جس وجہ سے وہ امام موصوف کو کافر کہہ رہے ہیں اس کی کوئی دلیل بھی ان کے پاس موجود نہیں ہے گویا عثمانی فرقہ کے جاہلوں کا اس پر اجماع ہو چکا ہے اور وہ اہل حدیث کی ضد میں آکر امام موصوف کو کافر قرار دیکر اپنی آخرت کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ اللھم لاتجعلنا منھم استاذ حافظ زبیر علیزئی رحمہ اللہ نے ڈاکٹر عثمانی کی مسجد میں جاکر ان پر حجت تمام کردی تھی اور جس کا جواب ڈاکٹر موصوف کے پاس نہ تھا اور ان کے مقلدین پر بھی حجت تمام کی جاچکی ہے۔ ❶

یہ تفصیل میں نے اس لیے بیان کی ہے کہ بعض نادان دوست میرے خلاف یہ جھوٹا

❶ دیکھئے میری کتاب ''الدین الخالص'' دوسری قسط۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ میں نے ڈاکٹر موصوف سے کوئی عہدہ مانگا تھا، حالانکہ اس سرسری ملاقات کے علاوہ میری ان سے کوئی ملاقات ہی نہیں ہوئی اور میں نے 1984ء میں ان کے باطل عقائد ونظریات کے خلاف اور عذاب قبر کے اثبات پر کتاب الدین الخالص پہلی قسط لکھی تھی جس کا جواب ڈاکٹر موصوف مرتے دم تک نہ دے سکے اس کتاب کے شائع ہونے کے تین سال کے بعد موصوف وفات پا گئے تھے پھر ایسے عہدہ پر میں ہزار لعنت بھیجتا ہوں کہ جس کی بنیاد امام اہل السنۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسے عظیم امام پر کفر کا فتویٰ لگانے پر ہو ایک عام مسلمان پر بھی کفر کا فتویٰ لگانا اپنے ایمان کو ضائع کرنے کے مترادف ہے تو ایک عظیم امام کو کافر قرار دینے والا کب مسلمان رہ سکتا ہے؟

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گمراہی کی اصل وجہ

لیکن مسعود ین کے متبعین کا ان باتوں کو سمجھنا بہت ہی دشوار ہے کیونکہ ان کی راہ میں دو رکاوٹیں حائل ہو چکی ہیں:

۱۔ جہالت۔

۲۔ مسعود ین کی اندھی عقیدت مندی اور اندھی تقلید کیونکہ انہیں اپنے اسلاف سے بدظن کر دیا گیا ہے جیسا کہ شیعوں (رافضیوں) نے پہلے لوگوں کو صحابہ کرام سے بدظن کر دیا پھر قرآن کریم کے متعلق سمجھایا گیا کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کا اکٹھا کیا ہوا ہے لہٰذا یہ نقلی ہے اور اس طرح اسلام ہی سے انہیں دور کر دیا گیا۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام ''صرف مسلم'' رکھا ہے؟

مسعود احمد صاحب نے اپنے چار ورقی کتابچے میں اس بات پر زور دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف ایک ہی رکھا ہے اور وہ نام ہے ''مسلم'' اس نام کے علاوہ اگر کوئی اور نام رکھا جائے تو یہ فرقہ وارانہ نام ہوگا، اور ایسا نام موصوف کے مذہب میں بالکل جائز نہیں اور اس کی دلیل ان کے زعم میں قرآن کریم کی یہ آیت ہے:

﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا﴾ [الحج: ٧٨]

''اس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے اس (قرآن) سے پہلے اور اس میں بھی۔''

اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ لیکن اس آیت میں اس بات کا کہیں بھی ذکر موجود نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف مسلم رکھا ہے یا بالفاظ دیگر مسلم نام کے علاوہ دوسرے نام رکھنا ممنوع ہیں۔ اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ ہمارا مشہور نام مسلم ہے اور دنیا میں آج ہم اسی نام سے متعارف ہیں۔ پندرہ سو سال سے دنیا ہمارے اس نام سے واقف ہے اور قیامت تک ہم اسی نام سے پہچانے جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نام کے علاوہ ہمارے اور بھی بہت سے نام رکھے ہیں جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا، اور جن کی تفصیل آگے بیان ہوگی۔ (ان شاء اللہ العزیز)۔ بدقسمتی سے موصوف یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اگر مسلم کے علاوہ کوئی دوسرا نام رکھ لیا جائے تو اس طرح فرقے جنم لینے لگیں گے جبکہ فرقے نام رکھنے سے نہیں بلکہ عقیدے اور نظریات کی تبدیلی اور شخصیات کی شان میں غلو کرنے اور انکی تقلید اختیار کرنے کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں اگرچہ یہ آیت موصوف کی سب سے بڑی اور اصل دلیل ہے لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو خود موصوف بھی اس آیت پر پوری طرح عمل پیرا نہیں ہیں۔ کیونکہ اس آیت میں ہے کہ اس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جبکہ موصوف نے اپنی جماعت کا نام جماعت المسلمین رکھا ہے اور گویا موصوف نے اس آیت کو نا کافی سمجھتے ہوئے جماعت کا لفظ اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے اگر موصوف یہ کہیں کہ انھوں نے جماعت کا لفظ حدیث سے لیا ہے تو ان کا یہ دعویٰ بھی بالکل غلط اور بے ثبوت ہے اس لیے کہ حدیث میں بھی قرآن کریم کی طرح کے الفاظ آئے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے

((فَادْعُوا الْمُسْلِمِيْنَ بِأَسْمَائِهِمْ بِمَا سَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.)) ❶

''پس تم مسلمین کو ان کے ان ناموں کے ساتھ پکارو جو نام اللہ عزوجل نے ان کے رکھے ہیں یعنی مسلمین، مومنین، عباداللہ۔''

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمین رکھا ہے مزید برآں یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمین کے علاوہ مومنین اور عباداللہ بھی اللہ ہی کے رکھے ہوئے نام ہیں کیونکہ اسماء اسم کی جمع ہے اور جس کا اطلاق تین یا تین سے زیادہ اسماء پر ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں مسلم، مومن اور عبداللہ وغیرہ ناموں سے پکارا جا سکتا ہے۔

اس حدیث کو موصوف نے پہلے پہل اپنے مسلم رسالہ میں نقل کیا تھا لیکن پھر یہ دیکھ کر کہ اس حدیث سے تو ان کا دعویٰ ہی کالعدم قرار پاتا ہے چونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ ''اللہ نے ہمارا نام صرف مسلم رکھا ہے۔'' لہٰذا موصوف نے اس حدیث کو ہٹا کر اس کی جگہ ترمذی کی روایت نقل کر دی لیکن یہ روایت بھی چونکہ موصوف کے دعویٰ کے خلاف تھی لہٰذا اس کے ترجمہ میں انہوں نے زبردست تحریف کر ڈالی۔ اس واضح حدیث سے موصوف کا یہ دعویٰ بالکل باطل ہو گیا کہ ''اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف ایک رکھا ہے اور وہ نام ہے ''مسلم'' ثابت ہوا کہ موصوف کے دعوے کی بنیاد قرآن و حدیث پر بالکل نہیں ہے بلکہ ان کے دعویٰ کی بنیاد خالص جھوٹ، دھوکا اور فریب پر ہے اور اگر موصوف جماعت کا لفظ ثابت کرنے کے لیے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کریں گے تو اس روایت کا سیاق و سباق ان کا ساتھ نہیں

❶ مسند احمد، ص: ۱۳۰، ۲۰۲، ح. ٤. قلت وسنده صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتا اور اس پر تفصیلی کلام آئندہ آئے گا۔ (ان شاء اللہ العزیز) پھر اس حدیث کے الفاظ سے جماعت المسلمین قائم کر لینا جبکہ اس حدیث سے جماعت المسلمین قائم کرنے کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے، اور موصوف نے جو اس حدیث سے جماعت کے الفاظ اخذ کیے ہیں۔ تو یہ الفاظ بھی غلط ہیں۔ کیونکہ موصوف کی جماعت کا نام جماعت المسلمین اردو رسم الخط میں ہے جبکہ حدیث میں جو الفاظ آئے ہیں وہ جماعۃ المسلمین کے الفاظ ہیں اور یہ عربی رسم الخط میں ہیں۔ بالفاظ دیگر حدیث میں جماعۃ کا لفظ گول تاء (تاء مدورہ یا تاء مربوطہ) کے ساتھ آیا ہے جبکہ موصوف کی جماعت کا نام بڑی تاء (تاء مبسوطہ) کے ساتھ آیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ موصوف کی جماعت کا نام تک حدیث کے مطابق نہیں ہے۔ پھر موصوف کی جماعت کا نام جماعت المسلمین رجسٹرڈ ہے، کیونکہ اس جماعت کو طاغوتی حکومت نے رجسٹرڈ کیا ہے جبکہ حدیث میں رجسٹرڈ نام کا کہیں دور دور تک بھی اتا پتا نہیں ملتا۔ پھر یہ صرف کاغذی جماعت المسلمین ہے اصلی جماعۃ المسلمین (خلافت والی جماعت) نہیں ہے۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم کی صفات؟ مسلم کسے کہتے ہیں؟

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کا خطاب کس سے ہے؟ تمام مسلمین سے یا کسی خاص گروہ سے۔ یا یہ کہ اس خطاب کے مخاطب صرف مسعود احمد صاحب اور ان کی پارٹی ہے تو اصولی طور پر اسکا جواب یہ ہے کہ ھو سما کم کا خطاب ان لوگوں سے ہے جن میں مسلم والی صفات موجود ہوں۔ اب جس شخص میں یہ صفات موجود ہوں گی تو وہ مسلم ہوگا اور جس میں یہ صفات نہ ہوں گی تو وہ غیر مسلم کہلائے گا اور کسی کا فتویٰ کسی مسلم کو غیر مسلم نہیں بنا سکتا اور اگر کسی نے ایسی جرأت کی تو وہ فتویٰ خود اسی کی طرف پلٹ آئے گا۔ اس موقع پر قرآن کریم نے ایک اصول بیان فرمایا ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ [البقرة: ٦٢]

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ (عیسائی) اور صابئین (بے دین) ان میں سے جو بھی (دل کی صداقت کے ساتھ) اللہ پر ایمان لایا اور آخرت کے دن پر بھی اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے تو ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

معلوم ہوا کہ جو شخص بھی دل کی صداقت سے اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لائے گا، اور عمل صالح کا پیکر ہوگا۔ تو حقیقتاً وہی مسلم و مومن ہوگا، اور اجر آخرت سے بھی وہی نوازا جائے گا، اور نبی ﷺ نے بہت سی احادیث میں مسلم کی صفات بیان فرمائی ہیں، اور یہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صفات خود اس بات کا اعلان ہیں کہ یہ شخص مسلم ہے۔ لہٰذا اب اس شخص کو کسی پوسٹر، اشتہار، رکنیت فارم یا اسٹیکر کی ضرورت نہیں ہوگی جس میں اس کے مسلم ہونے کی وضاحت موجود ہو، یا اسے جماعت المسلمین کے امیر سے اپنے مسلم ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہوگی اور خود موصوف نے اپنے مسلم ہونے اور جماعت المسلمین کی تصدیق حکومت وقت سے رجسٹرڈ کروا کر کرائی ہے اگر اس میں مسلم کی وہ صفات موجود ہوں گی جو نبی ﷺ نے بیان فرمائی ہیں تو وہ شخص یقیناً مسلم ہوگا چنانچہ اس سلسلہ کی بعض احادیث ملاحظہ فرمائیں جن میں مسلم کی صفات بیان کی گئی ہیں:

(۱)..... ((حدثناعمرو بن عباس قال: حدثنا ابن المهد ی قال: حدثنا منصور بن سعد، عن میمون بن سیاہ، عن انس بن مالك، قال: قال رسول الله ﷺ (مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ، فَلَاتَخْفِرُ واالله فِیْ ذِمَّتِهٖ.)) [1]

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور (نماز میں) ہمارے قبلے کی طرف رخ کرے اور ہمارے ذبح کئے ہوئے جانور کو کھائے تو وہ ''مسلم'' ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد وامان میں ہے تو تم اللہ کے عہد وامان میں خیانت نہ کرو۔''

جس شخص میں مسلم ہونے کی یہ صفات موجود ہوں اور جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے مسلم قرار دے دیا تو تم اس پر کفر کے فتوے لگا کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد وامان میں خیانت کا ارتکاب نہ کرو اور نہ ہی اپنے اس طرز عمل سے اپنی آخرت تباہ و برباد کرو۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الصلوٰة باب فضل استقبال القبلة، رقم: ۳۹۱۔ مسند احمد: ۱۳۰۵۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((حدثنا نعيم قال. حدثنا ابن المبارك۔ عن حميد الطويل، عن انس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ (أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلُّوا صَلَاتَنَا، وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا، وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

وقال ابن ابى مريم: اخبرنا يحيٰى قال: حدثنا حميد قال: حدثنا انس عن النبى ﷺ وقال على بن عبدالله: حدثنا خالد بن الحارث قال. حدثنا حميد قال: سأل ميمون بن سياه انس بن مالك قال. يا أَبَا حَمْزَةَ، مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ؟ فقال مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَصَلّٰى صَلَاتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ.)) ❶

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے قتال کروں، جب تک وہ یہ نہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں۔ پس جب وہ یہ کہہ لیں اور ہماری طرح نماز پڑھنے لگیں اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کریں۔ اور ہمارے طریقہ سے جانور ذبح کریں تو ہم پر ان کے جان و مال حرام ہو گئے مگر کسی حق کے بدلے، اور اس کا حساب اللہ پر رہے گا۔ سیدنا میمون بن سیاہ رحمہ اللہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوحمزہ (یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کون سی چیز بندے کے خون اور مال کو حرام کر دیتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت

❶ صحيح بخارى كتاب الصلوة. باب فضل استقبال القبلة رقم: ٣٩٢، ٣٩٣، مسند احمد ١٣٠٥٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لائق نہیں اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح نماز پڑھے اور اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کھائے تو وہ ''مسلم'' ہے اور اس کا وہی حق ہے، جو ایک مسلم کا ہے اور اس پر وہی چیز لازم ہے جو ایک مسلم پر لازم ہے۔''

یہ حدیث ایک مسلم کے خدو خال کو واضح طور پر بیان کرتی ہے اور ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کون سی صفات ہیں کہ جو کسی شخص کو مسلم قرار دینے کے لیے ضروری ہیں۔ ان احادیث نے یہ واضح کر دیا کہ جس شخص میں مسلم والی مذکورہ صفات موجود ہوں تو وہ حقیقی مسلم ہے اور نبی ﷺ نے اسے واضح الفاظ میں مسلم قرار دیا ہے لیکن دوسری طرف مسعود احمد بی ایس سی صاحب رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ مسلم کو حقیقی مسلم ماننے ہی کے لیے تیار نہیں ہیں بلکہ اس کے نزدیک مسلم صرف وہی شخص ہے کہ جو موصوف کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کی قائم کردہ رجسٹرڈ جماعت المسلمین میں داخل و شامل ہو جائے اور جب تک کوئی شخص جماعت المسلمین رجسٹرڈ میں شامل نہیں ہوتا تو وہ موصوف کے نزدیک مسلم نہیں ہے چاہے قرآن و سنت اسے لاکھ مسلم کہیں لیکن موصوف کے نزدیک وہ ہرگز مسلم کہلانے کا حقدار ہی نہیں ہے۔ اب اس انتہا پسندی کو کیا کہا جائے؟

دراصل موصوف لوگوں کو قرآن و حدیث والا مسلم نہیں بنانا چاہتے بلکہ وہ انہیں اپنا مسلم وفرمانبردار اور اندھا مقلد بنانا چاہتے ہیں حالانکہ کسی شخص کو اسلام نے یہ اتھارٹی (uthority a) نہیں دی ہے کہ وہ لوگوں سے بیعت لے کر انہیں اپنا مطیع وفرمانبردار اور مرید بنا لے بلکہ بیعت کا اختیار صرف اور صرف مسلمین کے خلیفہ اور حاکم کو ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے شخص کا لوگوں سے بیعت کا مطالبہ کرنا اور ان سے بیعت لینا بدعت وضلالت و گمراہی ہے اور ایسے بدعتی اور مبتدع شخص سے دور رہنا ضروری ہے تاکہ وہ لوگوں کے دین و ایمان کو خراب و برباد نہ کر دے۔ مسلم کی صفات دوسری احادیث میں بھی بیان ہوئی ہیں جن میں سے چند ایک کو یہاں بیان کیا جاتا ہے تاکہ اس طرح ایک مسلم کا صحیح نقشہ اور خدوخال ابھر کر سامنے آ جائے اور لوگ مسلم کی تعریف معلوم کرنے کے لیے کسی مصنوعی امام کی کمی محسوس نہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيْلَهُمْ﴾ التوبة: ۵

((حدثنا عبدالله بن محمد المسندی قال حدثنا ابوروح الحرمی بن عمارة قال: حدثنا شعبة، عن واقد بن محمد قال سمعت ابی یحدث عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال (أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.))

باب اس آیت کی تفسیر میں (جو سورۃ براءۃ میں ہے) پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو (ان سے تعرض نہ کرو)۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نمازیں قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انھوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچالیا مگر اسلام کے حق سے اور ان (کے دل کی باتوں) کا حساب اللہ پر رہے گا۔ ❶

اسلام کے حق کا مطلب یہ ہے کہ مسلم ہو جانے کے بعد اگر وہ کسی کو قتل کرے گا تو قتل کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا، اور جو شخص اسلام کو قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے یا جو شخص شادی شدہ ہو کر زنا کا ارتکاب کرے گا تو اسے رجم (سنگسار) کیا جائے گا۔ ظاہر میں تو اس پر اسلام کے یہ احکام جاری ہوں گے لیکن اس کے دل کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی شخص بظاہر مسلم ہو مگر وہ دل سے ایمان نہ لایا ہو۔ یہی مطلب ہے

❶ صحیح بخاری کتاب الایمان ۲۵۔ مسلم ۱۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحسابهم على الله کا۔سورۃ التوبۃ کی آیت ۵ جو امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب میں ذکر فرمائی ہے، اس طرح کی دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾

[التوبة: ١١]

''پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی (مسلم) ہیں۔''

ایک حدیث میں ارکانِ اسلام کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔

(۲) ((حدثنا عبيد الله بن موسى قال: اخبرنا حنظلة بن ابي سفيان عن عكرمة بن خالد، عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ. شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.)) [1]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر اٹھائی گئی ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز کو قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اسلام ان پانچ ارکین اسلام سے عبارت ہے اور ظاہر ہے کہ جو شخص ان ارکان اسلام کو ادا کرے گا تو وہی مسلم ہوگا۔

☆.....☆.....☆

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان: ۸، مسلم: ۱۱٤۔ مسند احمد: ٦٣٠١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث جبریل علیہ السلام

ایک مشہور حدیث میں (جو حدیث جبریل کے نام سے مشہور ہے) رسول اللہ ﷺ نے اسلام، ایمان اور احسان کی تعریف بیان فرمائی ہے

((عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ. كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا. لَوْ لَقِيْنَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِيْ أَحَدُنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِيْ سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ وَأَنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنْ لَا قَدَرَ، وَالْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ. فَإِذَا لَقِيْتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ بَرِيْءٌ مِنْهُمْ وَأَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّيْ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن الاسلام فقال رسول الله ﷺ: الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت أن استطعت إليه سبيلا قال صدقت قال فعجبنا له يسئله ويصدقه قال فأخبرني عن الإيمان قال أن تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فأخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها بأعلم من السائل قال فأخبرني عن أمارتها قال أن تلد الأمة ربتها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان قال. ثم انطلق فلبثت مليا ثم قال لي يا عمر أتدري من السائل؟ قلت الله ورسوله أعلم قال فإنه جبريل أتاكم يعلمكم دينكم.)) ❶

''یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے بصرہ میں معبد جہنی نے انکار تقدیر کا قول اختیار کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبدالرحمٰن حمیری دونوں ایک ساتھ حج یا عمرہ کے لیے روانہ ہوئے اور ہماری خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی مل جائے جس سے ہم اس چیز کے متعلق دریافت کریں جو یہ لوگ تقدیر کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ اتفاق سے ہمیں سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد کو جاتے ہوئے مل گئے ہم دونوں نے انھیں دائیں اور بائیں طرف سے گھیر لیا۔ چونکہ میرا خیال تھا کہ میرا ساتھی گفتگو کا موقع مجھے ہی دے گا اس لیے میں نے کلام کرنا شروع کیا کہ اے ابو عبدالرحمٰن (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) ہماری طرف کچھ ایسے آدمی پیدا ہو گئے ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور علم کا شوق رکھتے ہیں اور یحییٰ نے

❶ صحیح مسلم کتاب الایمان رقم ۹۳۔ مسند احمد ج: ۱۹۱۔ مختصرا. ۳۶۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی مزید صفات بیان کیں۔ مگر ان لوگوں کا خیال ہے کہ تقدیر الٰہی کوئی چیز نہیں ہر بات بغیر تقدیر کے خود بخود ہو جاتی ہے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تمہاری ان لوگوں سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار اور قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ قسم کھایا کرتے تھے اگر ان میں سے کسی کے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو اور وہ سب کا سب راہ اللہ میں خرچ کر دیں تب بھی اللہ تعالیٰ ان کا یہ صدقہ قبول نہیں فرمائے گا تاوقتیکہ وہ تقدیر پر ایمان لے آئیں اس کے بعد فرمایا مجھ سے میرے والد سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے فرمایا ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص ہمارے سامنے آیا نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ بال سفر کا اس پر کوئی اثر نمایاں نہ تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ بالآخر وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے زانو بزانو ہو کر بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے اور عرض کیا اے محمد ﷺ مجھ کو یہ بتلائیے اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور استطاعت وقوت پر بیت اللہ کا حج کرے اس نے عرض کیا آپ ﷺ نے سچ فرمایا، ہمیں تعجب ہوا خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے اس کے بعد اس نے عرض کیا ایمان کے متعلق بتلائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کا اس کے فرشتوں کا اس کی کتابوں کا اس کے رسولوں کا اور قیامت کا یقین رکھو تقدیر الٰہی کو یعنی ہر خیر و شر کے مقدر ہونے کو سچا جانو، اس نے عرض کیا آپ ﷺ نے سچ فرمایا اس کے بعد دریافت فرمایا احسان کی حقیقت بتلائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا اچھا اب قیامت کے متعلق بتائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس سے سوال کیا گیا وہ سائل سے زیادہ اس بات سے واقف نہیں ہے۔ اس شخص نے عرض کیا اچھا قیامت کی علامات ہی بتا دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا علامات قیامت یہ ہیں کہ باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور برہنہ پا ننگے مفلس چرواہے اونچے اونچے محلات بنا کر اترائیں گے اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کچھ دیر تک ٹھہرا رہا پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس چیز سے بخوبی واقف ہیں فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔"

صحیح بخاری میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ان الفاظ میں آئی ہے، امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے

((بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ، وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ (٥٠) فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ دِيْنًا، وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيْمَانِ (٥٣) وَقَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾ (آل عمران: ٨٥).))

باب سیدنا جبریل علیہ السلام کا نبی ﷺ سے پوچھنا کہ ایمان کیا ہے اسلام کیا ہے احسان کیا ہے قیامت جانتے ہو (کب آئے گی) اور نبی ﷺ کا ان باتوں کو ان سے بیان کرنا پھر یہ فرمانا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمہارا دین تم کو سکھانے آئے تھے تو نبی ﷺ نے ان سب باتوں کو دین فرمایا اور اس باب میں اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی بیان ہے جو نبی ﷺ نے عبدالقیس (قبیلے) کے پیغام پہنچانے والوں کو ایمان کے معنی بتلائے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین چاہے گا تو وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اس کی طرف سے۔"

((حدثنا مسدد قال حدثنا اسماعيل بن ابراهيم، احبرنا ابو حيان التيمي، عن ابي زرعة، عن ابي هريرة قال. كان النَّبِيُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ مَاالْأَيْمَانُ؟ قَالَ. الأَيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ. وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ. قَالَ مَا الْإِسْلَامُ؟ قال الأَسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، قَالَ. مَا الْأَحْسَانُ؟ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَأَنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَأَنَّهُ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ. مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا. أَذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْأَبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فِي خَمْسٍ لَايَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ. الاية. ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ. رُدُّوْهُ، فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ، قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ مِنَ الْأَيْمَانِ.)) ❶

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں سیدنا جبریل علیہ السلام (انسانی شکل میں) تشریف لائے اور آپ سے ایمان کے متعلق سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر ایمان رکھے اور اس کے ملائکہ پر اور اس کی ملاقات پر اور اس

❶ بخاری کتاب الایمان رقم ۵۰، ۴۷۷۷۔ مسلم ۹۷۔ مسند احمد ۹۵۰۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یقین رکھے۔ سیدنا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو صرف ایک اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے، اور نماز کو قائم کرے اور فرض زکوۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ اس نے پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اللہ کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ پس اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ سمجھ لے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ اس کے متعلق نہیں جانتا۔ البتہ میں آپ کو قیامت کی نشانیاں بتا دیتا ہوں جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب کالے اونٹ چرانے والے لمبی لمبی عمارتوں پر فخر کریں گے اور قیامت (کا علم) ان پانچ باتوں میں سے ہے کہ جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر نبی ﷺ نے (سورۃ لقمان کی) یہ آیت (۳۴) پڑھی (جس کا ترجمہ ہے) بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ پھر آپ نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس لے آؤ لیکن لوگوں نے وہاں کسی کو بھی نہیں دیکھا۔ پس آپ نے فرمایا یہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی ﷺ نے ان تمام باتوں کو ایمان میں سے قرار دیا۔"

بخاری و مسلم کے علاوہ حدیث کی دوسری کتابوں میں یہ روایت زیادہ تفصیل سے آئی ہے اور ان روایات میں مسلم کی تعریف پوری وضاحت کے ساتھ موجود ہے چنانچہ سنن نسائی میں ہے کہ جب جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارکان اسلام کو بیان فرمایا جبریل نے یہ سن کر کہا

((أَذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ))

جب میں یہ کام کروں (ارکان اسلام کو مان لوں) تو میں نے یقیناً اسلام کو قبول کر لیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کیا میں مسلم بن گیا؟) آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں! جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ﷺ نے سچ فرمایا اور جب جبریل علیہ السلام نے ایمان کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ایمانیات کو بیان فرمایا، جبریل علیہ السلام نے یہ سن کر کہا

((فَأَذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اٰمَنْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ)) ❶

''پس جب میں یہ کام کروں (ایمانیات کو تسلیم کرلوں) تو میں نے یقیناً ایمان اختیار کیا (کیا میں مومن بن گیا؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جی ہاں۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔''

یہ حدیث سند کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے اور اس کی سند یوں ہے

((اخبرنا محمد بن قدامة عن جرير عن ابی فروة عن ابی زرعة عن ابی هريرة وابی در قال))

(۱) محمد بن قدامہ بن امین الہاشمی رحمہ اللہ ثقہ ہیں اور امام نسائی رحمہ اللہ اور امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ❷

(۲) محمد بن قدامہ رحمہ اللہ کے استاذ کا پورا نام جریر بن عبدالحمید بن قرط رحمہ اللہ ہے اور وہ کتب ستہ کے راوی ہیں۔ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ اور صحیح الکتاب ہیں۔ ❸ امام عجلی نے کہا کوفی ثقہ ہے، امام نسائی نے ثقہ کہا، امام حاکم نے کہا کہ وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

(۳) جریر رحمہ اللہ کے استاذ کا پورا نام عروہ بن الحارث الہمدانی الکوفی ابوفروۃ رحمہ اللہ

---

❶ سنن نسائی کتاب الایمان و شرائعہ، باب صفۃ الایمان والاسلام، ح ۴۹۹۱

❷ تقریب التہذیب ص ۳۱۶، طبع دار نشر الکتب الاسلامیہ گوجرانوالہ) امام نسائی رحمہ اللہ نے کہا لا بأس بہ۔ امام دارقطنی نے ثقہ کہا، امام ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے۔

❸ تقریب، ص ۵۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاکبر ہے۔ ❶

(٤) ابوفروہ رحمہ اللہ کے استاذ کا پورا نام ابوزرعہ بن عمرو بن جریر البجلی الکوفی ہے۔ یہ بھی کتب ستہ کا راوی ہے اور ثقہ ہے۔ ❷ امام ابن معین نے انہیں ثقہ کہا اور ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے۔

(٥) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ یہ دونوں بزرگ مشہور صحابی ہیں۔ پس اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو اسی سند سے روایت کیا ہے (کتاب خلق افعال العباد ص ۲۵ دوسرا نسخہ ص ۳۷ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت) البتہ امام نسائی رحمہ اللہ نے یہ حدیث اپنے استاد محمد بن قدامہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے استاد محمد بن سلام رحمہ اللہ سے اور محمد بن سلام رحمہ اللہ بھی ثقہ اور ثبت ہیں اور صحاح ستہ کے مرکزی راوی ہیں (تقریب ۳۰۱) جبریل کے سوال اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات نے ایک مسلم اور مومن کی تعریف کو پوری وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ لہٰذا اب مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔ مسند احمد میں شہر بن حوشب رحمہ اللہ کی تین روایات (ص ۳۱۹، ج ۱۔ ص ۱۳۹، ج ۴۔ ص ۱۹۴ ج ۴) میں موجود ہیں جو انھوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابوعامر الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں اور یہ روایات سنن نسائی کی روایات کی تائید کرتی ہیں اور شہر بن حوشب رحمہ اللہ کو بعض نے مختلف فیہ قرار دیا ہے، لیکن حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ''اس شخص کا صدق وعلم نا قابل تردید ہے اور اس (کی حدیث) کے ساتھ حجت پکڑنا راجح ہے (سیر اعلام النبلاء ۳۷۱، ج ۴) بہر حال شواہد ومتابعات میں ان کی روایات کو پیش کرنا بالکل صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے ان سے مقرونا اپنی صحیح مسلم (۵۳۴۸) میں روایت لی ہے۔ ان روایات کا تذکرہ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ

---

❶ یہ بخاری، مسلم، ابوداؤد اور سنن نسائی کا راوی ہے اور ثقہ ہے۔ (تقریب: ۲۳۸)۔ امام ابن معین نے ثقہ کہا اور ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے۔

❷ تقریب، ص: ٤٠٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے بھی کیا ہے۔ (مجمع الزوائد ج ۸، ص ۳۸ تا ۴۰) الاستاذ حافظ زبیر علیزئی رحمہ اللہ نے شہر بن حوشب پر ایک تحقیقی مضمون بعنوان ''عون الرب فی توثیق شہر بن حوشب'' تحریر کیا ہے اور ان پر جرح و تعدیل کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں شہر بن حوشب ثقہ عند الجمہور اور حسن الحدیث راوی تھے اور اگر ان سے عبدالحمید بن بھرام روایت کریں تو وہ روایت زیادہ قوی اور حسن لذاتہ ہوتی ہے۔ (ماہنامہ الحدیث حضرو شمارہ نمبر ۶۳، ص ۴۷) سنن نسائی، مسند احمد وغیرہ کے علاوہ حدیث کی دیگر کتابوں میں یہ روایات اور زیادہ وضاحت کے ساتھ آئی ہیں چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ، سیدنا عمر الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

((بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْأَسْلَامُ؟ قَالَ أَنْ تَسْلِمْ وَجْهَكَ لِلّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتُحِجَّ الْبَيْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ بِعُرَى الْأَسْلَامِ فَأَذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَّقْتَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.)) ❶

''ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ اس دوران میں ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا پس اس نے کہا: اے اللہ کے رسول اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے آپ کو اللہ کا مطیع اور فرمانبردار بنا اور نماز قائم کر اور زکوۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ اس شخص نے کہا آپ ﷺ مجھے اسلام کی بنیادی باتوں کی خبر دیں کہ اگر میں ان پر عمل کرنے لگوں تو کیا میں مسلم ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اس شخص نے کہا آپ ﷺ نے سچ فرمایا اور (راوی نے پوری) حدیث بیان کی۔''

مکمل حدیث میں مسلم نام کے علاوہ مومن نام کا ذکر بھی موجود ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ حدیث جبریل علیہ السلام کو مختلف

❶ کتاب خلق افعال العباد ۲۶، طبع مکہ مکرمۃ، دوسرا نسخہ ص ۳۷، ۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرق سے بیان کرنے سے پہلے فرماتے ہیں:

((وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِجِبْرِيْلَ حِيْنَ سَأَلَهُ عَنِ الْأَيْمَانِ قَالَ: تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قَالَ: فَأَذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَنَا مُؤْمِنٌ؟ قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: مَا الْأِسْلَامُ قَالَ: تَشْهَدَ أَنْ لَّا أَلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَكَرَهُ قَالَ: أَذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: فَسَمّٰى الْأَيْمَانَ وَالْأِسْلَامَ وَالشَّهَادَةَ وَالْأَحْسَانَ.)) [1]

''اور جب جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: تو ایمان لا اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر، جبریلؑ نے کہا کہ جب میں یہ کام کروں تو کیا میں مومن ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، پھر جبریل علیہ السلام نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اس بات کی شہادت دے کر اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اور آپ ﷺ نے (اسلام کے دوسرے ارکان کا) ذکر فرمایا جبریل علیہ السلام نے پوچھا کہ میں یہ کام کروں تو کیا میں مسلم ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں: ابوعبداللہ رحمہ اللہ (یہ امام بخاری کی کنیت ہے) فرماتے ہیں کہ پس اسلام، ایمان، شہادت اور احسان کا نام رکھا گیا ہے۔''

سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اس کی سند امام بخاری نے یوں بیان کی ہے:

((حدثنا: ابو النعمان، ثنا حماد بن زيد، ثنا مطر الوراق عن عبدالله بن بريده عن يحى بن يعمر: سمع عبدالله بن عمر

[1] ایضاً، ص: ۲۵، دوسرا نسخہ ص: ۳۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن عمر رضی اللہ عنہ .))

(۱)..... ابوالنعمان رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد ہیں اور ان کا پورا نام محمد بن الفضل السدوسی ابوالنعمان البصری رحمہ اللہ ہے، ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''وہ ثقہ، ثبت ہیں (تقریب ص ۳۱۵) کتب ستہ میں ان کی روایات موجود ہیں۔ تقریب میں ابوالنعمان کی کنیت ابوالفضل چھپ گئی جو غلط ہے اور وہ تغیر فی آخر عمرہ بھی ہیں لیکن ان کی یہ روایت بالکل محفوظ ہے۔

(۲)..... ابوالنعمان رحمہ اللہ کے استاذ حماد بن زید بن درہم الازدی الجہضمی ابواسماعیل البصری رحمہ اللہ ہیں یہ بھی ثقہ اور ثبت ہیں اور کتب ستہ کے مرکزی راوی ہیں۔ ❶

(۳)..... حماد بن زید رحمہ اللہ کے استاذ مطر ابن طہمان الوراق السلمی رحمہ اللہ ہیں اور یہ حسن الحدیث ہیں البتہ یہ عطاء سے روایت کرنے میں ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔ (تہذیب ج ۱۰، ص ۱۶۸) اور یہ حدیث عطا کے واسطے سے نہیں ہے اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ ان پر کی گئی جرح کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں ''پس مطر صحیح مسلم کے راوی ہیں اور ان کی حدیث حسن ہوتی ہے۔'' (میزان ۱۲۷، ج ۴)، اور دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

((الامام الزاهد الصادق .)) ❷

اور آگے فرماتے ہیں:

ان کی حدیث درجہ حسن سے کم نہیں ہے اور امام مسلم نے ان کے ساتھ حجت پکڑی ہے اور یہ صحیح مسلم کے علاوہ ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ کے بھی راوی ہیں اور کسی محدث نے انھیں کثیر الخطا نہیں کہا بلکہ ابن حبان رحمہ اللہ تک نے انھیں ربما اخطاء (کبھی کبھی خطا کر جاتا ہے) کہا ہے۔ ❸ اور کبھی غلطی کا ہو جانا ثقہ ہونے کے منافی نہیں کیونکہ غلطی سے کون بچا ہے؟ معلوم ہوا کہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے انھیں تقریب میں کثیر الخطا لکھ دیا ہے تو

---

❶ تقریب، ص: ۸۲

❷ سیر اعلام النبلاء ج ۵ ص ۴۵۳ ❸ کتاب الثقات، ص ۴۳۵، ح ۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ان کا وہم ہے ورنہ وہ تہذیب میں کسی نہ کسی محدث کا قول اس سلسلہ میں ضرور نقل فرماتے لیکن وہاں انھوں نے ایسی کوئی بات نقل نہیں فرمائی۔

(۴).....مطر الورّاق رحمہ اللہ کے استاذ عبداللہ بن بریدہ ابن الحصیب رحمہ اللہ الاسلمی ابوسہل المروزی ہیں یہ ثقہ ہیں اور صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ ❶

(۵)..... عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ کے استاذ یحییٰ بن یعمر البصری رحمہ اللہ بھی ثقہ اور صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ ❷

(٦)..... یحییٰ بن یعمر البصری رحمہ اللہ کے استاذ سیّدنا عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں اور وہ یہ حدیث اپنے والد محترم سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ پس یہ حدیث حسن ہے اور اس حدیث کے بہت سے شواہد بھی ہیں جو اسے صحیح کے درجے تک پہنچا دیتے ہیں۔

اس مضمون کی ایک تفصیلی روایت طبرانی کبیر میں بھی موجود ہے جو سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے اور جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے ارکان اسلام کا ذکر فرمایا تو یہ سن کر جبریل علیہ السلام نے کہا:

((فَأَذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَّقْتَ .))

''پس جب میں یہ کام کروں (ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو جاؤں) تو کیا میں مسلم ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، جبریل علیہ السلام نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔''

اور ایمانیات کے ذکر کے بعد جبریل علیہ السلام نے پوچھا:

((فَأَذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَنَا مُؤْمِنٌ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَّقْتَ .))

''پس جب میں یہ کام کروں (ایمانیات کو دل سے تسلیم کرلوں) تو کیا میں مؤمن ہوں؟ آپ نے فرمایا: جی آیا، جبرئیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے سچ کہا۔''

---

❶ تقریب، ص: ۱٦۸.

❷ تقریب، ص: ۳۸۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور احسان کے ذکر کے بعد جبریل نے پوچھا:

((فَأَذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَنَا مُحْسِنٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ)) ❶

''پس جب میں یہ کام کروں تو کیا میں محسن ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں، جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔''

اس حدیث کی مزید تائید مسند احمد (ص ۱۰۷، ج ۲) میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہی کی روایت سے اور کتاب خلق افعال العباد ص ۲۶ میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے۔ لیکن مسند احمد کی روایت میں علی بن زید اور خلق افعال العباد میں الضحاک بن نبراس ضعیف ہیں البتہ یہ روایات اوپر والی روایات کی تائید کرتی ہیں اور اس طرح یہ روایت مفہوماً درجہ تواتر تک پہنچتی ہے (واللہ اعلم بالصواب)۔ ان تمام احادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مسلم وہ ہے جو ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو اور جو ایمانیات کو دل کی سچائی سے تسلیم کرتا ہو وہ مومن ہے، اور جو خلوص نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کرتا ہو وہ محسن ہے گویا اس حدیث میں مسلم کے دو مزید ناموں کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ یعنی مومن اور محسن، اب جب ارکان اسلام پر عمل پیرا ہونے والے شخص کو اسلام نے مسلم ہونے کا پروانہ دے دیا ہے تو کوئی شخص اپنے مخصوص اور خود ساختہ نظریات کا سہارا لے کر اسے اسلام سے خارج نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس کے مسلم ہونے کی نفی کر سکتا ہے ان احادیث کے علاوہ اس سلسلہ کی اور بھی متعدد احادیث ذکر کی جا سکتی ہیں، البتہ اس بحث کو مختصر کرتے ہوئے ایک آخری حدیث پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ایک لونڈی کا واقعہ بیان ہوا ہے جس سے یہ مسئلہ اور بھی نکھر کر سامنے آ جاتا ہے لہٰذا اس حدیث کا نقل کرنا ضروری ہے حدیث یہ ہے

''سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ایک لونڈی تھی جو احد اور مقام جوانیہ کی جانب میری بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک دن جب میں نے اپنی

---

❶ رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون (مجمع الزوائد ص ۴۱، ج ۱ طبع بیروت، وقال الاستاد زبیر علی زئی رواہ الطبرانی فی الکبیر: ۱۲/ ۴۳۰، ۴۳۱، رقم ۱۳۵۸۱، واسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بکریوں کا جائزہ لیا (تو ان میں ایک بکری غائب تھی کیونکہ) بھیڑیا ایک بکری اٹھا کر لے گیا تھا اور میں ایک انسان ہوں مجھ کو بھی اسی طرح غصہ آیا جس طرح اور آدمیوں کو غصہ آتا ہے اور میں نے اس کو بہت مارنا چاہا لیکن میں نے صرف ایک ہی تھپڑ پر اکتفا کیا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بڑا (گناہ) خیال کیا میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں اس لونڈی کو آزاد کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس لونڈی کو میرے پاس لے آ، چنانچہ میں اس کو لے آیا۔''

((فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَآءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَأَنَّهَا مُؤْمِنَةٌ.)) ❶

''پس آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں، آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کردو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ نے ایک لونڈی کو جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ پر ایمان کا اظہار ہی کیا تھا مؤمنہ قرار دے دیا۔ موجودہ دور کے بہت سے فرقے اللہ تعالیٰ کو آسمانوں کے اوپر عرش پر مستوی نہیں مانتے اور اس عقیدہ کا وہ انکار کرتے ہیں ان کا کہنا ہوتا ہے کہ اللہ ہر جگہ ہے اور اس طرح وہ اپنے ایمان ہی کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے عرش سے اوپر ہے جبکہ اس کا علم ہر جگہ اور کوئی چیز اس کے علم، بصر، سمع کی دسترس و گرفت سے باہر نہیں ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر سچے دل سے ایمان لائے گا اور اس کے عقائد و اعمال کتاب و سنت کے مطابق ہوں گے تو وہی سچا اور حقیقی مسلم ہوگا، ورنہ بصورت دیگر وہ صرف نام ہی کا

---

❶ صحيح مسلم كتاب المساجد باب ٧، رقم. ١١٩٩، مشكوٰة المصابيح ص ٩٨٥، الرقم: ٣٣٠٣، ج ٢، طبع بيروت.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم ہوگا اور مسلمین کی مردم شماری میں اگرچہ اس کا شمار ہوسکتا ہے لیکن عنداللہ وہ مسلم نہیں ہوسکتا اور اس کی سب سے بڑی مثال نبی ﷺ کے دور کے منافقین ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ۝﴾

[البقرہ: ۸ ـ ۹]

''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ دھوکا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے اور وہ نہیں دھوکا دیتے لیکن اپنے آپ کو اور وہ نہیں سمجھتے۔''

ان منافقین نے بھی اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا اور اسلامی معاشرے میں مسلم بنے پھرتے تھے یہی نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو مومن بھی کہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے مومن ہونے کی نفی فرمادی۔ البتہ اسلام کا دعویٰ کرنے کی بنیاد پر وہ (برائے نام) مسلم قرار پائے۔

ایک موقع پر نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا

((أَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ.)) ❶

''مجھے گنتی کر کے بتاؤ کہ اس وقت ان لوگوں (مسلمین) کی تعداد کتنی ہے جو اسلام کا نام لیتے ہیں۔''

دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

((أُكْتُبُوْا لِيْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ.)) ❷

''مجھے ان لوگوں کے نام لکھ دو لوگوں میں سے جو اسلام کا نام لیتے ہیں یعنی مسلم ہیں۔''

---

❶ مسلم كتاب الايمان، باب: ٦٧، رقم٣٧٧، مسند احمد: ٢٣٢٥٩.

❷ بخاری كتاب الجهاد باب كتابة الامام الناس، رقم: ٣٠٦٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم کے علاوہ دوسرے نام بھی اللہ تعالیٰ ہی نے رکھے ہیں

موصوف: اپنی ناسمجھی یا ہٹ دھرمی کی بناء پر سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف مسلم رکھا ہے اور اس نام کے سوا اگر ہمیں کسی اور نام سے یاد کیا یا پکارا گیا تو وہ نام درست نہ ہوگا بلکہ دوسرے تمام نام فرقہ وارانہ ہیں اور اس دعویٰ کی انھوں نے کوئی واضح دلیل پیش نہیں کی۔ یہ مسلم اصول ہے:

((كَثْرَةُ الْأَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلٰى شَرْفِ الْمُسَمّٰى وَفَضْلِهٖ وَمَجْدِهٖ.))

''ناموں کی کثرت مسمیٰ کے شرف، فضیلت اور بزرگی پر دلالت کرتی ہے۔''

اہل عرب کی یہ عادت تھی کہ وہ ایک چیز کے کئی کئی نام رکھتے تھے مثلاً تلوار، گھوڑے، اونٹ وغیرہ کے بے شمار نام عربی ادب کی کتابوں میں ملتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء:

اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ [الاعراف: ۱۸۰]

''اور اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں پس اسے ان ہی ناموں کے ساتھ پکارو۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ﴾

[بنی اسرائیل: ۱۱۰]

''(اے نبی ﷺ) ان سے کہو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر پکارو، جس نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بھی پکارو اس کے لیے اچھے اچھے نام ہیں۔"

قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے ناموں کا ذکر موجود ہے مثلاً الرحمٰن، الملک، القدوس، السلام، المؤمن وغیرہ وغیرہ اور مشہور حدیث میں ہے

((عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ انّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ أَسْمَا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❶

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ننانوے، ایک کم سو نام ہیں، جو انہیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام تو اللہ ہی ہے جب کہ باقی تمام نام وصفی یا صفاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کو بھی نام ہی قرار دیا ہے تو موصوف اللہ تعالیٰ کے ناموں کے متعلق کیا کہیں گے؟

رسول اللہ ﷺ کے اسماء:

رسول اللہ ﷺ کا مشہور نام "محمد ﷺ" ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ [الفتح: ۲۹]

"محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

اور دوسرے مقام پر ہے

﴿وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ﴾ [محمد: ۲]

"اور وہ ایمان لائے اس پر جو نازل کیا گیا محمد (ﷺ) پر۔"

(نیز ملاحظہ فرمائیں: آل عمران: ۱۴۴، الاحزاب: ۴۰)

لیکن قرآن کریم میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی بتایا ہے کہ محمد ﷺ کا نام احمد (ﷺ) بھی ہے۔

---

❶ متفق علیه المشکوٰة ص ۷۰۷، ج۲، رقم: ۲۲۸۷، بخاری: ۲۷۳۶، مسلم کتاب الذکر باب ۲،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ [الصف: ٦]

''اور جب کہا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور میں اپنے سے پہلے نازل کردہ کتاب تورات کی تصدیق کرنے والوں میں سے ہوں اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول ﷺ کی جو آئے گا۔ میرے بعد اس کا نام احمد ہوگا۔''

موصوف جس طرح ھو سما کم المسلمین سے صرف مسلم نام ثابت کرتے ہیں تو انھیں کے طرز استدلال پر ہمیں محمد رسول اللہ کے بجائے اب احمد رسول اللہ کہنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ آیت واضح طور پر ثابت کر رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا نام احمد ہے کیونکہ اس کے الفاظ ہو سما کم کی طرح اسمہ احمد ہیں جو بتا رہے ہیں کہ آپ کا نام احمد ﷺ ہے اور قرآن کریم کی کسی آیت میں اسم محمد ﷺ کے نام ہونے کی صراحت موجود نہیں ہے۔ لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آپ ﷺ جتنا محمد ﷺ کے نام سے مشہور ہیں اتنا احمد ﷺ کے نام سے نہیں۔ نبی ﷺ کے مزید ناموں کی تصریح بھی احادیث میں موجود ہے چنانچہ اس سلسلہ کی ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں: اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب قائم کیا ہے۔

باب ما جاء في اسماء رسول اللّٰه ﷺ و قوله عزو جل: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ﴾ وقوله: ﴿مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ [الصف: ٦]

''باب رسول اللہ ﷺ کے ناموں کا بیان (سورۃ فتح آیت ۲۹ میں ہے) محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں (صحابہ کرام) وہ کافروں پر سخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور سورۃ صف میں ہے: میرے بعد جو رسول آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔''

((حدثنا ابراهيم بن المنذر قال: حدثني معن، عن مالك، عن ابن شهاب، عن محمد بن جبير بن مطعم، عن ابيه ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ: وَاَنَا الْمَاحِيَ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ.)) ❶

''سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں اور احمد ہوں، اور ماحی یعنی مٹانے والا ہوں، اللہ تعالیٰ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں۔ لوگ میرے بعد حشر کیے جائیں گے۔ (اٹھائے جائیں گے) اور میں عاقب ہوں۔ (خاتم النبیین۔ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا)۔''

اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ اول المسلمین ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کے ناموں میں ''مسلم'' نام کا کوئی تذکرہ نہیں ہے؟ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟

اسی طرح قرآن کریم کے بھی بہت سے نام ہیں مثلاً قرآن، فرقان، ذکر، کتاب اللہ وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ماننے اور چاہنے والے مسلمین کو دیگر کئی ناموں سے بھی پکارا ہے جس کی وضاحت قرآن کریم اور احادیث میں موجود ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ کے بعض دلائل ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا الحارث بن الحارث ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فَاَدْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

❶ بخاری کتاب المناقب باب ۱۷، رقم: ۳۵۳۲، مسلم: ۶۱۰۶، مسند احمد: ۱۶۷۳۴.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عِبَادَ اللّٰهِ .)) ❶

''سو پکارو تم اللہ کی پکار کے موافق اس نے نام رکھے تمہارے مسلمین، مومنین، عباداللہ۔''

حدیث رسول میں موصوف کی تحریف:

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نام مسلمین، مؤمنین، اور عباداللہ رکھے ہیں اور یہ حدیث چونکہ موصوف کے دعویٰ کا منہ توڑ جواب ہے لہٰذا موصوف کو مجبوراً اس حدیث میں تحریف کرنا پڑی، چنانچہ موصوف کی ہیرا پھیری ملاحظہ فرمائیں:

حکم رسول: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جاہلیت کی پکار ''پکاری وہ اہل دوزخ میں سے ہے۔'' ایک شخص نے پوچھا ''اے اللہ کے رسول ﷺ، اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے۔'' پھر فرمایا:

((فَادْعُوا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِي سَمَّكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَاللّٰهِ .)) ❷

''لہٰذا (مسلمین کو ان ہی القاب سے پکارو جن القاب سے اللہ نے، جس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے، پکارا ہے، یعنی مؤمنین، اللہ کے بندے۔''

اللہ اللہ، جب، القاب تک بدلنے کی اجازت نہیں تو نام بدلنا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ لوگوں نے نام بدل ڈالا اور پھر اس پر فخر بھی کر رہے ہیں۔ بتائیے کیا آپ اپنے آپ کو صرف مسلم کہنے کے لیے تیار ہیں؟ ❸

---

❶ رواہ الترمذی فی ابواب الامثال ص ۱۱۵، ج ۲، ح: ۲۸۶۳، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب و رواہ ابو یعلی الموصلی فی مسندہ (ص ۱۴۲، ج ۳) وقال الشیخ حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح وصححہ الالبانی وعلی رئی۔ مشکوٰۃ: ۳۶۹۴، صحیح الجامع: ۱۷۲۴.

❷ رواہ الترمذی فی ابواب الامثال وصححہ.

❸ ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم، ص: ۸۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جناب حافظ سلیمان صاحب رحمہ اللہ اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

مسعود صاحب پر فارسی کی کہاوت صادق آتی ہے۔ چہ دلاوراست دزدے کہ در دست چراغ دارد۔ انھوں نے یہ ترجمہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل سے نکال کر کیا ہے۔ ایک معمولی عربی جاننے والا بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ المسلمین، المومنین، عباداللہ تینوں اسم سما کم کے بعد آئے ہیں۔ اگر نام ہیں تو تینوں نام ہیں۔ اگر القاب ہیں تو تینوں کا ایک ہی حکم ہے مگر مسعود صاحب نے بڑی ڈھٹائی سے مسلمین کو نام مومنین اور عباداللہ کو القاب بنایا ہے تاکہ انہیں کوئی یہ نہ کہہ سکے مسلمین نام سے جماعت المسلمین بنائی ہے تو مومنین نام سے جماعت المومنین کیوں نہیں بناتے عباداللہ نام سے جماعت عباداللہ قائم کیوں نہیں کرتے اور نام صرف مسلمین ہی نہیں بلکہ مومنین اور عباداللہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کے رکھے ہوئے نام ہیں۔ ❶

مسند احمد میں یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے

((فَادْعُوا الْمُسْلِمِيْنَ بِأَسْمَائِهِمْ بِمَا سَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)) ❷

''پس تم مسلمین کو ان کے ان ناموں کے ساتھ پکارو کہ جو نام اللہ عزوجل نے ان کے رکھے ہیں یعنی مسلمین، مومنین اور عباداللہ۔''

اس روایت میں موصوف کی وہ تاویل نہیں چل سکتی جو انھوں نے اوپر والی روایت میں کی تھی بلکہ یہ روایت موصوف کی تحریف کا بیچ چوراہے میں بھانڈا پھوڑتی ہے گویا حدیث کے ان الفاظ کی وضاحت خود اسی حدیث کے دوسرے طریق کے ذریعے سے ہوگئی اور اس طرح اس حدیث ہی سے ثابت ہوگیا کہ موصوف نے ترجمہ میں زبردست خیانت کی ہے۔

نیز اس حدیث میں اسماء، اسم کی جمع ہے جس کا اطلاق تین اور تین سے زیادہ ناموں پر ہوتا ہے پس اسی حدیث ہی سے ثابت ہوگیا کہ ایک مسلم کے کئی نام ہیں۔ ایک اور روایت

---

❶ تحریف احادیث نبوی ﷺ، ص ۸۔

❷ مسند احمد، ج: ٤، ص ۱۳۰، ۲۰۲، واسنادہ صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((وَلٰكِنْ تَسَمُّوْا بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ .)) ❶

''اور لیکن نام رکھو تم اللہ کے (رکھے ہوئے) نام کے موافق اس نے نام رکھے تمہارے مسلمین، مومنین۔''

اس روایت میں علامہ ہیثمی رحمہ اللہ یا کاتب سے عباداللہ کے الفاظ چھوٹ گئے ہیں جبکہ مسند احمد اور مصنف عبدالرزاق میں یہ الفاظ موجود ہیں اور دوسری روایت میں بھی یہ الفاظ موجود ہیں۔ مسند احمد اور مصنف عبدالرزاق کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((وَلٰكِنْ تَسَمُّوْا بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ .)) ❷

''اور لیکن نام رکھو تم اللہ کے (رکھے ہوئے) نام کے موافق اس نے نام رکھے تمہارے عباداللہ، مسلمین، مؤمنین۔''

یہ تمام روایات سنن ترمذی کی روایت کے مفہوم کو متعین کرتی ہیں اور موصوف کی باطل تاویل اور تحریف کو رد کرتی ہیں۔ مزید برآں اس روایت سے واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمین کے علاوہ بھی ہمارے بہت سے نام رکھے ہیں۔ جن سے دو مزید ناموں کا اس روایت میں ذکر موجود ہے۔

یہ حدیث سیدنا الحارث بن الحارث ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ حدیث کی مختلف کتابوں میں موجود ہے چنانچہ علامہ حسین سلیم اسد

---

❶ رواه احمد ورجاله ثقات رجال الصحيح خلا علي بن اسحق السلمي وهو ثقة ورواه الطبراني با ختصار۔ مجمع الزوائد ص ٢١٧، ج ٥.

❷ مسند احمد ص ٣٣٤، ج: ٥، وقال الالباني: واسناده صحيح۔ مشكوة ص ٦٥، ج ١، مصنف عبدالرزاق ص ٣٤١، ج: ١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند ابو یعلیٰ الموصلی (ص ۱۴۲، ج ۳) کی روایت کی تخریج کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

اس حدیث کی سند صحیح ہے اور ابن طہمان رحمہ اللہ نے اس حدیث کو مشیخہ (ص ۲۰۰) میں، ابوداؤد الطیالسی رحمہ اللہ نے اپنی مسند (ص ۵۳، ۵۴، ج ۲) حدیث نمبر ۲۱۴۸) میں، امام الترمذی رحمہ اللہ نے کتاب الامثال (۲۸۶۷، ۲۸۶۸) میں، امام بخاری رحمہ اللہ نے التاریخ (ص ۲۶۰، ج ۲) میں، ابن سعد رحمہ اللہ نے دو سندوں سے، امام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک (ص ۱۱۷، ۲۳۶، ۴۲۱، ج ۱) میں، اور انہوں نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ الذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند (ص ۱۳۰، ۲۰۲، ج ۴) میں اور ابن الاثیر رحمہ اللہ نے اسد الغابہ (ص ۳۸۳، ج ۱) میں اور ابن خزیمہ رحمہ اللہ (ح ۹۳۰) نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور امام الترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے مصنف عبدالرزاق (۲۰۷۰۹)۔ (حاشیہ مسند ابی یعلی الموصلی ص ۱۴۲، ۱۴۳، ج ۳)

اور علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کئی مقامات پر صحیح قرار دیا ہے چنانچہ وہ ایک مقام پر فرماتے ہیں

((هذا الحديث صحيح الاسناد بلاشك)) ❶

''یہ حدیث بلاشک صحیح الاسناد ہے۔''

عبداللہ نام: اس حدیث سے جہاں یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم، مومن رکھا ہے وہاں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام عبداللہ بھی رکھا ہے اور ایک حدیث میں ہے ''اللہ کے نزدیک تمہارے ناموں میں بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں'' (مسلم، مشکوٰۃ ج ۳، ص ۱۳۴۴، ح ۴۷۵۲) اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں چھ مقامات پر نبی ﷺ کو عبدہ (اس (اللہ) کا بندہ) اور دو مقامات پر عبدنا (ہمارا بندہ)، ایک مقام پر عبد اور ایک مقام پر عبداللہ کہہ کر آپ کا ذکر فرمایا ہے مثلاً

﴿وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ (الجن ۱۹)

❶ صحيح الجامع الصغير و زيادته، ص ۳۵۶، ح ۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور یہ کہ جب عبداللہ (اللہ کا بندہ) اس کو پکارنے اور (اس کی عبادت کرنے) کے لیے کھڑا ہوا تو لوگ اس پر ٹوٹ پڑنے کے لیے تیار ہو گئے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾ [الزمر: ٣٦]

''کیا اللہ اپنے بندے (محمد ﷺ) کے لیے کافی نہیں ہے؟''

اور نبی ﷺ نے ان ارشادات پر اس طرح عمل فرمایا کہ آپ نے اپنے خطوط میں اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ عبداللہ نام تحریر فرمایا۔ چنانچہ آپ نے کافر بادشاہوں کو جو خطوط تحریر فرمائے اس میں آپ نے اپنے نام کے ساتھ عبداللہ نام بھی تحریر فرمایا، مثلاً قیصر روم، ہرقل کو جو خط آپ نے ارسال فرمایا تھا، اس میں آپ نے لکھا، من محمد عبداللہ ورسولہ (صحیح بخاری، کتاب الوحی ح: ٧) ظاہر ہے کہ آپ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا اور آپ ہی اس کی تعبیر وتاویل کو بہتر طور پر سمجھتے تھے اگر ہوسکا کم المسلمین کا وہ مطلب ہوتا جو موصوف نے سمجھا ہے تو نبی ﷺ اپنے خطوط میں تحریر فرماتے۔ من محمد مسلم و رسول اللہ۔'' اور خود موصوف بھی اپنے خطوط میں ''مسعود احمد عبداللہ'' لکھا کرتے ہیں جبکہ موصوف کو چاہئے تھا کہ وہ ''مسعود احمد مسلم'' لکھتے کیونکہ عبداللہ لکھنے سے وہ بھی کہیں فرقہ واریت کے عمیق غار میں نہ جا گریں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ کو موصوف نے بھی نام تسلیم کرلیا ہے، کسی نے سچ کہا ہے کہ ''کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔''

اس سلسلہ کی ایک دوسری حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ ایک حدیث میں نبی ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا:

((لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.)) ❶

---

❶ متفق علیہ مشکوٰۃ ج٣، ص ١٣٧٢، رقم ٤٨٩٧، بخاری ٣٤٤٥، ٦٨٣٠، مسند احمد ١٥٤ ولیس موجود فی مسلم.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''تم مجھے میرے مرتبہ و مقام سے نہ بڑھانا جیسا کہ عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بڑھایا (اور بڑھاتے بڑھاتے اللہ کا بیٹا بنا ڈالا) میں تو صرف اس کا بندہ ہوں، پس تم مجھے عبداللہ (اللہ کا بندہ) اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہو۔'' ❶

اور شہادتین میں ایک مسلم اس طرح توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.)) ❷

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔''

اسی طرح اذان میں بھی ان کلمات کو دن میں پانچ مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔ ❸

اور جب کوئی کافر بھی اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے تو وہ بھی ان کلمات کو پڑھ کر مسلم بن جاتا ہے معلوم ہوا کہ مسلم وہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عبداللہ نام پر بھی ایمان رکھے اور ایک حدیث میں ہے

www.kitabosunnat.com

((مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ.)) ❹

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی اور سچا الٰہ نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور

---

❶ بخاری: ٥٤٤٣، مسلم: ١٩٦١.

❷ مسلم: ٥٥٤، مشكاة: ٢٨٩.

❸ مسلم: ٨٤٢، مشكاة: ٦٤٢.

❹ بخاری ٣٤٣٥، مسلم ١٤٠، ١٤١۔ مسند احمد ٢٢٦٧٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام، اللہ کے بندے اور اس کے رسول، اس کی باندی کے بیٹے، اور اس کا کلمہ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی روح ہیں، اور جنت اور جہنم حق ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔"

لیجئے جناب، عبداللہ نام پر اعتقاد رکھنے والے شخص کو جنت کا مژدہ بھی سنا دیا گیا بلکہ صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ وارد ہیں:

((اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَآءَ .))

"اللہ تعالیٰ اسے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے بھی چاہے گا داخل کرے گا۔"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام اور اپنے نیک بندوں کو اکثر مقامات پر عبد کے نام سے یاد کیا ہے اور یہ نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا پیارا اور محبوب ہے کہ اس نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اسی نام سے یاد کیا ہے۔ مثلاً نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، خضر علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عبد کے نام سے یاد کیا ہے: سلیمان علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام دونوں کے متعلق الگ الگ آیات میں ارشاد ہے:

﴿نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝﴾ [ص: ۳۰ ـ ٤٤]

"بہترین بندہ، اپنے رب کی طرف بہت رجوع کرنے والا۔"

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہونے کے بعد ماں کی گود میں اعلان فرما دیا:

﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۖ﴾ [مریم: ۳۰]

"فرمایا! بے شک میں عبداللہ (اللہ کا بندہ) ہوں۔"

اور اسطرح اپنے متعلق عقیدہ نور من نور اللہ ہونے کی نفی بھی فرما دی اور اسی مشرکانہ عقیدہ کے پیش نظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک موقع پر اپنی امت کو متنبہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندہ ہونے کی صراحت فرمائی جیسا کہ حدیث میں گزر چکا اور دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ﴾

[النساء: ۱۷۲]

''مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ مقرب ترین فرشتے اس کو اپنے لیے عار سمجھتے ہیں۔''

اور ایک مقام پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا ان الفاظ کے ساتھ ذکر فرمایا:

﴿وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝﴾ [الصافات: ۱۷۱ ـ ۱۷۳]

''اور اپنے بھیجے ہوئے بندوں (رسولوں) سے ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر ہی غالب ہو کر رہے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو عبادنا (ہمارے بندے) کہہ کر اگر ان کا ذکر کیا ہے تو اکثر مقامات پر اہل ایمان کو بھی عبادی (میرے بندے) کہہ کر مخاطب فرمایا ہے، مثلاً:

﴿ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝﴾ [الزمر: ۱۶]

''یہ (جہنم کا) وہ انجام ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، پس اے میرے بندو، میرے غضب سے بچو۔''

اہل ایمان کو ہجرت کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا:

﴿يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝﴾

[العنکبوت: ۵۶]

''اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو، میری زمین وسیع ہے، پس تم میری ہی بندگی کرو۔''

اور جنت میں داخلے سے پہلے اہل ایمان کو خطاب ہوتا ہے:

﴿فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝﴾ [الفجر: ۲۹ ـ ۳۰]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شامل ہو جا میرے (نیک) بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔''

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے خطاب فرمائے گا:

﴿يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾ [الزخرف: ٦٨]

''اے میرے بندو! آج کے دن تمہارے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو عباد الرحمٰن بھی کہا ہے:

﴿وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾ [الفرقان: ٦٣]

''رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں، اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔''

اور فرشتوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن قرار دیا ہے:

﴿وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا﴾ [الزخرف: ١٩]

''اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں، عورتیں قرار دے دیا۔''

عبداللہ اور عبدالرحمٰن اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ نام ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے یہ نام کیسے نہ رکھتا جب کہ کائنات کی تخلیق کا مقصد اور سبب ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی ہے۔

﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ [الذاريات: ٥٦]

''میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی (عبادت) کریں۔''

اور احادیث کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے بھی بعض موقعوں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عباداللہ (اے اللہ کے بندو) کہہ کر خطاب فرمایا۔ مثلاً ایک حدیث میں ہے:

''اللہ کے بندو اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا؟'' ❶

❶ مسلم: ٩٧٩، مشكاة باب تسوية الصف: ١٠٨٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری حدیث میں ہے

''اے اللہ کے بندو، دوا و علاج کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس کے لیے شفاء بھی رکھی ہے سوائے ایک بیماری یعنی بڑھاپے کے۔'' ❶

معلوم ہوا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے لیکن قرآن و حدیث میں ہمیں کہیں بھی مسلم نام سے نہیں پکارا گیا۔ البتہ دوسرے ناموں، مثلاً کبھی ایھا المومنون، یا ایھا الذین امنوا اور کبھی عبادی، عباد الرحمٰن اور عباد اللہ کہہ کر پکارا گیا ہے جس سے واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ ہمارے اور بھی بہت سے صفاتی نام ہیں اور ان صفاتی ناموں کی وجہ سے مسلم نام پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ان ناموں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم ان ان صفات کا مالک ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی وضاحت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ اور عبدالرحمٰن ناموں کو کس قدر اہمیت دی ہے اور کس کثرت سے ان ناموں کو ذکر کیا ہے لیکن معلوم نہیں کہ موصوف ان ناموں کو اہمیت دینے کے لیے کیوں تیار نہیں ہیں؟ حالانکہ ان فضائل و مناقب کا تقاضا ہے کہ ان ناموں کو بھی شدت سے اختیار کیا جائے؟ غالباً موصوف کو ڈر ہے کہ کہیں کوئی سر پھرا جماعت المسلمین کے مقابلے میں جماعت عباداللہ یا جماعت عباد الرحمٰن نہ بنالے اور یہ تمام دلائل وہ اپنی خود ساختہ جماعت پر چسپاں نہ کر ڈالے۔

اھل الاسلام نام: نبی ﷺ نے مسلمین کا نام اہل الاسلام بھی رکھا ہے۔ دیکھئے بخاری ۳۳۴۴، ۳۶۴۶، مسلم ۲۴۵۱، ۲۲۹۰ تفصیل آگے آ رہی ہے۔

حنیف نام. سیدنا عبداللہ بن یزید الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.

((تَسَمُّوْا بِاَسْمَائِكُمُ الَّتِیْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ.)) ❷

---

❶ مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد بحوالہ مشکوۃ ج ۲، ص ۱۲۸۱، وقال الالبانی: واسنادہ صحیح

❷ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۰، ج ۱۱ و کتاب الایمان لابن ابی شیبہ وقال الالبانی، صحیح الاسناد موقوفاً ص ۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم اپنے وہ نام رکھو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نام رکھے ہیں یعنی حنیفیہ، اسلام اور ایمان کے ساتھ۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نام حنیفیہ، اسلام اور ایمان کے ساتھ رکھے ہیں اور اس مناسبت سے ہمارے نام حنیف، مسلم اور مومن ہیں۔ یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے کیونکہ کوئی صحابی رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے ایسی بات بیان نہیں کرسکتا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مسلم اور مومن کے علاوہ حنیف نام بھی اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا ہے اور اس کی تائید قرآن کریم اور دوسری احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً

﴿وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾﴾ [البقرة: ١٣٥]

''اور (یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی بن جاؤ تو ہدایت پاؤ گے۔ کہہ دیجئے (نہیں) بلکہ ہم تو ملت ابراہیمی پر رہیں گے۔ جو حنیف تھے اور شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے۔''

یہود اور عیسائی مسلمین سے کہا کرتے تھے کہ تم بھی یہودی یا عیسائی بن جاؤ یا بالفاظ دیگر تم اپنے نام یہودی یا عیسائی رکھ لو تب ہدایت یافتہ بنو گے تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ملت ابراہیمی اختیار کرنا ہدایت کا ذریعہ ہے، اور ملت ابراہیمی کیا ہے؟ مسلم اور حنیف بننا اور شرک سے بیزار رہنا اور جو موحد ہو اور شرک سے بیزار ہو وہی حنیف ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ہمارا نام مسلم کے علاوہ حنیف بھی ہے اور دوسری احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مثلاً:

((اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ .)) ❶

❶ رواه احمد و الطبراني وابن السني وسنده صحيح۔ بلوغ الاماني جزء ١٤٧، ص ٢٣٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمۂ توحید پر، ہمارے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور ہمارے باپ ابراہیم کی ملت پر جو صرف اللہ اکیلے کی طرف رجوع کرنے والے مسلم تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔''

((اَمْسَيْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَاكَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ .)) ❶

''ہم نے شام کی فطرت اسلام پر، کلمۂ توحید پر، ہمارے نبی محمد ﷺ کے دین پر، ہمارے باپ ابراہیم کی ملت پر جو صرف اللہ اکیلے کی طرف رجوع کرنے والے مسلم تھے اور مشرکین سے نہیں تھے۔''

موصوف نے ان دعاؤں میں حنیف کا ترجمہ کر دیا ہے جبکہ مسلم کا ترجمہ نہیں کیا تاکہ اس طرح مسلم کا نام ہونا تو معلوم ہو اور حنیف کا نام ہونا ظاہر نہ ہو سکے جبکہ حنیف بھی ابراہیم علیہ السلام کا وصفی نام ہے۔ اس دعا میں کہا گیا ہے کہ ہم نے صبح کی اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر جو حنیف اور مسلم تھے اور جب وہ حنیف اور مسلم تھے تو ان کی ملت کو اختیار کرنے والے بھی حنیف اور مسلم ہیں۔

(۲)..... قربانی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

عید الاضحیٰ کے موقع پر جانور ذبح کرتے وقت یہ دعاء پڑھے۔

((اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ بِسْمِ اللّٰهِ

❶ حوالہ مذکورہ۔ دعوات المسلمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.)) ❶

''میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا (ایسی حالت میں کہ میں) ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہوں جو ایک اللہ کے ماننے والے مسلم تھے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمین میں سے ہوں۔ اے اللہ (یہ جانور) تیری طرف سے (ملا) ہے اور تیرے ہی لیے (فلاں) کی طرف سے (قربان کیا جا رہا) ہے، اللہ کے نام کے ساتھ (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

اس دعا میں بھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لیے حنیف اور مسلم کے نام آئے ہیں۔ جن میں سے موصوف نے حنیف کا ترجمہ کر دیا ہے اور مسلم کا ترجمہ نہیں کیا۔ حنیف کا مطلب یکسو، نرالا، دین ابراہیم والا، سیدھا، ایک طرف ہونیوالا اور مسلم کا مطلب مطیع و فرمانبردار اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والا۔

اس سلسلے کی مزید حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں:

((عن ابن عباس قال قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْاَدْيَانِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ.)) ❷

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا

---

❶ احمد، ابو داود، ابن ماجه، على ملة ابراهيم، اور انا من المسلمين صرف ابوداؤد میں ہے اور مسلماً صرف احمد میں ہے۔ فيه ابو عياش وهو مقبول وفيه محمد بن اسحٰق و قد صرح التحديث في رواية احمد۔ مرعاة ۳، ص ۳۵۸، ۔ سلوع حر ۱۳، ص ۶۲۔ ورواه الحاكم و صححه هو والذهبي۔ المستدرك ۱ ص ٤٦٧)۔ (دعوات لمسلمين)

❷ مسند احمد ص ۲۳۶، ح ۱، ادب المفرد وقال ابن حجر العسقلاني: اسناده حسن (فتح الباري ص ۹۴ ح ۱)۔ حسنه الالباني، صحيح الجامع الصغير ص ۱۶۰، سلسلة الصحيحة ۸۸۱، ح ۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا کہ کون سا دین اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا الحنیفیہ (جو) آسان (دین ہے)۔"

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو معلق روایت کہا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((والمراد بالا دیان الشرائع الماضیة قبل ان تبدل وتنسخ والحنیفیة ملة ابراهیم والحنیف فی اللغة من کان علٰی ملة ابراهیم، وسمی ابراهیم حنیفا لمیلة عن الباطل الی الحق لان اصل الحنف المیل والسمحة السهلة ای انها مبنیة علی السهولة، لقوله تعالیٰ "وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملة ابیکم ابراهیم".)) ❶

"اور ادیان سے مراد تبدیلی اور منسوخ ہونے سے پہلے کی شریعتیں ہیں اور الحنیفیہ سے مراد ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے اور لغت میں حنیف اسے کہتے ہیں جو ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہو اور ابراہیم علیہ السلام کا نام حنیف رکھا گیا ہے کیونکہ وہ باطل سے حق کی طرف میلان کرنے والے تھے حنیف کی اصل میل ہے اور السمحۃ کے معنی آسانی کے ہیں یعنی یہ لفظ سہولت پر مبنی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا (سورۃ الحج ۷۸ میں) ارشاد ہے اور (اس نے) تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں رکھی وہ ملت ہے تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی۔"

ایک حدیث میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ اُرْسِلْتُ بِحَنِیْفِیَّةٍ سَمْحَةٍ.)) ❷

---

❶ فتح الباری، ص: ۹٤، ج: ۱.

❷ مسند احمد، ص: ۱۱٦ - ۲۳۳، ج: ٦۔ تفسیر ابن کثیر، ص: ۱۹۸، ج: ۲۔ واسنادہ حسن وقال ابن کثیر: اصل الحدیث فی الصحیحین والزیادة لها شواهد من طرق عدة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بے شک میں آسان (دین) حنیفیہ کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔''

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((وَإِنَّ ذٰلِكَ الدِّيْنَ الْقَيِّمَ عِنْدَاللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةَ غَيْرَ الْمُشْرِكَةِ الْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا النَّصْرَانِيَّةِ.)) ❶

''اور بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک ٹھیٹھ، سیدھا دین الحنیفیہ ہے جو شرکیہ، یہودیہ اور نصرانیہ (دین کی طرح) نہیں ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ابوامامہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنِّيْ لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنِّيْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ.)) ❷

''میں یہودی اور نصرانی (دین) دیکر نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ میں آسان (دین) حنیفیہ کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔''

یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کا مضمون چونکہ اوپر والی روایت کی تائید کرتا ہے اس لیے اسے تائید کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

سیدنا عیاض بن حمار المجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دوران خطبہ میں فرمایا:

((وَإِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ أُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا.)) ❸

''(اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) اور میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف پیدا کیا،

---

❶ مسند احمد ص ۱۳۱ ج ۵ وقال: زبير علي زئي: واسناده حسن.

❷ مسند احمد، ص: ۲٦٦، ج ۵.

❸ صحيح مسلم، كتاب الجنة باب ۱٦، الصفات التي يعرف بهافي الدنيا اهل الجنة واهل النار ح: ۷۲۰۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن شیاطین انہیں دین کی طرف سے بہکاتے ہیں، اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی ہیں۔ ان کو ان کے لیے حرام قرار دیتے ہیں اور انہیں ایسی چیزوں کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں جس کی کوئی دلیل میں نے نازل نہیں کی۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو فطری طور پر حنیف پیدا کیا ہے لیکن شیاطین ان کو مختلف راستوں پر لے جا کر بھٹکا دیتے ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَامِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ .)) ❶

''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا کیا جاتا ہے بعد میں اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔'' (ذہن پرستی ص ۳)

گویا اسلام کا دوسرا نام حنیفیہ اور مسلم کا دوسرا نام حنیف ہے۔ مولانا حفظ الرحمٰن سوہاروی صاحب رقمطراز ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت قرآن کے تذکیر بایام اللہ میں اس لیے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ جس دین قدیم اور ملت بیضاء کا عروج و کمال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تقدیس کے ساتھ وابستہ تھا اور جس ملت کی دعوت و تبلیغ کا محور و مرکز ذات اقدس بننے والی تھی وہ ملت ابراہیم علیہ السلام کے نام سے موسوم ہے "ملة ابيكم ابراهيم' کیونکہ یہی وہ بوڑھے پیغمبر ہیں جنہوں نے شرک کے مقابلہ میں سب سے پہلے توحید الٰہی کو حنیف کا لقب دیا اور آئندہ ہمیشہ کے لیے خدا کی راہ مستقیم کے لیے "ملة حنيفية" کا امتیاز قائم کر دیا یعنی جو خدا کی پرستش کے لیے مظاہر کائنات کی پرستش کو وسیلہ بناتا ہے وہ 'مشرک'' ہے اور جو کائنات کی یکتائی کا قائل ہو کر براہ راست اسی کی پرستش کرتا ہے وہ ''حنیفیت'' ہے۔ پس اس مقدس پیغمبر نے خدا پرستی کے اس حقیقی تصور کو عملی حیثیت میں اس درجہ نمایاں کیا کہ مستقبل میں ادیانِ حق کے لیے

❶ صحیح بخاری ۱۳۵۸، مسلم ۶۷۵۵، مسند احمد ۷۱۸۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی پیروی حق وصداقت کا معیار بن گئی اور خدائے برتر کی جانب سے قبولیت کا یہ شرف عطا ہوا کہ یہ مقدس پیغمبر کائنات رشد و ہدایت کا امام اکبر اور مجدد اعظم قرار پا گیا: "واتبعوا ملة ابراهيم حنيفا" اور پیروی کرو ابراہیم کی ملت کی جو سب سے کٹ کر صرف خدا کی جانب جھکنے والا ہے:

﴿مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا﴾

[الحج: ۷۸]

"یہ ملت ہے تمہارے باپ ابراہیم کی اس نے تمہارا نام "مسلم" رکھا نزول قرآن سے قبل اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام "مسلم" ہے۔"

مسلم اور حنیف مفہوم میں متحد ہیں: "مسلم خدا کا تابعدار اور حنیف سب سے منہ پھیر کر صرف خدا کا ہو جانے والا۔" ❶

حنیف نام کے سلسلے میں دس احادیث پیش کی گئی ہیں اور قرآن کریم کی بارہ (۱۲) آیات میں حنیف نام کا ذکر موجود ہے جن میں سے بعض آیات کا اوپر ذکر کیا گیا ہے لہٰذا اس تفصیل سے واضح ہوا کہ مسلم کی طرح حنیف بھی اللہ کا رکھا ہوا نام ہے۔

انصار و مہاجرین نام:

((حدثنا موسى بن اسماعيل: حدثنا مهدى بن ميمون: حدثنا غيلان بن جرير قال: قُلْتُ لِأَنَسٍ: اَرَاَيْتَ اسْمَ الْاَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهٖ؟ اَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ، كُنَّا نَدْخُلُ على انس فيحدِّثنا مناقبَ الانصارِ وَمَشَاهِدِهم، ويُقْبِلُ على او على رجل من الْاَزْدِ فيقول: فعل قومك يوم كذا وكذا كذا وكذا.)) ❷

"غیلان بن جریر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا بتلاؤ تو انصار جو تمہارا نام ہوا یہ تم نے خود رکھ لیا یا اللہ نے رکھا۔ انہوں نے کہا بلکہ (یہ

❶ قصص القرآن ص ۱۵، ۱۶۰، ج ٤.

❷ صحيح بخاري، كتاب المناقب، باب مناقب الانصار ح: ۳۷۷٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام) اللہ نے رکھا ہے۔ کہا غیلان نے کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے اور وہ انصار (پر کی گئی) نعمتیں اور ان کی جنگی کارروائیاں بیان کیا کرتے پھر میری طرف یا ازد قبیلے کے ایک شخص (نام نامعلوم) کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تیری قوم (انصار) نے فلاں دن ایسا کام کیا فلاں دن ایسا۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار کا نام انصار اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نام کہاں رکھا ہے؟ چنانچہ اس کے لیے ہم قرآن کریم کی اس آیت کا مطالعہ کرتے ہیں

﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ [التوبة ۱۰۰]

"وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے (اور ان کی اتباع کی) احسان کے ساتھ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دو گروہوں کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے گھر بار اور وطن چھوڑ کر ہجرت کی ان کا نام اللہ تعالیٰ نے مہاجرین رکھا اور مدینہ کے رہنے والے جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی نصرت و مدد کی ان کا نام انصار رکھا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((هو اسم اسلامي سمي به النبي ﷺ الاوس والخزرج .)) [1]

[1] فتح الباری، ص ۱۱۰، ج۷، طبع دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ اسلامی نام ہے جو نبی ﷺ نے قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کا رکھا۔''

اسی طرح نبی کریم ﷺ کے دوستوں اور ساتھیوں کو صحابی، صحابہ، اور اصحاب النبی ﷺ کہا جاتا ہے اور یہ نام خود نبی ﷺ کا رکھا ہوا ہے چنانچہ تفصیل کے لیے مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ میں مناقب صحابہ کا باب دیکھا جا سکتا ہے۔ جس میں اور اس کے بعد کے ابواب میں بے شمار احادیث موجود ہیں جن میں نبی ﷺ کے دوستوں اور ساتھیوں کو صحابی، اصحاب رسول اللہ اور اصحاب النبی ﷺ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ حضرات ہوسا کم المسلمین کے اولین مخاطب تھے لیکن انہوں نے ان ناموں کے ذکر کئے جانے پر کبھی یہ اعتراض نہ کیا کہ بھائی ہمیں مہاجر، انصار اور صحابی کے نام سے کیوں یاد کرتے ہو۔ ہمارا تو بس ایک ہی نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے لہٰذا آئندہ ہمیں مسلم نام ہی سے پکارا جائے۔

ایک اہم نکتہ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کی وضاحت سے ایک اہم نکتہ ہمارے سامنے یہ بھی آتا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام، اُمم سابقہ اور امۃ مسلمۃ کو مسلم کے علاوہ جن دیگر ناموں سے یاد کیا ہے یہ ان کے مسلم کی طرح صفاتی نام ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سیّدنا غیلان رحمہ اللہ کو اس سلسلہ میں شبہ ہوا تو انہوں نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس کی وضاحت طلب کی لیکن غیلان رحمہ اللہ کو انصار کے نام کے سلسلہ میں کوئی شبہ نہ تھا۔ البتہ انہیں شبہ صرف اس بات میں تھا کہ اس نام کا انتخاب انصار نے خود اپنے لیے کیا ہے یا یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے ان کی تشفی فرمادی۔ قرآن کریم سے انبیاء کرام علیہم السلام و نبی ﷺ، صحابہ کرام، امم سابقہ اور امۃ مسلمۃ کے تمام وصفی ناموں کو آیات کے حوالے کے ساتھ اگر جمع کیا جائے تو اس کے لیے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہوگی اور یہ چیز ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ البتہ امۃ مسلمہ کے مسلمین کے سلسلہ میں چند چیدہ چیدہ آیات ملاحظہ فرمائیں:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِيْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ [الاحزاب: ۳۵]

''بلاشبہ مسلم مرد اور مسلمہ عورتیں اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں اور قانت (فرمانبردار) مرد اور قانت عورتیں اور صادق (سچے) مرد اور صادقہ عورتیں اور صابر (صبر کرنے والے) مرد اور صابرہ عورتیں اور خاشع (عاجزی کرنے والے) مرد اور فاشعہ عورتیں اور متصدق (صدقہ دینے والے) مرد اور متصدقہ عورتیں اور صائم (روزہ دار) مرد اور صائمہ عورتیں اور اپنی فروج کے حافظ (حفاظت کرنے والے) مرد اور حافظہ عورتیں اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے ذاکر مرد اور ذاکرہ عورتیں۔ تیار کر رکھی ہے اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلم کے بہت سے نام ذکر کئے ہیں اور نام کی ابتداء حرف اِنَّ سے کی ہے یعنی اس میں شک نہیں کہ مسلم (فرمانبردار) مرد اور مسلمۃ عورتیں اور پھر مسلم کے دیگر وصفی نام ذکر کئے ہیں جو یہ ہیں۔ (۳) مومن مرد، (۴) مومنہ عورتیں، (۵) قانت مرد، (۶) قانتہ عورتیں، (۷) صادق مرد، (۸) صادقہ عورتیں، (۹) صابر مرد (۱۰) صابرۃ عورتیں، (۱۱) خاشع مرد (۱۲) خاشعات عورتیں، (۱۳) متصدق مرد، (۱۴) متصدقہ عورتیں، (۱۵) صائم مرد (۱۶) صائمۃ عورتیں، (۱۷) اپنی فروج کے حافظ مرد اور (۱۸) حافظہ عورتیں (۱۹) ذاکر مرد (۲۰) ذاکرہ عورتیں۔

اس آیت میں مسلمین کو مسلم کے علاوہ چند دیگر صفاتی ناموں سے ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ ایک مسلم و مومن کے کئی صفاتی نام بھی ہو سکتے ہیں اور حرف ان سے شروع کر کے ان ناموں کے متعلق تمام شکوک و شبہات کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ مسلم نام اسم علم نہیں بلکہ اہل اسلام کا وصفی نام ہے اور ھو سماکم المسلمین سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہوتی اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت میں بھی مسلم وصفی نام کے طور پر استعمال ہوا ہے چنانچہ پروفیسر حافظ محمد عبداللہ صاحب بہاولپوری نے اپنی کتاب ''مسعود احمد بی ایس سی کی جماعت المسلمین پر ایک نظر (ص ۱۸۔ ۱۹) میں اس کی وضاحت بیان کی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے مہاجر اور انصار کے علاوہ مندرجہ ذیل ناموں سے بھی یاد کیا ہے۔

(۱)..... ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ [آل عمران: ۱۱۰]

''تم بہترین امت ہو۔''

(۲).... ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ [البقرة: ۱۴۳]

''اسی طرح ہم نے بنایا تم کو امۃ متوسط تا کہ تم ہو گواہ اور لوگوں پر اور ہوں رسول تم پر گواہ۔''

(۳).... ﴿أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [المجادلہ: ۲۲]

''یہی حزب اللہ ہیں، خبردار! اللہ کی جماعت ہی غالب ہوگی۔''

(۴).... ﴿أُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾ [الحجرات: ۷]

''یہی لوگ راشد (ہدایت یافتہ) ہیں۔''

(۵).... ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا أَنْصَارَ اللّٰهِ﴾ [الصف: ۱۴]

''اے ایمان والو! تم ''انصار اللہ'' بن جاؤ۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان جیسی صفات رکھنے والے انسانوں کے مندرجہ ذیل نام رکھے ہیں:

خیر امة، امة وسط، شهداء على الناس (اور حدیث شریف میں شہداء اللہ فی الارض) حزب اللہ، راشد، انصار اللہ وغیرہ وغیرہ۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم اور مومن میں فرق؟

اللہ تعالیٰ نے مسلم کا نام مومن بھی رکھا ہے جیسا کہ پچھلے اوراق میں واضح کیا جا چکا ہے لیکن مومن ایک ایسا نام ہے کہ جس کا اطلاق ہر مسلم پر نہیں ہوسکتا کیونکہ ہر مومن لازماً مسلم ہوگا لیکن ہر مسلم مومن نہیں ہوسکتا چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں.

((والحق ان بينهما عموماً و خصوصاً فكل مؤمن مسلم وليس كل مسلم مؤمناً.)) ❶

''اور حق بات یہ ہے کہ ان دونوں (یعنی مسلم ومومن) میں عموم وخصوص کی نسبت ہے پس ہر مومن مسلم ہے لیکن ہر مسلم کا مومن ہونا ضروری نہیں۔''

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے.

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ﴾ [الحجرات. ١٤]

''بدویوں (دیہاتیوں) نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے کہہ دیجئے تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو کہ ہم مسلم ہوگئے، اور ابھی داخل نہیں ہوا ایمان تمہارے دلوں میں۔''

ایمان کا تعلق چونکہ دل سے ہے اور دل کے بھید صرف علیم بذات الصدور ہی جانتا ہے اس لیے جب اعراب یعنی دیہاتیوں نے اپنے مؤمن ہونے کا دعویٰ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی نفی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم صرف یہ کہو کہ ہم اسلام لے آئے اور مسلم ہوگئے یعنی ظاہری طور پر ہم نے اسلام کو قبول کرلیا۔ کیونکہ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں

---

❶ فتح الباری، ص ١١٥، ج ١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داخل ہی نہیں ہوا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ان المسلم يطلق على من اظهر الاسلام وان لم يعلم باطنه فلا يكون مؤمنا لانه ممن لم تصدق عليه الاحقيقة الشرعية.)) ❶

''جس نے اسلام کا اظہار کیا تو اس پر مسلم ہونے کا اطلاق ہوگا اور اگر اس کے باطن کا حال معلوم نہ ہو تو اس کو مومن نہ کہا جائے گا اس لیے کہ ابھی اس سے شریعت کی حقیقت کی تصدیق نہیں ہوئی۔''

امام بخاری رحمہ اللہ اس بات کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں:

((باب اذا لم يكن الا سلام على الحقيقة و كان على الا ستسلام او الخوف من القتل لقوله تعالى: ـ قالت الا عراب امنا قل لم تؤمنوا ولكن قولو اسلمنا فا ذاكان على الحقيقة فهو على قوله جلّ ذكره ـ ان الدين عندالله الاسلام.)) ❷

''باب: کبھی اسلام سے اس کے حقیقی (شرعی) معنی مراد نہیں ہوتے۔ بلکہ ظاہری اتباع یا جان کے ڈر سے مان لینا مراد ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حجرات میں) فرمایا گنوار لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے (اے پیغمبر) ان سے کہہ دے تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو ہم اسلام لائے۔ لیکن ایمان جب اپنے حقیقی معنی (شرعی معنی) میں ہوگا تو وہ اسلام ہوگا جو (سورۂ آل عمران کی) اس آیت (۱۹) میں مراد ہے: اللہ کے نزدیک (سچا) دین اسلام ہے۔''

سیدنا سعد بن ابی قاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((حدثنا ابو اليمان قال: اخبرنا شعيب عن الزهرى قال: اخبر نى عامر بن سعد بن ابى وقاص، عن سعد رضی اللہ عنہ (اَنَّ رَسُوْل

❶ فتح الباری ص۷۹، ج۱۔ ❷ صحیح بخاری، قبل الحدیث: ۲۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ أعطى رَهْطًا وسعدٌ جالسٌ فترك رسولُ اللّٰه ﷺ رجلاً هُوَ أعجبُهُمْ إِلَيَّ، ففلتُ يا رسولَ اللّٰه، مالك عن فلان؟ فوَاللّٰه إنّي لأراهُ مُؤمنا؟ فقال: أو مُسلمًا، فسكتُّ قليلاً ثم غلبَني ما أعلَمُ مِنه فعدتُ لِمقالتي ففلتُ مالك عن فلان فوَاللّٰه إني لأراهُ مُؤمنًا، فقال: أَوْمُسلِمًا، (فسكت قليلاً) ثمَّ غلبَني ما اعلم منه فعُدْتُ لِمَقالَتي، وعاد رسولُ اللّٰه ﷺ ثم قال: يا سَعدُ إنّي لأُعْطِي الرجل، وغيرُهُ أحَبُّ إِلَيَّ منه خشيةَ أنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النّار)۔ ورواه يونس وصالح ومعمر وابن اخي الزهري عن الزهري)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور سعد بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ایک شخص (حبیل بن سراقہ) کو چھوڑ دیا (نہ دیا) وہ ان سب لوگوں میں مجھے زیادہ پسند تھا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا قسم اللہ کی میں تو اس کو مومن سمجھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا یا مسلم پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا پھر جو حال میں اس کا جانتا تھا اس نے مجھ پر زور کیا میں نے دوبارہ عرض کیا آپ ﷺ نے فلاں شخص کو کیوں چھوڑ دیا قسم اللہ کی میں تو اس کو مومن جانتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا یا مسلم۔ پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا پھر جو حال میں اس کا جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے تیسری بار وہی عرض کیا اور رسول اللہ ﷺ نے وہی فرمایا اس کے بعد یہ فرمایا اے سعد! میں ایک شخص کو یہ (مال) دیتا ہوں حالانکہ دوسرے شخص کو میں اس سے اچھا سمجھتا ہوں مجھے یہ ڈر رہتا ہے کہ کہیں اللہ اس کو اوندھا دوزخ میں نہ دھکیل دے اس حدیث کو یونس، و صالح اور معمر اور زہری کے بھتیجے نے (شعیب کی طرح) زہری سے

❶ صحیح بخاری کتاب الایمان رقم ۲۷، ۴۷۸۔ مسلم ۳۷۹ مسند احمد ۱۵۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت کیا۔''

سنن نسائی میں اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

((عن سعد اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَسَمَ قَسْمًا فَاَعْطٰی نَاسًا وَمَنَعَ آخَرِیْنَ فقلتُ یا رسو لَ اللّٰه اَعطیتَ فلانا وفلانا ومعتَ فلاناً وهو مؤمنٌ قال لا تَقُل مُؤمنٌ وقُل مُسْلِمٌ قال ابنُ شهابٍ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا.)) ❶

''سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ مال غنیمت) تقسیم فرمایا پس آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیا اور دوسروں کو نہ دیا۔ پس میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ ﷺ نے فلاں فلاں کو دیا اور فلاں کو نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن نہ کہو (بلکہ) مسلم کہو۔ ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ (اس حدیث کے راوی) فرماتے ہیں کہ (یہ اسی طرح کی بات ہے جیسی کہ اعراب نے کہی تھی چنانچہ انہوں نے دعویٰ کیا کہ) ہم ایمان لائے (مومن بن گئے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بلکہ تم کہو کہ ہم اسلام لائے (مسلم بن گئے)۔''

اس حدیث سے بھی واضح ہوگیا کہ کسی اسلام کے داعی کو مومن کے بجائے مسلم کہنا زیادہ بہتر ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے کیونکہ ایمان کا تعلق دل سے ہے حافظ صاحب رحمہ اللہ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں:

((ولیس معناه الانکار بل المعنی ان اطلاق المسلم علی من لم یختبر حاله الخبرة الباطنة اولی من اطلاق المؤمن لان الاسلام معلوم بحکم الظاهر.)) ❷

---

❶ سنن نسائی کتاب الایمان، باب: ۷، رقم: ٤٩٩٦، قلت: و اسناده صحیح.

❷ فتح الباری ص ۸۰، ج: ۱.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس شخص کے مومن ہونے کا انکار کیا گیا ہے بلکہ معنی یہ ہیں کہ جس شخص کے باطن کی خبر نہ ہو تو اس پر بجائے مومن کے مسلم کا اطلاق کرنا زیادہ بہتر ہے اس لیے کہ اسلام اپنے حکم ظاہر کے ذریعے سے معلوم ہے۔''

اس حدیث سے ایک نکتہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے مومن ہونے پر اصرار کیا تو نبی ﷺ نے ان کو یہ تاکید نہ فرمائی کہ میاں ہمارا نام تو اللہ تعالیٰ نے مسلم رکھا ہے لہٰذا تم مومن نام پر کیوں اصرار کر رہے ہو۔؟ بلکہ آپ ﷺ نے اس کے اظہار اسلام کی بناء پر اسے مسلم قرار دیا۔ اسی طرح موصوف کے نظریہ کے مطابق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا (معاذ اللہ) گمراہ ہونا بھی لازم آئے گا۔ کہ انھوں نے دوسرے نام کو اللہ کے رکھے ہوئے مسلم نام پر کیوں ترجیح دی؟ کیا انھیں یہ بات معلوم نہ تھی کہ ان کا نام مسلم رکھا گیا ہے؟

دیہاتیوں نے جب اپنے مومن ہونے کا دعویٰ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

﴿وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴾ [الحجرات ۷]

''اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں اور اگر وہ تمہارا کہا مان لیا کریں بہت سے امور میں تو تم تکلیف اٹھاؤ گے لیکن اللہ نے محبت ڈال دی تمہارے دلوں میں ایمان کی اور اچھا کر دکھایا اس کو تمہارے دلوں میں اور نفرت ڈال دی تمہارے دلوں میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾ [المجادله ٢٢]

''آپ نہیں پائیں گے کسی قوم کو جو یقین (ایمان) رکھتے ہوں اللہ اور روز آخرت پر کہ دوستی کریں ان سے جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اگرچہ وہ ہوں ان کے باپ، دادا یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے والے۔ یہی لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان اور ان کی تائید کی اس نے ایک روح سے اپنی طرف سے اور داخل کرے گا وہ انہیں بہشتوں میں بہہ رہی ہوں گی جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے یہی ہے گروہ اللہ کا سنو! بلاشبہ اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔''

ایک حدیث میں ہے

((عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا يزنى الزانى حينَ يزنى وهو مؤمنٌ ولا يَسرِقُ السارقُ وهو مؤمنٌ ولا يَشرَبُ الخَمرَ حين يَشرَبُها وهو مؤمن ولا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرفعُ النَّاسُ اليه فيها أبصارَهم حين ينتهِبُها وهو مؤمن ولا يَغُلُّ احدُكم حين يَغُلُّ وهو مؤمن فاياكم (منفق عليه) وفى رواية ابن عباس ولا بقتْل حين يقتُلُ وهو مؤمن قال عكرمة فلت لابن عباس كيف يُنزَعُ الايمانُ منه قال هكذا وَشَبَّكَ بين اَصَابِعِه ثم اخرجها فان تاب عاد اليه هكذا وشبك بين اصابعه.)) ❶

❶ بخاری. ٢٤٧٥. مسلم. ٣ ٢. مسند احمد. ٧ ٩. مشكاه ٥٣، ٥٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی زنا کے وقت مومن نہیں رہتا اور چوری کرنے والا چوری کے وقت مومن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پینے کے وقت مومن نہیں رہتا اور رہزن یا لوٹ مار کرنے والا جب کہ اس کو لوٹتے ہوئے لوگ دیکھ رہے ہوں مومن نہیں رہتا اور تم میں سے جو شخص خیانت کرتا ہے وہ خیانت کے وقت مومن نہیں رہتا پس تم لوگ ان تمام باتوں سے بچو، بخاری و مسلم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں اور قاتل جس وقت کسی کو قتل کرتا ہے مومن نہیں رہتا۔ عکرمہ رحمہ اللہ راوی کا بیان ہے کہ یہ روایت سن کر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایمان کس طرح (لوگوں کے دلوں سے) نکال لیا جاتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر اور کھینچ کر بتایا اور فرمایا کہ اس طرح ایمان کھینچ لیا جاتا ہے اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور جب آدمی ان گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اسی طرح ایمان دلوں میں واپس چلا جاتا ہے۔''

اپنے مسلم ہونے پر اترانا اور دوسرے مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھنا؟

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے وقت انسان سے ایمان رخصت ہو جاتا ہے۔ اگرچہ گناہ کبیرہ کا مرتکب اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ یعنی وہ ارتکاب گناہ کے وقت بھی مسلم تو ہوتا ہے لیکن مومن نہیں رہتا۔

اوپر والی آیات سے بھی واضح طور پر معلوم ہوا کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے اگر کوئی شخص اپنے آپ کو تو اعلیٰ درجے کا مسلم تصور کرے اور دوسرے مسلم اس کی نگاہ میں اتنے حقیر ہو جائیں کہ وہ انہیں غیر مسلم تصور کرنے لگے تو ایسے ہی مریضوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۚ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِسْلَامَكُمْ ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾
إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

[الحجرات: ١٦ تا ١٨]

''آپ کہہ دیجئے کیا تم خبر دیتے ہو اللہ کو اپنے دین کی؟ جبکہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے اور یہ احسان جتلاتے ہیں آپ پر کہ وہ مسلم ہوئے ہیں۔ کہو تم اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ جتلاؤ بلکہ اللہ ہی نے تم پر احسان فرمایا کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی ہے اگر تم (اپنے دعویٰ ایمان میں) سچے ہو اور جو اعمال تم کرتے ہو اللہ انہیں خوب دیکھنے والا ہے۔''

اعرابیوں نے نبی ﷺ پر احسان جتلاتے ہوئے کہا کہ ہم مسلم ہو گئے ہیں اور آپ کی مدد کی ہے جب کہ دوسرے قبائل آپ سے برسر پیکار ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نبی ﷺ پر اپنے اسلام لانے اور مسلم ہونے کا احسان نہ جتلاؤ بلکہ یہ اللہ ہی نے تم پر احسان فرمایا کہ تمہیں اسلام کی توفیق عنایت فرمائی ہے۔ اسی طرح موصوف اور ان کے تربیت یافتہ ساتھیوں کی بھی عادت بن گئی ہے کہ وہ اسلام کے بلاشرکت غیرے ٹھیکے دار بن گئے ہیں اور وہ صرف اپنے آپ ہی کو حقیقی مسلم تصور کرتے ہیں اور اپنی جماعت کے چند ساتھیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے مسلم ہونے کی نفی کرتے ہیں اور اپنے مسلم ہونے کا اعلان اسٹیکروں، اشتہاروں اور پمفلٹوں وغیرہ سے ہر آن کرتے رہتے ہیں اور لوگوں کو باور کرواتے رہتے ہیں کہ حقیقی مسلم صرف وہی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کے اسلام سے خوب واقف ہے اور اسے معلوم ہے کہ یہ لوگ واقعی مسلم ہیں یا صرف نام کے مسلم ہیں اور اسلام و ایمان ابھی ان کے قلوب میں داخل تک نہیں ہوا کیونکہ اگر یہ حقیقی مسلم ہوتے تو اس طرح کی طفلانہ حرکتیں کبھی نہ کرتے۔ بلکہ اگر یہ مخلص مسلم ہوتے تو اسلام کی دعوت اور اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے اور دین کے داعی و مبلغ اور نمائندے بن کر دعوت و تبلیغ کے کام میں لگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے۔ یہ لوگ گویا اپنی دینداری اور اپنے اسلام کی خبر اللہ تعالیٰ کو دینا چاہتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ ان کے اسلام سے اچھی طرح واقف ہے۔

پھر یہ بات بھی معلوم نہیں کہ یہ لوگ اللہ کے لیے مسلم ہیں یا مسعود صاحب کے مسلم ہیں کیونکہ ان کی حرکتوں سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ کے مسلم ہونے کے بجائے مسعود احمد صاحب کے زیادہ مسلم ہیں اور انہی کے پیغام تکفیر کو دنیا میں عام کرنا چاہتے ہیں۔

موصوف خود بھی ایک مقام پر لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ۱۳۹۰ھ میں اللہ تعالیٰ کی بنیاد ڈالی ہوئی جماعت میں شامل ہو گئے چنانچہ مسلم بنتے رہے اور جماعت ترقی کرتی رہی۔ [1]

موصوف کی عبارت سے معلوم ہوا کہ ان کی جماعت کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے؟ اور دوسری عبارت یہ ہے کہ جماعت مسعودی مسلم تیار کر رہی ہے جس سے جماعت ترقی کر رہی ہے۔

چودھویں صدی میں بنی ہوئی اس جماعت کے متعلق جب تک دعویٰ نبوت نہ کیا جائے اور اسے اللہ کی بنیاد ڈالی ہوئی جماعت قرار نہ دیا جائے تو اس وقت تک یہ جماعت کیسے ترقی کر سکتی ہے؟

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴾ [النساء: ٤٩]

''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک (و پارسا) سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ ہی پاک کرتا ہے جسے چاہے اور ان پر تاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

---

[1] جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں، ص:۲)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

﴿فَلَا تُزَكُّوٓا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ۝﴾ [النجم: ٣٢]

''پس تم اپنے آپ کو پاک (و پارسا) خیال نہ کرو کیونکہ وہی خوب جانتا ہے اس کو جو متقی اور پرہیز گار رہے۔''

ایک اور مقام پر ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [النساء: ٩٤]

''اور نہ کہو اس کو جو پیش کرے تم پر سلام کہ تو مومن نہیں ہے۔''

ان آیات کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو پاک و پارسا، نیک، ہدایت یافتہ اور مسلم (مطیع و فرمانبردار) سمجھنا اور دوسروں کو بغیر کسی وجہ کے گمراہ اور غیر مسلم خیال کرنا انتہائی نادانی کا سودا ہے اور اس طرح کا کھیل کھیلنے والا خود اپنے ہی لیے جہنم کی راہ ہموار کر رہا ہے، اس لیے کہ ہدایت و گمراہی، جنت و جہنم کا مالک وہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہے۔

کوئی شخص اپنے بعض اعمال پر اس درجے اترانے لگے کہ وہ اپنے آپ کو تو ہدایت یافتہ اور جنتی تصور کرے اور دوسروں کو جہنمی اور گمراہ سمجھنے لگے۔ تو ایسا شخص سخت جہالت اور نادانی میں مبتلا ہے اور وہ درحقیقت احمقوں کی جنت میں رہتا ہے چنانچہ اس سلسلہ کی بعض احادیث ملاحظہ فرمائیں:

((عن جندب أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ.)) [1]

''سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا واقعہ بیان کیا کہ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا اور اللہ تعالیٰ نے

[1] رواه مسلم كتاب البر و الصلة باب: ٣٩، رقم: ٦٦٨١، مشكوة المصابيح ص ٧٢٢، ج: ٢، ح: ٢٣٣٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا ؟۔ پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔"

اس حدیث کی مزید وضاحت مسند احمد میں موجود ہے۔ چنانچہ ضمضم میں جوس الیمامی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے یمامی تو کسی شخص سے ہرگز یہ نہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تجھے نہیں بخشے گا یا تجھے اللہ تعالیٰ کبھی جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ میں نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم میں سے کوئی شخص جب اپنے بھائی سے یا اپنے دوست سے ناراض ہوتا ہے تو یہ بات کہتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں کہنی چاہئے کیونکہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے ان میں سے ایک عبادت گزار اور دوسرا گناہ گار تھا۔ عبادت گزار جب گناہ گار کو گناہ میں مبتلا پاتا تو کہتا کہ اس کو چھوڑ دے۔ گناہ گار کہتا کہ میرے معاملے کو میرے پروردگار پر چھوڑ دو کیا تم مجھ پر نگہبان بنا کر بھیجے گئے ہو۔ ایک دن اس نے اسے ایک گناہ کرتے ہوئے دیکھا جو اس کی نظر میں بڑا گناہ تھا پس اس نے اس سے کہا کہ تیری بربادی تو باز آ جا۔ گناہ گار نے کہا کہ میرے معاملے کو میرے رب پر چھوڑ دو، تم مجھ پر نگہبان بنا کر تو نہیں بھیجے گئے ہو۔ پس عبادت گزار نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں بخشے گا یا اللہ تعالیٰ تجھے کبھی جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف موت کے فرشتے کو بھیجا، اور اس نے ان دونوں کی ارواح کو قبض کر لیا، اور ان دونوں کو اپنے پاس جمع کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے گناہ گار سے فرمایا تو جنت میں میری رحمت کے ساتھ داخل ہو جا اور عبادت گزار سے فرمایا کہ تو میرے بارے میں علم رکھتا تھا (کہ میں اسے نہیں بخشوں گا) یا جو چیز میرے اختیار میں تھی اس کا تو مالک تھا پس (اے فرشتو) اسے جہنم میں لے جاؤ۔ ❶

اس روایت کی سند صحیح یا حسن ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس روایت کی سندیوں

---

❶ مسند احمد ص ۳۲۳ - ۳۶۳، ج ۲۔ مشکوٰۃ ص ۷۲۵، ج ۲۔ ح ۲۳۴۷۔ ابوداؤد کتاب الادب، باب: ۱۵، النهی عن النعی رقم ۴۹۰۱ عون المعبود ص ۴۲۷ ج ۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کی ہے ثنا ابو عامر ثنا عکرمہ ابن عمار عن ضمضم بن جوس الیمامی۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے استاد ابو عامر العقدی رحمہ اللہ ہیں جن کا پورا نام عبدالملک ابن عمرو رحمہ اللہ ہے اور وہ ثقہ اور کتب ستہ کے راوی ہیں (تقریب ص ۲۱۹)، دوسری سند میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنے استاد عبدالصمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے اور ان کا پورا نام عبدالصمد رحمہ اللہ بن عبدالوارث بن سعید العنبری، ابو سہیل البصری ہے اور وہ صدوق و ثبت ہیں اور کتب ستہ کے راوی ہیں۔ (تقریب ص ۲۱۳) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی یہ عادت ہے کہ وہ اپنی مسند میں صرف ثقہ استاذ ہی سے روایت لیتے ہیں۔ ابو عامر العقدی رحمہ اللہ اور عبدالصمد رحمہ اللہ العنبری دونوں کے استاذ عکرمہ بن عمار رحمہ اللہ ہیں۔ جنہیں محدثین نے صدوق، ثقہ اور لا باس بہ قرار دیا ہے۔ البتہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے روایت کرنے میں محدثین نے انہیں ضعیف اور مضطرب قرار دیا ہے اور یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر کے واسطے سے نہیں ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں تہذیب ص ۲۶۳، ج ۷ اور میزان الاعتدال ص ۹۰ - ۹۱، ج ۲ طبع سانگلہ ہل پاکستان) عکرمہ بن عمار رحمہ اللہ کے استاذ ضمضم بن جوس الیمامی رحمہ اللہ ہیں جو ثقہ ہیں اور ابوداؤد، ترمذی رحمہ اللہ، نسائی رحمہ اللہ اور ابن ماجہ رحمہ اللہ کے راوی ہیں (تقریب ص ۱۵۵) پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث صحیح یا حسن درجہ کی ہے۔ علامہ المنذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کو (امام ابوداؤد رحمہ اللہ کے علاوہ) امام ترمذی رحمہ اللہ، ابن ماجہ رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے (عون المعبود ص ۴۲۷، ج ۴) مولانا عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح یا حسن ہے۔ [1] یہ حدیث صحیح مسلم کی حدیث کی مزید وضاحت کرتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا گناہ گار ضرور تھا لیکن کافر و مشرک نہ تھا پھر اس گناہ کی نوعیت کا بھی علم نہیں کہ وہ کیا گناہ تھا۔ ممکن ہے کہ وہ معمولی نوعیت کا گناہ ہو اور اس صوفی عبادت گزار نے اسے اپنے خیال میں بڑا گناہ سمجھ لیا ہو جیسا کہ اس

[1] مرعاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، ص: ٤٨١، ح: ٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اس گناہ کے ارتکاب کے فوراً بعد اپنی غلطی کا اسے جیسے ہی احساس ہو جاتا وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیتا ہو جیسا کہ اس کے الفاظ تھے کہ ''میرے معاملے کو میرے رب پر چھوڑ دو'' عبادت گزار اگرچہ تبلیغ کا ایک اعلیٰ فریضہ ادا کر رہا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کا انداز تبلیغ مصلحانہ نہیں بلکہ غلط تھا۔ یوں سمجھئے کہ وہ ایک ڈنڈے مار مبلغ تھا پھر عبادت گزار نے جب اسے ایک مرتبہ گناہ کرتے دیکھا تو اس نے اسے اس حد تک حقیر سمجھ لیا کہ اس نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے نہیں بخشے گا یا اللہ تعالیٰ تجھے کبھی بھی جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ بات اس قدر ناگوار گزری کہ اس نے گناہ گار کو تو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیا، اور عبادت گزار کو اپنے حق پر دست درازی کرنے کے جرم میں جہنم میں داخل کر دیا۔ اس واقعہ سے یہ حقیقت بھی بے نقاب ہو جاتی ہے کہ انسان چاہے کتنا ہی عبادت گزار اور نیک کیوں نہ ہو وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور خوفزدہ رہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی کسی غلطی کی وجہ سے اس کے تمام اعمال برباد نہ ہو جائیں چنانچہ اس بات کی اہمیت کا اندازہ امام بخاری رحمہ اللہ کے قائم کردہ اس باب سے لگایا جا سکتا ہے

((بابُ خوفِ المُؤمنِ مِن اَن يَّحْبَطَ عَمَلُه وهو لايشْعُر و قال ابراهيمُ التيميُّ. مَاعَرَضتُ قَولی علی عَمَلی الا خشيتُ ان اكون مُكذِّبا، وقال ابنُ ابی مليكةَ اَدركتُ ثلاثين من اصحاب النبی صلی اللّٰه عليه وسلم كُلُّهم يَخافُ النِّفاقَ علی نفسه، مامنهم اَحَدٌ يقول اِنَّه علی ايمان جِبريلَ وميكائيل: وَيُذْكَرُ عَنِ الحسنِ: ماخَافَه اِلا مؤمنٌ ولا اَمِنَه اِلَّا مُنافقٌ ومايُحْذَرُ مِنَ الاِصْرارِ علی النِّفَاقِ والعصيان من غير توبةٍ لقولِ اللّٰهِ تعالٰی۔ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰی مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ.)) ❶

❶ صحیح بخاری کتاب الایمان، باب: ۳۶، قبل حدیث: ۴۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''باب مومن کو ڈرنا چاہیے کہیں اس کے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور اس کو خبر بھی نہ ہو اور ابراہیم تیمی نے کہا (جو واعظ تھے) میں نے اپنی گفتار اور کردار کو جب ملایا تو مجھ کو ڈر ہوا کہیں میں (شریعت کے) جھٹلانے والوں میں سے نہ ہوں اور ابن ابی ملیکہ نے کہا میں نبی ﷺ کے تیس صحابہ سے ملا ان میں سے ہر ایک کو اپنے اوپر نفاق کا ڈر لگا ہوا تھا ان میں کوئی یوں نہیں کہتا تھا کہ میرا ایمان جبرئیل یا میکائیل کے ایمان کا سا ہے اور حسن بصری سے منقول ہے نفاق سے وہی ڈرتا ہے جو ایماندار ہوتا ہے اور اس سے نڈر وہی ہوتا ہے جو منافق ہے اس باب میں نفاق اور گناہ پر اڑے رہنے اور توبہ نہ کرنے سے بھی ڈرایا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۃ آل عمران آیت ۱۳۵ میں) فرمایا اور وہ اپنے (برے) کام پر جان بوجھ کر اڑا نہیں کرتے۔''

اس سلسلہ میں سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی خاص اہمیت کا حامل ہے جسے موصوف نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام والمسلمین میں نقل کیا ہے واقعہ یہ ہے

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ رسول ﷺ اللہ ﷺ کے کاتب تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دوزخ کا تذکرہ کیا، حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے۔ جب گھر آئے بال بچوں میں دوزخ کا خوفناک منظر ذہن سے اتر گیا، باہر نکلے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا حنظلہ رضی اللہ عنہ منافق ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ''کیا کہہ رہے ہو؟'' حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں آپ ﷺ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو جنت و دوزخ ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ گھر آ کر بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ''یہ حالت تو میری بھی ہوتی ہے۔ پھر دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تمہاری ہر وقت وہ کیفیت رہتی جو میرے پاس ہوتی ہے تو بستروں پر اور راستوں میں فرشتے تم سے ملاقات کرتے۔ اے حنظلہ رضی اللہ عنہ یہ کیفیت کبھی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کبھی ہوتی ہے (ہمیشہ نہیں رہ سکتی بس اتنا ہی کافی ہے کہ) کبھی یہ اور کبھی وہ (صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب فضل دوام الذکر عن حنظلہ رضی اللہ عنہ۔ ❶

یہ بات یاد رہے کہ مسلم کے لیے مومن ہونا ضروری ہے کیونکہ جنت میں صرف وہ مسلم داخل ہوگا جو مومن ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا﴾ [النساء ۱۲۴]

''اور جو کوئی نیک کام کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو پس ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔''

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص بھی نیک عمل کرتا ہو چاہے وہ مرد ہو یا عورت لیکن اس کا مومن ہونا ضروری ہے اور ظاہر بات ہے کہ اسلام کے بہت سے ایسے دعوے دار موجود ہیں جو بظاہر اسلام کا نام لیتے اور اپنے آپ کو مسلم ثابت کرنے کے لیے کچھ اعمال صالحہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے واضح کر دیا کہ صرف چند ظاہری اعمال بجا لانا اور اپنے آپ کو مسلم کہلانا ہی کافی نہیں بلکہ اسلام پر دل کی سچائی و صداقت کے ساتھ ایمان لانا بھی ضروری ہے اور جو شخص صدق دل سے ایمان اختیار کرے گا وہی مومن ہوگا اور اس کے اعمال صالحہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و قیمت ہوگی۔ قرآن کریم میں اس مضمون کی آیات سورۃ النحل ۹۷، سورہ طہ ۷۵، ۱۱۲، سورۃ الانبیاء ۹۴ اور سورۃ المومن ۴۰ میں موجود ہیں۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ

❶ تاریخ الاسلام والمسلمین، ص ۸۹۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾

[البقرة: ١٧٧]

''یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر و لیکن اصل نیکی تو اس شخص کی ہے جو ایمان لائے اللہ، روز قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر اور مال دیتا ہو اللہ کی محبت میں رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں اور وہ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں جب عہد کرلیں، اور تنگ دستی، بیماری اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہوں یہی لوگ سچے ہیں اور یہی متقی و پرہیز گار ہیں۔''

اس آیت میں بتایا گیا کہ چند ظاہری اعمال کا بجالانا ہی نیکی نہیں یا بالفاظ دیگر صرف اپنے آپ کو ہی مسلم کہلوانا اور دوسروں کو غیر مسلم قرار دینا اور پھر اپنے اس فعل پر فخر کرنا کوئی نیکی نہیں، نیکی تو اس کی نیکی ہے جو ان حقیقتوں پر سچے دل سے ایمان لائے جس کا اس سے تقاضا کیا گیا ہے اور پھر ایمان اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اعمال صالحہ کا بھی پیکر ہو چنانچہ ایسا ہی شخص اپنے دعویٰ ایمان میں سچا اور اللہ سے ڈرنے والا ہوگا۔

ایک حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک داعی اسلام یعنی مسلم کا واقعہ بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ شخص اسلام کی حمایت میں کفار سے شدید جنگ کر رہا تھا اور اس کی اس جرأت اور بہادری سے لوگ حیران و ششدر تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے آخر کار وہ لڑتے لڑتے شدید زخمی ہوگیا اور زخموں کی تاب نہ لاکر اس نے خودکشی کرلی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حال معلوم ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کردے۔

((اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ.)) ❶

❶ بخاری، کتاب المغازی، باب ٣٩، غزوہ خیبر، رقم: ٤٢٠٤.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''بے شک جنت میں مومن کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہوگا۔''

اور دوسری روایت میں ہے:

((اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ.)) ❶

''بے شک جنت میں نفس مسلمہ کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہوگا۔''

مطلب یہ کہ جنت میں وہ مسلم داخل ہوگا جو مومن بھی ہوگا۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

((لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا.)) ❷

''تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ مومن نہ بن جاؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو اور کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جس پر عمل پیرا ہو کر تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ (وہ چیز یہ ہے کہ) تم آپس میں ایک دوسرے کو کثرت سے سلام کیا کرو، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ مومن نہ بن جاؤ۔''

کیا منافق بھی مسلم ہوتا ہے؟:

اگر کوئی شخص توحید و رسالت کا اقراری ہو اور نماز ادا کرتا ہو تو اس پر مسلم کا اطلاق ہوگا اگرچہ وہ منافق ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اس سلسلہ کی بعض احادیث ملاحظہ فرمائیں:

((عن عبيد الله بن عدى بن الخيار اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ

---

❶ صحيح بخاری كتاب الجهاد باب ۱۸۲، رقم : ۳۰۶۲.

❷ صحيح مسلم كتاب الايمان باب ۲۲، رقم: ۱۹۴، ۱۹۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَسَارَّهُ يَسْتَأْذِنُهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَجَهَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ قَالَ أَلَيْسَ يُصَلِّي قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا صَلٰوةَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُولٰئِكَ الَّذِينَ نَهَانِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.)) ❶

''سیدنا عبید اللہ بن عدی بن الخیار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ اس وقت ایک مجلس میں تشریف فرما تھے پس وہ آپ ﷺ سے خفیہ طور پر ایک منافق کے قتل کی اجازت مانگنے لگے پس رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا کہ کیا وہ اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ لیکن اس کی شہادت (کی کوئی اہمیت) نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ انصاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کیوں نہیں اللہ کے رسول لیکن اس کی شہادت (کی کوئی اہمیت) نہیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا وہ نماز نہیں پڑھتا انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں لیکن اس کی نماز (کی کوئی اہمیت) نہیں ہے اے اللہ کے رسول ﷺ۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہی وہ لوگ ہیں جن

---

❶ رواه احمد ورجاله رجال الصحيح واعاده عن عبيدالله بن عدى بن الخيار عن عبدالله بن عدى الانصارى حدثه فذكر معناه (مجمع الزوائد ج١، ص: ٢٤۔ وقال الاستاذ ابو طاهر حافظ زبير على زئى رواه احمد فى مسنده، ج: ٥، ص٤٣٢۔ واسناده حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کے قتل) سے اللہ تعالیٰ نے مجھے روکا ہے۔"

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک موقع پر عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین نے یہ بات کہی کہ اللہ کی قسم اگر اب ہم لوگ مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والا وہاں سے ذلیلوں کو نکال دے گا۔

نبی ﷺ کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑادوں تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((دَعْهُ لا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ)) ❶

"اس کو چھوڑ دو، کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں۔" (رقم ۴۹۰۷)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ منافقین جو اگرچہ آستین کے سانپ ہوا کرتے ہیں لیکن ان کی توحید و رسالت کے اقرار اور نماز پڑھنے کی وجہ سے انہیں اسلامی معاشرے میں مسلم تصور کیا جائے گا جیسا کہ عبداللہ بن ابی اور دیگر منافقین کے واقعات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے، عبداللہ بن ابی اگرچہ رئیس المنافقین تھا اور اسلام اور مسلمین کو نقصان پہنچانے کا وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے قتل سے روک دیا تھا کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ تو اپنے اصحاب (ساتھیوں) کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔ اس حدیث میں نبی ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو اپنا ساتھی قرار دیا حالانکہ وہ رئیس المنافقین تھا۔ جب منافقوں تک سے احتیاط کا یہ عالم ہے تو جو شخص مخلص مسلم ہو اس کے بارے میں کتنی سخت احتیاط کی ضرورت ہوگی اس سلسلہ کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں جسے موصوف نے تاریخ الاسلام والمسلمین میں نقل کیا ہے اور ترجمہ بھی موصوف ہی کا ہے

(۱) .. حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت

❶ صحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ المنافقین .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا، انہوں نے وہاں پہنچ کر رنگے ہوئے چمڑے (کے ایک ٹکڑے) میں کچھ سونا جس میں سے مٹی علیحدہ نہیں کی گئی تھی روانہ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سونے کو عیینہ بن بدر رضی اللہ عنہ، اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ، زید الخیل رضی اللہ عنہ اور علقمہ رضی اللہ عنہ میں تقسیم فرمادیا (بعض) قریش اور انصار نے چپکے سے (آپس میں) کہا ''نجد کے سرداروں کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں ان کی تالیف کررہا ہوں۔'' ایک شخص نے کہا ہم (اس سونے کے) زیادہ حقدار تھے۔ اس شخص کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے حالانکہ میں اس کا امین ہوں جو آسمان میں ہے۔ صبح وشام آسمان کی خبریں میرے پاس آتی ہیں (بھلا میں نبی ہوکر حق تلفی کرسکتا ہوں)'' پھر قبیلہ بنو تمیم کا ایک شخص جس کا نام عبداللہ بن ذی الخویصرہ تھا کھڑا ہوا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، کلوں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں، پیشانی باہر کو نکلی ہوئی تھی، ڈاڑھی گھنی تھی، سر منڈا ہوا تھا، تہ بند اونچا تھا اس نے کہا ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ سے ڈرو اور انصاف کرو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تجھ پر افسوس! اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا؟ کیا میں تمام روئے زمین پر سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے کا حقدار نہیں ہوں''، پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑادوں'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رہنے دو'' پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اس کی گردن نہ اڑادوں'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہوسکتا ہے کہ یہ نماز پڑھتا ہو۔'' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا ''کتنے ہی نمازی ہیں جو زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتی (بہت سے نمازی منافق بھی ہوتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور نہ یہ کہ ان کے پیٹوں کو چیروں۔'' [1]

---

[1] بخاری کتاب المغازی باب ٦٢، رقم: ٤٣٥١، مسلم کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج، رقم: ١٠٦٤، تاریخ الاسلام والمسلمین: ٥٧١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے ایسے شخص کو جو اپنے آپ کو مسلم تو سمجھتا ہے لیکن اس میں چند اخلاق رذیلہ کی موجودگی کی وجہ سے اسے منافق قرار دیا ہے۔

((عن ابی هريرة قال قال رسولُ اللّٰه ﷺ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ وَاِدَ مُسْلِمٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَفَقَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا وُتُمِنَ خَانَ.)) ❶

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں اور مسلم کی روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر چہ وہ شخص روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلم سمجھتا ہو) اس کے بعد بخاری اور مسلم دونوں کے متفقہ الفاظ یہ ہیں بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وعدہ کے خلاف کرے، کوئی امانت اس کے پاس رکھی جائے، تو اس میں خیانت کرے۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص میں چار باتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چار باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی۔ جب تک کہ وہ اس بات کو ترک نہ کرے، اور وہ چار باتیں یہ ہیں (۱) امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (۲) بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۳) عہد کرے تو اس کو توڑ دے اور (۴) کسی سے لڑے تو گالیاں بکے۔ ❷

اہل علم نے اس سلسلہ میں وضاحت فرمائی ہے کہ ایسا شخص جو اسلام کو تو سچے دل سے مانتا ہے لیکن اس کے باوجود اس میں یہ اخلاق رذیلہ موجود ہیں تو اسے اعتقادی منافق نہیں

---

❶ بخاری کتاب الایمان، باب علامات المنافق، رقم ۳۳، مسلم کتاب الایمان باب خصال المنافق) رقم: ۵۹، مشکوٰۃ، ح: ۵۵.

❷ بخاری: ۳٤، مسلم: ۵۸، مشکوٰۃ: ۱/ ۳٤، ۳۵، ح: ۵٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں گے بلکہ وہ عملی منافق قرار پائے گا۔ اوپر جن اخلاق رذیلہ کا ذکر ہوا ہے وہ مومن میں نہیں پائی جاتیں۔ چنانچہ سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ .)) ❶

''مومن سوائے خیانت اور جھوٹ کے تمام خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے۔''

اسی طرح کی موقوف روایات امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے کتاب الایمان (ص ۲۶، ۲۷) میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔ معلوم ہوا کہ مومن کو اللہ تعالیٰ اخلاق رذیلہ سے پاک وصاف رکھتا ہے۔ ❷

ایک حدیث میں ہے:

((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ .)) ❸

''مومن نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا، نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان دراز۔''

☆.....☆.....☆

---

❶ رواه احمد (فی مسنده، ص ۲۵۲ ج ۵، والبیهقی فی شعب الایمان عن سعد بن ابی وقاص، مشکوٰة المصابیح، ص: ۱۳٦٤، ج: ۳، ح: ٤٨٦٠۔ طبع بیروت.

❷ مسند احمد: ۲۵۲/۵، کی روایت امام الاعمش کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف اور شعب الایمان: ٤٨٠٩، کی روایت میں ابو اسحاق السبیعی اور اعمش کا عنعنہ ہے۔ البتہ کتاب الایمان لابن ابی شیبہ: ۲٦، ۲۷، میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی موقوف روایت صحیح ہے اور صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ایسی بات اپنی رائے سے بیان نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کی روایت مرفوع کے درجہ میں ہے۔ نیز ملاحظہ فرمائیں: مشکاۃ المصابیح تحقیق وتخریج حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ، ح: ٤٨٦٠۔

❸ رواه الترمذی والبیهقی فی شعب الایمان (مشکوٰة المصابیح، ص ۱۲٦۲، ج ۳، رقم: ٤٨٤٧ و کتاب الایمان لابن ابی شیبة۔ وقال الالبانی: والحدیث صحیح الاسناد ص ۳۲ طبع الکویت وقال الاستاذ حافظ زبیر علی زئی: رواه الترمذی: ۱۹۷۷، والبیهقی فی، شعب الایمان: ٥١٤٩، ٥١٥٠ واسناده حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤمن اور قرآن مجید

قرآن کریم کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کا لفظ اپنے مختلف صیغوں کے ساتھ قرآن کریم میں تقریباً پانچ سو چھتیس بار استعمال ہوا ہے اور ان صیغوں میں مومن کا لفظ بائیس ۲۲ بار، مؤمنون پینتیس ۳۵ بار اور مومنین ایک سو چوالیس بار، مُؤْمِنَيْنِ ایک بار، مؤمنہ چھ بار اور مؤمنات بائیس ۲۲ بار استعمال ہوا ہے، اور اس طرح لفظ مؤمن گویا مختلف صیغوں میں کل دو سو تیس بار استعمال ہوا ہے موصوف نے مسلم نام کے لیے انیس ۱۹ آیات ہی نقل کی ہیں، اور ان میں سے بھی مسلم نام کو بعض جگہ کشید کرنے کی کوشش کی ہے جبکہ مومن نام کی آیات اگر جمع کرنا شروع کردی جائیں تو اس کے لیے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہوگی۔ اسلام کا لفظ اپنے مختلف صیغوں کے ساتھ تقریباً اٹھاسی ۸۸ بار قرآن کریم میں استعمال ہوا، اور اس میں سے بھی لفظ مسلم صرف دو بار، مُسْلِمَيْنِ ایک بار، مسلمون پندرہ بار، مسلمین اکیس بار، مسلمۃ ایک بار اور مسلمات دو بار استعمال ہوا ہے اور اس طرح لفظ مسلم مختلف صیغوں میں کل بیالیس بار استعمال ہوا ہے موصوف کو قرآن کریم میں صرف مسلم نام کی آیات تو دکھائی دیں لیکن مومن نام کی آیات پر ان کی نگاہ نہ پڑ سکی۔ جیسا کہ ان کے ہم عادت دوست ڈاکٹر عثمانی نے قرآن کریم میں سے دو زندگیوں والی آیات سے عذاب قبر ہی کا انکار کردیا۔ یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ جس پروردگار نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے وہ قرآن کریم میں ایک مرتبہ بھی ہمیں مسلم نام سے نہیں پکارتا اور کسی مقام پر بھی نہیں کہتا کہ یا ایھا الذین اسلمو: اے وہ لوگو جو اسلام لائے ہو یا۔ یا ایھا المسلمون اے مسلمون بلکہ وہ ہمیں جب بھی خطاب کرتا ہے تو کہتا ہے یا ایھا الذین امنوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یا ایھا المؤمنون اے مومنون، اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اس نے یقیناً ہمارا نام مسلم رکھا لیکن مسلم کے علاوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے نام بھی اسی کے رکھے ہوئے ہیں اسی لیے تو وہ ہمیں قرآن کریم میں جگہ جگہ مومن کے نام سے پکارتا ہے اور کبھی کبھی وہ ہمارے دیگر صفاتی نام کا بھی تذکرہ کرتا ہے مثلاً کبھی وہ ہم سے یوں خطاب کرتا ہے: یا عبادی ، کنتم خیر امة: (تم خیر امة ہو) وکذلك جعلنا کم امة وسطا)۔ (اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا) کونوا انصار اللہ (تم انصار اللہ بن جاؤ) اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے صفاتی ناموں کا اس طرح تذکرہ فرماتا ہے۔ من المہاجرین والانصار، وغیرہ، اب ہم چند ایسی چیدہ چیدہ آیات جن میں لفظ مومن استعمال ہوا ہے آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤمن اور ایمانیات

قرآن کریم میں ایمانیات کا تذکرہ صرف مومن کے حوالے سے کیا گیا ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں

(۱) ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫﴾ [البقرة ۲۸۵]

''رسول ایمان لایا اس (کتاب) پر جو اس پر اس کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اور سب مومن بھی، ہر ایک ایمان لایا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر (اور سب کہتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان بھی تفریق نہیں ڈالتے (کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں)۔''

(۲) ﴿لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ [النساء ۱۶۲]

''لیکن ان میں سے جو علم میں پختہ ہیں اور مومنون وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا اور اس پر جو آپ ﷺ سے پہلے نازل ہوا اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں یہی لوگ ہیں جنہیں ہم آخرت میں بہت بڑا اجر دیں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات بیان فرمائی ہیں کہ مومن وہی لوگ ہیں کہ جو ایمانیات پر ایمان (یقین) رکھتے ہیں اور حدیث میں بھی ایسے شخص کو مومن قرار دیا گیا ہے اور درج ذیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت میں بھی مومن کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

(۲)..... ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ ﴾ [النساء: ۱۳٦]

''اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی، اور اس کتاب پر جو (اس کتاب سے) پہلے نازل کی اور جو کوئی انکار کرے اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز قیامت کا، وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا۔''

اس سلسلہ کی سورۃ البقرہ کی ایک آیت ۱۷۷ پیچھے گزر چکی ہے معلوم ہوا کہ ان حقیقتوں پر صرف مومن یقین رکھتے ہیں۔

☆.....☆.....☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مومن اور صلوٰۃ

قرآن کریم میں ہے کہ نماز مومنوں پر فرض کی گئی ہے

﴿ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا ﴾ [النساء ۱۰۳]

''بے شک نماز مؤمنین پر فرض کی گئی ہے مقررہ وقتوں میں۔''

اس سلسلہ کی سورۂ نساء کی آیت نمبر ۱۶۲ گزر چکی ہے۔ سورۃ الجمعہ میں مومنین کو صلوٰۃ الجمعہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اسی طرح نماز خوف، البقرۃ، ۲۳۹، النساء ۱۰۲-۱۰۳، نماز تہجد بنی اسرائیل ۷۹، المزمل ۲ تا ۴-۲۰، نماز جنازہ، التوبہ ۸۴ وغیرہ کا ذکر بھی قرآن مجید میں موجود ہے۔

مؤمن کو نماز کے لیے وضو، غسل اور تیمم کا حکم:

نماز سے پہلے چونکہ وضو، غسل یا تیمم کی ضرورت پڑتی ہے اس لیے ارشاد ہوتا ہے

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ ﴾ [المائدة: ٦]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو، سروں پر ہاتھ پھیر کر مسح کرلو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہوجاؤ۔ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کرکے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگایا ہو اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو، پس اس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔"

(نیز ملاحظہ فرمائیں، النساء آیت: ۴۳)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے وضو، غسل جنابت اور تیمم کا حکم بھی مومنین ہی کو دیا ہے۔

مؤمن اور زکوٰۃ:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ﴾ [النساء: ١٦٢]

"اور مومن ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے اور اس پر جو آپ ﷺ سے پہلے نازل ہوا اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔"

مؤمن اور صیام:

روزے بھی اللہ تعالیٰ نے مومن پر فرض کیے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ [البقرة: ١٨٣]

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔"

مؤمن اور حج:

روزہ کے حکم کے بعد ہی اہل ایمان سے ارشاد ہوا:

﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ [البقرة: ١٩٦]

"اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے لیے۔"

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ [آل عمران: ٩٧]

"لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔"

سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۸۴ میں قل امنا باللہ (آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ ہم اللہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یمان لائے) کا بیان گزرنے کے بعد حج کی فرضیت کا اعلان کیا گیا۔

مومن اور جہاد:

روزوں کی فرضیت کے بعد جہاد کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا

﴿وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [البقرہ: ۱۹۰]

''اور تم قتال کرو اللہ کی راہ میں۔''

اس سلسلہ کی اور بھی بہت سی آیات ہیں جن میں سے بعض میں اہل ایمان کا ذکر کر کے جہاد کا بیان کیا گیا ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔ (البقرہ ۲۱۸، آل عمران ۱۹۵، النساء ۷۶، ۹۴، المائدہ ۵۴ الانفال ۷۲، ۷۴، التوبۃ ۱۹، ۲۰، ۱۱۱، الممتحنۃ ۱)۔

آخرت کے خسارے سے صرف مومنین ہی محفوظ رہ سکتے ہیں:

﴿وَ الْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝﴾ [العصر]

''قسم ہے زمانہ کی کہ بلاشبہ انسان گھاٹے میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اور آپس میں حق کی وصیت کی اور صبر کی وصیت کی۔''

صرف مؤمن ہی کامیاب ہوں گے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ [المؤمنون ۱]

''مؤمنین یقیناً کامیاب ہو گئے۔''

پردہ اور مؤمن:

پردے کا حکم بھی مومنہ عورتوں کے لیے ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ﴾ [الاحزاب: ۵۹]

''اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ لٹکا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لیا کریں اپنے اوپر سے اپنی چادروں کا کچھ حصہ۔"

اللہ تعالیٰ ثبات بھی صرف مؤمنین کو دیتا ہے۔

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴾ [ابراهيم: ٢٧]

"ثابت قدم رکھتا ہے اللہ (ایمان پر) ان کو جو ایمان لائے قول محکم کے ذریعے سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت (کی زندگی) میں بھی اور گمراہ کرتا ہے اللہ ظالموں کو اور کرتا ہے اللہ جو چاہے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مومنین کو قول ثابت (کلمہ طیبہ) کے ذریعے سے دنیا کی زندگی میں ثابت و مضبوط رکھتا ہے اور آخرت کی زندگی کا آغاز چونکہ مرنے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اور قبر بھی آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے لہٰذا قبر میں سوال و جواب کے وقت بھی اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ثابت رکھتا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ ❶

مومنین کے سلسلے کی بے شمار آیات قرآن کریم میں موجود ہیں لہٰذا ہم ان میں سے صرف چند آیات کو بلا عنوان نقل کرتے ہیں۔

(۱) ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ﴾ [البقرة: ١٣٧]

"پس اگر وہ بھی ایمان لے آئیں جس طرح کہ تم ایمان لائے ہو تو وہ بھی ہدایت پا گئے اور اگر وہ روگردانی کریں تو پھر وہی ہٹ دھرمی پر ہیں۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کو جو سچے اور پکے مومن تھے۔ معیار قرار دیتے ہوئے یہودیوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والا ایمان اختیار کر لو تو ہدایت پا لو گے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا ایمان معیاری ایمان تھا۔

❶ بخاری: ١٣٦٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ [الحجرات: ۱۰]

''مومن تو (آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔''

اور حدیث میں ہے

((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ .)) ❶

''مسلم، مسلم کا بھائی ہے۔''

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومن کو مومن کا بھائی قرار دیا ہے جبکہ حدیث میں مسلم کے الفاظ آئے ہیں تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا مسلم مطلوب ہے جو مومن بھی ہو۔

(۳) ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ [التوبہ ۷۱]

''اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔''

(٤) ﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [آل عمران: ٦٨]

''اور اللہ مومنین کا دوست ہے۔''

(٥) ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾

[آل عمران ۱۳۹]

''اور سست نہ ہو اور غم نہ کرو، غالب تم ہی رہو گے اگر تم مومن ہوئے۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ دین میں غلبہ صرف مومنین کو عطا فرمائے گا۔

(٦) ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾

[آل عمران ١٦٤]

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان فرمایا جبکہ ان میں ایک رسول انہی میں سے مبعوث فرمایا۔''

(۷) ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾

[النساء ۱۱۵]

❶ بخاری: ۲۴۴۲، مسلم ٦٥٧٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے درآں حالیکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہے اور مومنین کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے تو اس کو ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔''

یہ آیت اجماع امت یعنی اجماع المومنین کے لیے نص ہے معلوم ہوا کہ مومنین کا اجماع حجت ہے نہ کہ (نام نہاد) مسلمین کا۔

(۸)..... ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الانفال: ٦٤]

''اے نبی ﷺ! کافی ہے آپ کو اللہ اور جو آپ ﷺ کے حکم پر چلتے ہیں مومنین۔''

(۹)..... ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾ [بنی اسرائیل: ۸۲]

''اور ہم نازل کرتے ہیں قرآن جو کہ شفا اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے اور نہیں بڑھتے ظالم مگر خسارہ میں۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ [یونس: ۵۷]

''اے لوگو! آ چکی ہے تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور شفا اس کی جو سینوں میں ہے اور جو ہدایت و رحمت ہے مومنین کے لئے۔''

(۱۰)..... ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ [الحشر: ۱۰]

''اے ہمارے پروردگار ہم کو بخشش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی ﷺ کو مشرکین اور منافقین کے لیے جہاں دعا مغفرت مانگنے سے روکا ہے وہاں دوسری طرف مومنین کے لیے دعا مغفرت مانگنے کا حکم دیا ہے۔

﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾ [محمد ۱۹]

"اور معافی مانگیے اپنے اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے گناہوں کی۔"

قرآن کریم میں مغفرت کا ذکر مومنین کے حوالے سے کیا گیا ہے اور مسلم کے لیے مغفرت مانگنے کا کوئی ذکر نہیں۔

(۱۱) مدد بھی صرف مومنین کی کی جاتی ہے

﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الروم ۴۷]

"اور مومنین کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔"

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

[یونس ۱۰۳]

"پھر ہم نجات دیتے ہیں اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے، اسی طرح حق ہے ہم پر نجات دینا مومنین کو۔"

(۱۲) اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مومن رہنے کا حکم دیا ہے۔

﴿وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [یونس ۱۰۴]

"اور مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں مومنین میں سے ہوں۔"

(۱۳) ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ [الفتح ۱۸]

"بیشک اللہ تعالیٰ مومنین سے راضی ہوا جب کہ وہ آپ ﷺ (کے ہاتھ پر) درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اس نے جان لیا جو کچھ ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دِلوں میں ہے پھر اس نے اطمینان نازل کر دیا ان پر اور ان کو جلدی فتح عنایت فرمائی۔"

صحابہ کرام کا تعارف اللہ تعالیٰ نے مومنین کے نام سے کروایا اور انہیں سچا و پکا مومن قرار دیا۔

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا﴾ [الانفال: ٤]

"یہی اور یہی صرف سچے مومن ہیں۔"

(١٤)..... ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا﴾ [الاحزاب: ٥٨]

"اور جو لوگ بغیر کسی قصور کے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ اپنے سر بہتان اور کھلا گناہ لیتے ہیں۔"

کسی مومن پر شرک و کفر کے فتوے سے بڑا بہتان اور کیا ہوگا۔ لہٰذا جو شخص کسی مومن پر شرک و کفر کا فتویٰ داغتا ہے تو وہ مومنین کو سخت تکلیف پہنچاتا ہے۔

(١٥)..... ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ﴾ [الفتح: ٤]

"وہی ہے جس نے مومنین کے دلوں میں اطمینان ڈال دیا تاکہ اور زیادہ ہو ایمان ان کے ایمان کے ساتھ۔"

ہم نے اختصار سے کام لیتے ہوتے صرف چند چیدہ چیدہ آیات جن میں مومنین کا ذکر تھا بیان کی ہیں اور امید ہے کہ ان آیات سے بہت سی گتھیاں سلجھ گئی ہوں گی۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤمن اور احادیث رسول ﷺ

احادیث نبویہ ﷺ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ احادیث میں مومن نام کی جس قدر تکرار ہے وہ شمار سے باہر ہے اور کوئی شخص بھی ان تمام احادیث کا احاطہ نہیں کرسکتا. اور ہم یہاں احادیث نقل کرنے کے بجائے صرف دو اصطلاحات ہی کا ذکر کرتے ہیں کہ جو اہل اسلام کے ہاں مشہور و معروف اور جانی پہچانی ہیں ۔

۱۔ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو جو اعلیٰ وارفع مقام عنایت فرمایا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اور آپ ﷺ کی وجہ سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کو بھی منفرد مقام عنایت کیا گیا ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ الاحزاب ۶

''نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کی بیویاں ان (مومنین) کی مائیں ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بیویوں کو امہات المومنین کا نام دیا اور یہ نام اتنا مشہور و معروف ہے کہ اسلام سے معمولی سا تعلق رکھنے والا بھی امہات المومنین یا ام المومنین کے الفاظ سنتے ہی سمجھ جاتا ہے کہ نبی ﷺ کی بیویوں کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے کسی صحابی رضی اللہ عنہ یا محدث سے یہ بات ثابت نہیں کہ اس نے نبی ﷺ کی بیوی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں ام المؤمنین کے بجائے ام المسلمین کہا ہو۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ موصوف اور ان کی پارٹی اب امہات المومنین کو کتاب المسلمین اور مسجد المسلمین کی طرح امہات المسلمین کا نام دے دیں اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ قرآن و حدیث میں مؤمن نام کو مسلم نام سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

۲۔ امیر المؤمنین:

امہات المومنین کی طرح امیر المومنین کا نام بھی صحابہ کرام میں جانا پہچانا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد کے ادوار کے لوگ خلفاء راشدین اور بعد کے خلفاء کو امیر المومنین کے نام سے یاد کیا کرتے تھے اور آج کا ایک معمولی مسلم بھی اس سے واقف ہے کیونکہ ام المومنین کی طرح امیر المومنین کا نام بھی مشہور و معروف ہے۔ اس نام کی ابتدا کیسے ہوئی، یہ بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ چنانچہ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ تسمیۃ بامیر المومنین کے باب کے تحت ابن شہاب رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ابو بکر بن سلیمان بن ابی خیثمہ رحمہ اللہ سے کہا کہ وہ سب سے پہلے خلیفہ کون ہیں جنہیں امیر المؤمنین لکھا گیا؟ ابو بکر بن سلیمان رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھے سیّدہ الشفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی جو کہ مہاجرات اول میں شامل ہیں کہ لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ مدینہ آئے:

((فَأْتِيَا الْمَسْجِدَ فَوَجَدَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَا يَا ابْنَ الْعَاصِ اسْتَأْذَنَ لَنَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ أَنْتُمَا وَ اللّٰهِ أَصَبْتُمَا اسْمُهُ فَهُوَ الْأَمِيرُ وَ نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ فَدَخَلَ عَمْرٌو وَ عَلَى عُمَرَ فقال السلام عليكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فقال عمرُ ما هٰذَا فقال انت الاميرُ وَنحنُ المؤمنون فَجَرٰى الْكِتَابَ مِنْ يَوْمَئِذٍ رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.)) ❶

''پھر وہ دونوں مسجد آئے اور انہوں نے وہاں سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو پایا۔ پس انہوں نے کہا اے ابن العاص آپ ہمارے لیے امیر المومنین سے اجازت حاصل کریں (کیونکہ ہم ان سے ملنا چاہتے ہیں) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم تم نے ان (عمر رضی اللہ عنہ) کے نام کے بارے میں درست بات کہی ہے

❶ مجمع الزوائد، ص: ٦١، ج: ٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ امیر ہیں اور ہم مومنین۔ پھر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور السلام علیک اے امیر المومنین کہا! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ (تم نے یہ کیا نئی بات کہی ہے)۔"

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ امیر ہیں اور ہم مومنون۔ چنانچہ اسی دن سے خلیفہ کے لیے امیر المؤمنین نام لکھنا جاری ہوگیا۔

اس روایت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو نام قرار دیا اور یہ نام ان کو اتنا اچھا معلوم ہوا کہ انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر اس نام کو درست قرار دیا اور ان تینوں کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس نام پر صاد کردیا اور پھر تمام مسلمین کا اس نام پر اجماع ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہ نام ام المؤمنین نام کی طرح ضرب المثل ہے۔ اگر موصوف ہوتے تو شاید عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے بھی اختلاف کرتے اور کہتے کہ میاں تم نے امیر المومنین کو نام کیسے قرار دے دیا۔ ہمارا نام تو اللہ تعالی نے ایک ہی رکھا ہے اور وہ نام ہے مسلم، اسے کہتے ہیں: الٹی گنگا بہنا۔

ممکن ہے کہ کل موصوف اپنے نام مسعود احمد کا بھی انکار کردیں اور کہنے لگیں کہ 'میرا نام اب صرف مسلم ہے لہٰذا اب مجھے مسعود احمد نہ کہا جائے" کسی نے خوب کہا ہے:

اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا

کسی ایک صحابی یا محدث سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے امیر المومنین کے بجائے امیر المسلمین کے الفاظ استعمال کئے ہوں۔ اگر موصوف اپنے مطالعے کے زور سے یہ ثابت کردیں تو ہم ان کے شکر گزار ہوں گے مگر وہ ایسا نہیں کرسکیں گے ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔

جناب سید قاسم محمود صاحب رقم طراز ہیں:

امیر المسلمین:

مسلمانوں کا امیر: یہ لقب سب سے پہلے المرابطون نے امیر المؤمنین کے مقابلے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختیار کیا۔ المرابطون کو بنوعباس کی برتری تسلیم تھی اور اسے پسند نہ تھا کہ وہ خلیفہ کا لقب اختیار کرے۔ بعد میں افریقہ اور اندلس کے حکمران، جب وہ مکمل خود مختار نہ ہوتے تو یہ لقب استعمال کرتے۔ (شاہکار اسلامی انسائیکلو پیڈیا)

ان امیروں کی احتیاط کا تو یہ عالم تھا لیکن موصوف ایسے شتر بے مہار ہیں کہ خود ہی جماعت قائم کی اور خود ہی وہ بغیر کسی دلیل کے اس کے امیر جماعت المسلمین بھی بن گئے۔ ویا للعجب یہ اور بات ہے کہ خود موصوف آج کل امیر المسلمین یا امیر جماعت المسلمین بنے ہوئے ہیں اور اس کی بھی ایک خاص وجہ ہے اور وجہ صاف ظاہر ہے کہ وہ قیامت تک کبھی امیر المومنین تو بن نہیں سکتے کیونکہ امیر المومنین کے معنی ایک عام مسلم بھی سمجھتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ امیر المومنین مسلمین کے خلیفہ، بادشاہ یا سلطان کو کہتے ہیں۔ جب کہ موصوف کی بادشاہت صرف اپنے گھر کی چار دیواری تک محدود ہے بلکہ ممکن ہے کہ اب انہیں گھر سے بھی زبردستی ریٹائر کر دیا گیا ہو اور اب وہ صرف اپنے چاہنے والوں ہی کے بے تاج بادشاہ ہوں۔ موصوف نے جو مسئول مختلف مقامات پر متعین کئے ہیں وہ اپنے ناموں کے ساتھ امیر المؤمنین لکھ رہے ہیں یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟۔

امیر المؤمنین، نام اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ نے تو نہیں رکھا تھا البتہ ضرورت کے تحت اس نام کو اختیار کیا گیا اور پھر اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو گیا اور یہی حال اہل السنۃ والجماعۃ اور اہل الحدیث وغیرہ ناموں کا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ موصوف اس نام کے بارے میں کیا لب کشائی فرماتے ہیں؟ یا کیا خامہ فرسائی فرماتے ہیں؟ جس طرح محدثین کو اہل الحدیث کہا گیا اور جس کا اعتراف موصوف کو بھی ہے لیکن اس کی کوئی بھی دلیل موصوف نے نہیں بیان کی ہے۔ اسی طرح امیر المؤمنین نام بھی اجماع صحابہ کرام اور اجماع امت کی وجہ سے مشہور و معروف ہو چکا ہے۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث تلزم جماعة المسلمین و اما مھم کا مطلب

اسلام نے اجتماعیت پر بہت زور دیا ہے اور مسلمین کو ہدایت کی ہے کہ وہ مختلف سیاسی جماعتوں اور ٹولیوں میں بٹنے کے بجائے مسلمین کی اجتماعیت کے ساتھ رہیں اجتماعیت یا جماعت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمین کی ایسی امارت، حکومت یا خلافت جس میں مسلمین کے وفات پانے والے خلیفہ نے مجلس شوریٰ کے مشورہ سے یا مجلس شوریٰ پہلے خلیفہ کی وفات کے بعد اپنے میں سے ایک بہتر شخص کو خلافت کے لیے نامزد کردے اور لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرلیں تو یہ ایک اجتماعیت یا جماعۃ ہے اب مسلمین کو ایسے خلیفہ یا ریاست کا مطیع وفرمانبردار رہنا چاہئے اور خلیفہ کی بعض بداعمالیوں کے باوجود بھی اس کے خلاف خروج نہیں کرنا چاہئے۔ جب تک کہ یہ خلفاء نماز کو قائم رکھیں اور جب ایسا وقت آجائے کہ ملک میں بے شمار سیاسی جماعتیں معرض وجود میں آجائیں اور مسلمین کسی ایک خلیفہ پر متفق ہونے کے بجائے مختلف سیاسی جماعتوں میں بٹ جائیں اور ملک میں طوائف الملوکی کا دور دورہ ہو تو ایسے وقت میں ایک مسلم کا طرز عمل کیا ہونا چاہئے؟ چونکہ ایسا دور فتنہ وفساد کا دور ہے لہٰذا ایسے دور کے متعلق بھی اسلام نے ہدایات دی ہیں جس کا بیان بخاری و مسلم کی روایت میں موجود ہے

موصوف نے جب جماعت المسلمین رجسٹرڈ کی بنیاد رکھی تو اس جماعت کے وجود کے دلائل بھی انہوں نے فراہم کئے تاکہ کوئی شخص موصوف پر یہ اعتراض نہ کرسکے کہ انہوں نے یہ جدید جماعت کیوں قائم کی؟ اور ان کے دلائل کا معاملہ بھی کچھ اس طرح کا ہے کہ جو دلیل ان کی تائید کرے تو وہ اسے بہت بنا سنوار کر پیش کرتے ہیں اور جو دلیل ان کے خلاف ہوتی ہے تو اسکا بری طرح سے پوسٹ مارٹم کرتے ہیں اور اس کی باطل تاویلات کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات وہ سرے سے اس دلیل ہی کا انکار کردیتے ہیں اور یہ وہی روش ہے کہ جو مقلدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث رسول ﷺ کیساتھ کرتے ہیں چنانچہ موصوف نے اس سلسلہ میں سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت کو دلیل بنایا ہے اور اس حدیث سے اپنی قائم کردہ جماعت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ پہلے اس روایت کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے تاکہ یہ دیکھا جائے کہ موصوف اپنے دعویٰ میں واقعی سچے ہیں یا انہوں نے عامۃ المسلمین کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔

((باب: كيف الامر اذالم تكن جماعة؟ حدثنا محمد بن المثنى: حدثنا الوليد بن مسلم: حدثني ابن جابر: حدّثني بسربن عبيدالله الحضرمي: انه سمع ابا ادريس الخولاني: أنه سمع حذيفةَ بنَ اليمان يقول: كان الناسُ يَسألونَ رسولَ اللّٰه ﷺ عن الخير، وكنت اَسأَلُهُ عن الشّرِّ، مَخافةَ ان يُدرِكَنِي، فقلت: يا رسولَ اللّٰه، انّا كنا فى جاهلية وشر، فجائنا اللّٰه بِهٰذَا الخيرِ، فهل بعدَ هذا الخيرِ من شرٍّ؟ قال: "نعم"، قلت: وهل بعدَ ذلك الشرِّ من خير؟ قال: "نعم، وفيه دَخَنٌ، قلت: وما دَخَنُهُ؟ قال: قومٌ يهدونَ بغيرِ هدي، تَعرِفُ منهم وتُنكر"، قلت: فهل بعدَذلك الخيرِ من شرّ؟ قال: نعم، دُعاةٌ على ابوابِ جهنَّم، من اجابهم اليها قَذَفوهُ فيها، قلت: يا رسول اللّٰه صِفهم لنا، قال: "هم مِن جِلدَتنا ويتكلّمونَ بألسِنتنا، قلت: فماتأ مرُنى اِن ادركَنى ذلك؟ قال: تَلزم جماعةَ المسلمينَ وَاِما مهم"، قلت: فان لم يكن لهم جماعةٌ ولا امامٌ؟ قال: فا عتَزِل تلك الفِرَقَ كَلَّها، ولوان تَعَضَّ بأصلِ شجرةٍ، حتى يُدرِكَكَ الموتُ وانت على ذلك".)) ❶

❶ صحيح بخاری: ٧٠٨٤، راجع ٣٦٠٦، اخرجه مسلم: ٤٧٨٤، مسند احمد: ٢٣٢٨٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں اس خوف سے کہ کہیں شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں، رسول اللہ ﷺ سے شر کے بارے میں سوال کرتا تھا میں نے پوچھا: ۔اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم لوگ جاہلیت میں مبتلا تھے اور برائیوں میں گھرے ہوئے تھے۔ اللہ نے اس خیر (اسلام) سے ہمیں مشرف کیا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر آئیگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' لیکن اس میں کدورت ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ کدورت کیا ہوگی؟ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے لوگ ہونگے جو میرے طریقہ کے بجائے دوسرے طریقوں کی طرف راہنمائی کرینگے۔ تم ان کی بعض باتوں کو اچھا سمجھو گے اور بعض باتوں کو برا سمجھو گے۔ میں نے عرض کیا، کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! ایسے داعی ہونگے کہ جو جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر (لوگوں کو دعوت دیں گے) اور جو ان کی پکار پر لبیک کہے گا تو وہ اسے جہنم میں ڈال دینگے: میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ '' ان کی صفت ہم سے بیان فرما دیجئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہماری ہی قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں بات کریں گے (بظاہر مسلم ہونگے اور اسلام کی باتیں کریں گے) میں نے پوچھا۔ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو مجھے آپ کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''مسلمین کی جماعت اور ان کے امام کو چمٹ کر رہنا (حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے) میں نے پوچھا اور اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو (تو پھر کیا کروں؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، (اس صورت میں) ان تمام فرقوں سے الگ ہو جانا اگر چہ تجھے کسی درخت کی جڑیں ہی کیوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہ چبائی پڑیں۔ حتی کہ تجھے اسی حال میں موت آ جائے۔'' ❶

امام بخاری رحمہ اللہ و امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الفتن میں نقل کیا ہے اور صحیح مسلم کے کتاب الإمَارَةِ بـابُ وُجُـوبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ میں ہے اس حدیث کا تعلق چونکہ فتنوں کے دور میں مسلمانوں کی خلافت سے بھی ہے اسی لیے صحیح مسلم کی کتاب الامارۃ میں اس روایت کو ذکر کیا گیا اسی حدیث کو دوسرے طریق سے امام ابوداؤد نے کتاب الفتن و الملاحم میں اور امام حاکم رحمہ اللہ نے کتاب الفتن میں روایت کیا ہے فِتَنٌ فِتْنَةٌ کی جمع ہے جس کے معنی فساد لڑائی جھگڑا، ہنگامے، امتحان وغیرہ کے ہیں۔ ملاحم کے معنی بھی لڑائیوں اور عظیم واقعات کے ہیں اس حدیث کا تعلق فتنہ و فساد کے دور سے ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ اگر مسلمین کی امارت وحکومت قائم ہو تو ایک مسلم کے لیے لازم ہے کہ وہ اس سے چمٹا رہے جیسا کہ صحیح مسلم کی کتاب اور باب سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے اور اگر مسلمین کی کوئی امارت یا حکومت قائم نہ ہو تو پھر دوسرے حکم پر عمل کیا جائے گا یعنی پھر تمام سیاسی جماعتوں سے علیحدہ ہو کر اور فتنوں سے دور رہ کر ایک مسلم اپنی بقیہ زندگی گزارے اور یہ بات امام بخاری رحمہ اللہ کے قائم کردہ باب سے بھی ثابت ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب باندھا ہے

((كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ.))

''جب جماعت (حکومت) قائم نہ ہو تو ایسے وقت میں کیا صورت حال ہوگی؟''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ان الفاظ کی وضاحت دوٹوک الفاظ میں یوں بیان فرماتے ہیں:

((وَالْمَعْنٰى مَاالَّذِي يَفْعَلُ الْمُسْلِمُ فِي حَالِ الاِخْتِلَافِ من قبلِ ان يَقَعَ الاجتماعُ على خليفةٍ.))

اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی ایک خلیفہ پر اجتماع سے پہلے اختلاف کی حالت میں ایک

---

❶ صحيح بخاري كتاب الفتن، باب كيف الامر اذالم تكن جماعة، ٧٠٨٤، صحيح مسلم كتاب الامارة باب: ١١٣: ٤٧٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم کیا طرز عمل اختیار کرے گا؟ اور حافظ صاحب کا یہ فیصلہ ان تمام احادیث وآثار کے پیش نظر ہے کہ جو اس دور فتن سے تعلق رکھتے ہیں اس حدیث میں دو باتوں کا حکم ہے

۱۔ جماعۃ المسلمین اور ان (مسلمین) کا امام موجود ہے تو اس کے ساتھ وابستہ رہنا۔

۲۔ جماعۃ المسلمین اور ان کا امام موجود نہیں ہے تو پھر تمام فرقوں سے الگ ہو جانا۔

لہٰذا اول تو موصوف کا اس حدیث سے استدلال کرنا ہی غلط ہے کیونکہ ان کا اس حدیث پر عمل ہی نہیں ہے لیکن چونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ اور ان کی جماعت شدت سے اس حدیث پر عمل پیرا ہے بلکہ ان کی جماعت کی بنیاد ہی اس حدیث پر قائم ہے۔ لہٰذا ہم اس حدیث کے الفاظ پر غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ موصوف کا دعوی کہاں تک درست ہے اس حدیث میں پہلا حکم یہ دیا گیا ہے کہ جماعۃ المسلمین اور ان کا امام موجود ہو تو اس کے ساتھ وابستہ رہا جائے موصوف ہی بتائیں کہ جب وہ جماعت اہلحدیث سے نکلے تھے تو کیا جماعۃ المسلمین اور ان کا امام کہیں موجود تھا؟ اگر ان کا جواب نفی میں ہو اور یقیناً نفی میں ہوگا تو پھر انہیں اس حدیث کے دوسرے حکم پر عمل کرنا چاہئے تھا۔ یعنی وہ تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جاتے اور تنہائی اختیار کر لیتے لیکن موصوف نے خود اس حدیث کے ایک حکم پر بھی عمل نہیں کیا، اور ظاہر بات ہے کہ وہ اس حدیث کے دوسرے حکم پر عمل کرتے کیونکہ پہلے حکم پر عمل کرنا ان کے لیے ممکن نہ تھا، اور دوسرے حکم کے مطابق جنگل میں بیٹھ کر درخت کے پتے اور جڑیں چباتے رہتے لیکن انہیں یہ بات بھی گوارا نہیں تھی۔ کیونکہ اس طرح وہ دنیا کی تمام نعمتوں سے دور ہو جاتے نیز قورمے، بریانیوں اور دیگر نعمتوں سے وہ یکسر محروم ہو جاتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ موصوف کو اس حدیث سے کوئی سروکار نہ تھا کہ اس حدیث سے کیا بات ثابت ہوتی ہے؟ وہ تو اپنی ایک جدید جماعت قائم کرنا چاہتے تھے اور نام کی حد تک اس حدیث سے بھی وہ استدلال کرتے تھے۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث تلزم جماعۃ المسلمین میں موصوف کی تحریف

موصوف نے اس مقصد کے لیے اس حدیث میں اپنی طرف سے اضافہ کر کے اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں موصوف کی کاوش و کوشش ملاحظہ فرمائیں؟

وصایائے نبوی | اس حدیث میں دو باتوں کی وصیت ہے:۔

① جماعۃ المسلمین سے چمٹے رہنا۔

② جماعۃ المسلمین نہ ہو تو تمام فرقوں سے علیحدہ ہو کر اگر درخت کی جڑیں چبانی پڑیں تو درخت کی جڑیں چبانا اور اسی حالت میں مر جانا۔

بتائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان وصیتوں پر کس طرح عمل کیا جائے۔ اگر جماعت المسلمین ہے تو اس میں شامل ہو جائیے، نہیں ہے تو بنائیے، نہیں بنا سکتے تو پھر تمام فرقوں سے کنارہ کش ہو جائیے اور اسی حالت میں مر جائیے۔

الغرض حدیث بالا کا تقاضا یہ ہے کہ ہم تمام فرقوں سے علیحدہ رہیں، صرف مسلم نہیں، اپنے کو صرف مسلم کہیں اور صرف جماعت المسلمین سے وابستہ رہیں۔

تحکم | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے جاہلیت کی پکار پکاری وہ اہل دوزخ میں سے ہے۔" صحابہ نے پوچھا اگرچہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے؟ فرمایا "اگرچہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے اور دعویٰ کرے کہ وہ مسلم ہے۔" اس کے بعد آپ نے فرمایا "فَادْعُوا الْمُسْلِمِيْنَ بِمَا سَمَّاهُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ" مسلمین کو بس اسی نام سے پکارو جو نام اللہ نے ان کا رکھا ہے (یعنی) مسلمین، مومنین، اللہ عزوجل کے بندے۔ (مسند احمد ورواہ الترمذی نحوہ وصححہ)

دعوائے مسلم ہونے کا اور نام دوسرے، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں؟ بتائیے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (ہود ۱۴) کیا آپ اپنے آپ کو صرف مسلم کہنے کیلئے تیار ہیں؟ ہمیں امید ہے کہ آپ ضرور اس کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ بہر حال اشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران ۵۲) آپ گواہ رہئے کہ ہم تو (صرف) مسلم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے اس حدیث میں زبردست تحریف کی ہے اور نبی ﷺ کے دو حکموں میں ایک تیسرے حکم کا بھی اضافہ کر دیا ہے یعنی ''نہیں ہے تو بنائیے'' اور یہ نبی ﷺ کا فرمان نہیں ہے بلکہ موصوف کی تحریف اور اضافہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب موصوف کی گرفت کی گئی اور انہیں اس کا احساس تھا کہ ان کی تحریف کا بانڈہ اب پھوٹ چکا ہے اور ان کی یہ چوری منظر عام پر آ چکی ہے اور وہ اس تحریف، کا کوئی بھی علمی جواب نہ دیں سکیں گے بلکہ اس میں ان کی سراسر بدنامی ہوگی اور دینی حلقوں میں ان کا اعتماد مجروح ہو جائے گا تو انہوں نے دوسری اشاعت میں یہ الفاظ ''نہیں ہے تو بنائیے'' خاموشی سے حذف کر دیئے اور جلدی میں ان حذف شدہ الفاظ کی جگہ ایک لکیر پھیر دی چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

وصایائے نبوی | اس حدیث میں دو باتوں کی وصیت ہے۔

① جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔

② جماعت المسلمین نہ ہو تو تمام فرقوں سے علیحدہ ہو کر اگر درخت کی جڑیں چبانی پڑیں تو درخت کی جڑیں چبانا اور اسی حالت میں مر جانا۔

بتائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت کس پر عمل کرنے سے پوری ہو جاتی ہے اگر جماعت المسلمین ہے تو اس میں شامل ہو جائیے نہیں ہے تو ——— پھر تمام فرقوں سے کنارہ کش ہو جائیے اور اسی حالت میں مر جائیے۔

الغرض حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ تمام فرقوں سے علیحدہ ہیں، صرف مسلم نہیں، اپنے کو صرف مسلم کہیں اور صرف جماعت المسلمین سے وابستہ رہیں۔

حکم رسول | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جماعت کی بیزاری وہ اہل دوزخ میں سے ہے ایک شخص نے پوچھا اے اللہ کے رسول اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے۔ پھر فرمایا فادعوا بدعوی اللہ الذی سمکم المسلمین المؤمنین عباد اللہ اللہ (مسلمین کو اللہ تعالیٰ کے اس نام سے پکارو جو اللہ تعالیٰ نے، جس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے، پکارا ہے۔ یعنی مومنین اللہ کے بندے اللہ اللہ۔ اللہ اللہ جب اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا نام ہے تو نام بدلا کیسے جا سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ لوگوں نے نام بدل ڈالا اور اپنے پر فخر بھی کر رہے ہیں۔ بتائیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا آپ اپنے آپ کو صرف مسلم کہنے کے لیے تیار ہیں؟
ہمیں امید ہے کہ آپ ضرور اس کے لیے تیار ہوں گے۔ بہر حال،
اِشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران ۵۲) آپ گواہ رہنے کہ ہم تو مسلم ہیں۔

موصوف نے حدیث رسول ﷺ میں تحریف کر کے زبردست خیانت کا ارتکاب کیا تھا اور اس کا احساس انہیں بھی تھا کیونکہ یہ تحریف جان بوجھ کر کی گئی تھی اور اس تحریف پر انہوں نے کوئی معذرت بھی نہیں کی بلکہ اس تحریف کو خاموشی سے غائب کر دیا اور بس کیوں کہ وہ اپنے اس جرم سے پہلے ہی سے آگاہ تھے۔ واضح رہے کہ نبی ﷺ پر جھوٹ بولنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''مجھ پر جھوٹ بولنا کسی دوسرے شخص پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے کیونکہ جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔'' ❶

گویا نبی ﷺ پر جھوٹ بولنے والا پکا جہنمی ہے اور ایسا شخص دنیا ہی میں اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیتا ہے اس کے علاوہ حدیث رسول ﷺ میں جھوٹ بولنے والے کو اصول حدیث کی رو سے کذاب کی سند عطا کر دی جاتی ہے اور ایسے شخص کے قول، دین اور حدیث کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا ہے لہٰذا جو لوگ مسعود احمد بی ایس سی کی دینی فکر سے متاثر ہو کر انکی جماعت کیساتھ منسلک ہو چکے ہیں وہ جان لیں کہ وہ ایک جھوٹے مدعی کیساتھ منسلک ہیں اور ان کا انجام بھی قیامت کے دن اسی شخص کیساتھ ہوگا کیونکہ حدیث میں ہے: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.)) یعنی آدمی قیامت کے دن اسی شخص کیساتھ ہوگا کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ ❷

اس صفحہ کے آخر میں موصوف نے سورۃ ہود کی آیت نقل کی تھی اور اس کا ترجمہ اس طرح کیا تھا: کیا آپ اپنے آپ کو صرف مسلم کہنے کے لیے تیار ہیں؟ حالانکہ اس آیت کا یہ ترجمہ بالکل

---

❶ بخاری: ۱۲۹۱، مسلم: ۲۱۵۷، مسند احمد: ۱۸۲۰۲، عن المغیرۃ بن شعبۃ.

❷ بخاری: ۶۱۶۸، مسلم: ۶۷۱۹، مسند احمد: ۳۷۱۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے اور اس کا احساس موصوف کو بھی تھا، لہٰذا طبع ثانی میں اس آیت ہی کو نکال دیا گیا اور اُردو کے الفاظ کو جسے موصوف نے ترجمہ قرار دیا تھا جوں کا توں رہنے دیا۔ علاوہ ازیں موصوف نے حکم رسول کے عنوان سے جو حدیث نقل کی تھی اس کا ترجمہ کچھ اس طرح سے کیا تھا مسلمین کو بس اسی نام سے پکارو جو نام اللہ نے ان کا رکھا ہے۔ حالانکہ اس کا ترجمہ اس طرح ہوگا کہ جو نام اللہ نے ان کے رکھے ہیں۔ یعنی جمع کو موصوف نے واحد میں بدل دیا، اور اگلی اشاعت میں اس حدیث کو بھی نکال دیا گیا اور صرف ترمذی کی حدیث نقل کی گئی اور اس کے ترجمہ میں بھی زبردست تحریف کر دی گئی جس کا ذکر اپنے مقام پر موجود ہے۔

☆ ☆ ☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت المسلمین اور امام سے کیا مراد ہے؟

امت مسلمہ کے اہل علم کا دعویٰ ہے کہ اس حدیث میں جماعۃ سے مراد مسلمین کی امارت وحکومت ہے اور امام سے مراد مسلمین کا خلیفہ ہے جسے امام، سلطان یا بادشاہ کہا جاتا ہے اور چونکہ موصوف نے اس حدیث کے ظاہری الفاظ سے عوام الناس کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے اور بعض لوگ اس کے اس دھوکہ کا شکار ہو کر ان کی جماعت میں شامل بھی ہو چکے ہیں اور ان کے پکے دم چھلہ بن چکے ہیں۔ دراصل موصوف جانتے بوجھتے علماء یہود کا کردار ادا کر رہے ہیں اور اس طرح دجل وفریب سے کام لے کر اس حدیث کا مصداق اپنی ذات اور اپنی جماعت کو قرار دے رہے ہیں لہٰذا ہم اس حدیث پر تفصیل سے گفتگو کرتے ہیں تاکہ جماعۃ المسلمین اور امام کے معنی کو سمجھنے میں لوگ ٹھوکر نہ کھائیں اور عوام الناس موصوف کی تلبیس وعیاری سے بھی باخبر ہو جائیں اور جب یہ ثابت ہو جائے گا کہ جماعۃ المسلمین سے مراد مسلمین کی امارت وخلافت اور امام سے مراد مسلمین کا خلیفہ ہے تو اس طرح مسلمین اس نام نہاد کاغذی جماعت المسلمین رجسٹرڈ اور اس کے نقلی امام کو مسترد کر دیں گے اور دنیا اس بہروپے کو اس کے اصلی روپ میں دیکھ سکے گی۔

احادیث میں خلیفہ کے لیے امام یا امیر یا سلطان (بادشاہ) کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور یہ تمام مترادف الفاظ ہیں۔ یعنی خلیفہ کو امام یا امیر یا سلطان بھی کہہ سکتے ہیں اور موصوف خلیفہ یا بادشاہ نہ ہونے کے باوجود بھی اپنے آپ کے لیے کبھی امیر اور کبھی امام کے الفاظ استعمال کرتا ہے، حالانکہ کسی حدیث میں بھی کسی بے اختیار شخص کے لیے امام یا امیر کے الفاظ استعمال نہیں کیے گئے ہیں اور اگر کوئی حدیث موجود ہے تو اسے پیش کیا جائے!!! معلوم نہیں کہ موصوف کے دماغ میں امیر یا امام بننے کا سودا کیسے سما گیا اور اس نے اپنے آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر یا امام کہلوانا کیوں شروع کر دیا؟ یہی نہیں بلکہ موصوف نے لوگوں سے بیعت لینی بھی شروع کر دی تا کہ لوگ اس کی چوھدراہٹ کو تسلیم کر لیں اور اس کی اطاعت سے سرکشی کا کسی کو یارانہ ہو۔ نبی ﷺ کے بعد خلیفہ کے علاوہ کسی کی بیعت بھی مشروع نہیں ہے۔ لیکن موصوف نے اپنی بیعت کو فرض قرار دے رکھا ہے اور اس بیعت کو وہ ایمان کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ اور جس نے موصوف کی بیعت نہ کی تو وہ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا۔ یہ ہیں موصوف کے تیور کہ وہ اپنے لیے نبوت سے کم کسی منصب پر راضی نہیں ہیں۔ موصوف امیر کے سلسلہ کی جو احادیث پیش کرتے ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ ان احادیث میں موصوف جیسے کسی بے اختیار امیر کا تذکرہ بھی موجود ہے؟ یا موصوف چاچا خواہ مخواہ کی طرح اپنے آپ کو امیر کہلوانے پر مصر ہیں۔

چنانچہ اس سلسلہ کی چند احادیث ملاحظہ فرمائیں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

((حدثنا ابو النعمان. حدثنا حماد بن زيد عن الجعد أبي عثمان حدثني ابو رجاء العطاردي قال سمعت ابن عباس عن النبي ﷺ قال: مَنْ رَأَى مِن أَمِيرِهِ شَيئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عليه فإنَّه مَنْ فَارَقَ الجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.)) ❶

''جو شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اس کو ناپسند ہو تو اس کو چاہئے کہ صبر کرے اس لیے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا اور مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہی کی دوسری روایت میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

((عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّه مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً

❶ صحيح بخاری كتاب الفتن باب ٢، رقم: ٧٠٥٤، مسلم: ٤٧٩٠، مسند احمد: ٢٤٨٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَاهِلِيَّةً .)) ❶

''جس نے اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی اسے چاہئے کہ وہ صبر کرے اس لیے کہ جو شخص سلطان (بادشاہ) سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا اور مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جماعۃ یعنی اسلامی حکومت کے ساتھ وابستگی ضروری ہے اور جو شخص مسلمین کی اس اجتماعیت کو چھوڑ کر الگ ہوگا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ پہلی حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ جو جماعۃ سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا تو اس کی موت جاہلیت کی موت کی طرح ہوگی دوسری حدیث میں جماعۃ کے بجائے یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص سلطان کی اطاعت سے ایک بالشت بھر بھی نکلا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ کیا ان دونوں احادیث کو ملا کر پڑھنے سے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جماعت سے مراد مسلمین کی امارت وحکومت ہے اور امیر سے مراد مسلمین کا سلطان (بادشاہ) ہے، اور جو شخص مسلمین کے سلطان یا مسلمین کی امارت یعنی جماعۃ یا اجتماعیت سے ایک بالشت بھر بھی ہٹا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ دوسری حدیث میں امیر کی وضاحت سلطان کے الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے گویا امیر اور سلطان مترادف الفاظ ہیں اور خلفائے راشدین اور بعد کے خلفاء اور بادشاہوں کے لیے امیر المومنین کے الفاظ کا استعمال تو ایک عام بات تھی۔ اسی طرح بعض روایات میں امیر کے بجائے امام اور خلیفہ کے الفاظ بھی آئے ہیں اور مسلمین کے بادشاہوں کے لیے احادیث میں عموماً امیر، امام، خلیفہ اور سلطان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ موصوف کی طرح بعض دوسرے لوگوں نے بھی اپنی بے اختیار امارت کے لیے اس طرح کی احادیث سے استدلال کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ دوسری حدیث (۷۰۵۳) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

((قوله (فانه من خرج من السلطان) اى من طاعة السلطان، ووقع عند مسلم "فانه ليس احد من الناس يخرج من

❶ صحیح بخاری کتاب الفتن رقم ۷۰۵۳، مسلم ۴۷۹۱، مسند احمد: ۲۸۲۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلطان" وفي الرواية الثانيه "من فارق الجماعة" وقوله "شبرا" بكسر المعجمة وسكون الموحدة وهي كناية عن معصية السلطان ومحاربته وقال ابن ابي جمرة المراد بالمفارقة السعي في حل عقد البيعة التي حصلت لذلك الامير ولو بادنى شيء، فكني عنها بمقدار الشبر، لان الاخذ في ذلك يؤول الى سفك الدماء بغير حق))

''پس بے شک جو شخص سلطان سے نکلا کا مطلب ہے کہ جو شخص سلطان کی اطاعت سے نکلا اور صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں کہ ''بے شخص لوگوں میں سے کوئی ایک نہیں ہے کہ جو سلطان (کی اطاعت) سے نکلا'' اور دوسری روایت میں سلطان (کی اطاعت) سے نکلنے کے بجائے یہ الفاظ ہیں) جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا اور شبراً (ایک بالشت) کنایہ ہے سلطان کی نافرمانی کرنے اور اس کے خلاف جنگ کرنے سے (سلطان کی اطاعت سے کنارہ کش ہو جانے کے بعد اس کی نافرمانی شروع کر دے اور اسے حکومت سے ہٹانے کے لیے اس سے جنگ کرے) اور ابن ابی جمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جدائی سے مراد اس بات کی کوشش کرنا ہے کہ بیعت کی اس گرہ کو کھول دیا جائے جو اس کو حاصل ہے اگر چہ (یہ کوشش) معمولی چیز کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو اور یہ کنایہ ہے بالشت بھر مقدار کا (سلطان کے خلاف کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے جو بغاوت کے مترادف ہو) کیونکہ اس معاملے میں پڑنا خون ناحق کے بہانے کا سبب بنتا ہے۔''

آگے فرماتے ہیں:

((قال ابن بطال: في الحديث حجة ترك الخروج على السلطان ولو جار وقد اجمع الفقهاء على وجوب طاعة السلطان المتغلب وحقن الدماء و تسكن الدهماء وحجتهم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هـذا الـخبـر وغيـره ممافى ذلك من يساعده ولم يستثنوا من ذالك الا اذا وقع من السلطان الكفر الصريح فلا تجوز طاعته فـى ذلك بل تجب مجاهدته لمن قدر عليها كمافى الحديث الذى بعده)) ❶

ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ سلطان کے خلاف خروج نہ کیا جائے اگر چہ وہ ظالم ہی ہو اور تحقیق فقہاء نے متغلب سلطان (وہ بادشاہ جو زبردستی برسر اقتدار آ گیا ہو) کی اطاعت کے وجوب پر بھی اتفاق کیا ہے (تا کہ اس طرح) خونریزی رک جائے اور لوگوں کی جماعت ٹھہر جائے (لوگوں میں انتشار پیدا نہ ہو) اور یہ حدیث وغیرہ (اور دوسری احادیث) ان فقہاء کی دلیل ہیں جو اس بات کی تائید کرتی ہیں اور کسی چیز کو اس سے مستثنیٰ قرار نہیں دیتیں سوائے اس کے کہ سلطان کسی صریح کفر کا مرتکب ہو جائے (اور جب سلطان کفر صریح کا مرتکب ہو جائے تو) اس کی اطاعت واجب نہیں بلکہ اس کے خلاف جس قدر ہو سکے کوشش کرے (اور اسے امارت سے معزول کر دے) جیسا کہ اس کے بعد والی حدیث میں ہے۔ غور فرمایئے کہ سلف صالحین بھی امیر و امام سے سلطان و خلیفہ ہی مراد لیتے ہیں اور ان احادیث کا مصداق وہ برملا طور پر خلیفہ و سلطان ہی کو سمجھتے تھے لیکن موصوف ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ہر صورت امیر و امام دیکھنا چاہئے تھے اور اب یہ بے اختیار خلافت اس جماعت میں چل پڑی ہے اور موصوف کی بات کو تسلیم نہ کرنے والوں کو انہوں نے دائرہ اسلام ہی سے خارج قرار دے ڈالا تھا کیونکہ وہ کسی کو قتل تو نہیں کر سکتے البتہ اسلام سے خارج ہونے کے فتوے لگا سکتے ہیں جس کا فی الحال انہیں اختیار حاصل ہے۔ افسوس صد افسوس

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

❶ فتح الباری، ص: ۷، ج۱۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب اس سلسلہ کی بعض مزید روایات ملاحظہ فرمائیں:

((عن ابی هريرة عن النبی ﷺ انه قال من خرج من الطاعة و فارق الجماعة فمات مات ميتة جاهلية ومن قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبة اويد عوا الى عصبةاو ينصر عصبة فقتل فقتلة جاهلية ومن خرج على امتى يضرب برهاوفاجر ها ولا يتحاش من مؤ منها و ولا يفى لذى عهد عهده فليس منى ولست منه .)) ❶

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص (امام کی) اطاعت سے نکلا اور اسلامی جماعت سے جدا ہوا اور اس حال میں مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی اور جو شخص ایک نشان کے نیچے لڑا جس کا حق و باطل ہونا معلوم نہ ہو اور تعصب سے غضبناک ہو اور تعصب سے لوگوں کو اپنی طرف بلایا یا کسی تعصب والے کی مدد کی اور اسی حال میں مارا گیا تو جاہلیت کی سی موت مرا اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر کھڑا ہوا اور میری امت کے اچھے برے آدمیوں کو مارا اور نہ مومن کی اس نے پروا کی اور نہ عہد والے کے عہد کو اس نے پورا کیا، وہ شخص مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں (نہ تو وہ میری امت میں سے ہے اور نہ میں اس کا ذمہ دار ہوں)۔''

((عن عرفجة قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْيُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ .)) ❷

---

❶ رواه مسلم فى كتاب الامارة باب ١٣، ٤٧٨٦۔ مشكوٰة ص ١٠٨٧، ج٢ طبع بيروت۔ نسائى: ٤١١٤، الصحيحة: ٩٨٣، مسند احمد: ٧٩٤٤.

❷ رواه مسلم رقم: ٤٧٩٨، مشكوٰة ص ١٠٨٨، ج٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عرفجہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص تمہارے پاس آئے اور حالت یہ ہو کہ تم سب ایک شخص (ایک خلیفہ کی اطاعت پر) متحد ہو اور وہ تمہارے اتحاد کو توڑنے کا ارادہ رکھتا ہو یا تمہاری جماعت کو متفرق کر دینا چاہتا ہو تو تم اس کو قتل کر دو۔''

اسی مضمون کی وضاحت عرفجہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں اس طرح ہے

((عن عرفجة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إِنَّهُ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ.)) ❶

''سیدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب طرح طرح کے شر و فسادات رونما ہوں گے پس جو شخص اس امت کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کرے جبکہ وہ (ایک امیر پر) مجتمع ہو چکی ہو تو اسے تلوار سے قتل کر دو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔''

ان احادیث سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ جماعۃ المسلمین سے مسلمین کی امارت و حکومت مراد ہے اور جب تمام مسلمین ایک خلیفہ پر مجتمع ہوں تو ایسی صورت میں اس کی اطاعت واجب ہے اور اگر کوئی شخص مسلمین کے امیر کی اطاعت سے نکلنے کی کوشش کرے یا جماعۃ سے الگ ہو جائے اور پھر اسی حالت میں اسے موت آ گئی تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی، اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جماعت سے مراد مسلمین کی وہ اجتماعیت ہے جو ایک خلیفہ پر مجتمع ہو چکی ہو اور اس اجتماعیت یعنی مسلمین کی امارت کے ساتھ رہنا ضروری ہے۔ اب اگر کوئی شخص اس اجتماعیت کو متفرق کرنا چاہے اور وہ یہ چاہے کہ مسلمین متفرق ہو کر مختلف سیاسی جماعتوں اور فرقوں میں بٹ جائیں تو ایسے شخص کی سزا یہ ہے کہ اس کی گردن تلوار سے اڑا دی جائے۔

---

❶ رواہ مسلم رقم ٤٧٩٦، مشکوۃ ص ١٠٨٨، ح: ٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لطیفہ نمبر ۱ موصوف کی جماعت اس وقت کئی فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے، لیکن ان کے امیر نے اب تک کسی باغی کی گردن تلوار سے نہیں اڑائی ہے۔ دیکھتے ہیں کہ امیر صاحب اس حدیث پر کب عمل کرتے ہیں؟

موصوف نے فاعتزل تلك الفرق كلها سے دینی فرقے مراد لیے ہیں جو سراسر غلط ہے حقیقت یہ ہے کہ اس سے سیاسی فرقے اور جماعتیں مراد ہیں۔ جیسا کہ اشارۃً اس حدیث سے بھی اس کا مفہوم نکلتا ہے اور اس کی مزید وضاحت آگے آتی ہے، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو باغیوں کی ایک جماعت امارت سے معزول کرنا چاہتی تھی لیکن انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق باغیوں کے مطالبہ کے باوجود خلافت سے دستبرداری اختیار نہیں کی۔ یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے۔ اسلامی حکومت کے اسی طرح کے باغیوں کو حدیث میں فرق یعنی فرقوں سے تعبیر کیا گیا ہے۔

لطیفہ نمبر ۲ موصوف کا کہنا ہے کہ اس حدیث سے دینی فرقے مراد ہیں۔ یعنی جب لوگ کسی ایک امام و خلیفہ پر مجتمع نہ ہو سکیں تو انہیں تمام فرقوں یعنی دیوبندیوں، بریلویوں، اہل حدیث اور شیعوں سے الگ ہو جانا چاہئے۔ اس حدیث کا یہ عجیب و غریب مطلب ہے کہ جو موصوف کی سوچ کا نتیجہ ہے واقعی کسی کے پاس بصیرت ہو تو موصوف کی طرح کی ہو۔ ویا للعجب

اس مضمون کی ایک اور حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں

((عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ إِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخِرَ مِنْهُمَا رواه مسلم.)) [1]

''سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو ان دونوں سے جو آخری ہو اسے قتل کر ڈالو۔''

اس حدیث میں مسلمین کے بادشاہ کے لیے خلیفہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اس حدیث

[1] صحیح مسلم، رقم: ٤٧٩٩، مشكوة ص ١٠٨٨، ح: ٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر یہ باب باندھا گیا ہے۔

((إِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ .))

''جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے؟''

اور حدیث نمبر ۴۷۷۶ پر یہ باب باندھا گیا

((وُجُوْبُ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ .))

''خلفاء میں سے پہلے خلیفہ کی بیعت کو وفاء کرنا) اور اس حدیث میں بھی یہی حکم ذکر ہوا ہے لیکن خلیفہ کے بجائے امام کا لفظ ذکر ہوا ہے۔'' فافهم

ایک اور حدیث میں ہے

((وسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ .)) ❶

''اور عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔''

اس حدیث کا جماعت المسلمین غیر رجسٹرڈ (خلیفہ والی جماعت) نے یہ مطلب لیا ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی کئی خلفاء آئیں گے حالانکہ ایسا ہونا نقلا و عقلاً دونوں طرح سے محال ہے ایک خلیفہ کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص خلافت کے لیے اُٹھے گا تو اس کا انجام قتل ہے جیسا کہ احادیث اس پر بالکل واضح ہیں۔ جیسے کسی خاتون کے بیک وقت کئی شوہر نہیں ہو سکتے البتہ پہلے شوہر کی وفات کے بعد دوسرا شخص شوہر ہو سکتا ہے اور اس اصول کے مطابق چاہے دس آدمی یکے بعد دیگر شوہر بن سکتے ہیں اسی طرح ایک خلیفہ کی موجودگی میں کوئی دوسرا شخص خلیفہ نہیں بن سکتا۔

(لطیفہ) البتہ پاکستان میں خلیفہ بننے پر کوئی پابندی نہیں ہے اور جتنے اشخاص بھی خلیفہ بننا چاہیں تو بن سکتے ہیں۔ کیونکہ یہاں جمہوریت ہے۔ البتہ قومی و صوبائی اسمبلی میں ایسے خلیفہ کا داخلہ ممنوع ہے۔

---

❶ بخاری، کتاب احادیث الأنبیاء باب ۵۰، رقم ۳۴۵۵، مسلم کتاب الامارہ باب ۱، رقم ۴۷۷۳، مسکوہ، ص ۵۰۸۸، ج ۲ مسند احمد ۷۹۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوپر جو حدیث گزری ہے اس میں مسلمین کے بادشاہ کے لیے ایک ہی حدیث میں امیر اور پھر سلطان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جبکہ ان احادیث میں خلیفہ کے الفاظ آئے ہیں اور حدیث تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ میں امام کا لفظ آیا ہے اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی اسی روایت میں جو ابوداود میں ہے امام کے بجائے خلیفہ کے الفاظ آئے ہیں (یہ روایت آگے آ رہی ہے) ایک حدیث میں ہے:

((اَلَا كُلُّهُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مُسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.)) ❶

''سن رکھو کہ تم میں سے ہر شخص راعی و نگہبان ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا (باز پرس ہوگی) پس امام لوگوں کا نگہبان وراعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت سوال کیا جائے گا۔''

یہی روایت صحیح بخاری میں دوسرے مقام پر ان الفاظ میں آئی ہے:

((فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ فَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ.)) ❷

''پس جو شخص لوگوں پر امیر (حاکم) ہے تو اس سے ان (لوگوں) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔''

یہ روایت بھی روز روشن کی طرح یہ بات واضح کرتی ہے کہ امام یا امیر سے مراد خلیفہ یا بادشاہ ہے کیونکہ جب وہ خلیفہ یا بادشاہ ہوگا تب ہی تو وہ اپنی رعیت کے بارے میں مسئول ہوگا۔

ان تمام روایات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مسلمین کے بادشاہ کے لیے احادیث میں امیر، امام، خلیفہ اور سلطان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی جس امام کا ذکر آیا ہے۔ اس سے مسلمین کا بادشاہ ہی مراد ہے کوئی بے اختیار امام مراد نہیں کیونکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی کی دوسری روایت میں امام کے بجائے

---

❶ بخاری، کتاب الجمعة باب ۱۱، رقم ۸۹۳، مسلم، کتاب الامارہ باب ۵، رقم ۴۷۲۴، مشکوٰۃ ۲/ ۱۰۹۰ ❷ صحیح بخاری کتاب العتق باب ۷۱، رقم ۲۵۵۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ کا لفظ واضح طور پر موجود ہے اور موجودہ جماعت المسلمین کے بے اختیار امام یا ان کی کاغذی جماعت المسلمین رجسٹرڈ کا ذکر احادیث کی کتابوں میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتا۔ اگر بالفرض کچھ دیر کے لیے مان لیا جائے کہ یہ حضرات بھی امام یا امیر ہیں تو کیا یہ حضرات اپنی رعایا کی خبر گیری کرتے ہیں اور ان کے حالات کی ان کو کچھ خبر ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ حضرات بھی جانتے ہیں کہ وہ ان معنوں میں بالکل امام یا امیر نہیں ہیں۔ لیکن ضد، ہٹ دھرمی اور نفس پرستی کا کوئی علاج نہیں ہے۔

امام مہدی کے لیے بھی احادیث میں امیر، امام اور خلیفہ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کیونکہ وہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مسلمانوں کے خلیفہ ہوں گے۔ اس سلسلہ کی بعض احادیث ملاحظہ فرمائیں

امام مہدی رضی اللہ عنہ

(۱) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟)) ❶

''تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا؟''

(۲) سیدنا جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا (اس حدیث کے بعض الفاظ یہ ہیں)

((فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ.)) ❷

''پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہونگے تو ان سے مسلمانوں کا امیر کہے گا: آئیں

---

❶ صحیح بخاری: ۳٤٤۹، صحیح مسلم: ۱۵۵، ترقیم دارالسلام ۳۹۲، مسند احمد: ۷٦۸۰.

❷ صحیح مسلم: ۳۹۵، مسند احمد: ۱۵۱۲۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں نماز پڑھائیں تو وہ فرمائیں گے: نہیں، تم ایک دوسرے پر امراء ہو، اللہ نے اس امت کو فضیلت بخشی ہے۔"

(۴)..... سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَكُوْنُ فِي اٰخِرِ أُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا.)) ❶

"میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو (لوگوں میں) گنے بغیر مال اڑائے گا یعنی تقسیم کرے گا۔"

ان احادیث میں سے پہلی حدیث میں امام مہدی کے لیے امام کے الفاظ آئے ہیں اور دوسری حدیث میں ان کے لیے امیر کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جبکہ تیسری حدیث میں ان کے لیے خلیفہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان احادیث سے واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ امام، امیر اور خلیفہ مترادف الفاظ ہیں اور احادیث میں ان کا استعمال ایک دوسرے کی جگہ ہوا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے جب احادیث کا مطالعہ کیا اور انہوں نے وہاں امام مہدی کا ذکر پڑھا تو انہیں شیطان نے ابھارا کہ کیوں نہ وہ امام مہدی ہونے کا دعویٰ کردیں کیونکہ سستی شہرت حاصل کرنے کا اس سے بہتر نسخہ اور کون سا ہوسکتا ہے؟ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ بے شمار لوگوں نے امام مہدی ہونے کے دعوے کئے لیکن دنیا نے ان جھوٹے مہدیوں کو مسترد کردیا۔ موصوف نے بھی ضرور سوچا ہوگا کہ وہ بھی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کردیں۔ لیکن ماضی کے مہدیین کی تاریخ ان کے سامنے تھی چنانچہ انہوں نے سوچا کہ اس طرح وہ اس معاملے کو سنبھال نہیں پائیں گے لہٰذا مہدیت کی طرح کا کوئی ایسا دعویٰ کیا جائے کہ جس کی بنیاد حدیث پر ہو، اور جب کوئی اعتراض کرے تو اس کے لیے پہلے ہی سے

---

❶ صحيح مسلم ۲۹۱۳، دار السلام. ۷۳۱۵، ۷۳۱۶ شرح السنة. للبغوي ۱۵ / ۸۶، ۸۷، ح ۴۲۸۱، باب المهدي وقال: "هذا حديث صحيح" الخ نحوه الحديث: ۶۱، ص ۱۸، ۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہتھیار وضع کرلیا جائے کہ اس سے معترض کو ہمیشہ کے لیے خاموش کردیا جائے۔ جیسا کہ شیعوں نے اپنے مخصوص مقاصد کے لیے تقیہ والا ہتھیار وضع کررکھا ہے چنانچہ دوران مطالعہ میں ان کی نگاہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت پر پڑی جس میں امام اور جماعۃ المسلمین کا ذکر تھا بس پھر کیا تھا موصوف نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اپنی امامت اور جماعت المسلمین کا نعرہ مستانہ بلند کردیا مگر موصوف نے سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے صرف امام کے لفظ پر ہی اکتفا کیا اور امام کے ساتھ مہدی کا لفظ نقل نہ کیا کیونکہ یہ نام اب بہت بدنام ہو چکا ہے لیکن جلدی میں انہوں نے جماعۃ المسلمین (صحیح نام) کے بجائے جماعت المسلمین (غلط نام) کا ڈھنڈورا پیٹ دیا۔ ہمارے خیال میں یہ معاملہ کچھ اسی طرح ظہور پذید ہوا ہے ورنہ ایک سمجھدار انسان جس نے احادیث کی کتابوں کا مطالعہ کررکھا ہو اور خود بہت سی کتابوں کا مصنف بھی ہو تو وہ امام اور جماعۃ المسلمین کے مفہوم سے کس طرح نا آشنا ہوسکتا ہے؟

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسعودین کی پہچان قرآن وحدیث کے ذریعے سے

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے الربیع بن انس تابعی رحمہ اللہ سے ایک واقعہ نقل کیا ہے جو موصوف اور ڈاکٹر عثمانی پر بالکل ٹھیک بیٹھتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ (بنی اسرائیل میں) ایک شخص تھا جو نیک اور کتاب وسنت کا پابند تھا۔ ایک زمانے کے بعد شیطان نے اسے بہکا دیا کہ جو اگلے کر گئے وہی تم بھی کر رہے ہو اس میں کیا رکھا ہے؟ اس کی وجہ سے نہ تو عام لوگوں میں تمہاری قدر ہوگی نہ شہرت، تمہیں چاہئے کہ کوئی نیا کام ایجاد کرو (اسے لوگوں میں پھیلاؤ) پھر دیکھو کہ کیسی شہرت ہوتی ہے اور کس طرح جگہ جگہ تمہارا ذکر ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کی وہ بات لوگوں میں پھیل گئی اور ایک زمانہ اس کی تقلید کرنے لگا۔ اب تو اسے بڑی ندامت ہوئی، سلطنت اور ملک چھوڑ دیا اور تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوگیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے جواب ملا کہ اگر یہ معاملہ میرے اور تیرے درمیان ہوتا تو میں اسے معاف فرما دیتا لیکن تو نے عام لوگوں کو بگاڑ دیا اور انہیں گمراہ کر کے غلط راہ پر لگا دیا جس پر چلتے چلتے وہ مر بھی گئے ان کا بوجھ تجھ پر سے کیسے ہٹے گا میں تو تیری توبہ قبول نہیں فرماؤں گا۔ بس ایسوں ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

﴿قُلْ يَاأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ﴾ [المائدہ ۷۷]

''کہو اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان لوگوں کے تخیلات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔'' ❶

---

❶ تفسیر ابن کثیر ص ۸۲ ج ۲ طبع سہیل اکیڈیمی لاہور) اس روایت کی سند الربیع بن انس البکری تابعی تک حسن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس واقعہ کے علاوہ قرآن کریم کی بیان کردہ یہ مثال بھی بہت عبرت انگیز ہے۔

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَاۗءَ مَثَلَۨا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝﴾ [الاعراف ۱۷۵ تا ۱۷۷]

''اور اے محمد ﷺ، ان کے سامنے اس شخص کا حال بیان کرو جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا۔ آخر کار شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا یہاں تک کہ وہ بھٹکنے والوں میں شامل ہو کر رہا۔ اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیتوں کے ذریعہ سے بلندی عطا کرتے، مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش نفس ہی کے پیچھے پڑا رہا، لہٰذا اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی لٹکائے رہے۔ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ تم یہ حکایات ان کو سناتے رہو شاید کہ یہ کچھ غور و فکر کریں۔ بڑی ہی بری مثال ہے ایسے لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، اور وہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔''

جناب ابو الاعلیٰ مودودی صاحب ان آیات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

'' ان الفاظ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ضرور کوئی متعین شخص ہوگا جس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول کی یہ انتہائی اخلاقی بلندی ہے کہ وہ جب کبھی کسی کی برائی کو مثال میں پیش کرتے ہیں تو بالعموم اس کے نام کی تصریح نہیں کرتے بلکہ اس کی شخصیت پر پردہ ڈال کر صرف اس کی بری مثال

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کر دیتے ہیں تا کہ اس کی رسوائی کیے بغیر اصل مقصد حاصل ہو جائے۔ اسی لیے نہ قرآن میں بتایا گیا ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں کہ وہ شخص جس کی مثال یہاں پیش کی گئی ہے، کون تھا؟۔ مفسرین نے عہد رسالت اور اس سے پہلے کی تاریخ کے مختلف اشخاص پر اس مثال کو چسپاں کیا ہے۔ کوئی بلعم بن باعورا، کا نام لیتا ہے، کوئی امیہ بن ابی الصلت کا، اور کوئی صیفی ابن الراسب کا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ خاص شخص تو پردہ میں ہے جو اس تمثیل میں پیش نظر تھا، البتہ یہ تمثیل ہر اس شخص پر چسپاں ہوتی ہے جس میں یہ صفت پائی جاتی ہو۔ ان دو مختصر سے فقروں میں بڑا اہم مضمون ارشاد ہوا ہے جسے ذرا تفصیل کے ساتھ سمجھ لینا چاہیے۔ وہ شخص جس کی مثال یہاں پیش کی گئی ہے۔ آیات الٰہی کا علم رکھتا تھا، یعنی حقیقت سے واقف تھا۔ اس علم کا نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ وہ اس رویہ سے بچتا جس کو وہ غلط جانتا تھا اور وہ طرز عمل اختیار کرتا جو اسے معلوم تھا کہ صحیح ہے۔ اسی عمل کے مطابق علم کی بدولت اللہ تعالیٰ اس کو انسانیت کے بلند مراتب پر ترقی عطا کرتا۔ لیکن وہ دنیا کے فائدوں اور لذتوں اور آرائشوں کی طرف جھک پڑا خواہشات نفس کے تقاضوں کا مقابلہ کرنے کے بجائے اس نے ان کے آگے سپر ڈال دی، دینی امور کی طلب میں دنیا کی حرص وطمع سے بالاتر ہونے کے بجائے وہ اس حرص وطمع سے ایسا مغلوب ہوا کہ اپنے سب اونچے ارادوں اور اپنی عقلی واخلاقی ترقی کے سارے امکانات کو طلاق دے بیٹھا اور ان تمام حدود کو توڑ کر نکل بھاگا جن کی نگہداشت کا تقاضا خود اس کا علم کر رہا تھا۔ پھر جب وہ محض اپنی اخلاقی کمزوری کی بنا پر جانتے بوجھتے حق سے منہ موڑ کر بھاگا تو شیطان جو قریب ہی اس کی گھات میں لگا ہوا تھا، اس کے پیچھے لگ گیا اور برابر اسے ایک پستی سے دوسری پستی کی طرف لے جاتا رہا یہاں تک کہ ظالم نے اسے ان لوگوں کے زمرے میں پہنچا کر ہی دم لیا جو اس کے دام میں پھنس کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوری طرح اپنی متاع عقل و ہوش گم کر چکے ہیں۔'' ❶

جناب مفتی محمد شفیع دیوبندی صاحب اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

''قرآن مجید کی مذکور الصدر آیات میں اس کے متعلق فرمایا: فانسلخ منها یعنی ہم نے اپنی آیات اور ان کا علم و معرفت اس شخص کو عطا کیا تھا لیکن وہ اس سے نکل گیا، انسلاخ کا لفظ اصل میں جانور کے کھال کے اندر سے یا سانپ کا کینچلی کے اندر سے نکل جانے کے لیے بولا جاتا ہے، اس جگہ علم آیات کو ایک لباس یا کھال کے ساتھ تشبیہ دے کر یہ بتلایا گیا کہ یہ شخص علم و معرفت سے بالکل جدا ہوگیا، فأتبعه الشيطٰن یعنی پیچھے لگ گیا اس کے شیطان، مطلب یہ ہے کہ جب تک علم آیات اور ذکر اللہ اس کے ساتھ تھا، شیطان کا قابو اس پر نہ چل سکتا تھا جب وہ جاتا رہا تو شیطان اس پر قابو یافتہ ہوگیا فكان من الغوين یعنی پھر ہوگیا وہ گمراہوں میں سے، مطلب یہ ہے کہ شیطان کے قابو میں آنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گمراہوں میں شامل ہوگیا۔ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: ولو شئنا لرفعنه بها ولكنه اخلد الى الارض واتبع هوه، یعنی اگر ہم چاہتے تو انہی آیات کے ذریعہ سے اس کو بلند مرتبہ کر دیتے، لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہوگیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگا، لفظ اخلد، اخلاد سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں کسی چیز کی طرف میلان کے یا کسی جگہ کو لازم پکڑنے کے اور ارض کے اصلی معنی زمین کے ہیں، دنیا کی جتنی چیزیں ہیں وہ سب یا خود زمین ہے یا زمین سے متعلق گھر، جائیداد، کھیتی، باغ وغیرہ ہیں، یا زمین سے ہی پیدا ہونے والی کروڑوں چیزیں ہیں جو انسان کی زندگی اور عیش کا مدار ہیں، اس لیے لفظ ارض بول کر اس جگہ پوری دنیا مراد لی گئی ہے، اس آیت میں اس طرف اشارہ کر دیا گیا کہ آیات الٰہیہ اور ان کا علم ہی اصل میں سربلندی اور ترقی کا

❶ تفسیر الہ آن، ص: ۱۰۰، ۱۰۱، ج: ۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سبب ہیں، لیکن جو شخص ان آیات کا احترام نہ کرے اور دنیا کی ذلیل خواہشات کو آیات الٰہیہ پر مقدم جانے اس کے لیے یہی علم ایک وبال بن جاتا ہے۔'' ❶

اس آیت کے ذیل میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے یہ حدیث بھی نقل کی ہے

((قال حدثنا محمد بن مرزوق حدثنا محمد بن بكر عن الصلت بن بهرام حدثنا الحسن حدثنا حندب البجلي في هذا المسجد إن حذيفة يعني ابن اليمان رضي الله عنه حدثه قال قال رسول الله ﷺ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى إِذَا رُؤِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ الْإِسْلَامِ اعْتَرَاهُ إِلَى مَاشَاءَ اللّٰهُ انْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَسَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَوِ الرَّامِيُّ؟ قَالَ "بَلِ الرَّامِيُّ".)) ❷

''سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تم پر کچھ اس قسم کا اندیشہ ہے جیسے وہ آدمی جو قرآن کا علم رکھتا تھا قرآن کی برکت اور رونق اس کے چہرے سے ظاہر تھی اور اس سے اسلامی شان ظاہر تھی اور جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ اس حالت پر رہا پھر وہ اس سے نکل گیا اور اسلامی احکامات کو اس نے پس پشت ڈال دیا اور ایک دن وہ اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر چڑھ دوڑا، یہ الزام لگا کر کہ اس نے شرک کیا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ

---

❶ معارف القرآن، ص: ٢١، ح: ٤.

❷ مسند ابي يعلى الموصلي۔ تفسير ابن كثير ص٢٦٥، ج٢ وقال ابن كثير: هذا اسناد جيد والصلت بن بهرام كان من ثقات الكوفيين ولم يرم بشيء سوى الارجاء وقد وثقه الامام احمد بن حنبل ويحيى بن معين وغيرهما، وقال الاستاذ حافظ زبير علي زئي رحمه الله: الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان: ٨١، حسنه البزار في البحر الزخار: ٧ / ٢٢١، ح: ٢٧٩٣، وحسنه الهيثمي في مجمع الزوائد ١ / ١٨٧، بحواله ماهنامه الحديث حضرو، شماره نمبر٤٥، ص: ٢٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! شرک کا الزام لگانے والا خطا کار تھا یا جس پر الزام لگایا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: الزام لگانے والا خطا کار تھا۔'' (ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد جید ہے)۔

موصوف اور ڈاکٹر عثمانی قسم کے قبیل کے لوگوں کو ان واقعات سے عبرت حاصل کرنا چاہئے کیونکہ کسی پر کفر و شرک کے فتوے داغنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں بلکہ یہ مشغلہ اپنانے والے اپنے ایمان کو داؤ پر لگا دیتے ہیں اور خود گمراہ ہو جانے کے بعد دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ اوپر کی آیات اور یہ حدیث ''مسعودین'' پر پوری طرح منطبق ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حضرات کو دین اسلام کی بنا پر عزت عنایت فرمائی تھی لیکن ان حضرات کو یہ عزت راس نہ آئی اور انہوں نے اس عزت کو جھوٹی شہرت حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیا اور اسے حاصل کرنے کے لیے دوڑ دھوپ شروع کر دی اور ایسے ایسے دعوے کئے جو آج تک کسی نے بھی نہیں کئے تھے اور اپنی انفرادیت قائم کرنے کے لیے مسلمین پر کفر و شرک کے فتوے داغنا شروع کر دیئے حالانکہ یہ جانتے تھے کہ کسی مسلم کو کافر و مشرک قرار دینے سے آدمی خود کافر ہو جاتا ہے۔ (ولقد علمو المن اشتراہ ماله فی الاخرة من خلاق)

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعتی فرقے

بدعتی فرقوں سے ہر دور میں پیدا ہونے والے وہ نومولود فرقے، تنظیمیں اور جماعتیں مراد ہیں کہ جنہوں نے کتاب وسنت کی شاہراہ کو چھوڑ کر اپنے لیے ایک نئے راستے کا انتخاب کیا اور اپنے آپ کو اہل اسلام سے الگ اور نمایاں کرنے کے لیے بعض عجیب وغریب قسم کے مسائل اٹھا کر مسلمین کو ان میں الجھا دیا۔ اس طرح بعض تو اسلام ہی سے دور ہو گئے اور جو راسخ العقیدہ تھے وہ شکوک وشبہات میں مبتلا ہو گئے۔

یہ حقیقت ہے کہ اسلام کو بدعتی فرقوں، اہل اہوا، باطل پرستوں اور خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والوں نے سخت نقصان پہنچایا ہے اور ہر زمانے میں انہوں نے اسلام کی وہ تعبیرات پیش کی ہیں کہ جس نے اسلام کا حلیہ تک بگاڑ کر رکھ دیا مثال کے طور پر منکرین حدیث کا ٹولہ موجودہ دور میں اسلام کے نام سے جو اسلام کی بیخ کنی کر رہا ہے اور اسلام کو طلوع کرنے کے نام سے اسے غروب کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اور یہ بات کسی اہل اسلام سے پوشیدہ نہیں اور جو لوگ ان سے متاثر ہوئے (کم یا زیادہ) وہ بھی اسلام کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر زمانے میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں جنہوں نے احادیث نبویہ ﷺ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان باطل پرستوں کا مقابلہ بھی کیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اہل حق کی تعداد ہر دور میں باطل پرستوں کے مقابلے میں کم رہی ہے۔

ایسے ہی بدعتی فرقوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾﴾ [الانعام: ۱۵۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔''

حدیث میں اس آیت کی وضاحت اس طرح بیان کی گئی ہے:

((عن عمر بن الخطاب ان رسول الله ﷺ (اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا) هُمْ اَصْحَابُ الْبِدَعِ وَاَصْحَابُ الْاَهْوَاءِ لَيْسَ لَهُمْ تَوْبَةٌ اَنَا مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَهُمْ مِنِّيْ بُرَآءٌ.)) ❶

''سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا﴾ کے متعلق فرمایا کہ اس سے اصحاب البدع اور اصحاب الاہواء مراد ہیں ان کے لیے توبہ نہیں ہے۔ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں۔''

ظاہر بات ہے کہ اصحاب البدع نے بے شمار لوگوں کو گمراہ کر دیا لہٰذا ان کی توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے؟ دوسری روایت میں ہے:

((عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾ قَالَ هُمْ اَهْلُ الْبِدَعِ وَالْاَهْوَآءِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.)) ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے آیت: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس سے اس امت کے اہل البدع اور اہل الاہواء (نفسانی خواہشات کے

---

❶ رواه الطبرانی فی الصغیر واسناده جید، مجمع الزوائد، ج: ٤، ص: ٢٢.

❷ رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله رجال الصحیح غیر مطل بن نفیل وهو ثقة، مجمع الزوائد، ص ٢٢۔ ٢٣، ج: ٤۔ وقال الاستاذ زبیر علی زئی: رواه الطبرانی فی المعجم الاوسط ج١، ص ٣٨٤، واسناده صالح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پجاری) مراد ہیں۔"

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کے ذیل میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی روایات کو ابن جریر اور ابن مردویہ وغیرہ کی سندوں سے نقل کر کے انہیں ضعیف قرار دیا ہے (تفسیر ابن کثیر ج ۲، ص ۱۹۶، طبع سہیل اکیڈیمی لاہور) لیکن طبرانی کی ان روایات کی اسناد صحیح ہیں اور تفسیر ابن کثیر میں نقل کردہ روایات ان صحیح روایات کی شاہد ہیں۔

اصحاب البدع یا اہل البدع سے بدعتی اور نومولود فرقے مراد ہیں اور اصحاب الاہوا سے نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے مراد ہیں۔ اس آیت کی وضاحت جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے تفہیم القرآن میں بہت عمدہ طریقے سے کی ہے، وہ فرماتے ہیں:

"خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آپ کے واسطہ سے دین حق کے تمام پیرو اس کے مخاطب ہیں، اور ارشاد کا مدعا یہ ہے کہ اصل دین ہمیشہ سے یہی رہا ہے اور اب بھی یہی ہے کہ ایک خدا کو اللہ اور رب مانا جائے۔ اللہ کی ذات، صفات، اختیارات اور حقوق میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ اللہ کے سامنے اپنے آپ کو جواب دہ سمجھتے ہوئے آخرت پر ایمان لایا جائے اور ان وسیع، اصول کلیات کے مطابق زندگی بسر کی جائے جن کی تعلیم اللہ نے اپنے رسولوں اور کتابوں کے ذریعہ سے دی ہے۔ یہی دین تمام انسانوں کو اول یوم پیدائش سے دیا گیا تھا۔ بعد میں جتنے مختلف مذاہب بنے وہ سب کے سب اس طرح بنے کہ مختلف زمانوں کے لوگوں نے اپنے ذہن کی غلط اپج سے، یا خواہشات نفس کے غلبہ سے، یا عقیدت کے غلو سے اس دین کو بدلا اور اس میں نئی نئی باتیں ملائیں۔ اس کے عقائد میں اپنے اوہام و قیاسات اور فلسفوں سے کمی و بیشی اور ترمیم و تحریف کی۔ اس کے احکام میں بدعات کے اضافے کیے۔ خود ساختہ قوانین بنائے۔ جزئیات میں موشگافیاں کیں۔ فروعی اختلافات میں مبالغہ کیا۔ اہم کو غیر اہم اور غیر اہم کو اہم بنایا۔ اس کے لانے والے انبیاء اور اس کے علمبردار بزرگوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کسی کی عقیدت میں غلو کیا اور کسی کو بغض و مخالفت کا نشانہ بنایا۔ اس طرح بے شمار مذاہب اور فرقے بنتے چلے گئے اور ہر مذہب و فرقہ کی پیدائش نوع انسانی کو متخاصم گروہوں میں تقسیم کرتی چلی گئی۔ اب جو شخص بھی اصل دین حق کا پیرو ہو اس کے لیے ناگزیر ہے کہ ان ساری گروہ بندیوں سے الگ ہو جائے اور ان سب سے اپنا راستہ جدا کر لے۔" ❶

اس وضاحت کے بعد ہم پھر اپنے مضمون کی طرف آتے ہیں، اور جماعۃ (مسلمین کی اجتماعیت) کے مفہوم کو احادیث سے واضح کرتے ہیں۔

☆.....☆.....☆

❶ تفہیم القرآن، ج: ۱، ص: ۶۰۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجماعۃ (اجتماعیت) کے متعلق دیگر روایات

((عن الحارث الاشعری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَۃِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَالْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاِنَّہٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَۃِ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اِلَّا اَنْ یُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ فَھُوَ مِنْ جُثَی جَھَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ.)) ❶

''سیّدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جماعۃ کے ساتھ رہنے، سننے اور اطاعت کرنے ہجرت اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا اور حقیقت یہ ہے کہ جو شخص جماعۃ سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا تو اس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکال ڈالا، الا یہ کہ وہ پھر واپس آ جائے (اور جماعۃ کے ساتھ مل جائے) اور جس شخص نے جاہلیت کی پکار پکاری وہ اہل جہنم سے ہے اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلم خیال کرتا ہو۔''

واضح رہے کہ یہ وہی روایت ہے جس کو موصوف نے ''ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم'' نامی رسالہ میں سب سے آخر میں ''حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کے عنوان سے نقل کیا ہے لیکن موصوف نے اس حدیث کے صرف بعد والا حصہ نقل کیا ہے اور اس حصہ کو نقل کرنا مناسب نہ

---

❶ رواہ احمد، فی مسندہ، ح: ٥، ص: ٣٤٤، والترمذی بحوالہ مشکوۃ المصابیح، ص ١٠٩٢، ح ٢، وقال الالبانی: واسنادہ صحیح) وقال الاستاد حافظ زبیر علی زئی. اسناد صحیح، رواہ احمد: ٤/ ١٣٠، ح ١٧٣٠٢. مختصراً والترمذی ٢٨٦٣، وقال حسن صحیح غریب، (مشکوۃ، ح. ٣٦٩٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھا اس خوف سے کہ کہیں ان کا پول نہ کھل جائے۔ کیونکہ اس حدیث میں بھی جماعت کا مصداق حکومت وسلطنت ہی ہے اور کوئی خود ساختہ اور کاغذی جماعت اس کی مصداق نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ باب کیف یبایع الامام الناس ''یعنی امام لوگوں سے کس طرح بیعت لے گا۔''

((حدثنا اسماعیل: حدثنی مالك عن یحی بن سعید قال اخبرنی عبادة بن الولید اخبرنی ابی عن عبادة بن الصامت قال: بَایَعْنَا رَسولَ اللّٰه ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَانُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَه' وَاَنْ نَقُوْمَ اَوْنَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَیْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰه لَوْمَةَ لَائِمٍ .)) ❶

''سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس بات پر بھی کہ ہم صاحب اقتدار سے اقتدار کے بارے میں جھگڑا نہ کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی رہیں گے حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کریں گے۔''

((حدثنا مسدد: حدثنا یحی عن سفیان، حدثنا عبد اللہ بن دینار قال: شَهِدْتُ بْنِ عُمَرَ حَیْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰی عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ: كَتَبَ اِنِّیْ اُقِرُّبِا لسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ مَا اسْتَطَعْتُ وَاِنَّ بَنِیَّ قَدْ اَقَرُّوْا بِمِثْلِ ذٰلِكَ .)) ❷

---

❶ صحیح بخاری کتاب الاحکام۔ باب ٤٣، کیف یبایع الامام الناس، رقم: ٧١٩٩، ٧٢٠٠، مسلم: ٤٧٦٨، مسند احمد: ٢٢٦٧٩.

❷ بخاری رقم: ٧٢٠٣.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''سیّدنا عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جبکہ لوگ عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ پر مجتمع ہو گئے تھے (ان کی خلافت پر لوگوں نے اتفاق کر لیا تھا) تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس مضمون کا خط لکھا ''میں اللہ کے بندے عبدالملک جو امیر المومنین ہیں کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار اللہ کے حکم اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے موافق جہاں تک مجھ سے ہو سکا کرتا ہوں اور میرے بیٹے بھی ایسا ہی اقرار کرتے ہیں۔''

((حدثنا عمرو بن علی: حدثنا یحی عن سفیان قال حدثنی عبدالله بن دینار قال: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَالْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِالْمَلِكِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذٰلِكَ.)) ❶

''عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ سے بیعت خلافت کر لی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین عبدالملک کو اس مضمون کا خط لکھا ''میں اللہ کے بندے عبدالملک جو امیر المومنین ہیں کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار اللہ کے حکم اور اس کے رسول کی سنت کے موافق جہاں تک ہو سکا کرتا ہوں اور میرے بیٹے بھی یہی اقرار کرتے ہیں۔''

اس روایت سے اجتماعیت اور جماعۃ کا مطلب اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے ایک حدیث میں پہلے امیر اور پھر امام کے الفاظ مسلمین کے خلیفہ کے لیے استعمال ہوئے ہیں اور پھر امام کی ذمہ داری کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

((باب: يقاتل من وراء الامام ويتقى به۔ حدثنا ابو اليمان:

❶ صحیح بخاری کتاب الاحکام رقم: ۷۲۰۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اخبر نا شعيب، قال. حدثنا ابو الزناد ان الاعرج حدثه انه سمع اباهريرة رضی اللہ عنہ انه سمع رسول الله ﷺ يقول: نحن الاخرون السابقون وبهذا الاسناد: مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ، وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ، فَاِنْ امرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ.)) ❶

''باب. امام کے ساتھ مل کر قتال (جہاد) کرنا اور اس کے ذریعے سے (دشمنوں اور خطرات) سے اپنا بچاؤ اختیار کرنا۔

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہم (دنیا میں آنے کے) لحاظ سے سب سے آخر ہیں لیکن آخرت میں سب سے آگے ہوں گے اور اسی سند سے روایت ہے، جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔اور بے شک امام ڈھال کی مانند ہوتا ہے کہ جس کے ساتھ مل کر قتال کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے سے (خطرات اور دشمنوں سے) بچا جاتا ہے۔اگر وہ (امیر) اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل وانصاف کرے تو اس کی وجہ سے اسے ثواب ہوگا اور اگر وہ ظلم کا حکم دے گا تو اس کی وجہ سے اس پر اس کا وبال ہوگا۔''

اس حدیث میں واضح ہوا کہ امیر کی اطاعت دراصل نبی ﷺ کی اطاعت ہے اور امیر کی نافرمانی نبی ﷺ کی نافرمانی ہے اور یہ امیر وہ ہے کہ جسے نبی ﷺ نے امیر مقرر کیا

❶ بخاری کتاب الجهاد، باب: ۱۰۹، رقم: ۲۹۵۷.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور یا وہ کسی خلیفہ کی طرف سے امیر مقرر ہوگا۔ یہ امیر موصوف جیسا امیر نہیں ہے کہ جسے کسی نے بھی مقرر نہیں کیا اور اس نے اپنی ایک کاغذی اور خود ساختہ جماعت بنا کر وہ خود ہی اس کا امیر بن بیٹھا۔ جس طرح چھوٹے بچے جب کھیلتے ہیں تو وہ ایک کو بادشاہ، ایک کو وزیر، ایک کو چور بناتے ہیں۔ موصوف بھی نبی ﷺ کے بجائے بچوں کی اتباع کر رہے ہیں۔ ویا للعجب۔

اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ امام یا امیر مسلمین کے لیے بمنزلہ ڈھال کے ہوتا ہے کہ جس کی ماتحتی میں دشمنان اسلام سے جہاد کیا جاتا ہے اور ظاہر بات ہے کہ جہاد کے فریضہ کو کوئی با اختیار امیر ہی قائم کرسکتا ہے جس امیر کا حکم اپنے گھر پر بھی نہ چلتا ہو اور وہ اپنی چھوٹی سی کالونی بنانے کا اختیار بھی نہ رکھتا ہو تو ایسا بے اختیار امیر کب اس حدیث کا مصداق ہوسکتا ہے؟۔

ان احادیث کے مطالعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں جس جماعۃ المسلمین سے چمٹ جانے کا حکم ہے اس سے مسلمین کی وہ اجتماعیت مراد ہے جس میں لوگ کسی ایک خلیفہ پر مجتمع ہو گئے ہوں اور اگر لوگ ایک خلیفہ پر مجتمع ہونے کے بجائے مختلف ٹکڑیوں میں بٹ گئے ہوں تو ایسی صورت میں حدیث کے دوسرے حصے پر عمل کرنا ہوگا اور اس وضاحت سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ (فاعتزل تلك الفرق كلها) سے مراد دینی فرقے اور جماعتیں نہیں بلکہ سیاسی جماعتیں اور باغی مراد ہیں ایسی صورت میں جب لوگ ایک خلیفہ پر مجتمع ہونے کے بجائے ہر فرقہ نے اپنی پسند کا امیر منتخب کرلیا ہو اور ہر جماعت اپنے اپنے راگ الاپ رہی ہو اور اپنے کئے ہی پر شادمان ہو كُلُّ حِزْبٍ م بِمَالَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ تو ایسی صورت میں ان تمام سیاسی فرقوں سے الگ ہو جانا چاہئے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل بھی اس بات کی نشاندہی کرتا ہے لیکن موصوف نے اس حدیث کا من پسند مطلب یہ لیا ہے کہ تمام دینی فرقوں سے الگ ہو جانا چاہئے اگرچہ قرآن کریم نے فرقہ پرستی کا رد کیا ہے کیونکہ یہ ایک مذموم چیز ہے اور قرآن و حدیث میں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف بے شمار دلائل موجود ہیں: مثلاً

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران: ۱۰۳]

''تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''

اور اس سلسلہ کی سورہ انعام کی آیت ۱۶۵ پیچھے گزر چکی ہے لیکن اس حدیث میں سیاسی فرقوں اور حکومت کے باغیوں سے الگ رہنے کا حکم ہے اور اس حدیث کو دینی فرقوں پر چسپاں نہیں کیا جاسکتا۔ غور وفکر کا مقام ہے کہ ان احادیث کے مطالعے سے جماعۃ المسلمین کا کیا مفہوم سمجھ میں آتا ہے اور موصوف جانتے بوجھتے لوگوں کو اس کا کیا مفہوم سمجھانا چاہتے ہیں یہ کس قدر افسوس اور ڈرنے کا مقام ہے۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ پر جھوٹ اور افترا پردازی نہیں ہے؟ نبی ﷺ پر جھوٹ بولنے والوں کو احادیث میں جہنم کی وعید سنائی گئی ہے چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) ❶

''اور جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ کہا اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں تلاش کرنا چاہئے۔''

معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کو دنیاوی شہرت حاصل کرنے کے جنون نے اس حد تک اندھا کر دیا ہے کہ وہ عذاب جہنم سے بھی غافل ہو گئے ہیں۔

☆.....☆.....☆

❶ رواه البخاري، ح: ۳٤٦١، مسند احمد: ٦٤٨٦، مسلم: ٤، عن ابي هريرة، مسند احمد: ۹۳۱٦، مشكوٰة المصابيح، ص ۷۰، ج ۱، ح: ۱۹۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت اور فرقہ کا مفہوم

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں فرقہ سے مراد یہ ہے کہ لوگ ایک امیر پر مجتمع ہونے کے بجائے مختلف سیاسی پارٹیوں اور گروہوں میں بٹ جائیں گے اور خلافت حاصل کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہو جائیں گے، اور اس مفہوم کو بہت سی احادیث واضح کرتی ہیں

(۱) ((عن یسیر قال لقیتُ ابا مسعودٍ حِیْنَ قُتِلَ عَلِیٌّ فَتبعْتُهُ فقلتُ له اَنْشُدَكَ اللّٰهُ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْفِتَنِ فقال اِنَّا لَا نَكْتُمُ شَیْئًا عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالْجَمَاعَةِ وَاِیَّاكَ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّهَا هِیَ الضَّلَالَةَ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُنْ لِیَجْمَعَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَی الضَّلَالَةِ.)) ❶

''یسیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیّدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملا جب علی رضی اللہ عنہ قتل کر دیے گئے تھے پس میں ان کے پیچھے چلا میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ نے نبی ﷺ سے فتن کے متعلق جو سنا ہے اسے بیان کیجئے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیشک ہم کوئی چیز نہیں چھپائیں گے آپ پر اللہ کا خوف اختیار کرنا اور جماعۃ کے ساتھ رہنا لازم ہے اور تفرقہ سے بچتے رہنا کیونکہ بے شک یہ گمراہی ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ امت محمد ﷺ کو کبھی گمراہی پر جمع نہ کرے گا۔''

---

❶ رواہ کلہ الطبرانی و رجال ھذہ الطریقۃ الثانیۃ ثقات (مجمع الزوائد، ص: ۲۱۸، ۲۱۹) وقال الاستاذ ابو طاھر حافظ زبیر علی زئی: رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر (ج: ۱۷، ص: ۲۳۹، ح: ٦٦٥) ولہ شاھد عند الحاکم فی المستدرک (٤/ ٥٠٦، ٥٠٧ وصححہ الحاکم ووافقہ الذھبی).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں

(۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین دور فتن کو جانتے تھے۔ کیونکہ فتنوں کا آغاز سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سے ہوا تھا جیسا کہ صحیح بخاری کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے

(۲) ((حدثنا عمر بن حفص بن عياث. حدثنا ابى حدثنا الاعمش حدثنا شقيق سمعت حذيفة يقول بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ عمرَ إذ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قال فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قال. لَيْسَ عَنْ هٰذَا أَسْئَلُكَ وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قال لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قال عمر أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قال: بَلْ يُكْسَرُ قال عمر إذا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا، قلتُ أَجَلْ، قُلنا لِحُذيفةَ أكانَ عُمَرُ يَعْلَمُ البابَ؟ قال نعم كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً وذلك أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ؟ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ؟ قال. عُمَرُ.)) [1]

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک بار ایسا ہوا کہ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے پوچھا فتنے کے باب میں نبی ﷺ کی حدیث تم میں سے کس کو یاد ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس فتنے کے باب میں جو آدمی کو اس کے گھر بار، مال و اولاد اور پڑوس میں پیدا ہوا کرتا ہے (ان کی محبت

[1] بخاری کتاب الفتن باب الفتنة التي تموج كموج البحر، رقم: ٧٠٩٦، مسلم: ٧٢٦٨، مسند احمد: ٢٣٤١٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ کو بھول جاتا ہے) ایسے فتنے کا کفارہ نماز اور صدقہ اور امر بالمعروف (اچھی بات کا حکم کرنا) نہی عن المنکر (بری بات سے منع کرنا) ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ (چھوٹے چھوٹے) فتنے نہیں پوچھتا اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی طرح امنڈ آئے گا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس فتنے سے آپ کو کچھ ڈر نہیں امیر المومنین۔ آپ اور اس فتنے کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بھلا یہ دروازہ توڑ ڈالا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا توڑ ڈالا جائے گا (وہ شخص شہید کر دیا جائے گا) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو وہ دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں۔ شقیق کہتے ہیں ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے؟ انہوں نے کہا ایسے یقین کے ساتھ جانتے تھے جیسے یہ بات کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے انکو ایک حدیث بیان کی تھی جو کچھ انکل بچو بات نہ تھی (بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی یقینی بات تھی)۔ شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھنے میں ڈرے کہ وہ کون تھا؟۔ ہم نے مسروق رحمہ اللہ سے کہا تم پوچھو انہوں نے پوچھا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا وہ دروازہ خود عمر رضی اللہ عنہ تھے۔"

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی زندگی تک تو دشمنان اسلام کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ اسلام کو نقصان پہنچاتے لیکن ان کی شہادت کے بعد وہ خفیہ سازشوں میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ انہی سازشوں کے نتیجہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں مصر کے لوگ شامل تھے اور پھر جمل اور صفین کے معرکے ہوئے اور آخر کار سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب بھی شہید کر دیئے گئے۔ منافقین نے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں غلط فہمیاں پھیلائیں اور ان کو آپس میں لڑایا اور ان لڑائیوں کا سلسلہ ایک عرصے تک جاری رہا۔ اس حدیث سے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی زبردست فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس امت کے لیے پشت پناہ اور روک تھے اور آپ کی وجہ سے فتنے رکے ہوئے تھے اور ان کی شہادت کے بعد پھر ایسے ایسے فتنے اٹھے کہ جنہیں بند کرنا ناممکن ہوگیا۔ سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ أُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) ❶

''میں اپنی امت کے لیے جن لوگوں سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے امام ہیں اور جب میری امت میں تلوار چل جائے تو پھر قیامت تک نہ رکے گی۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت کو گمراہ کرنے والے امام بھی پیدا ہوں گے اور لوگوں کو دین کے معاملے میں مغالطہ دے کر گمراہ کریں گے اگر موصوف اپنے آپ کو امام سمجھتے ہیں تو پھر وہ اس حدیث کا مصداق ہیں۔

[۲] اس حدیث میں جماعۃ اور فرقہ کا بیان موجود ہے اور یہ حدیث بتا رہی ہے کہ جماعۃ کا مطلب مسلمین کا ایک امام پر مجتمع ہو جانا ہے اور اسی چیز کی نصیحت ابو مسعود رضی اللہ عنہ، یسیر رحمہ اللہ کو کر رہے تھے اور سمجھا رہے تھے کہ مسلمین کی اجتماعیت سے نہ ہٹنا اور فرقہ فرقہ نہ ہو جانا کیونکہ اسلامی امارت اور سلطان سے ہٹ جانا گمراہی کا سبب ہے۔

[۳] یہ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی اچھی طرح وضاحت کر رہی ہے چنانچہ اس سے معلوم ہوا کہ جماعۃ المسلمین اور فاعتزل تلک الفرق کلہا کا کیا مطلب ہے؟

علامہ ہیثمی رحمہ اللہ مجمع الزوائد میں یہ باب باندھتے ہیں:

((باب لزوم الجماعة والنهي عن الخروج عن الائمة وقتالهم .))

''جماعۃ (اجتماعیت) کو لازم پکڑنا اور ائمہ کے خلاف خروج اور ان سے قتال

---

❶ رواه ابو داود والترمذي (مشكوٰة المصابيح، ص ١٤٨٤، ج٣، رقم: ٥٣٩٤، وقال الالباني وعلى زئي: واسناده صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ممانعت۔"

اور اس کے بعد انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بیان کی ہے

((عن ربعي بن خراش قال انطلقت إلى حذيفة بالمدائن ليالي سار الناس إلى عثمان فقال يا ربعي ما فعل قومك قال قلت عن أيهم تسأل؟ قال من خرج منهم إلى هذا الرجل قال فسميت رجالا ممن خرج إليه فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول من فارق الجماعة واستذل الإمارة لقي الله عز وجل ولا وجه له عنده)) ❶

"سیدنا ربعی بن خراش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدائن میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہی راتوں میں لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس (انہیں قتل کرنے کیلئے) جمع ہو گئے تھے پس حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ربعی آپ کی قوم کیا کر رہی ہے؟ میں نے عرض کیا کن لوگوں کے متعلق آپ پوچھ رہے ہیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے جو لوگ اس شخص (عثمان رضی اللہ عنہ) کے خلاف خروج کر رہے ہیں۔ ربعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ان میں سے ان لوگوں کا نام لیا جو ان (عثمان رضی اللہ عنہ) پر خروج کر رہے تھے پس حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعۃ (مسلمین کی امارت) سے الگ ہوا اور حکومت کی تذلیل کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی عزت نہیں ہوگی۔"

اس روایت سے بھی واضح ہوتا ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں مصریوں کا ہاتھ تھا کیونکہ اس حدیث میں مدائن کا ذکر ہے، جو مصر کا ایک شہر ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی وضاحت فرمائی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں مصریوں کا ہاتھ تھا۔ ❷

---

❶ رواه احمد في مسنده ۳۸۷، ج ۵، ورجاله ثقات، مجمع الزوائد، ص ۲۲۲، ج ۵

❷ دیکھئے السنة لإمام الخلال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس روایت سے بھی جماعۃ کا مطلب روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے اور یہ روایت اس لیے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ اس کے روایت کرنے والے خود حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں یہ وہی حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں جن کی روایت تلزم جماعۃ المسلمین کو موصوف نے خانہ ساز معنی پہنا کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی ٹھانی ہے اس حدیث سے حذیفہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت سے چمٹے رہنے کی تاکید فرما رہے ہیں۔

اور ان کے خلاف خروج سے روک رہے ہیں۔ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دور فتن میں لوگوں کو تفرقہ سے روکا اور انہیں جماعۃ کے ساتھ چمٹے رہنے کی دعوت دی چنانچہ اس دور کے ایک دوسرے صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ملاحظہ فرمائیں

((عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَا حَارِثُ ابْنُ قَيْسٍ اَلَيْسَ بَسُرُّكَ اَنْ تَسْكُنَ وَسْطَ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَالْزَمْ جَمَاعَةَ النَّاسِ رواه الطبراني ورجاله ثقات.)) ❶

''حارث بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے حارث بن قیس ' کیا تجھے یہ پسند ہے کہ تو جنت کے وسط میں رہے انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس تُو لوگوں کی جماعت (حکومت وقت) کو لازم پکڑ۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات، شہادت عثمان رضی اللہ عنہ سے پہلے ہی ہو چکی تھی لیکن انہوں نے حالات سے اندازہ لگا لیا تھا کہ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف سازش کر رہے ہیں چنانچہ انہوں نے حارث بن قیس رحمہ اللہ کو اس سلسلہ میں وصیت فرمائی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کا سانحہ ملاحظہ فرمانے کے بعد علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی ابتداء میں وفات پا گئے تھے اس لیے انہوں نے بھی لوگوں کو [illegible] سے الگ ہونے اور امیر عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج

---

❶ مجمع الزوائد، ص: ۲۲۲، ج: ۵، وقال الاستاد زبیر علی زئی رواه الطبراني في المعجم الكبير: ۹ / ۲۲۳، لرقم: ۸۹۷، واسناده صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے روکا۔ اس حدیث میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وسط الجنۃ کے الفاظ ذکر فرمائے ہیں اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں ہے

((فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْس فَإِنَّه أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ .)) ❶

''پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے جنۃ الفردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ سب سے افضل و اعلیٰ جنت ہے اور اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔''

اس روایت کے الفاظ بھی حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت تلزم جماعۃ المسلمین کی طرح کے ہیں الفاظ یہ ہیں فلزم جماعۃ الناس یعنی ''لوگوں کی جماعۃ کو لازم پکڑنا'' اگر تلزم جماعۃ المسلمین سے جماعۃ المسلمین بنانے کا حکم نکلتا ہے تو فلزم جماعۃ الناس سے جماعۃ الناس بنانے کا حکم بھی ثابت ہوتا ہے لہذا موصوف کے اصول کے مطابق اب ایک دوسری جماعت ''جماعۃ الناس'' بھی قائم کرنے کا حکم اس حدیث سے ثابت ہوا اور یہی مضمون سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع حدیث سے بھی ثابت ہے اور جسے عنقریب ذکر کیا جائے گا۔ اب اگر کوئی شخص اس حدیث کے مطابق جماعت الناس قائم کر لیتا ہے اور جو اس کی جماعت میں شامل نہیں ہوتا تو مسعودی استدلال کے مطابق وہ اسے انسانیت ہی سے خارج کر دیتا ہے، اور وہ سمجھتا ہے کہ جو شخص اس کی جماعت میں شامل ہوگا وہی انسان ہوگا اور جو اس کی جماعت میں نہیں تو وہ انسانیت ہی سے خارج ہو جائے گا۔ ویا للعجب موصوف کو شاید عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر بھی اعتراض ہوگا کہ انہوں نے جماعۃ المسلمین کے بجائے جماعۃ الناس کیوں کہا؟

علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس موقع پر یہ روایت بھی نقل کی ہے

((عن عرفجه قال سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول يدُ اللّٰهِ مع

---

❶ بخاری کتاب الجہاد، باب ٤٠، ح ٢٧٩٠ مشکاۃ کتاب الجہاد ح ٣٧٨٧۔ معلوم ہوا کہ وسط الجنۃ سے مراد جنت الفردوس ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَمَاعَةِ وَالشَّيْطَانُ مَعَ مَنْ خَالَفَهُمْ يَرْكُضُ رواه الطبراني ورجاله ثقات.)) ❶

''سیدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہوتا ہے جو (جماعت سے) پیچھے نکل بھاگے۔ (اور جماعت کو چھوڑ کر اس سے علیحدہ ہو جائے)۔''

طبرانی کبیر کی روایت میں آخری الفاظ یہ ہیں

((والشيطان مع من خالف الجماعة يركض))

''اور شیطان اس کے ساتھ ہے جو جماعت کو چھوڑ کر اس سے پیچھے ہو کر علیحدہ ہو جائے۔''

(۷) عرفجہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جماعت سے مراد امارت ہے جیسا کہ اس کی وضاحت انہی (عرفجہ رضی اللہ عنہ) کی دو روایات میں پیچھے گزر چکی

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ جابیہ کے مقام پر خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو میں تمہارے درمیان اس طرح کھڑا ہوں کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ، مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ.)) ❷

''تم پر جماعت کیساتھ وابستہ رہنا ضروری ہے اور تم تفرقہ (علیحدگی) سے بچو

---

❶ مجمع الزوائد، ص: ۲۲۱، ح: ۵.

❷ سنن الترمذی کتاب الفتن باب ۷ ماجاء فی لزوم الجماعة، ح: ۲۱۶۵، مسند احمد ۱/۱۸، ۲۶ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: الصحیحة: ۴۳۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس بیشک شیطان ایک کیساتھ ہے اور دو شخصوں سے زیادہ دور ہے جو شخص جنت کے وسط (جنۃ الفردوس) میں رہنا چاہتا ہے پس اسے چاہئے کہ وہ جماعت کیساتھ لزوم اختیار کرے" (اور جماعۃ سے چمٹا رہے)۔"

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو اسلامی حکومت کیساتھ چمٹے رہنے کے لیے یہ حدیث سنائی تاکہ ان کے دل میں علیحدگی اور تفرقہ کا خیال بھی نہ آنے پائے اور جماعۃ سے مراد اس حدیث میں اسلامی امارت وحکومت ہے اور اس حدیث کا کسی کاغذی یا خود ساختہ جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی امارت تو موجود تھی لیکن کسی کاغذی یا خود ساختہ جماعۃ کا وہاں کوئی وجود ہی نہ تھا۔ یہ حدیث بھی سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موقوف روایت کی تائید کرتی ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے شاگرد کو نصیحت فرمائی تھی کہ اگر تم نے وسط الجنۃ میں رہنا ہے تو جماعۃ الناس یعنی جماعت المسلمین کے ساتھ رہنا اور اس سے چمٹے رہنا ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے:

(۸)..... ((وَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ.)) ❶

"جماعۃ (امارت وحکومت و اجتماعیت کے ساتھ رہنا) رحمت ہے اور تفرقہ عذاب ہے۔"

جب حدیث میں الجماعۃ اور اس کے ساتھ الفرقۃ کے الفاظ ذکر ہوں گے تو اس کا مطلب سوائے اسلامی حکومت اور اس کے بالمقابل باغی فرقوں کے کوئی دوسرا فرقہ مراد نہیں ہوسکتا اور یہی مطلب جماعۃ المسلمین اور فاعتزل تلک الفرق کلھا کا ہے اور ان فرقوں سے دینی فرقے مراد لینا جہالت کی انتہا ہے۔

---

❶ مجمع الزوائد: ۲۱۷/۔ وقال الهيثمي رواه عبدالله بن احمد والبزار و رواه الطبراني و رجاله ثقات عن نعمان بن بشير رضي الله عنه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

(۹) ((ثَلاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ.)) ❶

''تین باتیں ایسی ہیں کہ جن میں ایک مسلم کا دل خیانت نہیں کرتا۔ (۱) عمل کو خالص اللہ کے لیے کرنا۔ (۲) ائمۃ المسلمین (مسلمانوں کے حکام) کی خیر خواہی چاہنا اور (۳) مسلمین کی جماعۃ (حکومت واجتماعیت) کو لازم پکڑنا۔''

اس حدیث کے الفاظ ائمۃ المسلمین اور لزوم جماعۃ واضح کرتے ہیں کہ اس حدیث کا تعلق بھی اسلامی امارت وحکومت اور ان کے خلفاء کے ساتھ ہے۔ اس حدیث سے کاغذی جماعت کا ثبوت فراہم کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے بلکہ ناممکن اور محال ہے اور اس حدیث کو موصوف کے کارندے اپنی جماعت کو ثابت کرنے کے لیے پیش کرتے رہتے ہیں لیکن اس حدیث کے الفاظ سے کاغذی جماعت کو ثابت کرنا ناممکن ہے اور ان لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جو بازار میں اپنا بنایا ہوا کشتہ فولاد فروخت کرتے وقت آیت ﴿وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾ [الحدید ۲۵] پیش کرتے ہوئے فولاد کے فوائد بیان کرتا ہے۔ جماعۃ کا مطلب تمام لوگوں کا ایک امیر پر اجتماع، اکٹھ اور جمع ہونا ہے اور جو شخص اجتماعیت سے علیحدہ ہو جاتا ہے تو اس کا یہ عمل تفرقہ ہے۔ بعض روایات میں جماعتھم کے بجائے جماعت المسلمین کے الفاظ بھی ہیں لیکن اس سے مراد حکومت و امارت ہی ہے کیونکہ اگر یہ نام ہوتا تو ہر جگہ جماعت المسلمین ہی آتا لیکن اکثر روایات میں جماعتھم کے الفاظ آئے ہیں جس سے ثابت ہوا کہ یہ الفاظ نام کے طور پر استعمال ہی نہیں ہوئے ہیں۔

---

❶ سنن الترمذی کتاب العلم، باب ۷، ح ۲۶۵۸ مسند احمد ۴۳۶/۱، ۱۸۳/۵۔ ابن حبان (الموارد، ۷۲، ۷۳) شعب الایمان للبیهقی ۱۷۳۸، وقال الاستاد حافظ زبیر علی زئی۔ وللحدیث شواهد کثیرة و هو بها صحیح۔ مشکاة ۲۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبیدہ سلمانی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے (اپنے امراء اور قاضیوں سے) فرمایا:

((اِقْضُوْا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُوْنَ النَّاسُ جَمَاعَةً، اَوْ اَمُوْتَ كَمَا مَاتَ اَصْحَابِيْ.)) ❶

''جس طرح تم لوگ اب تک فیصلے کرتے رہے ہو، اسی طرح فیصلے کرتے رہو کیونکہ میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا، یہاں تک کہ (میری یہی کوشش ہے کہ) تمام لوگ ایک جماعت بن جائیں یا پھر میں (اسی کوشش میں) موت سے ہمکنار ہو جاؤں جس طرح کہ میرے دوسرے ساتھی موت سے ہمکنار ہو گئے۔'' ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے واضح ہوا کہ لوگوں کا ایک امام پر اتفاق واتحاد ہی جماعت ہے اور ان کی کوشش تھی کہ لوگ جماعت بن جائیں۔ کیونکہ ان کے دور خلافت میں اختلاف وانتشار موجود تھا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اس طرح لوگ ایک جماعت بن گئے اور اس سال کو تاریخ میں ''عام الجماعۃ'' جماعت (اجتماع واتحاد) کا سال کہا گیا۔ کیونکہ ایک خلیفہ پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہو گیا تھا۔

امام کسے کہتے ہیں، اس کی تعریف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں

چنانچہ سیدنا قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک خاتون زینب بنت المہاجر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اس خاتون نے ان سے سوال کیا

((مَا بَقَاؤُنَا عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِيْ جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ اَئِمَّتُكُمْ، قَالَتْ وَمَا الْاَئِمَّةُ؟ قَالَ: اَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُؤُوْسٌ وَاَشْرَافٌ يَاْمُرُوْنَهُمْ

---

❶ بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب ۹، ح ۷ ۳۷

❷ نیز دیکھئے تاریخ الاسلام والمسلمین، ص ۷۶۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَيُطِيْعُوْنَهُمْ؟ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَهُمْ أُولٰئِكَ عَلَى النَّاسِ .)) ❶

''جاہلیت کے بعد یہ خیر جو اللہ نے بھیجا ہے اس پر ہم کب تک باقی رہیں گے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ اس خیر پر اس وقت تک قائم ہو گے جب تک تمہارے امام اس پر قائم رہیں گے اس خاتون نے پوچھا امام سے کیا مراد ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہاری قوم میں رئیس اور شریف (بڑے لوگ) نہیں ہوتے تھے جن کے احکام اور فرامین کی اطاعت کی جاتی تھی ۔ اس نے کہا کیوں نہیں (ہوتے تھے) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا امام سے وہی لوگ مراد ہیں جو لوگوں پر حاکم ہوتے ہیں۔''

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ امام سے مراد حکام ہیں، اور موصوف نے بھی اس بات کو نقل کیا ہے۔ اس طرح موصوف کی یہ بات غلط ثابت ہوئی کہ امام یا امیر سے حکام کے علاوہ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے حدیث میں وارد امام کے متعلق سوال کیا گیا کہ جس کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کر لی ہو تو انہوں نے فرمایا۔ ''جانتے ہو امام کون ہوتا ہے؟ امام وہ ہے کہ جس کی امامت پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہو، ہر شخص اس کی امامت کا قائل ہو اس حدیث میں امام کا یہی مطلب ہے۔ ❷ مسعود احمد بی ایس سی کی امامت ایسی ہے کہ وہ اپنے شہر میں بھی بے گانہ ہیں۔ کوئی ان کو نہیں جانتا کہ وہ بھی امام ہے افسوس کہ وہ صرف برائے نام امام ہے کیونکہ اس نے امامت کا جھوٹا دعوی کر رکھا ہے۔ اب ان وضاحتوں کے باوجود بھی اگر کوئی شخص جماعۃ اور امام کا مطلب نہ سمجھ سکے تو یہ اس کے اپنے فہم کا قصور ہے۔ اللہ تعالی اسے عقل و فہم عطا فرمائے تا کہ وہ دن و رات اور حق و باطل میں فرق کر سکے۔ موصوف یہ سب کچھ اپنی تاریخ میں قلم بند کرنے کے باوجود بھی اس کا انکاری ہے، اب اس سے زیادہ ہٹ دھرمی وضد و نفس پرستی کیا ہو گی؟؟؟

---

❶ بخاری کتاب مناقب الانصار باب ۲۶ ایام الجاهلیه ح ۳۸۳٤) نیز ملاحظه فرمائیں (تاریخ الاسلام و المسلمین ص ٦٨٧ ❷ مسائل الامام احمد ۱۸۵/۲ ۔ روایۃ ابن هانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعۃ کے سلسلہ میں ایک اور روایت بھی ملاحظہ ہو۔

((عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ لَنْ تَجْتَمِعَ أُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ (أَبَدًا) فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ رواه الطبرانی با سنادین رجال احد هما ثقات .)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اور تم پر جماعۃ کے ساتھ رہنا لازم ہے کیونکہ بیشک جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔''

عربی قواعد کی رو سے جماعۃ المسلمین نام:

موصوف نے اس حدیث کے الفاظ تلزم جماعة المسلمين و امامهم سے اپنی نام نہاد جماعت کا نام ''جماعت المسلمین'' ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے جبکہ صرف جماعۃ المسلمین کے الفاظ کو نام کے طور پر استعمال کرنا عربی قواعد کے بھی خلاف ہے عربی گرامر میں تلزم فعل مضارع معلوم، واحد مذکر حاضر انت ضمیر اسم فاعل ''جماعۃ''، مضاف، المسلمین، مضاف الیہ۔ مضاف، مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، ''واؤ'' حرف عطف ''امام'' مضاف..... ھم'' ضمیر مضاف الیہ، مضاف، مضاف الیہ ملکر ''معطوف'' معطوف، معطوف علیہ ملکر ''تلزم'' کا مفعول یعنی ''جماعة المسلمين'' اور امامهم دونوں مل کر ''تلزم'' کے مفعول بنیں گے اگر جماعة المسلمين بطور علم ہے تو پھر ''امامهم'' بھی اس میں شامل ہونا چاہئے، ورنہ یہ عربی ترکیب کے بھی خلاف ہے کہ معطوف علیہ کو لے کر ''معطوف'' کو ترک کر دیا جائے۔ ❷

---

❶ مجمع الزوائد ص ۲۱۸ ج ۵ وقال الاستاد زبير علي زئي: اخرجه الطبراني في الكبير ص ٤٤٨، ج ١٢، رقم ١٣٦٢٣، ١٣٦٢٤، واسناده حسن.

❷ از برادر عزیز الشیخ سلیم اختر صاحب حفظہ اللہ مدرس الجامعۃ الدراسات الاسلامیۃ، گلشن اقبال کراچی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت کے مختلف طرق:

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی حدیث تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم جسے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، اس روایت کے صرف ایک ہی طریق سے موصوف نے اپنی امامت اور اپنی جماعت المسلمین کے لیے استدلال کیا ہے اور دوسرے تمام طرق کو نظر انداز کر دیا ہے جیسا کہ ان کے روحانی بھائی ڈاکٹر عثمانی نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی قرع نعالھم والی حدیث کے صرف صحیح بخاری کے ایک ہی مقام کو نقل کر کے اس سے اپنا الو سیدھا کرنے کی کوشش کی ہے اور اس روایت کے دوسرے طرق جو صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہیں ان سے آنکھیں بند کر لی ہیں اور یہی کچھ معاملہ موصوف کا بھی ہے اور موصوف نے بھی اپنا مطلب حاصل کرنے کے لیے اس روایت کے ایک ہی طریقے کو لیا ہے اور دوسرے طرق جو موصوف کا بھانڈا پھوڑنے کے لیے کافی تھے، ان کی طرف نگاہ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا، چنانچہ ہم اس روایت کے دوسرے طریقے کے بعض الفاظ نقل کرتے ہیں کیونکہ اسی روایت کے دوسرے طرق موصوف کی چالاکی و عیاری کی وضاحت کرتے ہیں چنانچہ اس روایت کو نقل کر کے امام مسلم رحمہ اللہ نے دوسری سند کے ساتھ بھی یہ حدیث نقل کی ہے جس کے آخری الفاظ یہ ہیں

((قال يَكُوْنُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ قال قلتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رسولَ اللّٰهِ، إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قال تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ لِلْأَمِيْرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ.)) [1]

''(رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: میرے بعد وہ لوگ امام (حاکم) ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہ کریں گے اور ان میں ایسے لوگ

[1] صحيح مسلم، كتاب الامارة باب ١٣، ح: ٤٧٨٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے، جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں جیسے ہوں گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر میں ایسے زمانے کو پالوں تو کیا کروں؟، آپ نے فرمایا امیر کی بات سن اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کر اگرچہ وہ تیری کمر پر مارے۔ اور تیرا (سارا) مال چھین لے پھر بھی تو اس کی بات مان اور اس کی اطاعت کر۔"

اس حدیث نے واضح کر دیا کہ اس میں جس امام اور جماعۃ المسلمین کا ذکر ہے اس سے مسلمین کا سلطان یا بادشاہ مراد ہے کیونکہ اس روایت میں ائمہ امام کی جمع کے الفاظ آئے ہیں اور پھر اس کی وضاحت خود نبی کریم ﷺ نے امیر کے الفاظ سے فرمائی ہے اور امیر سے مسلمین کے خلیفہ یا بادشاہ کے علاوہ دوسری کوئی شخصیت مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ آگے ابوداود وغیرہ کی جو روایت آ رہی ہے اس میں نبی ﷺ نے امام کے بجائے خلیفہ کا نام لیا ہے جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اس حدیث میں امام سے سلطان ہی مراد ہے اور پھر نبی ﷺ نے یہ حکم بھی دیا کہ اے حذیفہ رضی اللہ عنہ تم پر اس امیر کی اطاعت لازم ہے چاہے وہ تمہاری کمر پر مارے اور تمہارا مال بھی چھین لے۔ بتائیے اب اس سے مسلمین کے خلیفہ کے علاوہ اور کون مراد ہو سکتا ہے؟ اور دیگر بے شمار احادیث بھی اس کی وضاحت کرتی ہیں۔ جن میں چند کا بیان گزر چکا ہے امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو جس سیاق و سباق میں بیان کیا ہے وہ تمام کا تمام حکومت و امارت سے تعلق رکھتا ہے اور امام نووی رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں کتاب الامارۃ کا عنوان باندھ کر اس میں اس حدیث پر یہ باب باندھا ہے

((بَابُ وُجُوبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ.))

"فتنہ و فساد کے وقت بلکہ ہر وقت جماعۃ (امارت) کے ساتھ رہنا اور اس بات کا بیان کہ اطاعت سے نکلنا اور جماعت سے الگ تھلگ ہونا حرام ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ان دو احادیث کے علاوہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وہ روایات بھی موجود ہیں جو اسلامی حکومت اور اس کے امیر کی اطاعت سے متعلق ہیں اور جن میں خروج سے روکا گیا ہے اور جن میں سے بعض احادیث آگے آ رہی ہیں اور اگلے باب

((حُكْمُ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ .))

''اس شخص کا حکم جو مسلمین میں تفرقہ ڈالے جبکہ وہ (ایک خلیفہ پر) مجتمع ہوں۔''

اس باب میں عرفجہ رضی اللہ عنہ کی روایات ذکر کی گئی ہیں۔

ایک خاص نکتہ۔

اس حدیث میں ایک خاص نکتہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ ائمہ (حکام) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اور سنت پر نہ چلیں گے لیکن اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اطاعت کرنے اور جماعۃ (اجتماعیت) کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے البتہ اللہ کی نافرمانی میں ان کی اطاعت سے روکا ہے لیکن موصوف خود اتنے پارسا ہیں کہ وہ صحیح العقیدہ اور عمل صالح کے پیکر مسلمین تک کو مسلم کہنے کے لیے تیار نہیں اور نہ ہی وہ امام کعبہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے لیے تیار ہیں حالانکہ اگر اس پرفتن دور میں کہیں اسلامی حکومت ہے تو وہ صرف سعودی عرب میں ہے۔ تف ہے ایسی پارسائی پر کہ جو انسان کو مسلمین سے الگ کردے اور جماعۃ المسلمین سے خروج پر آمادہ کردے۔ دراصل موصوف نے عام مسلمانوں سے بالکل الگ تھلگ ہونے کے لیے ایک نئے راستہ کا انتخاب کیا ہے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے خواہ مخواہ استدلال کیا ہے اور عامۃ المسلمین کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے بلکہ درحقیقت دیکھا جائے تو موصوف نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈال دیا ہے اور مسلمین سے الگ تھلگ ہو گئے ہیں اور اس طرح انہوں نے سبیل المؤمنین کو چھوڑ دیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کتاب الفتن والملاحم میں سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نقل کی ہے اس کے بعض الفاظ یہ ہیں

((إِنْ كَانَ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَلِيْفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ (رقم ٤٢٤٤) وفي رواية: فَإِنْ تَمُتْ يَاحُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ (الرقم ٤٢٤٦)۔ وفي رواية فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةً فَاهْرُبْ حَتّٰى تَمُوْتَ فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ (رقم الحديث ٤٢٤٧).)) ❶

''اگر زمین میں اللہ کے لیے کوئی خلیفہ ہو۔ جو تمہاری کمر پر مارے اور تمہارا مال بھی چھین لے تب بھی اس کی اطاعت کرنا اور اگر (کوئی خلیفہ) نہ ہو تو پھر مرجانا اس حال میں کہ تجھے کسی درخت کی جڑیں چبانی پڑیں، اور دوسری روایت میں ہے پس اے حذیفہ! اس وقت تو کسی درخت کی جڑیں چباتے چباتے مرجانا تو یہ اس بات سے بہتر ہوگا کہ تو ان میں سے کسی (گروہ) کی اتباع کرے، اور ایک روایت میں ہے۔ پس اگر تو اس زمانہ میں کسی خلیفہ کو نہ پائے تو بھاگ جانا یہاں تک کہ تجھے موت آئے، اگرچہ موت تجھے اس حال میں آئے کہ تو جڑیں چبانے والا ہو۔''

---

❶ سنن ابی داود، کتاب الفتن والملاحم باب ١، رقم الحدیث ٤٢٤٤، ٤٢٤٦، ٤٢٤٧) مشکوٰۃ المصابیح ٣/١٤٨٤، ح: ٥٣٩٦، وقال الالبانی اخرجہ ابوداود (٤٢٤٤۔٤٢٤٥) واحمد قلت وھذا اسناد حسن (الصحیحہ ٢/ ٤ رقم ١٧٩١، وقال الحاکم. ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ واقرہ الذھبی (مستدرک ٤/٤٤٣) وقال شعیب الارنؤوط و اصحابہ. حدیث حسن، الشکری، وھو سبیع بن خالد، ویقال، خالد بن سبیع، ویقال خالد بن خالد البصری۔ روی عنہ جمع ووثقہ العجلی وابن حبان وقد توبع وبقیۃ رجالہ ثقات ورجال الصحیح، (مسند الامام احمد بن حنبل مع الموسوعۃ الحدیثۃ ٣٨/٣١٧، رقم ٢٣٢٨٢۔ وقال الاسناد حافظ زبیر علی زئی اسنادہ (ابوداود، رقم ٤٢٤٦) صحیح، اخرجہ احمد ٥/ ٣٨٦، والنسائی فی الکبریٰ، ح ٨٠٣٢ من حدیث سلمان بن المغیرۃ بہ۔ الشکری وثقہ العجلی المعتدل وابن حبان وغیرھما ⇦⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں امام کے لیے خلیفہ کا لفظ آیا ہے پس ثابت ہوا کہ جماعۃ المسلمین سے مسلمین کی امارت اور امام سے مسلمین کا خلیفہ مراد ہے اور اس طرح موصوف کے بلند بانگ دعوے باطل ثابت ہوئے طبرانی میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے بعض الفاظ یہ ہیں:

((فَإِنْ رَأَيْتَ خَلِيفَةً فَالْزِمْهُ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ خَلِيفَةٌ فَاهْرُبْ.)) ❶

"پس اگر کوئی خلیفہ موجود ہو تو اس کے ساتھ رہنا اگرچہ وہ تیری پیٹھ پر مارے اور اگر خلیفہ موجود نہ ہو تو (دوسرے گروہوں میں شامل ہونے کے بجائے) بھاگ کھڑے ہونا۔"

مسند احمد میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں

((قَالَ فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزِمْهُ وَإِنْ نَهَكَ جِسْمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرُبْ فِي الْأَرْضِ وَلَوْ أَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ)) ❷

⇦⇦⇦ فهو ثقة۔ (ابوداود ٤/٢٦١) وقال في مقام آخر صحيح (ابن ماجه رقم ٣٩٨١) أخرجه النسائي في الكبرى. ٥/١٨، ح ٨٣٣٢ من حديث سعد مطولاً، وله شواهد منها رواه أبوداود، ح ٤٢٤٦ وإسناده صحيح۔ (حسن ابن ماجه ٢/٢٩٧)، وقال (في أبي داود رقم ٤٢٤٤) حسن أخرجه أحمد ٥/٤٠٤ من حديث أبي عوانة به، وصححه الحاكم ٤/٤٣٢، ٤٣٣. ووافقه الذهبي ورواه النسائي في الكبرى، ح ٨٠٣٢۔ فتادة تابعه حميد بن هلال وهو ثقة۔ وقال (في أبي داود رقم ٤٢٤٧) حسن أخرجه أحمد: ٥/٤٠٣ من حديث عبدالوارث به۔ صخر بن بدر تابعه نصر بن عاصم (أبوداود رقم ٤٢٤٤، ٤٢٤٧) یہ حدیث مسند احمد اور دیگر کتب میں کہیں مختصر کہیں مطول موجود ہے، مسند احمد (٥/ ٣٨٧، ٤٠٣، ٤٠٤، ٤٠٦) مقامات پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ الطیالسی: ٤٤٢، ٤٤٣، ابن ابی شیبہ ١٥/ ٨، ٩، ١٧، ابن حبان (٥٩٦٣)، مسند البزار: ٢٧٩٩، ٢٨١١، ٢٩٦١، مستدرك الإمام حاكم ١/ ١٢١، ٤/ ٤٣٢، الطبراني في الأوسط (٣٥٥٥)، ابوعوانة: ٤/ ٤٢٠، رقم: ٧١٦٨ عبدالرزاق (٢٠٧١١)، البغوي: ٤٢١٩.

❶ فتح الباري، ص: ٣٦، ج: ١٣.

❷ مسند احمد: ٤٠٣، ج: ٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پس اگر ان دنوں میں کوئی خلیفہ زمین میں دیکھے تو اسے لازم پکڑنا اگرچہ وہ تجھے سخت مار مارے اور تیرا (سارا) مال چھین لے اور اگر کوئی خلیفہ نظر نہ آئے تو زمین میں بھاگ کھڑے ہونا اور یہاں تک کہ تجھے درخت کی جڑیں چباتے چباتے موت آ جائے۔''

اس روایت اور ابوداؤد کی روایت میں ایک خاص بات یہ بیان کی گئی ہے کہ اس فتنہ کے دور میں زمین میں اگر کوئی خلیفہ ہو تو اس کی اطاعت کرنا۔ کیا موصوف نے پوری زمین کا چکر لگا کر اس خلیفہ کو تلاش کیا ہے؟ اگر ایسا نہیں تو ان پر لازم ہے کہ وہ پوری زمین کا چکر لگائیں اور زمین کے کونے کونے میں اس خلیفہ کو تلاش کریں اور جب وہ خلیفہ مل جائے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں موصوف نے یہ کیا آسان سا کام کر لیا کہ شہر کراچی کے ایک محلے میں بیٹھ کر وہاں سے اپنی امامت کا اعلان فرما دیا اور اگر انہیں امام یا بادشاہ ہی بننا تھا تو کم از کم دنیا کے تمام اخبارات میں یہ اشتہار دے دیتے ''تھا جس کا انتظار وہ امام آ گیا۔'' تا کہ لوگ ان کی بیعت کے لیے ان کی طرف لپک پڑتے شیعہ حضرات تو ویسے بھی اپنے ''امام غائب'' کے انتظار میں گھڑیاں گن رہے ہیں۔ اگر انہیں اس طرح کی کوئی سن گن لگ جاتی تو وہ موصوف کو پکڑ کر ایران پہنچا دیتے۔

اور اگر انہیں خلیفہ کے تلاش میں کوئی دشواری تھی تو وہ کسی طرح سعودی عرب کی شہریت اختیار کر کے شاہ فہد کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے کیونکہ وہ اس وقت حرمین شریفین کے خلیفہ ہیں اور اگر موصوف خواہ مخواہ تقلید کو بہانہ بنائیں گے تو یہ ان کا الزام ہے کیونکہ وہاں کتاب و سنت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور اگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ان کی رائے کا وہاں زیادہ پاس کیا جاتا ہے تو صرف اس وجہ سے کہ امام احمد حنبل رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ امام اہل السنۃ تھے اور اگر آپ کی نگاہ میں تقلید کی کوئی صورت بھی روا نہیں تو پہلے آپ اپنے تمام مقلدین کی گردنیں ماردیں کیونکہ یہ سب آپ ہی کی تقلید اختیار کیے ہوئے ہیں اور آپ ہی کا سکھایا ہوا مسلمینی کا سبق الاپ رہے ہیں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جن ائمہ کا ذکر آیا ہے ان کے متعلق کہا گیا ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وہ نبی ﷺ کی سنت پر نہ چلیں گے اور ان کے دل شیطانوں جیسے ہوں گے اور موصوف کا معیار تو کافی بلند ہے اور وہ ان ائمہ کی پیروی کیسے کر سکتے ہیں؟ اس حدیث کے تناظر میں اگر دیکھا جائے تو سعودی عرب کے حکمران ان ائمہ سے بہت بہتر نظر آتے ہیں اور موصوف جب سعودی عرب کے حکمرانوں کو مسلمان تک سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہیں تو دور فتن کے ائمہ کو وہ کیا مقام دیں گے؟ دراصل موصوف تلزم والی حدیث پیش کر کے اپنی جماعت بنانا چاہتے تھے اور اس نے اپنی جماعت بنا ڈالی اور اسے اس سے کوئی غرض نہیں کہ پرفتن دور میں کیا حالات ہوں گے اور وہ دور کیسا دور ہوگا؟ اصل بات یہ ہے موصوف نے یہ سب بہانے فرار کی راہ اختیار کرنے کے لیے بنا رکھے ہیں اور وہ خود دنیا کا امام بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اگر انہیں ایسی ہی بے اختیار جماعت بنانے ہی کا شوق تھا تو کم از کم پہلے وہ اپنے ملک ہی میں نگاہ دوڑا کر دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے تو کسی نے اس طرح کی کوئی جماعت قائم نہیں کر رکھی ہے؟ اور اگر ایسی کوئی جماعت وہ پا لیتے تو پھر اسی کے سایہ عاطفیت میں پناہ لے لیتے۔ چنانچہ موصوف کی جماعت سے پہلے اس ملک میں مسلم لیگ نام کی جماعت موجود ہے اور مسلم لیگ کا مطلب بھی جماعت المسلمین ہے کیونکہ لیگ انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب جماعت ہے اور اسی جماعت نے پاکستان قائم کیا تھا اور یہ جماعت برسر اقتدار بھی رہ چکی ہے لہٰذا موصوف اسی وقت حدیث تلزم پر عمل شروع کر دیتے لیکن موصوف نے اس وقت اس حدیث پر عمل نہ کیا۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے؟

ابو داود وغیرہ کی ان روایات میں ایک خاص بات یہ بھی بیان ہوئی ہے:

((قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ .)) ❶

''صلح ہوگی خیانت والی اور اتفاق و اجتماع ہوگا مگر اس میں کدورت ہوگی۔''

❶ ابو داود: ٤٢٤٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

((قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ .)) ❶

''فرمایا جی ہاں امارت ہوگی مگر کدورت والی اور صلح ہوگی خیانت والی۔''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((بقية على اقذاء و هدنة على دخن))

کچھ لوگ جو باقی بچیں گے جن کے دلوں میں فساد ہوگا، بظاہر صلح کریں گے مگر باطن میں دھوکا ہوگا۔ اقذاء، قذی کی جمع ہے اور اس تنکے کو کہتے ہیں کہ جو آنکھ میں پڑتا ہے۔ ہدنۃ کے معنی صلح اور دخن کا معنی سینے کا بغض، جلن اور کڑھن ہے۔ (حاشیہ ابوداؤد ۴۲۴۵۔ عربی اردو، طبع دار السلام) حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں جماعۃ کی وضاحت، امارت وحکومت سے کی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ جماعۃ المسلمین سے مراد مسلمین کی امارت ہے نہ کہ موصوف کی نام نہاد جماعت المسلمین رجسٹرڈ۔ خلیفہ والی حدیث کے سلسلہ میں محدث العصر علامہ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کی تحقیقی انیق ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ موصوف ایک سائل کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

جماعت المسلمین سے کیا مراد ہے؟:

سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ((تلزم جماعة المسلمين و امامهم)) مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ لو، کی تشریح میں عرض ہے کہ یہاں جماعت المسلمین سے مراد خلافت المسلمین ہے اور امامهم سے مراد خليفتهم (مسلمانوں کا خلیفہ) ہے۔ اس تشریح کی دو دلیلیں درج ذیل ہیں:

(۱)..... (سبیع بن خالد) الیشکری رحمہ اللہ (ثقہ تابعی) کی سند سے روایت ہے کہ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((فان لم تجد يومئذ خليفة فاهرب حتى تموت .)) ❷

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٤٠٣.

❷ سنن ابی داود: ٤٢٤٧، وسنده حسن، مسند ابی عوانه ٤/ ٤٢٠ ح٧١٦٨ شامله.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پھر اگر تم ان ایام میں کوئی خلیفہ نہ پاؤ تو بھاگ جاؤ حتیٰ کہ مر جاؤ۔''

اس حدیث کے راویوں کی مختصر توثیق درج ذیل ہے:

۱۔ سبیع بن خالد الیشکری رحمہ اللہ:

انہیں ابن حبان، امام عجلی، حاکم، ابوعوانہ اور ذہبی نے ثقہ وصحیح الحدیث قرار دیا، لہٰذا اس زبردست توثیق کے بعد انہیں مجہول یا مستور کہنا غلط ہے۔

۲۔ صخر بن بدر العجلی رحمہ اللہ:

انہیں ابن حبان اور ابوعوانہ نے ثقہ وصحیح الحدیث قرار دیا، اور اس توثیق کے بعد شیخ البانی کا انہیں مجہول قرار دینا غلط ہے۔

۳۔ ابوالتیاح یزید بن حمید رحمہ اللہ:

صحیحین وسنن اربعہ کے راوی اور ثقہ ثبت تھے۔

۴۔ عبدالوارث بن سعید رحمہ اللہ:

صحیحین وسنن اربعہ کے راوی اور ثقہ ثبت تھے۔

۵۔ مسدد بن مسرہد رحمہ اللہ:

صحیح بخاری وغیرہ کے راوی اور ثقہ حافظ تھے۔

ثابت ہوا کہ یہ سند حسن لذاتہ ہے اور قتادہ (ثقہ مدلس) کی عن نصر بن عاصم عن سبیع بن خالد والی روایت صخر بن بدر کی حدیث کا شاہد ہے، جو کہ مسعود احمد بی ایس سی کے ''اصول حدیث'' کی رو سے سبیع بن خالد رحمہ اللہ تک صحیح ہے۔ ❶

اس حسن (اور مسعودیہ کے اصول پر صحیح) روایت سے ثابت ہوا کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ والی حدیث میں امام سے مراد خلیفہ ہے اور یاد رہے کہ حدیث حدیث کی تشریح کرتی ہے۔

(۲)..... حافظ ابن حجر العسقلانی نے "تلزم جماعة المسلمين و امامهم" کی

❶ دیکھئے: سنن ابی داود: ٤٢٤٤ وصححه الحاكم ٤/٤٣٢-٤٣٣ ووافقه الذهبي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح میں فرمایا:

((قال البیضاوی: المعنی اذا لم یکن فی الارض خلیفة فعلیك بالعزلة والصبر علی تحمل شدة الزمان و عض اصل الشجرة کنایة عن مکابدة المشقة .)) ❶

''(قاضی) بیضاوی (متوفی ۶۸۵ھ) نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ اگر زمین میں خلیفہ نہ ہو تو تم (سب سے) علیحدہ ہو جانا اور زمانے کی سختیوں پر صبر کرنا۔ درخت کی جڑ چبانے کے اشارے سے مراد مصیبتیں برداشت کرنا ہے۔''

حافظ ابن حجر نے محمد بن جریر بن یزید الطبری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۰ھ) سے نقل کیا کہ

((والصواب ان المراد من الخبر لزوم الجماعة الذین فی طاعة من اجتمعوا علی تامیره فمن نکث بیعته خرج عن الجماعة، قال وفی الحدیث انه متی لم یکن للناس امام فافترق الناس احزابا فلا یتبع احدا فی الفرقة و یعتزل الجمیع ان استطاع ذلك .)) ❷

''اور صحیح یہ ہے کہ (اس) حدیث سے مراد اس جماعت کو لازمی پکڑنا ہے جو اس (امام) کی امارت پر جمع ہوتے ہیں، پس جس نے اپنی بیعت توڑ دی وہ جماعت سے خارج ہو گیا۔ فرمایا اور حدیث میں (یہ بھی) ہے کہ اگر لوگوں کا امام (امیر بالا جماع) نہ ہو اور لوگوں نے پارٹیاں بنا رکھی ہوں تو دور اختلاف میں کسی ایک کی اتباع نہ کرے اور اگر طاقت ہو تو تمام (پارٹیوں) سے علیحدہ رہے۔''

شارح صحیح البخاری علامہ علی بن خلف بن عبدالملک ابن بطال القرطبی (متوفی ۴۴۹ھ) نے فرمایا:

((وفیه حجة لجماعة الفقهاء فی وجوب لزوم جماعة

---

❶ فتح الباری: ۱۳/ ۳۶۔ بحوالہ مکتبہ شاملہ ❷ فتح الباری: ۱۳/ ۳۶، شاملہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

المسلمين و ترك القيام على اتمة الحور .)) ❶

''اور اس (حدیث) میں جماعت فقہاء کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا چاہئے اور ظالم حکمرانوں کے خلاف خروج نہیں کرنا چاہئے۔''

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے ایک ٹکڑے کی تشریح میں فرمایا

((وهو كناية عن لزوم جماعة المسلمين و طاعة سلاطينهم ولو عصوا .)) ❷

''اور یہ اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑا جائے اور مسلمانوں کے سلاطین (حکمرانوں) کی اطاعت کی جائے، اگرچہ وہ نافرمانیاں کریں۔''

شارحین حدیث (ابن جریر طبری، قاضی بیضاوی، ابن بطال اور حافظ ابن حجر) کی ان تشریحات (فہم سلف صالحین) سے ثابت ہوا کہ حدیث مذکور (تلزم جماعة المسلمين و امامهم) سے مروجہ جماعتیں اور پارٹیاں (مثلاً مسعود احمد بی ایس سی کی جماعت المسلمین رجسٹرڈ) مراد نہیں بلکہ مسلمین (مسلمانوں) کی متفقہ خلافت اور اجماعی خلیفہ مراد ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ

((من مات وليس له امام مات ميتة جاهلية .)) ❸

''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کا امام (خلیفہ) نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔''

اس حدیث کی تشریح میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا: کیا تجھے پتا ہے کہ (اس حدیث میں) امام کسے کہتے ہیں؟ (امام وہ ہے) جس پر تمام مسلمانوں کا اجتماع ہو جائے (اور) ہر آدمی یہی کہے کہ یہ امام (خلیفہ) ہے۔

---

❶ شرح صحيح بخاری لابن بطال: ۱۰/ ۳۳، شامله.

❷ فتح الباری: ۱۳/ ۳۶، شامله.

❸ صحيح ابن حبان: ۱۰/ ٤٣٤، ح: ٤٥٧٣، وهو حديث حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اس حدیث کا یہی معنی ہے۔ ❶

اس تشریح سے بھی یہی ثابت ہوا ہے کہ "وامامهم" سے مراد وہ امام (خلیفہ) ہے، جس کی خلافت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہو اور اگر کسی پر پہلے سے ہی اختلاف ہو تو وہ اس حدیث میں مراد نہیں، لہٰذا فرقۂ مسعودیہ ("جماعت المسلمین رجسٹرڈ") کا اس حدیث سے اپنی خود ساختہ و نوزائدہ فرقی مراد لینا غلط، باطل اور بہت بڑا فراڈ ہے۔

آپ ان لوگوں سے پوچھیں کہ کیا کسی ثقہ و صدوق امام، محدث، شارح یا عالم نے زمانۂ خیر القرون، زمانۂ تدوین حدیث اور زمانۂ شارحین حدیث (پہلی صدی سے نویں صدی ہجری تک) میں اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ جماعت المسلمین سے خلافت مراد نہیں اور امامہم سے خلیفہ مراد نہیں، بلکہ کاغذی رجسٹرڈ جماعت اور اس کا کاغذی بے اختیار امیر مراد ہے؟ اگر اس کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں، ورنہ عامۃ المسلمین کو گمراہ نہ کریں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے محترم ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ کی کتاب "الفرقة الحديدة"

(ملنے کا پتا: ڈاکٹر ابو جابر دامانوی حفظہ اللہ بلاک ۳۸ مکان ۶۴۷ کیماڑی۔ کراچی، پوسٹ کوڈ 75620)

(۲۴/ستمبر ۲۰۱۱ھ، جامعۃ الامام البخاری، مقام حیات سرگودھا) ☆ (ماہنامہ الحدیث حضرو شمارہ نمبر 91، 93)

اس حدیث کے مرکزی راوی سبیع بن خالد الیشکری رحمہ اللہ پر بھی حافظ موصوف نے ایک انتہائی قیمتی اور تحقیقی مضمون تحریر فرمایا ہے، لہٰذا حافظ موصوف کی تحقیق پیش خدمت ہے

سبیع بن خالد الیشکری رحمہ اللہ

حروف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے سبیع بن خالد الیشکری الضبعی رحمہ اللہ کے چار شاگرد تھے صخر بن بدر، علی بن زید بن جدعان، قتادہ اور نصر بن عاصم اللیثی۔

❶ سوالات اس ہاشمی: ۲۰۱۱، تحقیقی مقالات ۱/ ۴۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ صخر بن بدر العجلی البصری رحمہ اللہ:

ان کے صرف ایک شاگرد تھے: ابو التیاح یزید بن حمید الضبعی رحمہ اللہ (ثقہ ثبت) ابو التیاح سے درج ذیل شاگردوں نے سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ والی حدیث بیان کی:

۱۔ شعبہ بن الحجاج البصری وقال سبیع۔ ❶

۲۔ حماد بن سلمہ البصری وقال: سبیع بن خالد الضبعی۔ ❷

۳۔ عبدالوارث بن سعید وقال: سبیع بن خالد: کذا رواہ مسدد وعبدالصمد بن عبدالوارث عنہ وفی روایۃ ابی داود الطیالسی (۴۴۳): "سبیع بن خالد او خالد بن سبیع" ولا ادری الشك ممن؟ ورواية الجماعة اولیٰ۔ ❸

۴۔ حماد بن زید وقال: سبیع بن خالد او خالد بن سبیع۔ ❹

۵۔ حماد بن نجیح وقال: خالد بن سبیع او سبیع بن خالد۔ ❺

شعبہ کی ایک روایت میں سبیعہ کا لفظ آیا ہے۔ ❻ لیکن یہ "ولا یصح" اور صحیح نہیں ہے۔ ❼

خلاصۃ التخریج: ایک راوی کی روایت میں اختلاف ہے، دو راویوں کی روایت میں شک ہے اور دو راویوں کی روایت میں یقین ہے۔ یقین کو ہمیشہ شک پر ترجیح حاصل ہے لہٰذا روایت مذکورہ میں سبیع بن خالد راجح ہے۔

(۲)..... علی بن زید بن جدعان وقال۔ ❽

---

❶ مسند احمد: ۵/ ۴۰۳۔ نیز دیکھئے: الکامل لابن عدی: ۲/ ۶۶۷۔ دوسرا نسخہ: ۳/ ۳۰.

❷ مسند احمد: ۵/ ۴۰۳.

❸ سنن ابی داؤد: ۴۲۴۷، صحیح ابی عوانہ: ۴/ ۴۲، ح: ۵۷۵۹.

❹ مسند الطیالسی: ۴۴۳.

❺ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۵/ ۸۔ ح: ۳۷۱۰۲.

❻ العلل ومعرفۃ الرجال: ۲۰۱۷.

❼ دیکھئے الاکمال لابن ماکولا: ۴/ ۲۵۲، اور المؤتلف والمختلف للدارقطنی: ۳/ ۱۳۳۶.

❽ البشکری، مسند احمد: ۵/ ۴۰۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲)..... قتادہ بن دعامہ البصری رحمہ اللہ: قتادہ سے یہ حدیث سبیع بن خالد سے نصر بن عاصم کے واسطے کے بغیر صرف ہشام الدستوائی نے بیان کی۔ وقال: سبیع بن خالد۔ ❶

المزید فی متصل الا سانید، تدلیس قتادہ اور جمہور راویوں کی ترجیح کی وجہ سے راجح یہ ہے کہ یہ حدیث قتادہ نے سبیع بن خالد سے نہیں بلکہ نصر بن عاصم سے روایت کی ہے۔ (دیکھئے فقرہ نمبر ۴)

(٤) ... نصر بن عاصم اللیثی رحمہ اللہ: نصر بن عاصم سے درج ذیل شاگردوں نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ والی حدیث بیان کی:

[۱] حمید بن ہلال (سنن ابی داود: ۴۲۴۶) وقال: الیشکری:

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "والیشکری هذا هو سبیع بن خالد" ❷

[۲] قتادہ بن دعامہ البصری رحمہ اللہ: قتادہ سے درج ذیل شاگردوں نے یہ حدیث بیان کی:

(۱)..... ((ابو عوانه الوضاح بن عبدالله الیشکری وقال: سبیع بن خالد.)) ❸

(۲)..... ((معمر بن راشد البصری وقال: خالد بن خالد الیشکری.)) ❹

خلاصۃ التحقیق:

قتادہ والی روایت میں سبیع بن خالد تین وجہ سے راجح ہے:

اول: ... ابوعوانہ اور ہشام الدستوائی دونوں کی روایت میں سبیع بن خالد ہے اور یہ عام لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ ایک ثقہ کے مقابلے میں دو ثقہ راویوں کی روایت زیادہ قوی ہوتی ہے۔

---

❶ مسند الطیالسی: ٤٤٣٠. ❷ کتاب العلل و معرفة الرجال: ۲/ ۲۰۲۰ ح: ۲۰۱۶.

❸ سنن ابی داؤد: ٤٢٤٤. ❹ سنن ابی داؤد: ٤٢٤٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوم: ..... یہ روایت سبیع بن خالد کے جمہور شاگردوں کی روایات کے مطابق ہے۔

سوم: .....امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے معمر والی روایت بیان کر کے فرمایا: "الصواب سبيع ابن خالد اليشكري" صحیح سبیع بن خالد الیشکری ہے۔ ❶

اور ظاہر ہے کہ محدثین کرام اپنی روایات کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

سبیع بن خالد کی توثیق:

سبیع بن خالد رحمہ اللہ کو جمہور محدثین نے ثقہ وصدوق قرار دیا، جس کا با حوالہ ثبوت درج ذیل ہے:

۱۔ حافظ ابن حبان نے انھیں کتاب الثقات (۴/۳۴۷) میں ذکر کیا اور فرمایا: "ومن قال سبيعة بن خالد فقد وهم" اور جس نے سبیعہ بن خالد کہا تو اسے وہم ہوا ہے۔

تنبیہ: ..... حافظ ابن حبان کو ایک عجیب وہم ہوا، انھوں نے الیشکری سے سلیمان (بن قیس) سمجھ لیا۔ ❷

حالانکہ الیشکری سے مراد سلیمان نہیں بلکہ سبیع بن خالد ہے۔

۲۔ امام احمد بن عبداللہ العجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: ثقة۔ ❸

۳۔ حاکم نے ان کی حدیث کو "صحیح الاسناد" کہا۔ ❹

۴۔ ذہبی نے ان کی حدیث کو "صحیح" کہا۔ ❺

۵۔ ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی النیسابوری (متوفی ۳۱۶ھ) نے ان کی حدیث کو صحیح ابی عوانہ میں درج کرنے کی وجہ سے صحیح قرار دیا۔ ❻

---

❶ كتاب العلل و معرفة الرجال ۲۰۶/۲ فقره: ۲۰۲۲.

❷ دیکھئے: صحيح ابن حبان، الاحسان: ۵۹۳۲، دوسرا نسخه: ۵۹۶۳.

❸ تاريخ الثقات: ۵۱۱.

❹ ـه تدرك: ٤/ ٤٣٣، ح: ٣٣٢ ,.

❺ ايضاً ۸۲۳۲.

❻ دیکھئے: المسند الصحيح المستخرج على صحيح مسلم، ج: ٤، ص: ٤٢، ح: ٥٧٥٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے علم کے مطابق سبیع بن خالد کو کسی محدث نے ضعیف یا مجہول نہیں کہا، صرف تاخرین میں سے حافظ ابن حجر نے انہیں مقبول یعنی مجہول الحال لکھا ہے، اور یہ جرح دو وجہ سے مردود ہے:

اول:..... جمہور محدثین نے سبیع بن خالد کی توثیق کی ہے اور جمہور کے مقابلے میں جرح ہمیشہ مردود ہوتی ہے۔

دوم:.....حافظ ابن حجر نے خود فتح الباری میں سبیع بن خالد کی بیان کردہ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کر کے اس پر سکوت کیا ہے۔ ❶

بعض الناس کا خیال ہے کہ ابن حجر نے جس حدیث پر فتح الباری میں سکوت کیا، وہ ان کے نزدیک صحیح یا حسن ہے۔ ❷

خود حافظ صاحب نے اپنی زیادات وغیرہا کے بارے میں فرمایا:

((بشرط الصحة او الحسن فيما اورده من ذلك .)) ❸

''ان میں سے میں جو کچھ بیان کروں گا تو ان میں صحیح یا حسن کی شرط ہوگی۔''

مسعود احمد بی ایس سی (امیر فرقہ مسعودیہ) نے کئی جگہ حافظ ابن حجر کے سکوت سے استدلال کیا۔ ❹

بلکہ مسعود احمد نے یزید بن ابان الرقاشی (جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی) کی ایک ضعیف روایت کے بارے میں کہا: ''گویا حافظ ابن حجر نے اس حدیث پر سکوت کیا بلکہ اس سے حجت لی۔ الغرض یہ حدیث حسن سے کم نہیں۔'' (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات ص ۸۰)

---

❶ ج ۱۳ ص ۳۵ تحت ح ۷۰۸٤

❷ دیکھئے اعلاء السنن، ج ۱۹، ص ۸۹

❸ هدى الساري مقدمه فتح الباري، ص ٤

❹ مثلاً دیکھئے صلوٰۃ المسلمین، ص: ۱۱۱، ۳٦۰، ۳۷٤، اور منہاج المسلمین ص: ۱۱۲، حاشیہ نمبر ۲، ص ۱۲۳، حاشیہ نمبر ۳، ص ۱۹۷، حاشیہ نمبر ۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں بطور عبرت عرض ہے کہ صالح المری نے یزید بن ابان الرقاشی عن (سیدنا) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کی سند سے ایک روایت بیان کی۔ ❶

اس روایت کے بارے میں مسعود احمد بی ایس سی نے کہا: ''یزید الرقاشی اور صالح المری دونوں جھوٹے ہیں۔ یہ روایت موقوف بھی ہے اور جھوٹی بھی۔'' ❷

اس تضاد اور تناقض کا کیا علاج ہے اور کیا اسی کے بل بوتے پر بیعت نہ کرنے والے عام مسلمین کو امت مسلمہ سے خارج قرار دیا گیا ہے؟!

تنبیہ: ..... ہمارے نزدیک حافظ ابن حجر العسقلانی کا سکوت (چاہے فتح الباری اور یا کوئی دوسری کتاب) حجت نہیں ہے۔ ❸

مسعود احمد نے حارث اور عبداللہ بن منین کے بارے میں کہا:

''حارث کو امام ابن حجر نے مقبول کہا ہے (تقریب) عبداللہ بن منین کو یعقوب بن سفیان نے ثقہ کہا ہے (تہذیب) لہٰذا دونوں کی جہالت دور ہوگئی اور حدیث کم از کم حسن ہوگئی۔'' ❹

مسعود احمد نے نبہان راوی کے بارے میں کہا: ''تقریب میں ابن حجر نے ان کو مقبول لکھا ہے امام ابن حبان نے ان کو ثقہ کہا ہے (تہذیب) معلوم نہیں وہ ضعیف یا مجہول کیسے ہوگئے۔'' ❺

ایک اعتراض کا جواب:

اگر بعض الناس میں سے کوئی یہ کہے کہ سبیع بن خالد کے نام اور ولدیت میں ان کے شاگردوں کا اختلاف ہے۔

---

❶ دیکھئے: تفسیر ابن کثیر، ج۲ ص۴۹۳، سورۃ یوسف آیت: ۱۰۱۔

❷ صحیح تاریخ الاسلام و المسلمین ج۱ ص۱۲۷، حاشیہ نمبر۱۔

❸ دیکھئے: الحدیث حضرو: ۷۴، ص: ۹۔

❹ جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات ص۵۱۔

❺ جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات ص۶۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ سمیع بن خالد

۲۔ خالد بن خالد

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ثقہ وصدوق راویوں کے بارے میں اس قسم کا اختلاف چنداں مضر نہیں ہوتا، اس کی چار مثالیں پیش خدمت ہیں:

(۱)..... ((مسلم بن الحارث و یقال: الحارث بن مسلم..... صحابی قلیل الحدیث.)) ❶

(۲)..... ((شهاب بن المجنون، یقال: اسم ابیه کلیب اوشتیر..... مذکور فی الصحابة.)) ❷

(۳)..... ((عامر بن عمر و المزنی، صحابی، یقال: الصواب رافع بن عمرو.)) ❸

(٤)..... ((قتیبة بن سعید بن جمیل..... یقال: اسمه یحییٰ وقیل: علی: ثقةثبت.)) ❹

معلوم ہوا کہ ثقہ وصدوق راویوں کے نام یا ولدیت میں راویوں کے اختلاف سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ ان کی بیان کردہ حدیث صحیح یا حسن ہی رہتی ہے۔

خلاصۃ التحقیق:

جمہور کی توثیق کی وجہ سے سمیع بن خالد الیشکری رحمہ اللہ صدوق حسن الحدیث تھے اور ان پر پندرھویں صدی ہجری کے مسعود احمد بی ایس سی (تکفیری خارجی) کی خود ساختہ جرح مردود ہے۔

فائدہ:..... سمیع بن خالد (تابعی) کی سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث میں آیا

---

❶ تقریب التهذیب: ٦٦٢٢.

❷ تقریب التهذیب: ٢٨٢٨.

❸ تقریب التهذیب: ٣١٠٦، ب.

❹ تقریب التهذیب: ٥٥٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((فان لم تجد یومئذ خلیفة فاهرب حتیٰ تموت .)) ❶

''اگر تم اس دن خلیفہ نہ پاؤ تو بھاگ جانا حتیٰ کہ تم پر موت آ جائے۔''

اس حدیث کو درج ذیل محدثین نے صحیح قرار دیا ہے:

۱۔ ابوعوانہ الاسفرائنی ❷

۲۔ حاکم ❸

۳۔ ذہبی ❹

ان کے مقابلے میں کسی ایک محدث یا امام نے اس حدیث کو ضعیف نہیں کہا لہٰذا اس روایت کے صحیح اور مقبول ہونے پر اجماع ہے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ "تلزم جماعة المسلمین وامامهم" میں امامهم سے مراد خلیفہ (مسلمین کا صاحب اقتدار حاکم) ہے، کاغذی اور بے اختیار امیر مراد نہیں لہٰذا مسعود احمد بی ایس سی اور مسعودیوں کی دعوت کی بنیاد ہی باطل ہے۔ (۲۰/ اپریل ۲۰۱۰ء) ❺

تنبیہ: ..... بی ایس سی صاحب نے خلیفہ والی روایت پر جرح کر کے اسے ضعیف قرار دے ڈالا ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس روایت کو ضعیف ثابت کرنے سے عاجز ہی رہے کیونکہ سبیع بن خالد البیشکری رحمہ اللہ پر اس نے محدثین کے اصول کے مطابق جرح پیش نہیں کی بلکہ خود ہی اپنی طرف سے بے وزن قسم کی گفتگو کر کے اس راوی پر اعتراض کیا۔ اگرچہ اس سلسلے میں اہل حق کیلیے یہی گفتگو کافی وشافی ہے جو اوپر ذکر کی گئی ہے البتہ اس جرح کا بھی مفصل جواب میری کتاب ''جماعت المسلمین رجسٹرڈ کی حقیقت'' میں موجود ہے۔

---

❶ سنن ابی داود: ٤٢٤٧ وسنده حسن.

❷ صحیح ابی عوانه ٢/٤٢، ح٥٧٥٩.

❸ المستدرك ٤/٤٣٣ ح٨٣٣٢.

❹ ایضاً ح٨٣٣٢.

❺ مقالات ج3ص345تا350۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی وضاحت:

یہاں تک ہم نے حدیث تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم کی وضاحت خود اسی حدیث کے مختلف طرق کے ذریعے سے کی ہے اور اس وضاحت کے بعد اب صحیح بخاری کے سب سے بڑے شارح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی طرف آتے ہیں اور اس سے معلوم کرتے ہیں کہ وہ اس حدیث کی کیا وضاحت کرتے ہیں واضح رہے کہ حافظ صاحب نے اس حدیث پر تفصیل سے گفتگو کی ہے اور یہ وہ شارح ہے کہ جس پر موصوف کو بھی اعتماد ہے اور تلاش حق میں انہوں نے فتح الباری کی تعریف کی ہے حافظ صاحب رحمہ اللہ صحیح بخاری کے ساتھ کیف الامر اذا لم تکن جماعۃ کی وضاحت ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

((والمعنٰی ماالذی یفعل المسلم فی حال الاختلاف من قبل ان یقع الاجماع علی خلیفۃ.)) ❶

''اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی ایک خلیفہ پر اجماع سے پہلے اختلاف کی حالت میں مسلم کیا طرز عمل اختیار کرے گا۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ایک ہی جملے میں پوری حدیث کے مفہوم کو بیان کر دیا ہے حافظ صاحب رحمہ اللہ فرما رہے ہیں کہ ایسی حالت میں جبکہ مسلمین کسی ایک خلیفہ کی بیعت پر مجتمع نہ ہو سکے ہوں تو ایسی صورت میں انہیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے اور پھر حافظ صاحب رحمہ اللہ نے امام کی وضاحت خلیفہ کے لفظ سے بیان فرمائی ہے گویا۔ وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ اس حدیث کا تعلق مسلمین کی حکومت اور ان کے خلیفہ سے ہے جبکہ موصوف نے اس حدیث کو خود ساختہ معنی پہنا کر اس سے اپنی بے بس اور بے اختیار کاغذی جماعت مراد لی ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے جماعۃ کا مطلب الاجماع علی الخلیفہ کیا ہے، اور یہی مطلب دوسرے شارحین نے بھی بیان کئے ہیں۔ علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ نے امام

❶ فتح الباری ص ۳۵، ج ۱۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری رحمہ اللہ کے باب کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے:

((ای هذا باب یذکر فیه کیف امر المسلم یعنی ماذا یفعل فی حال الاختلاف اذا لم تکن ای اذا لم توجد جماعة ای مجتمعون علی خلیفة .)) ❶

یعنی اس باب میں یہ بات بیان کی جائے گی کہ جب جماعت یعنی خلیفہ پر لوگ مجتمع نہ ہوں تو اختلاف اور فتنہ کے ان حالات میں مسلم کو کیا کرنا چاہیے۔

علامہ عینی رحمہ اللہ نے بھی جماعۃ کا معنی مجتمعون علی خلیفة (خلیفہ پر اجتماع اور اکٹھ) کیا ہے اور پھر اس بات کا خلاصہ انہوں نے ان الفاظ میں بیان کیا:

((انه اذا وقع الاختلاف و لم یکن خلیفة فکیف یفعل المسلم من قبل ان یقع الاجتماع علی خلیفة .))

''یعنی جب اختلاف واقع ہو جائے اور خلیفہ نہ ہو تو ایک مسلم کو خلیفہ پر اجتماع واقع ہونے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟۔''

علامہ موصوف نے یہاں بھی جماعۃ کا معنی الاجتماع علی خلیفة کیا ہے۔ اسی طرح امام قسطلانی نے بھی اس موقع پر اس باب کا یہی مطلب بیان کیا ہے اور جماعۃ کے معنی وہ بھی مجتمعون علی خلیفة (خلیفہ پر اکٹھے ہونا) کرتے ہیں۔ ❷ ان تمام شارحین کی تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ جماعت کا مطلب مسلمین کا خلیفہ پر اجتماع و اکٹھا ہو جانا ہے اور ان شارحین نے یہ مطلب ان احادیث سے اخذ کیا ہے کہ جو اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں اور جن میں سے بعض کا بیان پچھلے اوراق میں ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ کی ایک حدیث بطور مثال کے پیش خدمت ہے۔

''کوئی شخص تمہارے پاس اس حال میں آئے کہ تمہارا معاملہ (رائے) ایک شخص

---

❶ عمدة القاری: ۲۴/ ۱۹۳.

❷ دیکھئے ۱۰/ ۱۸۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر جمع ہو چکا ہو اور وہ شخص تمہاری لاٹھی (مجتمع قوت) کو توڑنا چاہے یا تمہاری جماعۃ کو متفرق (پارہ پارہ) کرنا چاہے تو اس شخص کو قتل کر دو۔ (مسلم) اور ایک حدیث میں ہے کہ ''جب دو خلیفوں کے لیے بیعت لی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔'' (مسلم کتاب الامارۃ)

اس سلسلہ میں مسعود احمد بی ایس سی نے جو غلط تاویلات پیش کی ہیں وہ سب خود ساختہ ہیں اور ان باطل تاویلات کا مقصد احادیث صحیحہ کو رد کرنا ہے سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم بیان فرمائی ہے، انہیں سے دوسری روایت میں یہ مضمون بھی بیان ہوا ہے۔

''جس شخص نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور امارت کی تذلیل کی وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ کے نزدیک اس کی کوئی عزت نہیں ہوگی۔'' ❶

اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس موقع پر بیان فرمائی ہے کہ جب لوگ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کر رہے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس بغاوت کو جماعۃ سے علیحدگی قرار دیا، اور اس کے برخلاف خلیفہ پر مجتمع ہونے کو جماعت قرار دیا ہے۔ الاستاذ حافظ زبیر علی زئی صاحب اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

صحیح بخاری والی حدیث:

((تلزم جماعة المسلمين وامامهم .))

''جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑو۔'' (۷۰۸۴)

اس حدیث پر امام بخاری کے لکھے ہوئے باب "كيف الامر اذا لم تكن جماعة" کی تشریح میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

((والمعنى ماالذى يفعل المسلم فى حال الاختلاف من قبل ان يقع الا جماع على خليفة .)) ❷

---

❶ مسند احمد: ۵/ ۳۸۷.

❷ فتح الباری ۱۳/ ۳۵، ح ۷۰۸۴.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ ایک خلیفہ پر اجماع ہونے سے پہلے حالت اختلاف میں مسلمان کیا کرے؟''

عینی حنفی لکھتے ہیں:

((وحاصل معنى الترجمة انه اذا وقع اختلاف ولم يكن خليفة فكيف يفعل المسلم من قبل ان يقع الاجتماع على خليفة .)) ❶

''اس باب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب اختلاف ہوجائے اور خلیفہ نہ ہو تو خلیفہ پر اجماع سے پہلے مسلمان کیا کرے گا؟''

"جماعة" کی تشریح میں قسطلانی لکھتے ہیں:

((مجتمعون على خليفة .)) ❷

''ایک خلیفہ پر جمع ہونے والے۔''

ابو العباس احمد بن عمر بن ابراہیم القرطبی (متوفی ۶۵۶ھ) لکھتے ہیں:

((يعني. انه متى اجتمع المسلمون على امام فلا يخرج عليه وان جار كما تقدم و كما في الرواية الا خرى: فاسمع واطع، وعلى هذا فتشهد مع ائمة الجور الصلوات والجماعات والجهاد والحج وتجتنب معاصيهم ولا يطاعنون فيها .)) ❸

''یعنی: جب بھی تمام مسلمان کسی امام (خلیفہ) پر جمع ہوجائیں تو اس کے خلاف خروج نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ ظالم ہو، جیسا کہ گزر چکا ہے اور جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہے: پس سنو اور اطاعت کرو (اگرچہ وہ تمہاری پیٹھ پر مارے)

---

❶ عمدة القاري ج ٢٤ ص ١٩٣ كتاب الفتن.

❷ ارشاد الساري: ١٠، ص: ١٨٣.

❸ المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم: ٤، ص: ٥٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی رو سے نمازیں، جماعتیں، جہاد اور حج (وغیرہ) نظام حکمرانوں کے ساتھ مل کر ادا کی جاتی ہیں۔ ان کے گناہوں سے اجتناب کیا جاتا ہے اور ان پر طعن نہیں کیا جاتا ہے۔"

قرطبی مزید فرماتے ہیں:

((فلو بايع اهل الحل والعقد لواحد موصوف بشروط الامامة لا نعقدت له الخلافة وحرمت على كل أحد المخالفة .)) ❶

"پس اگر (تمام) اہل حل وعقد امامت کے کسی مستحق کی بیعت کرلیں تو اس کی خلافت قائم ہو جاتی ہے اور ہر ایک پر اس کی مخالفت حرام ہو جاتی ہے۔"

شارحین حدیث کی ان تشریحات سے معلوم ہوا کہ جماعت المسلمین اور ان کے امام سے مراد خلافت اور خلیفہ ہے۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فان لم تجد يو مئذ خليفة فاهرب حتىٰ تموت الخ .)) ❷

"پس اگر تو اس دن خلیفہ نہ پائے تو موت تک کے لیے بھاگ جا۔"

ایک اہم فائدہ:

ابن بطال القرطبی (متوفی ۴۴۹ھ) نے کہا

((فاذا لم يكن لهم امام فافترق اهل الا سلام احرابا فواجب اعتزال تلك الفرق كلها .)) ❸

"پس جب ان لوگوں کا امام (خلیفہ) نہ ہو اور اہل اسلام حزبوں (پارٹیوں) میں

---

❶ المفہم، ج: ٤، ص: ٥٧، ٥٨

❷ سنن ابی داود: ٤٢٤٧ وصحیح ابی عوانہ ٤/٤٧٦ وسندہ حسن، صحر بن جدر وثقہ ابن حبان وابو عوانہ وسبیع بن خالد وثقہ العجلی وابن حبان وللحدیث شواھد

❸ شرح صحیح البخاری لابن بطال: ١٠/ ٣٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بٹ جائیں تو ان تمام فرقوں سے دور ہو جانا واجب (فرض) ہے۔"

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ اس حدیث سے دو قسم کے لوگوں نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے:

(۱)..... وہ لوگ جنہوں نے "جماعت المسلمین" کے نام سے ایک کاغذی پارٹی (حزب) بنائی اور ایک عام آدمی اس کا امام بن گیا حالانکہ یہ پارٹی خلافت مسلمین نہیں ہے اور اس کا نام نہاد امام خلیفہ نہیں ہے۔

(۲)..... وہ لوگ جنہوں نے ایک کاغذی خلیفہ بنایا جس کے پاس نہ فوج ہے اور نہ کوئی طاقت اس کا غذی خلیفہ کا ایک انچ زمین پر قبضہ نہیں ہے۔ اس خلیفہ نے کفار سے جہاد کیا نہ شرعی حدود کا نفاذ کیا، اسے خلیفہ کہنا خلافت کے ساتھ مذاق ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت: ۳۰ کی تشریح میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

((وقد استدل القرطبي وغيره بهذه الآية على وجوب نصب الخليفة ليفصل بين الناس فيما يختلفون فيه ويقطع تنازعهم وينتصر لمظلومهم من ظالمهم ويقيم الحدود ويزجر عن تعاطي الفواحش.)) ❶

"قرطبی وغیرہ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ خلیفہ قائم کرنا واجب ہے تاکہ لوگوں کے درمیان اختلافات میں فیصلہ کرے اور جھگڑے ختم کردے۔ ظالم کے مقابلے میں مظلوم کی مدد کرے، حدود کا نفاذ کرے اور بے حیائی، فحاشی کے کاموں سے روکے۔"

قاضی ابو یعلیٰ محمد بن الحسین الفراء اور قاضی علی بن محمد بن حبیب الماوردی نے بھی خلیفہ کے لیے جہاد، سیاست اور اقامت حدود کو شرط قرار دیا ہے۔ ❷

---

❶ تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۲۰۴،

❷ دیکھئے: الاحکام السلطانیہ (ص ۲۲) والاحکام السلطانیہ للماوردی (ص ٦) اور ماہنامہ الحدیث: ۲۲، ص: ۳۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

((ولأن المسلمين لابدلهم من امام يقو بتنفيذاحكامهم واقامة حدود هم وسد ثغورهم و تجهيز جيو شهم واخذ صدقا تهم.)) ❶

''مسلمانوں کا ایسا امام (خلیفہ) ہونا ضروری ہے جو احکام نافذ کرے۔ حدود قائم کرے، سرحدوں کی حفاظت کرے، لشکر تیار کرے اور لوگوں سے صدقات (قوت کے ساتھ) وصول کرے۔''

علمائے کرام کی ان تشریحات کے سراسر خلاف ایک کاغذی خلیفہ بنانا جو اپنے گھر میں شرعی حدود قائم کرنے سے عاجز ہو اور اپنے گھر کی دیواروں کی حفاظت نہ کرسکتا ہو (وغیرہ) ان لوگوں کا کام ہے جو امت مسلمہ میں فرقہ پرستی اور باطل نظریات کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ:

((من مات وليس له امام مات ميتة جاهلية.))

''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کی گردن میں امام (خلیفہ) کی بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔''

اس کی تشریح میں امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((تدري ماالا مام؟ الذي يجتمع المسلمون عليه، كلهم يقول هذا امام، فهذا معناه.)) ❷

''تجھے پتا ہے کہ (اس حدیث میں) امام کسے کہتے ہیں؟ جس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو جائے۔ ہر آدمی یہی کہے کہ یہ امام (خلیفہ) ہے، یہ ہے اس حدیث کا معنی۔''

---

❶ شرح الفقه الاكبر، ص. ١٤٦

❷ سوالات ابن هانی ص ١٥٨ فقره: ٢٠١١، السنه للخلال ص ٨١، فقره: ١٠، المسند من مسائل الامام احمد، ق. ١، بحواله الامامة العظمیٰ عندا هل السنه والجماعه، ص: ٢١٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختصر یہ کہ امام اور جماعت المسلمین والی احادیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض الناس کا کاغذی جماعتیں اور کاغذی امیر بنانا بالکل غلط ہے اور سلف صالحین کے فہم کے سراسر خلاف ہے۔ (ماہنامہ الحدیث حضرو شمارہ نمبر 29 ص 17 تا 20)

اعتزال (علیحدگی) کا مطلب؟:

حدیث تلزوم میں ذکر ہے کہ جب جماعۃ المسلمین (امارت) نہ ہو اور نہ امام موجود ہو تو تمام فرقوں سے الگ ہو جانا چاہئے چاہے جس قدر بھی تکالیف برداشت کرنی پڑ جائیں۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمین کسی ایک خلیفہ پر مجتمع نہ ہوں اور مختلف گروہ خلافت کے حصول کی تگ و دو میں مصروف ہوں تو ان تمام گروہوں سے الگ ہو جانا چاہئے کیونکہ جب انسان کسی ایک گروہ کا ساتھ دے گا تو یہ بات اہل اسلام میں انتشار کا باعث بنے گی اور خانہ جنگی تک نوبت پہنچے گی۔ لہٰذا اس وجہ سے ان تمام فرقوں سے علیحدگی ضروری ہے۔ ثابت ہوا کہ اس سے مراد وہ گروہ ہیں کہ جو خلافت کے حصول میں کوشاں ہیں اور خلافت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں یہ نکتہ بھی سمجھنا چاہئے کہ خلافت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا اور خلافت قائم کرنے کے لیے کوشش کرنے میں واضح فرق موجود ہے۔ اگر موصوف کے کہنے کے مطابق فرقوں سے دینی فرقے مراد لیے جائیں تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ ایسے دور میں تمام فرقوں یعنی دیوبندیوں، بریلویوں، شیعوں اور اہلحدیث سے الگ ہو جانا۔ تو یہ معنیٰ کتنا عجیب و غریب ہے۔ کیونکہ خلیفہ کے مقابلہ میں دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث سے علیحدگی کا کیا مطلب ہے؟

اعتراضات اور ان کے جوابات:

بعض مسعودی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ خلیفہ بھی ہو اور فتنے بھی موجود ہوں تو ان کا یہ اعتراض ان کی جہالت کا آئینہ دار ہے کیونکہ حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے پیش کرنا کفر ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کیا یہ دور خلافت کے فتنے نہیں ہیں۔ اگر یہ لوگ تاریخ الاسلام والمسلمین ہی کا بغور مطالعہ کر لیتے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں خلافت کے دور میں اٹھنے والے بہت سے فتنوں کا علم ہوجاتا، اور جس حدیث پر موصوف نے جماعت المسلمین کی بنیاد رکھی ہے۔ وہ دور کتنا پرفتن دور ہے۔

بعض کا یہ کہنا کہ فرقوں سے مراد دینی فرقے ہیں اور خلافت کے دور میں دینی فرقے نہیں ہوسکتے۔ یہ اعتراض بھی غلط ہے کیونکہ خلافت کے دور ہی میں خارجی، شیعہ، معتزلہ، قدریہ، جہمیہ وغیرہ کے فتنے معرض وجود میں آچکے تھے۔ لہٰذا دور خلافت میں دینی فرقوں کا وجود موجود تھا اور بعد میں ان کی کثرت ہوتی چلی گئی۔

حافظ رحمہ اللہ حدیث تلزم کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

((والی ذلك الاشارة بقوله "الزم جماعة المسلمين واما مهم يعني ولو جار ويوضح ذلك رواية ابى الاسود ولوضرب ظهرك واخذ مالك و كان مثل ذلك كثيرا فى امارة الحجاج ونحوه قوله (تلزم جماعة المسلمين واما مهم) بكسر الهمزة اى امير هم زاد فى رواية ابى الاسود تسمع و تطيع وان ضرب ظهرك واخذ مالك وكذافى رواية خالد بن سبيع عند الطبرانى فان رأيت خليفة فالزمه وان ضرب ظهرك فان لم يكن خليفة فالهرب.)) ❶

"اس حدیث میں اشارہ ہے کہ جماعۃ المسلمین اور اس کے امام کے ساتھ رہنا یعنی اگر وہ (امام) ظالم ہی ہو اور ابو الاسود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس مقام پر یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ اگرچہ وہ تیری پیٹھ پر مارے اور تیرا مال چھین لے اور اس طرح کی بکثرت مثالیں حجاج وغیرہ کی امارت میں ملتی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "جماعۃ المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑنا" میں امام سے مراد امیر ہے اور ابو الاسود رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ سننا اور (امیر کی) اطاعت کرنا اگرچہ وہ

❶ ایضاً، ص: ٣٦، ج: ١٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیری پیٹھ پر مارے اور تیرا مال چھین لے اور اسی طرح خالد بن سمیع رحمہ اللہ کی روایت میں ہے۔ جسے الطبرانی نے روایت کیا ہے کہ ''اگر خلیفہ ہو تو اس کے ساتھ رہنا اگرچہ وہ تیری پیٹھ پر مارے اور اگر خلیفہ موجود نہ ہو تو (تمام سیاسی پارٹیوں سے) بھاگ کھڑے ہونا۔''

حافظ صاحب رحمہ اللہ تلزم جماعۃ المسلمین اور امامہم کی تشریح کرتے ہوئے جماعۃ المسلمین سے مسلمین کی حکومت وخلافت اور امامہم سے مسلمین کا خلیفہ اور بادشاہ مراد لیتے ہیں چنانچہ وہ ابو الاسود رحمہ اللہ کی روایت کا ذکر کرتے ہوئے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ ''تم سننا اور اطاعت کرنا اگرچہ وہ (خلیفہ) تیری کمر پر مارے اور تیرا مال بھی چھین لے'' اور پھر حافظ صاحب رحمہ اللہ اس سلسلہ میں خالد بن سمیع رحمہ اللہ (جو دراصل سمیع بن خالد ہے) کی روایت کا ذکر کرتے ہیں جس میں خلیفہ کا لفظ صاف طور پر موجود ہے حافظ صاحب رحمہ اللہ، حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت کے مختلف طرق اور ان کے الفاظ جمع کر کے حدیث تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم کا مطلب سمجھا رہے ہیں کہ اس جماعت اور امام سے مراد مسلمین کی حکومت وخلافت اور ان کا سلطان مراد ہے اور اس کے لیے حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک روایت میں امام کا لفظ آیا ہے تو دوسری روایت میں خلیفہ اور امیر کے الفاظ آئے ہیں جس سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس روایت میں جماعت و امام سے حکومت و خلیفہ مراد ہے، اور حافظ صاحب رحمہ اللہ نے موصوف کی بے اختیار جماعت کا کہیں اشارہ بھی ذکر نہیں کیا۔ حافظ صاحب رحمہ اللہ آگے فرماتے ہیں:

((وقوله وانت على ذلك اى العض وهو كناية عن لزوم جماعة المسلمين و طاعة سلاطينهم ولو عصوا.)) ❶

''اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ درخت کی جڑ چباتے چباتے تجھے موت آجائے۔''

اس میں کنایہ ہے جماعۃ المسلمین کو لازم پکڑنے اور بادشاہوں کی اطاعت کرنے کا

❶ ایضاً، ص: ٣٦، ج: ١٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ وہ نافرمان ہی کیوں نہ ہوں۔

آگے امام بیضاوی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی خلیفہ نہ ہو تو تمام جماعتوں سے علیحدگی اختیار کرلے اور پھر آگے فرماتے ہیں:

((والمراد اللزوم كقوله في الحديث الا خر عضو عليها بالنوا جدويؤيد الاول قوله في الحديث الاخر فان مت وانت عاض على جذل خيرلك من ان تتبع احدا منهم، وقال ابن بطال: فيه حجة لجماعة الفقهاء في وجوب لزوم جماعة المسلمين وترك الخروج على ائمة الجور، لانه وصف الطائفة الاخيرة بأنهم "دعاة على ابواب جهنم" ولم يقل فيهم تعرف وتنكر" كما قال في الاولين وهم لايكو نون كذلك الاوهم على غير حق و امر مع ذلك بلزوم الجماعة قال الطبراى: اختلف في هذا لا مر وفي الجماعة فقال قوم. هو للو جوب والجماعة السواد الاعظم ثم ساق عن محمد بن سير ين عن ابى مسعود انه وصى من سأله لما قتل عثمان "عليك بالجماعة فان الله لم يكن ليجمع امة محمد على صلالة و قال قوم: المراد بالجماعة الصحابة دون من بعد هم وقال قوم. المراد بهم اهل العلم لان الله جعلهم حجة على الخلق والناس تبع لهم في امرالدين قال الطبرى والصواب ان المراد من الخبر لزوم الجماعة الذين في طاعة من اجتمعوا على تأميره فمن نكث بيعته خرج عن الجماعة قال: وفي الحديث انه متى لم يكن الناس امام فافترق الناس احرابا فلا يتبع احدافي لفرقة ويعتزل الجميع ان استطاع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذلك خشية من الوقوع في الشر.)) ❶

''یا اس سے مراد لزوم (لازم پکڑنا) ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ ''اسے دھاڑوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑلو'' اور پہلی بات کی تائید حدیث کا آخری حصہ کرتا ہے کہ ''تجھے موت آجائے اس حال میں کہ تو درخت کی جڑیں چبانے والا ہو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان میں سے کسی گروہ کی اتباع کرے'' اور ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس (حدیث) میں دلیل ہے فقہاء کی جماعت کے لیے جماعۃ المسلمین کو لازم پکڑنے کی اور ظالم حکام کے خلاف خروج کو ترک کرنے کی۔ اس لیے کہ آخری گروہ کا یہ وصف بیان ہوا ہے کہ ''وہ جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے'' اور ان کے بارے میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ان میں اچھی اور بری دونوں باتیں پائی جائیں گی جیسا کہ پہلے گروہ کا وصف بیان کیا گیا ہے اور وہ اس طرح نہ ہوں گے کیونکہ وہ حق پر نہ ہوں گے اور حکم دیا (اس پرفتن دور میں بھی) جماعت کو لازم پکڑنے کا۔ الطبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس معاملے اور جماعۃ کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے پس ایک گروہ کا کہنا ہے کہ (جماعۃ کے ساتھ رہنے کا حکم) وجوب کے لیے ہے اور جماعت سے مراد سب سے بڑا گروہ (جو ایک خلیفہ پر مجتمع ہو) ہے اور اس میں محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی ہے کہ انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تھے تو ان سے (اس معاملے میں) سوال کیا گیا تو انہوں نے وصیت کی کہ تم پر جماعۃ کے ساتھ رہنا لازم ہے اس لیے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی اور دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ اس سے بعد کے لوگوں کو چھوڑ کر صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت مراد ہے اور ایک گروہ کا خیال ہے کہ اس سے مراد اہل

❶ ایضاً، ص: ٣٦- ٣٧، ج: ١٣.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علم ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مخلوق پر حجت بنایا ہے اور لوگ دین کے معاملہ میں ان کے متبع ہیں۔ الطبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ اس خبر سے مراد لوگوں کا جماعۃ کو لازم پکڑنا ہے کہ طاعت کے معاملے میں جن کی امارت پر لوگوں کا اجتماع ہو چکا ہو اور جو شخص اس (سلطان) کی بیعت سے نکلا وہ جماعۃ سے خارج ہو گیا اور حدیث میں ہے کہ جب لوگوں کا کوئی امام موجود نہ ہو تو وہ منتشر ہو کر بھاگ کھڑے ہوں اور کسی گروہ کا اتباع نہ کریں اور شر کے واقع ہونے کے ڈر سے جہاں تک ہو سکے لوگ (ان گروہوں سے) الگ ہو جائیں۔"

جماعۃ کا استعمال کن کن معنی میں ہوا ہے؟:

احادیث میں لفظ جماعۃ کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے، اور حدیث کے سیاق وسباق ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہاں جماعۃ کن معنوں میں استعمال ہوا ہے، چنانچہ اس سلسلہ کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

(۱)..... مرتد ہونے والے کو حدیث میں جماعۃ سے الگ ہونے والا اور جماعۃ کو چھوڑ دینے والا قرار دیا گیا ہے اور اس طرح دین اسلام کو جماعۃ قرار دیا گیا ہے، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ مِنَ الدِّيْنِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ.)) ❶

"کسی مسلم کا خون حلال نہیں ہے، جو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی الٰہ اور معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ البتہ تین باتوں میں سے ایک کی وجہ سے اس کا خون حلال ہے۔ نفس کو نفس کے بدلے میں قتل کرنا (جو کسی شخص کو قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کرنا)، شادی شدہ زانی کو

❶ صحیح بخاری کتاب الدیات، باب: ٦، ح، ٦٨٧٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(رجم (سنگسار) کرنا) اور دین اسلام سے نکل جانے والے، جماعۃ (اسلام) کو چھوڑ دینے والے (مرتد) کو قتل کرنا جائز ہے۔"

صحیح مسلم میں اس حدیث کے آخری الفاظ یوں ہیں:

((وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.)) ❶

"دین اسلام کو چھوڑ دینے والا اور جماعۃ سے نکل جانے والا۔"

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((وَالتَّارِكُ الْإِسْلَامَ، الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ أَوِ الْجَمَاعَةَ شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ.))

"اسلام کو چھوڑ دینے والا، جماعت سے نکل جانے والا (علیحدگی اختیار کر لینے والا)۔"

نیز دوسری احادیث کے صرف حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں: (سنن ابی داود: ٤٣٥٢، سنن الترمذی ١٤٠٢، ابن ماجہ: ٢٥٣٤، مسند احمد ١ / ٣٨٢، رقم الحدیث ٣٦٢١، ٤٠٦٥، ٤٢٤٥، ٤٤٢٩)

ان احادیث کے الفاظ صحیح مسلم کی طرح ہیں، اور سنن النسائی، ٤٠١٦ کے الفاظ مسلم کی دوسری روایت کے مطابق ہیں۔ جو شخص مرتد ہو جاتا ہے وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی لیے دوسری روایت میں التارک للاسلام کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ اس طرح گویا تمام مسلمان ایک جماعت کی طرح ہیں کہ جس کو چھوڑ کر مرتد ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔

(٢)..... اسلامی حکومت و امارت کو بھی احادیث میں الجماعۃ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ

❶ مسلم، كتاب القسامة والمحاربين باب ٦، باب مايباح به دم المسلم، ح: ٤٣٧٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .)) ❶

''جو شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے اس لیے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا، پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

اس حدیث میں الجماعۃ سے مراد اسلامی حکومت ہے اور امیر سے مراد خلیفہ، سلطان یا بادشاہ ہے۔ بخاری و مسلم کی دوسری حدیث میں امیر کی وضاحت سلطان (بادشاہ) سے کی گئی ہے۔ (دیکھیے بخاری الرقم ۷۰۵۳، مسلم ۱۸۴۹) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ ، لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)) ❷

''جس شخص نے اپنا ہاتھ (امیر کی) اطاعت سے کھینچ لیا وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو شخص مرا اور اس کی گردن میں (امیر کی) بیعت نہ ہوئی تو وہ جاہلیت کی موت مرگیا۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ کو اس وقت سنائی کہ جب وہ لوگ یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ چکے تھے۔ یہ اور اس مضمون کی وہ تمام احادیث کہ جن میں جماعۃ، امیر، امام وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں تو ان احادیث میں جماعۃ سے مراد اسلامی حکومت اور امیر و امام سے مراد خلیفہ ہے اور کسی ایک حدیث میں بھی کسی بے اختیار و نام نہاد اور خود ساختہ کاغذی امیر کو امیر نہیں کیا گیا ہے۔ موصوف ان احادیث میں امیر کے الفاظ دیکھ دیکھ کر خوش ہوئے ہوں گے کہ میری خود ساختہ جماعت اور میرا تذکرہ احادیث میں موجود ہے۔ اسی لیے کسی نے سچ کہا ہے: ؎

اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا

---

❶ بخاری کتاب الفتن باب ۲، ح ۷۰۵۴، مسلم: ۱۸۴۹.

❷ مسلم کتاب الامارۃ باب ۱۳، ح: ۱۸۵۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلزم جماعۃ المسلمین سے مراد بھی امارت اور اس کا خلیفہ ہے، اور اس موضوع پر گزشتہ اوراق میں تفصیل سے گفتگو ہو چکی ہے۔

(۲)..... الجماعۃ سے مراد اہل حق بھی ہیں کہ جن کا وجود قیامت تک اس امت میں باقی رہے گا۔ اس سلسلہ کی ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

((أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.)) ❶

"خبردار! بے شک تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور یہ ملت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی" بہتر جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ الجماعۃ ہے۔"

اس حدیث سے ثابت ہے کہ اہل حق کی ایک جماعت جن کا عمل قرآن و حدیث کے مطابق ہوگا وہی جنتی فرقہ، فرقہ ناجیہ یا طائفہ منصورہ ہوگا دوسری حدیث میں اس فرقہ کو طائفہ منصورہ بھی قرار دیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ.)) ❷

"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا (اور حق پر لڑتا رہے گا) یہاں تک

---

❶ سنن ابی داود کتاب السنة باب ۱، ح: ٤٥٩٧، مسند احمد ٤/١٠٢، مستدرك حاكم ١/١٢٨ وقال الحاكم وقد ساقه عقب ابی هريرة المتقدم: هذه اسانيد تقام بها الحجة فی تصحيح هذا الحديث و وافقه الذهبی، سنن دارمی كتاب السير، باب ٧٥، ح: ٢٥٢١.

❷ صحيح بخاری: ٧٣١١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ان کے پاس اللہ کا فیصلہ آ جائے گا اور وہ غالب ہونگے۔"

ایک روایت میں ہے کہ:

"میری امت کا ایک طائفہ یعنی گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا۔" ❶

یہ طائفہ اور اہل حق کا گروہ کونسا ہوگا؟ محدثین کا اس پر اجماع ہے کہ یہ اہل حدیث یعنی قرآن و حدیث پر عمل کرنے والوں کا گروہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد سے ارشاد فرمایا:

((اَلْجَمَاعَةُ مَا وَافَقَ الْحَقَّ وَإِنْ كُنْتَ وَحْدَكَ .)) ❷

"یعنی اگر تو حق پر ہے تو، تو جماعت ہے اگرچہ تو اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔"

اور امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الجماعۃ سے مراد اہل علم کے نزدیک فقہ والے (دین کی سوجھ بوجھ رکھنے والے) علم والے اور حدیث والے (اہل حدیث) ہیں، اور سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ الجماعۃ سے کون لوگ مراد ہیں؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ وہ تو وفات پا چکے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا فلاں اور فلاں۔ ان سے کہا گیا کہ فلاں اور فلاں بھی وفات پا گئے ہیں تو انہوں نے فرمایا ابوحمزہ السکری رحمہ اللہ جماعت ہیں امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابوحمزہ محمد بن میمون رحمہ اللہ ہیں اور وہ صالح شیخ ہیں۔ ❸ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام علی بن المدینی نے طائفہ منصورہ والی حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ هُمْ اَهْلُ الْحَدِيْثِ اس سے مراد اہل حدیث کی جماعت ہے۔ (الترمذی)

واضح رہے کہ الجماعۃ سے مسعود احمد بی ایس سی کی کاغذی جماعت المسلمین رجسٹرڈ مراد نہیں ہے کیونکہ موصوف اور ان کی جماعت میں طائفہ منصورہ والی علامات مفقود ہیں، اور

---

❶ صحيح الجامع الصغير للالبانی: ٧٢٨٩ بحواله صحيح مسلم وغيره وقال صحيح.

❷ تاريخ دمشق لا بن عساكر: ١٣ / ٣٢٢/٢ بسند صحيح.

❸ الترمذی: ٢١٦٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے کئی احادیث میں تحریف کی ہے اور کذب بیانی سے بھی کام لیا ہے اور جھوٹ بول کر وہ جہنم میں اپنی جگہ بک کروا چکے ہیں۔ نبی ﷺ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والے کا ٹھکانا جہنم ہے (بخاری و مسلم) اور طائفہ منصورہ اہل حق کا گروہ ہے جو جھوٹ اور دھوکا و فراڈ سے دور و محفوظ ہے۔ پھر موصوف نے حدیث تلزم جماعۃ المسلمین و امامہم سے غلط طور پر استدلال کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی جماعت کو اس کا مصداق قرار دیا ہے حالانکہ یہ حدیث خلافت اور خلیفہ سے متعلق ہے۔ موصوف کی اس کاغذی جماعت کا کسی حدیث میں دور دور تک کہیں بھی نام و نشان نہیں ملتا۔

(٤) الجماعۃ سے مراد با جماعت نماز ہے۔

امام بخاری نے با جماعت نماز کے لیے باب قائم کیا ہے، باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کی ماں اسے بطور محبت کے عشاء کی نماز جماعت (عن العشاء فی الجماعۃ) کے ساتھ ادا کرنے سے روکے تو اس کا کہنا نہ مانے۔ اس کے بعد امام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے جس میں آپ نے ایسے لوگوں کے گھروں کو جلانے کا ارادہ فرمایا جو جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک اور باب قائم کیا فضل صلوٰۃ الجماعۃ، با جماعت نماز پڑھنے کی فضیلت۔ سیدنا اسود بن یزید نخعی رحمہ اللہ کی جب جماعت فوت ہو جاتی تو وہ دوسری مسجد میں چلے جاتے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں آئے وہاں نماز ہو چکی تھی تو انہوں نے پھر اذان دی اور اقامت کہی اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کی۔ (وصلی جماعۃ)

(١) ((عن عبداللہ بن عمر أنّ رسولَ اللہ ﷺ قال صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً.)) [1]

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

[1] صحیح بخاری. ٦٤٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

اور سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں پچیس درجہ زیادہ فضیلت کا ذکر ہے۔ ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے

(ب) ((صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ ضِعْفًا.)) ❷

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا گھر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔''

سنن ابی داؤد کی روایت میں فعليك بالجماعة (تم پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ (رقم ۵۴۷) سے مراد بھی باجماعت نماز ادا کرنے کی تاکید ہے۔

باجماعت نماز کے لیے جماعۃ من المسلمین کے الفاظ؟:

سیدنا عبادۃ بن قرص اللیثی رضی اللہ عنہ نے باجماعت نماز کو بھی جماعۃ المسلمین سے تعبیر فرمایا چنانچہ سیدنا حمید بن ہلال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبادہ بن قرص اللیثی کافی عرصہ تک جہاد وغزوات میں مصروف رہے اور پھر وہ وہاں سے واپس ہوئے تو وہ الاہواز کے قریب پہنچے تو انہیں اذان کی آواز سنائی دی پس انہوں نے فرمایا

((وَاللّٰهِ مَالِي عَهْدٌ بِصَلَاةٍ بِجَمَاعَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مُنْذُ ثَلَاثٍ.))

''اللہ کی قسم تین (سال) سے مسلمین کی باجماعت نماز کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔''

(میں اتنے عرصہ تک باجماعت نماز ادا نہ کرسکا) اور وہ نماز کے ارادہ سے اذان کی آواز کی طرف چل پڑے یہاں تک کہ وہ ازارقہ (خوارج) میں پہنچ گئے۔ ❸

---

❶ بخاری، رقم: ٦٤٦. ❷ بخاری، رقم: ٦٤٧.

❸ المعجم الاوسط للطبرانی فی الکبیر: (۹/ ۲۵۵، رقم: ۸۵۵٤، مجمع الزوائد: ۱/ ۲٦، دوسرا نسخہ: ۱/ ۱۷٤، رقم: ٥٦، وقال الهيثمي: رواه الطبراني في الكبير والاوسط ورجاله، رجال الصحيح.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ باجماعت نماز کو بھی صحابی رسول اللہ ﷺ نے جماعۃ المسلمین سے تعبیر فرمایا ہے، اگر موصوف کسی مسجد کے امام بن جاتے اور اپنے مقتدیوں کو باجماعت نماز پڑھاتے رہتے تو باجماعت نماز، جماعۃ المسلمین کے وہ امام تو بن ہی جاتے اور وہ مقتدیوں کو تاکید بھی کرتے: علیکم بالجماعۃ جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا اور باجماعت نماز ادا کرنا تم لوگوں پر لازم ہے۔ مگر افسوس کہ موصوف کسی مسجد کے امام تک نہ بن سکے ورنہ جماعۃ المسلمین کا کچھ نہ کچھ خواب تو ان کے لیے شرمندہ تعبیر ہو ہی جاتا۔ رہا خلافت کا خواب تو وہ شرمندہ تعبیر کیا ہوتا الٹا موصوف اپنے پیچھے ایک جدید فرقہ بنا کر دنیا سے سدھار گئے۔ افسوس، موصوف کے مقلدین سے گزارش ہے کہ وہ موصوف کی طرح احادیث میں تحریف کرنے سے باز آجائیں، ورنہ قیامت کے دن ان کا انجام انتہائی عبرتناک ہوگا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی سند یوں ہے:

((حدثنا مُعاذ قال: حدثنا صالح بن حاتم، قال: حدثنا أبی، قال: حدثنا یونس بن عبید عن حمید بن هلال، قال.))

امام طبرانی رحمہ اللہ کے شیخ معاذ بن المثنی ثقہ ہیں اور معاذ کے شیخ صالح بن حاتم بن وردان البصری، ابومحمد "صدوق" من العاشرہ ہیں اور صحیح مسلم کے راوی ہیں، اور ان کے شیخ، ان کے والد حاتم بن وردان السعدی، ابوصالح البصری، ثقہ من الثامنہ ہیں اور بخاری و مسلم، ترمذی اور نسائی کے راوی ہیں اور ان کے شیخ یونس بن عبید بن دینار العبدی البصری ثقہ، ثبت، فاضل، ورع من الخامسہ ہیں اور کتب ستہ کے راوی ہیں اور ان کے شیخ حمید بن ہلال العدوی ابونصر البصری ثقہ عالم ہیں اور کتب ستہ کے راوی ہیں۔ عبادہ بن قرص الضبی صحابی ہیں۔ نزیل بصرہ ہیں۔ ان کے والد کا نام قرص یا قرط ہے اور ابن حبان نے قرص کو صحیح قرار دیا ہے۔ ❶

❶ الاصابۃ، ج: ۳، ص: ۵۰۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعۃ المسلمین کے سلسلہ اور الفاظ کے لحاظ سے ایک مزید حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں

(ث) ((أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ.)) ❶

''ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عید کے دن حیض والی اور کنواری لڑکیوں کو عید گاہ لے جائیں اور وہ مسلمین کی جماعت (باجماعت نماز) اور ان (مسلمین) کی دعاء میں شریک ہوں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز ادا کرنے کی جگہ سے دور رہیں۔''

اس حدیث سے موصوف نے جماعۃ المسلمین کا وجود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن واضح رہے کہ اس حدیث سے جماعۃ المسلمین کا وجود ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہاں جماعۃ المسلمین سے مسلمانوں کی باجماعت نماز میں شرکت کا ثبوت ملتا ہے کیونکہ جیسے کہ میں نے واضح کیا ہے الجماعۃ کا لفظ باجماعت نماز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور یہاں اس بات کا قرینہ بھی موجود ہے۔ عید کے اجتماع سے پہلے جب نبی ﷺ نے مسلمانوں کو فطرہ کے ادا کرنے کا حکم دیا تو اس کے الفاظ یہ ہیں:

((فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا تَمْرٍ اوصاعا من شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِو الْحُرِّ والذَّكَرِ والأُنْثٰى والصَّغِيرِ والكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے ہر مسلمان پر کھجور یا جو میں سے ایک صاع فرض قرار دیا۔''

---

❶ صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب ۲۰ ح ۳۵۱، ۹۸۱۔ نیز ملاحظہ فرمائیں بخاری ۳۲٤۔ ۹۷۱، ۹۷٤، ۹۸۰، ۱٦٥۲۔ مشکاۃ ٤۳۱، مسلم ۸۹۰، مسند احمد ٥ / ۸٤، ۸٥۔ ابو داود ۱۱۳٦، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸۔ ابن ماجہ ۱۳۰۷، ۱۳۰۸۔ الصحیحہ: ۲٤۰۷

❷ بخاری ابواب صدقۃ الفطر ۱٥۰۳، ۱٥۰٤، ۱٥۰۷، ۱٥۰۹، ۱٥۱۲۔ مسلم: ۲۲۷۸، ۲۲۸۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں تمام مسلمین کو چاہے وہ غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا نبی ﷺ نے مسلمین میں سے قرار دیا اور ان پر جماعۃ المسلمین کا اطلاق نہیں کیا لیکن جب عورتوں کو عید کے اجتماع میں شرکت کا حکم دیا تو جماعۃ المسلمین کا لفظ استعمال فرمایا یعنی مسلمانوں کی نماز کی جماعت (اجتماع) میں وہ شرکت کریں۔ اس تفصیل سے واضح ہوا کہ اس حدیث میں جماعۃ المسلمین سے مراد مسلمانوں کا باجماعت نماز ادا کرنا ہے کہ جس میں عورتوں کو بھی شرکت کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ عید کا یہ اجتماع مسلمانوں کی عید ادا کرنے کا ایک بڑا اجتماع ہے لہٰذا جماعۃ المسلمین کا جامع مطلب یہ ہے کہ ''مسلمانوں کا باجماعت نماز ادا کرنے کا عظیم اجتماع'' اور جیسا کہ اس سے پہلے کی حدیث میں سیّدنا عمارہ بن قرص اللیثی رضی اللہ عنہ نے جماعۃ من المسلمین کے الفاظ بھی باجماعت نماز کے لیے استعمال فرمائے ہیں جس سے واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ جماعۃ المسلین کے الفاظ یہاں بھی باجماعت نماز کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ فافھم اور اس حدیث میں اگر جماعۃ المسلمین کو نام قرار دیا جائے تو اسی حدیث سے اور بہت سے نام بھی ثابت ہوتے ہیں لہٰذا انہیں بھی نگاہ میں رکھنا چاہیے۔ مثلاً

۱۔ جماعۃ المسلمین:

موصوف کے نزدیک یہ الفاظ بطور نام کے استعمال ہوئے ہیں اور اگر مسلمین کی وجہ سے یہ نام ہیں تو اسی حدیث سے دوسرے نام بھی ملاحظہ ہوں۔

۲۔ دعوۃ المسلمین:

ایک حدیث میں ہے:

((فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ .)) ❶

''تاکہ وہ خیر کے اس کام میں اور مسلمین کی دعاؤں میں شریک ہوں۔''

اس حدیث سے دعوۃ المسلمین نام بھی ثابت ہوا۔

---

❶ بخاری: ۳۲٤، ۱٦٥۲، مسلم: ۲۰٥٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ دعوۃ المؤمنین:

ایک حدیث میں ہے:

((وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ .)) ❶

''اور تاکہ وہ خیر کے اس کام میں اور مؤمنین کی دعاؤں میں شریک ہوں۔''

اس حدیث سے دعوۃ المؤمنین نام ثابت ہوا۔

۴۔ مصلی المسلمین:

ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ .)) ❷

''اور حیض والیوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمین کی نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں۔''

اس حدیث سے مصلی المسلمین نام ثابت ہوا۔

۵۔ مصلی الناس:

ایک حدیث میں مصلی الناس کے الفاظ مسلمین کے بجائے استعمال ہوئے ہیں۔ یعنی لوگوں کی نماز پڑھنے کی جگہ اور یہ حدیث جماعۃ الناس والی حدیث کی بھی وضاحت کر رہی ہے۔ ❸ اور یہ حدیث عنقریب آ رہی ہے۔

اس ایک حدیث سے کہ جو مختلف طرق کے ساتھ آئی ہے اور اس میں ایک جگہ جماعۃ المسلمین کے الفاظ آئے ہیں اور اگر یہ الفاظ نام کے طور پر استعمال ہوئے ہیں تو اس حدیث سے کئی نام یعنی (۱) جماعۃ المسلمین نام کے علاوہ چار دیگر نام بھی ثابت ہوتے ہیں (۲) دعوۃ المسلمین (۳) دعوۃ المؤمنین (۴) مصلی المسلمین اور (۵) مصلی الناس، اور اگر یہ نام نہیں ہیں تو سمجھ لیں کہ جماعۃ المسلمین کے الفاظ بھی اس موقع پر نام کے طور پر استعمال نہیں ہوئے ہیں۔ فافهم

---

❶ بخاری ۳۲٤، ۹۸۰، ۹۸۰، ۱٦٥۲

❷ مسلم ۲۰٥٤ ❸ سنن ابن ماجہ، ۱۳۰۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث تلزم جماعة الناس و اما مھم؟:

حدیث تلزم جماعۃ المسلمین واما مھم کو پیش کر کے مسعود احمد بی ایس سی صاحب نے اپنی کاغذی جماعت جماعت المسلمین کی بنیاد رکھی اور دعویٰ کیا کہ ان کی جماعت المسلمین کا نام بخاری و مسلم کی حدیث کے مطابق ہے اور نبی ﷺ نے جماعت المسلمین اور ان کے امام کیساتھ رہنے اور چمٹنے کا حکم دیا ہے ان کی دعوت سے عام لوگوں کو زبردست مغالطہ لگا اور انہی میں سے بعض جماعت المسلمین میں اسی وجہ سے شامل ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ کی شان ملاحظہ فرمائیے کہ اس روایت کے جب مزید طرق دیکھے گئے تو مسند بزار میں یہ روایت من وعن بخاری و مسلم کی روایت کی طرح موجود ہے اس روایت کی سند بھی بخاری و مسلم کی سند کی طرح ہے سوائے امام البزار کے شیخ احمد بن المقدام کے اور امام موصوف بھی صحیح بخاری کے راوی ہیں اس روایت کے متن میں تلزم جماعۃ المسلمین واما مھم کے بجائے تلزم جماعۃ الناس کے الفاظ ہیں یعنی لوگوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ لے چنانچہ یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں

((حدثنا احمد بن المقدام قال اخبرنا الولید بن مسلم قال: اخبرنا عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن بسر بن عبیدالله عن ابی ادریس الحولانی عن حذیفة بن الیمان۔ ؓ۔ قال کان الناس یسألون رسول الله ﷺ عن الخیر وکنت اسأله عن الشر مخافة ان یدرکنی فقلت. یا رسول الله انا کنا فی جاهلیة وشر فجاء الله۔ تبارك و تعالی بهذا الخیر فهل بعد هذا الخیر من شر؟ قال: نعم، فتنة و شر، قلت، فهل بعد ذلك الشر من خیر؟ قال: نعم، هدنة علی دخن قلت وما دخنه؟ قال: یهدون بغیر هدی منهم قلت فهل بعد ذالك الخیر من شر؟ قال: نعم دعاة علی ابواب جهنم من اجابهم القوه فیها قلت: یا رسول الله صفهم لنا قال: یتکلمون بأ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لسنتنا قلت: يا رسول الله فما تأمرني ان ادر كني يعني ذلك الزمان؟ قال: تلزم جماعة الناس واما مهم قلت فان لم تكن لهم جماعة؟ قال: فاصبر ولو ان تعض على شجرة حتى يدر كك الموت وانت كذلك .)) ❶

اب اس حدیث کا مفاد یہ ہے کہ جس طرح بخاری و مسلم کی روایت سے جماعت المسلمین کی بنیاد رکھی گئی ہے اسی طرح اس حدیث سے جماعۃ الناس کی بنیاد بھی رکھی جاسکتی ہے۔

اس حدیث کے چند بیرونی شواہد:

واضح رہے کہ حدیث جماعۃ الناس واما مہم کے چند بیرونی شواہد موجود ہیں اور جن کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں:

(۱)..... سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا تجھے جنت کے وسط (جنت الفردوس) میں رہنا ہے تو انہوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا:

((فالزم جماعة الناس .)) ❷

"پس تو لوگوں کی جماعت کو لازم پکڑ۔"

یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے کیونکہ کوئی صحابی اپنی رائے سے اس طرح کی بات نہیں کہہ سکتا۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے بالکل آخر میں وفات پائی ہے اور انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خلاف سازش کی جارہی ہے اور بلوائی ان کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں

---

❶ البحر الزخار المعروف بمسند البزار، ج. ۷، ص ۱۳٦٤

❷ مجمع الزوائد. ٥/ ۲۲۲۔ وقال الهيثمي رواه الطبراني ورجاله ثقات وقال الاستاذ حافظ زبير علي زئي رواه الطبراني في المعجم الكبير: ۹/ ۲۲۳، لرقم ۸۹۷۰، واسناده صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ان حالات کے پیش نظر انہوں نے اپنے شاگرد کو نصیحت فرمائی کہ خلافت وحکومت کے ساتھ چمٹ کر رہا جائے اور اس کے خلاف بغاوت سے اجتناب کیا جائے اور انہوں نے یہاں خلافت اور خلیفہ پر مسلمانوں کے اکٹھ کو جماعۃ الناس سے تعبیر فرمایا اس روایت سے بھی ثابت ہوا کہ خلافت وحکومت کو جماعۃ المسلمین کی طرح جماعۃ الناس بھی کہا جاتا ہے۔

اس حدیث سے یہ نکتہ بھی واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خلافت کو سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جماعۃ الناس قرار دیا اور حدیث میں پرفتن دور کی حکومت کو جماعۃ المسلمین کہا گیا۔ اب صحابہ کرام کی خلافت جو خلافت راشدہ کہلاتی ہے اور اس کے لیے حدیث میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ جماعۃ الناس کے الفاظ ہیں لہٰذا جماعۃ الناس کے الفاظ کو یہاں ترجیح حاصل ہے۔ فافہم۔

(۲)..... حدیث تلزم جماعۃ الناس میں جماعۃ المسلمین کے بجائے جماعۃ الناس کے الفاظ آئے ہیں اور جماعۃ الناس کے الفاظ کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

(۱)..... ((حدثنا عبدالله بن دينار قال شهدت بن عمر حيث اجتمع الناس على عبدالملك قال؟ .))

''سیّدنا عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جبکہ لوگوں نے عبدالملک بن مروان کی خلافت پر اجتماع (اکٹھ) کرلیا تھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالملک کو ایک خط لکھا یعنی ''اللہ کے بندے عبدالملک جو امیر المؤمنین ہیں کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار اللہ کے حکم اور اس کے رسول کی سنت کے موافق جہاں تک مجھ سے ہوسکا کرتا ہوں اور میرے بیٹے بھی ایسا ہی اقرار کرتے ہیں۔'' ❶

دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے اور اس کے بعض الفاظ یہ ہیں:

(۲)..... امّا بايع الناس عبدالملك جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان کی

❶ صحيح بخاری كتاب الاحكام، ح: ۷۲۰۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت کی۔ ❶

(۳) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب چھ صحابہ کرام میں خلافت کا مسئلہ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حل کرنے کی کوشش کی۔ بخاری کی تفصیلی روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں:

((فقال ابا يعك على سنة الله ورسوله والخليفتين من بعده فبايعه الناس المهاجرون والانصار و امراء الا جنادو المسلمون.)) ❷

''سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ (عثمان رضی اللہ عنہ) سے اللہ کے دین اور اس کے رسول کی سنت اور آپکے دو خلفاء کے طریق کے مطابق بیعت کرتا ہوں چنانچہ پہلے ان سے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیعت کی، پھر سب لوگوں مہاجرین و انصار اور فوجوں کے سرداروں اور (عام) مسلمانوں نے بیعت کی۔''

اس حدیث میں بتایا گیا کہ الناس یعنی لوگوں نے بیعت کی اور وہ لوگ کون تھے یعنی مہاجرین، انصار، فوجوں کے سردار اور عام مسلمین نے بیعت کی۔ اس حدیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو الناس کہا گیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے کیف یبایع الامام الناس ''امام لوگوں سے کس طرح بیعت لے گا'' یہ احادیث اور ان پر قائم کردہ امام بخاری رحمہ اللہ کا باب حدیث تلزم جماعۃ الناس کی زبردست تائید کرتا ہے۔

(٤) قرآن کریم میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے

﴿وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝﴾ [البقرة ١٢٤]

❶ بخاری کتاب الاحکام، ح: ٧٢٠٥ ❷ صحیح بخاری: ٧٢٠٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تو وہ ان تمام امتحانات میں کامیاب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا بیشک میں تجھے امام الناس (لوگوں کا امام) بناتا ہوں تو انہوں نے کہا اور میری اولاد کو بھی فرمایا میرا وعدہ ظالموں سے نہیں ہے۔''

قرآن کریم کی اس آیت سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو امام الناس (لوگوں کا امام) مقرر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم کو امام المسلمین نہیں کہا بلکہ امام الناس قرار دیا، اور خود موصوف نے بھی توحید المسلمین میں عنوان امام بنانا اللہ کا کام ہے'' کے تحت یہی آیت نقل کی ہے۔

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ امام المسلمین کے بجائے امام الناس کے الفاظ زیادہ جامع ہیں کیونکہ قرآن مجید میں یہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اس طرح جماعۃ الناس کے الفاظ بھی زیادہ جامع ہیں اور قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ ان الفاظ کی تائید کرتی ہے، اور موصوف کے الفاظ بھی ہماری تائید کرتے ہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو قرآن کریم میں مسلم کہا گیا اور انہوں نے بھی مسلمین ہونے کی دعائیں مانگیں بلکہ مستقبل میں امت مسلمہ کے برپا ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان میں مبعوث ہونے کی بھی دعائیں مانگیں اور ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں امام المسلمین کے بجائے امام الناس بنایا، اور یہ ان کا بہت بڑا اعزاز تھا۔ غور فرمائیں کہ ان کا امام المسلمین کے بجائے امام الناس بننا بڑا ہی معنیٰ خیز ہے؟ اب دیکھتے ہیں کہ فرقہ مسعودیہ والے ان کے متعلق کیا لب کشائی کرتے ہیں؟

اس آیت مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی متقی اولاد امام الناس بنے گی لیکن ان کی اولاد میں جو ظالم ہونگے وہ امام الناس نہ بن سکیں گے کیونکہ ظالموں سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ موصوف بھی امام الناس نہ بن سکے اور امام الناس بنے بغیر ہی دنیا سے سدھار گئے کیونکہ احادیث میں تحریف کر کے اور لوگوں کو دھوکا دیکر وہ ظالمین کی فہرست میں شامل ہو گئے تھے نیز وہ حکومت و خلافت کے بھی خواہشمند اور طالب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے اور ایسے شخص کے متعلق بھی احادیث میں وعید موجود ہے۔

اب یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ جس طرح موصوف نے جماعت المسلمین بنا کر لوگوں کو غیر مسلم بنانا شروع کر دیا ہے اس طرح کل کوئی دوسرا شخص اس دوسری حدیث کے مطابق جماعۃ الناس قائم کر لے اور جو لوگ جماعۃ الناس میں شامل نہ ہوں وہ انکو غیر انسان قرار دے کر انہیں انسانیت سے ہی خارج قرار دے ڈالے۔ ویاللعجب

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرقہ بندی

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس نے اپنے ماننے والوں کو ایک کامل و مکمل دستور زندگی عنایت فرمایا ہے۔ یہ ضابطہ حیات دو چیزوں پر مشتمل ہے نمبر ا قرآن کریم اور نمبر ۲ حدیث رسول ﷺ۔ قرآن کریم اور حدیث دونوں نبی ﷺ کو بذریعہ وحی عنایت ہوئے ہیں۔ اسی لیے قرآن کریم کو وحی متلو یا وحی جلی اور حدیث کو وحی غیر متلو یا وحی خفی کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۝﴾ [الاعراف: ۳]

''جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ کسی دوسرے ولی کی پیروی نہ کرو مگر تم نصیحت کم ہی مانتے ہو۔''

معلوم ہوا کہ جو ہدایت وحی کے ذریعے سے رب کائنات کی طرف سے نازل ہوئی اسی کی اتباع اور پیروی لازمی ہے اور اس کے مقابلے میں کسی دوسرے کی رائے، حکم یا رہنمائی کو ماننا اسے اللہ تعالیٰ کے حکم میں شریک ٹھہرانے کے مترادف ہے۔

﴿وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا۝﴾ [الکھف: ۲۶]

''اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے اُتارے ہوئے احکامات کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ فاسق اور ظالم ہی نہیں بلکہ کافر بھی ہے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝﴾ [المائدۃ: ۴۴]

''جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جولوگ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکامات کے بجائے دوسروں کے خیالات یا آراء کی پیروی کرتے ہیں ان کے متعلق ارشاد ہے

﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ﴾ [الشوری ۲۱]

''کیا ان کے لیے ایسے (اللہ کے) شریک ہیں۔ جنہوں نے ان کے لیے دین کے وہ قوانین بنائے ہیں کہ جن کا اللہ نے کوئی حکم نہیں دیا۔''

جب تک مسلمین اس ہدایت و رہنمائی کے تابع رہے ان میں دین کے معاملے میں کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوا لیکن جب انہوں نے مرکز سے ہٹنا شروع کر دیا ان میں اختلافات پیدا ہوئے یہاں تک کہ آخر کار ان میں فرقہ بندی شروع ہوگئی اور پھر لاتعداد فرقے عالم وجود میں آ گئے۔ فرقہ بندیوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک بہت ہی آسان طریقہ بتایا ہے۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران ۱۰۳]

''اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''

اس آیت میں فرقہ بندیوں سے بچنے کا ایک عظیم الشان نسخہ تجویز فرمایا گیا ہے، اور وہ یہ کہ تمام مسلمین اللہ کی رسی یعنی کتاب وسنت کو پوری قوت اور مضبوطی سے تھامے رہیں۔ کتاب وسنت کی راہ ہی ایک ایسی پرامن ومحفوظ راہ ہے کہ اس پر چلنے میں ایمان واعمال دونوں کی پوری پوری حفاظت موجود ہے، اور اس شاہراہ پر چلنے والا ہی آخرت کے خسارے و نقصان سے محفوظ رہے گا۔ جبکہ اس راہ کے علاوہ دوسرے تمام کے تمام راستے پر خطر اور غیر محفوظ ہیں اور اس کے راہی کبھی بھی منزل مراد تک نہیں پہنچ سکتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت ان الفاظ میں فرمائی ہے

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ [الانعام ۱۵۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس راستے سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے۔''

آج بھی مسلمین کے متحد ہونے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ وہ سب اپنے اپنے اختلافات چھوڑ کر اسلام کی اس عظیم الشان شاہراہ پر اکٹھے ہو جائیں اور اللہ کی رسی یعنی کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھام لیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴾ [النساء: ٥٩]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ و رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے۔''

مسلمین کو اول تو اختلاف کرنے سے روکا گیا ہے لیکن اگر کبھی کوئی اختلاف رونما ہو جائے تو اس کے حل کا طریقہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس اختلاف کا حل اللہ کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت میں تلاش کیا جائے اور کتاب وسنت میں اس مسئلہ کا جو حل بتایا گیا ہے اسی پر عمل کیا جائے اور خواہ مخواہ اختلاف یا ہٹ دھرمی سے پرہیز کیا جائے۔ بعض لوگ موجودہ دور میں تمام مسلمین کو متحد رکھنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تمام مسلمین متحد ہو کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں چاہے ان کے عقائد ونظریات ایک دوسرے سے مختلف اور متصادم ہی کیوں نہ ہوں لیکن وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔ کیونکہ اس کی ٹھوس بنیاد نہ ہونے کی وجہ سے چند روز بعد یہ اتحاد خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اتحاد کی کوششیں کرتے دکھائی دیتے ہیں وہ اکثر قرآن کریم کی آیت ﴿ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ﴾ پڑھ پڑھ کر لوگوں کو اتحاد کی تلقین کرتے ہیں لیکن وہ یہ زحمت تک گوارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے کہ لوگوں کو حبل اللہ کا مطلب ہی سمجھا دیں۔ اگر لوگ واقعی اس آیت پر عمل کرنا شروع کر دیں تو تمام اختلافات خود بخود ختم ہو جائیں گے اور لوگ متحد ہونا شروع ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب لوگ حبل اللہ یعنی کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھام لیں گے اور کتاب وسنت کے علاوہ کسی اور جانب توجہ نہ دیں گے تو پھر اختلاف باقی رہ ہی نہیں سکتا۔ اختلافات تو اسی وقت ہوتے ہیں کہ جب لوگ اپنے خود ساختہ عقائد ونظریات کو اسلام میں زبردستی ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں اور لوگوں کو باور کراتے ہیں کہ اصل اسلام بس یہی ہے۔

اسی طرح بعض لوگ جب بعض شخصیات کو دین میں ایک خاص مقام دے کر ان کی اطاعت و پیروی کرنے لگ جاتے ہیں اور عملاً نبی ﷺ کی پیروی ترک کر دی جاتی ہے تو پھر مختلف فرقے عالم وجود میں آتے ہیں چنانچہ تقلیدی مذاہب اور موجودہ دور میں فرقہ مسعودیہ اور برزخی فرقہ بھی اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ فرقہ بندی کی مذمت کے سلسلہ کے بعض دلائل کا ذکر گزر چکا ہے۔

فرقے کس طرح بنتے ہیں؟:

اوپر ہم نے لکھا ہے کہ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنے کی صورت ہی میں فرقہ بندی سے نجات ممکن ہو سکتی ہے کیونکہ جہاں انسان صحیح راہ سے ہٹا وہاں وہ کسی باطل فرقے کی صف میں جا کھڑا ہوا۔ اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ اسلام میں جتنے باطل فرقے بھی بنے وہ سب اپنی اصل یعنی کتاب وسنت سے منحرف ہونے کے بعد ہی عالم وجود میں آئے اور اگر لوگوں کا منہج کتاب وسنت ہو جائے تو وہ مختلف علاقوں اور ملکوں کے رہنے والے، مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف صفاتی نام بھی انہوں نے اختیار کر رکھے ہوں تو وہ سب اہل حق ہیں کیونکہ ان سب کا منہج صرف کتاب وسنت ہے۔ لہٰذا یہ کوئی دلیل نہیں کہ مسلم کہلانے سے انسان فرقہ بندی سے بچ سکتا ہے اس لیے کہ سارے فرقے اپنے آپ کو مسلم اور مومن ہی تو کہتے ہیں اور اپنے آپ کو حق کا سب سے بڑا دعویدار بھی خیال کرتے ہیں ﴿كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾۔ جماعت المسلمین والے تو اپنے آپ کو مسلم کہتے ہی تھے۔ اب عذاب قبر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکرین بھی اپنے آپ کو مسلم کہنے لگے ہیں اور منکرین حدیث اور عذاب قبر کے بعض منکر بھی اپنے آپ کو مسلم کہنے لگے ہیں۔ جیسے محمد ہادی کا فرقہ تو کیا صرف مسلم کہلوانے سے یہ اہل حق بن جائینگے؟ جب کہ ان تمام کے عقائد ونظریات کتاب وسنت کے بالکل خلاف ہیں۔

اس لیے یہ انتہائی ضروری تھا کہ اہل حق کا نام ان کے کام کی مناسبت سے اہل السنہ اور اہل الحدیث ہو جیسا کہ نبی ﷺ کے ساتھیوں اور جاں نثاروں کو صحابی یا صحابہ کہا جاتا تھا اور یہ نام انہیں نبی ﷺ کے ساتھی ہونے کی وجہ سے ملا تھا اور تابعین کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تبع تابعین کو تابعین کے ساتھی اور شاگرد ہونے کی وجہ سے یہ نام ملے ہیں جیسا کہ مسلمین کا ایک گروہ اگر دشمنوں سے برسر پیکار ہے تو انہیں مجاہدین کا نام دیا جاتا ہے اور کتاب وسنت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے اہل حق کو اہل الحدیث اور صحیح العقیدہ ہونے کی بناء پر اہل السنۃ کا نام دیا گیا۔ کیونکہ جب فرقے بننے شروع ہوگئے تو پھر ضرورت محسوس ہوئی کہ اہل حق کے لیے بھی اسی مناسبت سے کوئی توصیفی نام رکھ دیا جائے اور محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا قول ہماری اس بات کی وضاحت کرتا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں

((لَمْ يَكُوْنُوا يَسْئَلُوْنَ عَنِ الاِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمُّوْا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ اِلٰى اَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ وَيُنْظَرُ اِلٰى اَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ .)) [1]

''شروع میں محدثین اعتماد کی بناء پر اسناد حدیث کے بارے میں دریافت نہ کیا کرتے تھے لیکن جب فتنہ برپا ہوگیا (اور مختلف باطل فرقے عالم وجود میں آ گئے تو اسناد کے بارے میں گفت وشنید شروع کردی گئی) پس اہل السنۃ کی طرف دیکھا جاتا اور ان کی حدیث لے لی جاتی اور اہل البدع کی طرف دیکھا جاتا اور ان کی حدیث قبول نہ کی جاتی۔ (حدیث لیتے وقت اہل السنہ اور اہل البدع کی تمیز کرلی جاتی تھی)۔''

---

1 صحيح مسلم، مقدمة: ٢٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلف میں اہل السنۃ کی طرح اہل الحدیث نام کا مطلب بھی اہل حق کا گروہ تھا چنانچہ امام مسلم نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں واضح کیا ہے کہ ہم نے صحیح مسلم میں حدیث اور اہل حدیث کا مذہب بیان کیا ہے اس شخص کے لیے جو اس راہ پر چلنا چاہے، یعنی جو احادیث انہوں نے بیان کی ہیں، یہی اہل حدیث کا مذہب ہے۔ گویا اہل الحدیث قرآن و حدیث کا پابند ہے اور یہی اس کا مذہب ہے۔ ❶

باطل فرقوں کو عقیدہ کی خرابی کی بناء پر اہل البدع کا نام دیا گیا ہے۔ اسی طرح مسلم اور مومن ناموں کو دیکھیے مسلم کے معنی مطیع و فرمانبردار اور مومن کے معنی یقین رکھنے والا اور یہ نام کافروں اور مشرکوں کے مقابلے میں ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اہل البدع کے مقابلے میں اہل السنہ اور اہل حدیث نام ضروری ٹھہرے ظاہر ہے کہ یہ اسلامی فرقے ہیں کیونکہ یہ اسلام میں پیدا ہوئے ہیں اور اہل السنہ اور اہل حدیث ناموں کا سبب بھی یہی فرقے ہیں۔ لہٰذا اگر یہ اسباب ختم ہو جائیں تو یہ نام بھی خود بخود ختم ہو جائیں گے، اور سلف صالحین کا ان ناموں کو اپنے لیے اختیار کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نام بالکل درست ہیں اور موصوف کا اس بات کو جھٹلانا وتیبع غیر سبیل المومنین کے مترادف ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فرقے عقیدہ و اعمال کی تبدیلی کی بناء پر عالم وجود میں آتے ہیں اور لوگ جیسے جیسے کتاب وسنت سے ہٹتے جاتے ہیں اسی لحاظ سے فرقے بنتے چلے جاتے ہیں اور امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا دور صحابہ کرام میں اہل حق کو اہل السنہ کہنا اور کسی صحابی رسول کا ان کی اس بات کو نہ جھٹلانا اس بات کی دلیل ہے کہ اہل حق کو اہل السنہ کا نام دے دیا گیا تھا بلکہ یہ نام حدیث سے بھی ثابت ہے۔ (تفصیل عنوان. اہل حدیث نام کا ثبوت، نمبر ۹) اور امام ابن سیرین رحمہ اللہ کے بیان سے واضح ہو رہا ہے کہ اہل السنۃ کا نام دور صحابہ کرام اور تابعین عظام میں مشہور و معروف ہو چکا تھا۔

لفظ فرقہ کی بحث:

موصوف کا خیال ہے کہ ان کی جدید جماعت کے علاوہ باقی تمام جماعتیں فرقہ ہیں

❶ دیکھئے صحیح مسلم الرقم ۱ سے چند سطریں اوپر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البتہ ان کی جماعت پر فرقہ کا اطلاق نہیں ہوتا اور وہ فرقہ واریت سے دور ہے چنانچہ موصوف حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کر کے فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنتی طائفہ جماعت المسلمین ہوگی باقی سب فرقے ہوں گے ان پر جماعت المسلمین کا اطلاق نہیں ہوگا اور نہ وہ جماعت المسلمین کہلاتے ہوں گے۔'' (دعوت حق ص ۲۰)

حالانکہ لفظ فرقہ کے معنی بھی جماعت کے ہیں اور بذات خود اس لفظ میں کوئی اچھائی یا برائی نہیں ہے اس میں اچھائی یا برائی منہج کے لحاظ سے پیدا ہوتی ہے اگر مختلف علاقوں کے رہنے والے اور مختلف تنظیموں اور جماعتوں سے تعلق رکھنے والے سب کتاب وسنت کو ماننے والے اور اس پر عمل پیرا ہیں تو وہ سب درست اور سیدھے راستے پر ہیں اور فرقہ ناجیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اگر منہج کتاب وسنت نہیں تو نام چاہے کتنے ہی خوشنما کیوں نہ ہوں وہ سب فرق ضالہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

چنانچہ نبی ﷺ نے کتاب وسنت کے ماننے والے اہل حق پر بھی فرقہ کا اطلاق فرمایا ہے، اور اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

((عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ.)) [1]

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں دو فرقے ہو جائیں گے اور ان میں ایک (تیسرا) مارقہ پیدا ہوگا اور اسے وہ جماعت قتل کرے گی جو ان میں حق سے زیادہ قریب ہوگی۔''

صحیح مسلم کے بعض نسخوں اور مسند احمد کی ایک روایت (ص ۴۵، ج ۳) میں فرقتان کے

---

[1] صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ ص ۳۴۲ ج ۱ طبع نور محمد کارخانہ کتب کراچی ح: ۲۴۵۹۔ مسند احمد ص ۴۵ - ۶۴، ج ۳) صحیح ابن حبان حدیث نمبر: ۶۷۰۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجائے فرقتین کے الفاظ آئے ہیں۔ اس حدیث میں نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعتوں کو دو فرقے قرار دیا ہے اور دوسری روایت میں ہے۔

((تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ ايضًا.)) ❶

"مسلمین میں تفریق کے وقت ایک مارقہ ان سے جدا ہوجائے گا اور ان جماعتوں میں جو حق سے زیادہ قریب ہوگی وہ اسے قتل کرے گی۔"

اس حدیث میں فرقہ کے بجائے طائفہ کے الفاظ آئے ہیں اور بخاری و مسلم کی روایت میں فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ (دو بڑی جماعتیں) (مشکوۃ باب الملاحم ص ۱۴۹۰، ج ۳) کے الفاظ آئے ہیں اور طائفۃ اور فئۃ کے معنی بھی جماعت کے ہیں نبی ﷺ نے اولاھم بالحق (جو ان دونوں میں حق سے زیادہ قریب ہوگا) کے الفاظ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ کی جماعت کو حق سے زیادہ قریب فرقہ قرار دیا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مسند ابویعلی میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔

((تَفْرِقُ اُمَّتِيْ فِرْقَتَيْنِ فَتَمْرُقُ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَقْتُلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ.)) ❷

"میری امت دو فرقوں میں منقسم ہوجائے گی اس وقت ان سے ایک مارقہ جدا ہوجائے گا، اور ان جماعتوں میں جو حق سے زیادہ قریب ہوگی وہ اسے قتل کرے گی۔"

نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعتوں پر تو فرقہ کا اطلاق فرمایا کیونکہ فرقہ کے معنی جماعت یا پارٹی کے ہیں لیکن خوارج کی جماعت کو فرقہ کے بجائے مارقہ قرار دیا اور

---

❶ مسلم: ۲٤٥٨، مسند احمد: ۱۱۲۷۵.

❷ مسند ابویعلی الموصلی ص ٤٩٩، ج ۲، طبع بیروت وسندہ صحیح۔ مسند احمد ص ۳۵ - ۷۹، ج ۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مارقہ سے وہ جماعت مراد ہے جو دین سے خارج ہو چکی تھی جیسا کہ نبی ﷺ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا:

((يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ .)) ❶

''وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے کہ جیسے تیر نشانہ (ہدف میں داخل ہو کر) نکل جاتا ہے۔''

مرق یمرق کے معنی نکل جانے کے یا گزر جانے کے ہیں اور اسی سے اس کا اسم فاعل مونث مارقہ بنا ہے۔ اہل حق پر فرقہ کے اطلاق کے سلسلہ میں دوسری روایت یہ ہے:

(۱) ((اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ، افْتَرَقَتْ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ .)) ❷

''بے شک بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور بیشک میری امت بھی عنقریب بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور یہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔ سوائے ایک (فرقہ) کے اور یہ (فرقہ) الجماعۃ ہوگی۔''

ایک اور روایت میں ہے۔

(۲) ((عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ تَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً قَالُوا وَمَا تِلْكَ الْفِرْقَةُ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَاَصْحَابِي .)) ❸

---

❶ صحيح مسلم: ٢٤٥٢.

❷ صحيح: (٥) عن انس الصحيحة ٤٠٢، صحيح الجامع الصغير وزياته ص ٤٠٩، ج١ ـ سنن ابن ماجه ص ٣٩٩٣، كتاب الفتن وقال الالباني وسنده جيد(الصحيحه ص ٣٥٩، ج١) وقال الاستاذ حافظ زبير علي زئي رحمه الله: صحيح: اخرجه الخطيب في شرف اصحاب الحديث، ص ٢٤، ح: ٤١، من حديث الوليد عن ابي عمرو الاوزاعي به، وصححه البوصيري ☆ قتادة عنعن، وتابعه سعيد بن ابي هلال و زيد بن اسلم وغيرهما كما ذكرته في تحريج النهاية، ح: ٤٨ ـ (سنن ابن ماجة، ح: ٣٩٩٣).

❸ رواه الطبراني في الصغير وفيه عبدالله بن سفيان قال العقيلي لا يتابع على حديثه هذا وقد ذكره ابن حبان في الثقات، مجمع الزوائد، ص: ١٨٩، ج١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور یہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک (فرقہ) کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کون سا فرقہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ فرقہ بھی اسی طریقہ پر عمل پیرا ہوگا کہ) جس پر آج کے دن میں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔''

ما انا علیہ واصحابی کے الفاظ کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہیں کیونکہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت جسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے بھی نقل کیا ہے ضعیف ہے لیکن امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن غریب قرار دیا ہے اور عبداللہ بن سفیان الخزاعی الواسطی رحمہ اللہ کی متابعت بھی کسی ثقہ راوی نے نہیں کی ہے۔ البتہ ہم نے فرقہ کے الفاظ کے لیے اس روایت کو تائید کے طور پر نقل کیا ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے باقی الفاظ صحیح حدیث سے ثابت ہیں اور پھر عبداللہ بن سفیان رحمہ اللہ ایک ایسے راوی ہیں کہ ان کی کسی نے جرح و تعدیل بیان نہیں کی البتہ ابن حبان رحمہ اللہ نے ان کا ذکر کتاب الثقات میں کیا ہے لہٰذا اس روایت کو تائید میں پیش کرنا بالکل صحیح ہے۔ علامہ البانی فرماتے ہیں ''انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بہت ہی زیادہ طریق سے مروی ہے جن میں سے میں نے سات طریق جمع کیے ہیں۔'' ❶ اور ان سات طرق میں سے دو طرق ہم نے اوپر بیان کیے ہیں۔

اس سلسلہ کی سیدنا عوف بن مالک اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات بھی ملاحظہ فرمائیں

(۲) ((عن عوف بن مالك قال قال رسول الله ﷺ اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً فَاِحْدٰى وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ

❶ الصحيحة، ص: ۳۶۰، ح: ۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ قِيْلَ يَا رسولَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ الْجَمَاعَةُ.)) ❶

''سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود اکہتر فرقوں میں منقسم ہوگئے تھے پس ایک (فرقہ) جنتی ہے اور ستر (فرقے) جہنمی ہیں، اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں منقسم ہوگئے تھے پس اکہتر (فرقے) جہنمی ہیں اور ایک (فرقہ) جنتی ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے البتہ میری امت بھی ضرور بالضرور تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ پس ایک (فرقہ) جنتی ہوگا اور بہتر جہنم میں جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ (جنتی فرقہ کون سا ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا وہ الجماعۃ ہوگی۔''

(٤) ((عن ابی هريرة ان رسول اللّٰه ﷺ قال تَفَرَّقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً.)) ❷

---

❶ سنن ابن ماجه ص ٦٩٢ طبع دارة احياء السنة النبوية سرگودها وقال الالبانی. هذا سناد جيد (الصحيحه ص ٤٨٠. ح٣)، وقال الشيخ حافظ زبير علزئی. اسناده حسن اخرجه الطبرانی ١٨ / ٧٠، وابن ابی عاصم فی السنة ١ / ٣٢، ح: ٦٣ وغيرهما من حديث عباد به ((ابن ماجه، ح ٣٩٩٢) وقال الشيخ الارنؤوط و اصحابه: وعن عوف بن مالك، عند ابن ماجه (٣٩٩٢)، وابن ابی عاصم (٦٣)، والطبرانی فی "الكبير" ١٨ (٩١) و (١٢٩) واللالكائی (١٤٩)، بلفظ: "الجماعة" واسناده قوی، (الموسوعة الحديثية ١٩ / ٢٤٢)

❷ وقال الترمذی: وفی الباب عن سعد و عبدالله بن عمرو وعوف بن المالك حديث ابی هريرة حسن صحيح، سنن الترمذی ص ٩٢، ح ٢) مسند احمد ص ٣٣٢، ح ٢) وقال الشيخ حافظ زبير علزئی. اسناده حسن اخرجه ابو داؤد، السنه، باب شرح السنّة، ح: ٤٥٩٦، من حديث محمد بن عمرو به وقال الترمذی: حسن صحيح، ح ٢٦٤٠، وصححه ابن حبان، ح. ١٨٣٤، والحاكم. ١ / ١٢٨ على شرط مسلم، و وافقه الذهبی. سنن ابن ماجه: ٣٩٩١. وقال الشيخ شعيب الارنؤوط واسناده حسن، الموسوعة الحديثية. ١٩ / ٢٤٢. وقال الشيخ البانی: حسن صحيح، (سنن الترمذی: ٢٦٤٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور نصاریٰ بھی یہود کی طرح (اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے) اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔''

(۵) ۔ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.)) ❶

''بے شک تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور یہ ملت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، بہتر (۷۲) جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ الجماعۃ ہے۔''

(٦) ۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور اس کی سند حسن ہے۔ ❷

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جنتی طائفہ جسے نبی ﷺ نے الجماعۃ کہا ہے اس پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ کا اطلاق فرمایا ہے اور موصوف نے فرقہ کے سلسلہ میں لوگوں کی آنکھوں میں محض دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ امارت و خلافت کے سلسلہ میں بھی احادیث میں الجماعۃ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ الجماعۃ سے مراد امارت و خلافت ہے اور جس کا ذکر تفصیل کے ساتھ گذشتہ اوراق میں ہو چکا ہے اور ان

---

❶ مسند احمد: ٤/ ١٠٢ (١٦٩٣٧)، سنن ابی داود کتاب السنة باب ١، ح: ٤٥٩٧، سنن الدارمی، کتاب السیر باب: ٣٥، ح: ٢٥٢١، مستدرک: ١/ ١٢٨، والطبرانی فی الکبیر (١٩/ ٨٨٤)، ویعقوب بن سفیان الفسوی فی "المعرفة والتاریخ" (٢/ ٣٣١، ٣٣٢، ٣/ ٣٨٨ (الموسوعة الحدیثیة: ٢٨/ ١٣٥.

❷ ابن ابی عاصم (٦٨) و محمد بن نصر المروزی (٥٥) و (٥٦)، والبیهقی ٨/ ١٨٨، والطبرانی ٨/ ٨٠٣٥) و (٨٠٥١) و (٨٠٥٤) واللکلائی (١٥١) و (١٥٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں الجماعۃ سے مراد اہل حق ہیں جو کتاب وسنت کے ساتھ وابستہ ہیں اور ہر دور میں حق پر قائم رہنے والے ہیں جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح نقل کیا ہے، انہوں نے اپنے شاگرد سے ارشاد فرمایا:

((اَلْجَمَاعَةُ مَاوَافَقَ الْحَقَّ وَإِنْ كُنْتَ وَحْدَكَ .)) ❶

''جو حق کے موافق ہو وہ جماعت ہے اگرچہ تو اکیلا ہی ہو۔''

بالفاظ دیگر اگر تو حق پر ہے تو جماعت ہے اگرچہ تو اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔ اس روایت کو امام اللالکائی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۱۸ھ) نے بھی شرح اصول اعتقاد اہل السنہ والجماعۃ (ج ۱، ص ۱۰۹) میں نقل کیا ہے۔ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿إِنَّ إِبْرٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً﴾ [النحل: ۱۲۰]

''بے شک ابراہیم (علیہ السلام) اپنی ذات میں ایک امت تھے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ جماعۃ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((وتفسير الجماعة عند اهل العلم: هم اهل الفقه والعلم و الحديث، سئل ابن مبارك: من الجماعة؟ فقال: ابوبكر وعمر، قيل له: قد مات ابوبكر وعمر، قال: فلان فلان، قيل له: قد مات فلان وفلان، فقال: ابو حمزه السكرى جماعة" قال الترمذى "وابو حمزة هو محمد بن ميمون، وكان شيخا صالحاً)) ❷

''الجماعۃ سے مراد اہل علم کے نزدیک فقہ والے (دین کی سوجھ بوجھ رکھنے والے) علم والے اور حدیث والے ہیں، اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا

---

❶ رواه ابن عساكر فى تاريخ دمشق (۱۳/ ۳۲۲/ ۲ بسند صحيح عنه بحواله مشكوة، ص. ۶۱، ح ۱

❷ سنن الترمذى، كتاب الفتن باب ۷ ماجاء فى لزوم الجماعة ح: ۲۱۶۷، مشكوه ص ۶۱، ح ۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا کہ جماعت سے کون مراد ہیں، انہوں نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ ہیں ان سے کہا گیا وہ تو وفات پا گئے تو انہوں نے فرمایا فلاں اور فلاں ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ فلاں اور فلاں بھی وفات پا گئے۔ (لہٰذا اب کون مراد ہیں؟) تو انہوں نے فرمایا ابوحمزہ السکری رحمہ اللہ جماعت ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوحمزہ، محمد بن میمون رحمہ اللہ ہیں اور وہ نیک بزرگ تھے۔''

اس سلسلے کی ایک اور صحیح روایت ملاحظہ فرمائیں:

((عن عوف بن مالك عن النبي ﷺ قال تَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى بِضْعٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً أَعْظَمُهَا فِتْنَةً عَلَى أُمَّتِي قَوْمٌ يَقِيسُونَ الْأُمُورَ بِرَأْيِهِمْ فَيُحِلُّونَ الْحَرَامَ وَيُحَرِّمُونَ الْحَلَالَ.)) ❶

''سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت ستر سے کچھ اوپر فرقوں میں منقسم ہوجائے گی۔ میری امت پر فرقوں کا بڑا فتنہ وہ قوم ہوگی جو (دینی) معاملات میں اپنی رائے سے قیاس کرے گی۔ پس وہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے گی۔''

نبی ﷺ نے جو بات آج سے پندرہ سو سال پہلے بیان فرمائی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی، اور لوگوں نے صحیح احادیث پر رائے اور قیاس کو مقدم سمجھا شروع کردیا۔ احادیث صحیحہ کو تو ترک کیا جاتا رہا لیکن اپنے امام کے قول کو وہ کسی طور پر ترک کرنے کے لیے تیار نہ ہوئے اور ایسے خود ساختہ اصول وضع کیے گئے کہ جن کی بنا پر احادیث کو ترک کرنا ضروری قرار پایا اور اس طرح لوگوں نے رائے اور قیاس کو تو دین سمجھ لیا، اور اصل اسلام کو رخصت کردیا گیا جس کا نتیجہ صاف ظاہر تھا۔ چنانچہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیا گیا مثلاً

---

❶ قلت عند ابن ماجه طرف من اوله، رواه الطبراني في الكبير و رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، ص: ١٧٩، ج: ١۔ مستدرك، ص: ٤٣٠، ج: ٤، و قال الحاكم والذهبي على شرطهما، ح: ٨٣٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث مصراۃ اس سلسلہ کی ایک بہت ہی واضح مثال ہے جو اعلیٰ درجہ کی صحیح ہونے کے باوجود بھی مقلدین کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی اور انہوں نے اس صحیح حدیث کے مقابلہ میں قیاس کو ترجیح دی ہے اور اس حدیث کے راوی سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ تک قرار دے ڈالا گیا ہے۔ ❶

اس اہم حدیث نے جسے امام حاکم رحمہ اللہ نے انہ حدیث کبیر فی الاصول (حقیقت یہ ہے کہ اصول میں یہ بہت بڑی حدیث ہے) قرار دیا ہے۔ یہ بات واضح کردی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔ جن میں سے صرف ایک فرقہ جنتی اور باقی بہتر فرقے جہنمی ہیں۔ لہٰذا موصوف کا فرقہ نام سے چڑنا یا اس سے جان چھڑانا سراسر غلط ہی نہیں بلکہ انکار حدیث کے بھی مترادف ہے۔ اگر موصوف احادیث کے ماننے کے دعویدار ہیں تو ان کو لازماً یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان کی جماعت بھی ایک فرقہ ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ انہوں نے صراط مستقیم کو چھوڑ کر جو راستہ اختیار کرلیا ہے وہ فرقہ ضالہ کا راستہ ہے اور اس طرح وہ جانتے بوجھتے صراط مستقیم سے منحرف ہوتے چلے جارہے ہیں۔ نیز موصوف کا شمار بھی اہل الرائے و القیاس میں ہے کیونکہ وہ بھی احادیث کا درست اور صحیح مطلب لینے کے بجائے ہر جگہ وہ اپنی رائے اور قیاس ہی کو ترجیح دیتے ہیں جیسا کہ اس کی کئی مثالیں گزر چکی ہیں۔ لفظ فرقہ کے سلسلہ کی ایک مثال قرآن کریم سے بھی ملاحظہ فرمائیں.

﴿وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ [التوبة: ١٢٢]

''اور نہیں مناسب مسلمانوں کو کہ نکلیں سب کے سب پس کیوں نہ نکلے ہر فرقہ میں سے ان میں کے کچھ لوگ تاکہ وہ سمجھ حاصل کریں دین میں اور تاکہ وہ (حصول علم کے بعد) ڈرائیں اپنی قوم کو جبکہ وہ لوٹ کر جائیں ان کی طرف

❶ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں، ماہنامہ السنۃ جہلم شمارہ نمبر ۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تا کہ وہ بچے رہیں (برے کاموں سے)۔"

قرآن کریم میں فریق کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور ابن الاثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں والفرق والفریق والفرقۃ بمعنی (النہایہ فی غریب الحدیث والاثر ص ۴۴۰، ج ۳) فرق، فریق اور فرقہ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

﴿فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝﴾ [الشوریٰ: ۷]

"ایک فریق جنت میں (جائے گا) اور ایک فریق جہنم میں۔"

اس آیت میں جنتیوں اور جہنمیوں دونوں پر فریق کا اطلاق کیا گیا ہے، اور اس سے ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے کہ لفظ فرقہ میں بذات خود کوئی اچھائی یا برائی نہیں البتہ منہج کے لحاظ سے اس میں اچھائی یا برائی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جب اہل حق کے لیے فرقہ کا لفظ استعمال ہوگا تو اس وقت وہ اچھے معنوں میں استعمال ہوگا لیکن جب یہی لفظ باطل پرستوں کے لیے استعمال ہوگا تو اس کے برے معنی مراد ہوں گے اور یہی حال لفظ فریق کا ہے۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ۝﴾ [النمل: ٤٥]

"اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی "صالح" کو (یہ پیغام دے کر) بھیجا کہ اللہ کی بندگی کرو۔ تو وہ یکا یک دو متخاصم فریق بن گئے۔"

اس آیت میں اہل حق اور اہل باطل دونوں پر لفظ فریق کا اطلاق کیا گیا ہے۔

مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝﴾ [المؤمنون: ۱۰۹]

"حقیقت یہ ہے کہ میرے بندوں میں سے ایک فریق ایسا بھی تھا جو کہتا تھا اے میرے پروردگار ہم ایمان لائے، ہمیں معاف کر دے ہم پر رحم کر تو سب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھا رحیم ہے۔"

یہاں خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان یعنی مسلمین کو فریق یعنی فرقہ قرار دے دیا۔

مسعود احمد بی ایس سی صاحب کا ایک عجیب اصول:

موصوف نے یہ خود ساختہ اصول اپنی طرف سے گھڑا ہے کہ اگر کوئی گروہ اپنا کوئی بھی نام رکھ لے تو وہ فرقہ بن جائے گا اور فرقہ بھی وہ کہ جو جہنم میں جانے والا ہوگا اس اصول کا جائزہ اور تحقیق محترم الشیخ ابو الاسجد صدیق رضا صاحب کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔

جماعت المسلمین رجسٹرڈ کا ایک اصول اور تکذیبِ حدیثِ رسول:

فرقہ مسعودیہ نام نہاد جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے بانی مسعود احمد بی ایس سی صاحب نے ۱۳۹۵ھ بمطابق ۱۹۷۵ء کو دوسری مرتبہ اپنے فرقہ کی بنیاد رکھی اور پھر اس کے متعلق طرح طرح کے دعوے کیے، مثلاً اسے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جماعت قرار دیا۔ ❶

اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خود ساختہ بشارت بناتے ہوئے لکھا:

"جماعت المسلمین کو بشارت۔" (ہمارا نام صرف ایک ص ۷)

اور اپنی بنائی ہوئی اس جماعت کے بارے میں اس قدر غلو اور تعصب کا شکار ہوئے کہ اس میں شامل نہ ہونے والے جمیع اہلِ اسلام کو "فرقے" قرار دیتے ہوئے انہیں امتِ مسلمہ سے خارج قرار دیکر لکھا

"غلط فہمی جماعت المسلمین اور تمام فرقے امت مسلمہ میں شامل ہیں۔" ❷

دیکھئے کس قدر بے باکی سے اپنے قائم کردہ فرقے کے علاوہ پوری کی پوری امتِ اجابت کو امتِ مسلمہ سے خارج قرار دے دیا۔

حالانکہ امت میں بے شمار لوگ ایسے ہیں جو کفر و ضلالت اور شرک و بدعت سے کوسوں دور خالصتاً قرآن و سنت کو اپنا مطمحِ نظر بنائے ہوئے، پوری دلجمعی کے ساتھ اُس پر عمل پیرا

---

❶ دیکھئے جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ، ص: ۲۔

❷ ازالہ: امت میں تو بے شک شامل ہیں لیکن امت مسلمہ میں نہیں۔" وقار صاحب کا خروج، ص: ۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، لیکن مسعود صاحب کے خود تراشیدہ اُن کے ایجاد کردہ اصولوں کے مطابق ''وہ امتِ مسلمہ میں شامل نہیں'' ان کے فتاویٰ جات اور اصولوں کی روشنی میں غور کیا جائے تو گزشتہ چودہ صدیوں میں خال خال ہی امتِ مسلمہ کا وجود ملتا ہے جو سرِ دست ہمارا موضوع نہیں۔

اس وقت تو ہمارا مقصود ان کے ایک ایسے اصول کا تذکرہ کرنا ہے جس سے مخبرِ صادق، امام کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک صحیح اور ثابت شدہ حدیث کی تکذیب وتغلیط لازم آتی ہے، نعوذ باللہ وہ جھوٹ ثابت ہوتی ہے۔!!

راقم الحروف کئی بار یہ اشکال مسعود صاحب کی زندگی میں، اس کے بھیانک نتائج کے ساتھ مسعود احمد صاحب کے سامنے عرض کر چکا ہے لیکن وہ نہ تو اس کا کوئی معقول حل پیش کر سکے اور نہ اپنے اس خطرناک اصول کا انکار کیا حتیٰ کہ ان کی موت کے بعد آج تک ان کا یہ اصول ان کی تحریرات میں جوں کا توں شائع ہوتا چلا آرہا ہے۔

اُن کے بعد اُن کی جماعت کے کئی ایک سرکردہ لوگوں کے سامنے بھی یہ بات رکھی، لیکن محض الفاظ میں حق بات کی پیروی کا بہت زیادہ پرچار کرنے والے، اپنی حق پرستی کا دم بھرنے والے کبھی حق بات ماننے کے لیے تیار ہوئے اور نہ اس خطرناک اصول کے انکار پر آمادہ ہوئے۔ (الا ماشاء اللہ)

بلکہ اپنے بانی فرقہ کے دفاع میں مختلف حیلے بہانے اور رکیک و باطل تاویلات کا سہارا لیا اور اپنے بانی امام مسعود صاحب کے اس اصول کو سینے سے لگائے رکھا۔ گویا عملاً رسول اللہ ﷺ کے صحیح ثابت شدہ فرمان کی تکذیب وتغلیط تو برداشت کر گئے، لیکن اس فرمان سے ٹکرانے والے اور اس کے نتیجہ میں مسعود صاحب کے باطل ثابت ہونے والے اصول کو غلط اور باطل تسلیم نہیں کیا، یقیناً بلاشک وشبہ یہ رویہ غلط اور متکبرانہ ہے۔

چونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ.)) ❶

❶ صحیح مسلم: ٢٦٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تکبر یہ ہے کہ حق بات کو جھٹلایا جائے اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے۔''

سطورِ ذیل میں ہم بطور نصیحت و خیر خواہی ان کے اس ''اصول'' کی حقیقت عرض کریں گے اس دعا کے ساتھ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں حق بات قبول کرنے، اپنانے اور اس کے برملا اظہار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وہ اصول کیا ہے؟ ملاحظہ کیجئے، مسعود صاحب نے لکھا ہے:

''لغوی اعتبار سے فرقہ آپ جسے چاہے کہہ لیں، لیکن اصطلاحی لحاظ سے فرقہ وہ ہے جس نے اصل راستہ سے افتراق کیا، اپنے مذہب کے لیے علیحدہ اصول و فروع بنائے، اپنی کتابیں علیحدہ بنالیں۔ اپنا فرقہ وارانہ نام بھی علیحدہ رکھ لیا۔'' ❶

اسی طرح مسعود صاحب لکھتے ہیں:

''فرقہ تو علیحدہ امتیازی فرقہ وارانہ نام سے بنتا ہے، اس کے نظریات بھی ''جماعت المسلمین'' سے نکلنے کے بعد ملحدانہ، باغیانی، مشرکانہ، کافرانہ اور جماعت المسلمین کے نظریات کے خلاف ہوتے ہیں۔ ہمارا فرقہ نہ جماعت المسلمین یا الجماعۃ سے نکلا، نہ اس کے عقائد بدلے اور نہ اس نے اپنا نام بدلا۔'' ❷

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''نہ جماعت کا فرقہ وارانہ نام ہے اور نہ فرقہ وارانہ امام ہے اور نہ مذہب، پھر یہ فرقہ کیسے ہوئی۔'' ❸

اسی کتابچہ میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''دینی جماعت وہ نہیں جو فتووں اور قیاسوں پر چلتی ہو اور جس نے نام بھی اپنا خود رکھا ہو ایسی جماعت کو دینی جماعت ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔'' (ایضاً ص ۳۵)

---

❶ فرقوں سے علیحدگی ضروری ہے، ص: ۲۔

❷ الجماعة، ص: ٦٠.

❸ جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات ص ۳٦، شائع کردہ ۱۴۱٦ھ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ان اقتباسات پر غور کیجئے تو واضح ہوگا کہ مسعود صاحب کے نزدیک جن باتوں کی وجہ سے ''اصطلاحی فرقہ'' بن جاتا ہے اُن میں دیگر وجوہات کے علاوہ ایک وجہ ''نام'' رکھنا بھی ہے اور پھر محض نام رکھنے سے بھی ان کے ہاں ''فرقہ'' بن جاتا ہے، خواہ کسی کو فرقہ وارانہ امام نہ بھی بنایا گیا ہو اور نہ قرآن و حدیث سے ہٹ کر اپنا کوئی منہج بنایا ہو، لیکن محض نام رکھ لینے ہی سے وہ گروہ فرقہ بن جاتا ہے۔

اپنے اسی تراشیدہ و خود ساختہ ''اصول'' کی بنا پر مسعود صاحب اور ان کے قائم کردہ فرقے کے لوگ ''اہل حدیث'' کو بھی اصطلاحی فرقہ قرار دیتے ہیں، یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ لوگ نہ تو رسول اللہ ﷺ کے کسی کو واجب الاتباع امام مانتے ہیں، نہ وہ کسی امام کے مقلد ہیں اور نہ قرآن و حدیث سے ہٹ کر ان کا کوئی خاص مذہب ہے، لیکن ان کے زعم کے مطابق یہ لوگ اہل حدیث نام رکھ کر اصل راستے سے افتراق کر کے فرقہ بن گئے ہیں۔!

قصہ مختصر کہ مسعود صاحب کے نزدیک محض کوئی لقب یا نام رکھ لینے سے بھی فرقہ بن جاتا ہے اور یہی ان کا اور ان کی بنائی ہوئی جماعت کا نظریہ ہے جو ان کے لٹریچر میں تادمِ تحریر موجود ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم ان کے اس اصول کا ابطال کریں، بطور جملہ معترضہ ایک بات عرض کرتے ہیں، وہ یہ کہ مسعود صاحب کا یہ دعویٰ ہے:

''ہم تو صرف وہی کہتے ہیں جو قرآن مجید و حدیث میں ہے، اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔'' (امیر کی اطاعت ص ۲۹)

سوال صرف اتنا ہے کہ آپ نے جو یہ ''اصول'' بنایا کہ ''نام رکھنے سے بھی فرقہ بن جاتا ہے'' یہ بات قرآن مجید کی کس آیت یا رسول اللہ ﷺ کی کس حدیث کا ترجمہ ہے؟ جواب دیتے وقت اپنے اس دعویٰ کو بھی مدنظر رکھیئے گا کہ جس میں کہا گیا:

''جماعت المسلمین ہی وہ جماعت ہے جس کے پاس خالص دین ہے، اس میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کسی کے فتوے، اجتہاد، رائے اور قیاس کی آمیزش قطعاً نہیں ہے۔'' ❶

جب کسی بھی رائے، قیاس، اجتہاد کی آمیزش نہیں اور اگر واقعی نہیں تو خود مسعود صاحب کے قیاس، اجتہاد و رائے کی آمیزش بھی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ نہیں ہے تو پھر ان کے اس اصول، اس فتوے کا حوالہ قرآن و حدیث سے پیش کیجئے، اگر نہ کر سکے اور قطعاً نہ کر سکیں گے تو اپنے اس دعوے کا باطل ہونا تسلیم کیجئے یا اس سے دست بردار ہو جائیے۔

اب چلتے ہیں اصل موضوع کی طرف۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَإِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ، ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.))

''بے شک تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور یہ ملت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی بہتر جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ الجماعۃ ہے۔''

جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے شائع کردہ کتابچہ ''دعوت تحقیق'' میں اس حدیث کی تخریج کچھ اس طرح سے ہے: ''سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب ۱ ج ٤ ص ۱۹۸، ح ٤٥٩٧، صحیح ابی داؤد ح ۳، ص ۸٦۹ ح ۳۸٤۳ و حسنہ البانی، مسند احمد، ج ٤ ص ۱۰۲، سنن دارمی، کتاب السیر باب ۷۵ ج ۲ ص ۱۵۸، ح: ۲۵۲۱، المستدرک، کتاب العلم ج ۱ ص ۱۲۸ وقال الحاکم وقد ساقہ عقب ابی ھریرۃ المتقدم: ھٰذہ اسانید تقام بھا الحجۃ فی تصحیح ھذا الحدیث و وافقہ الذھبی، مصابیح السنۃ، کتاب الایمان باب: ۵ ج ۱ ص ۱٦۱ ح: ۱۳۵..... وصححہ مسعود احمد'' (دعوت تحقیق ص ۱۹)۔

---

❶ جماعت المسلمین کا تعارف، ص: ۴۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ خود مسعود احمد صاحب بھی اس حدیث کو صحیح سمجھتے تھے۔ ان کے کئی ایک کتابچوں میں یہ حدیث نقل ہوئی ہے۔ اس حدیث میں بڑی صراحت و وضاحت کے ساتھ یہ بات موجود ہے کہ اہل کتاب ''بہتر'' فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور یہ امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ یہ رسول اللہ کی ثابت شدہ پیشن گوئی ہے۔

یہ صرف ہمارا ایمان و پختہ یقین ہی نہیں بلکہ ایک اٹل حقیقت بھی ہے کہ چودہ سو سال سے آج تک رسول اللہ ﷺ کی جتنی اور جو جو پیشن گوئیاں احادیثِ صحیحہ ثابتہ سے معلوم ہوئی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی پیشن گوئی نہ غلط ثابت ہوئی نہ کبھی ایسا ہوسکتا ہے۔ اس کے برعکس عقیدہ رکھنے والا شخص مؤمن نہیں ہوسکتا، چونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ [النجم ۳، ٤]

''اور یہ (نبی ﷺ) اپنی طرف سے نہیں بولتے، وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جو بات سنا کرتا اُسے یاد کر لینے کے ارادے سے لکھ لیا کرتا تھا، قریش کے بعض لوگوں نے مجھے اس عمل سے روکا اور کہا تم رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ہر بات نہ لکھا کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں (بتقاضائے بشریت) آپ کبھی خوشی میں ہوتے ہیں اور کبھی ناراضی یا غصے میں ہوتے ہیں۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ نے اپنی (بابرکت) انگلی سے اپنی مبارک زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

((اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ.)) [1]

''لکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے منہ سے حق

---

[1] سنن ابی داود: ٣٦٤٦، ورواه الحاكم في المستدرك ج ١ ص ١٨٢ ح ٣٥٧، والنسخة القديمة ج ١ ص ١٠٤، وقال: "هذا حديث صحيح الاسناد" ووافقه الذهبي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔''

لہٰذا کوئی ایمان والا تو اس بات کا تصور بھی نہیں کرسکتا کہ رسول اللہ ﷺ سے واقعی ثابت شدہ کوئی ایک پیشین گوئی بھی غلط ثابت ہوسکتی ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں، لیکن رجسٹرڈ جماعت المسلمین کے بانی مسعود صاحب نے ''فرقے'' کی تعریف کے سلسلے میں جو موقف اپنایا، اُس سے نبی مکرم ﷺ کی یہ ثابت شدہ پیشن گوئی (معاذ اللہ) غلط ثابت ہوتی ہے۔

چونکہ ان کے اصول کے مطابق جس کسی نے چھوٹی بڑی کوئی پارٹی، تنظیم، جماعت، انجمن، بزم، اکیڈمی اور ادارہ وغیرہ بنایا اُس کا کوئی نام رکھا، وہ ایک مستقل اصطلاحی فرقہ بن گیا، خواہ ان کے عقائد ونظریات، اصول وفروع پہلے سے موجود کسی گروہ سے کلیتاً مطابقت رکھتے ہوں، دین کے تمام امور میں مکمل موافقت ہو، اُن کا ان معاملات میں کوئی اختلاف بھی نہ ہو، لیکن محض مزاج کے اختلاف یا طریقہ کار کے اختلاف یا سیاسی و انتظامی امور میں اختلاف کی وجہ سے اپنی علیحدہ تنظیم یا تحریک بنا ڈالی اور اس کا ایک نام بھی رکھ لیا تو ہمارے نزدیک تفریق فی الملّۃ کی وجہ سے وہ غلطی کا مرتکب ہوگا، لیکن مسعود صاحب اور ان کی بنائی ہوئی جماعت کے اصول کے مطابق وہ باقاعدہ مستقل ایک فرقہ بن جاتا ہے۔ عملاً بھی یہ لوگ اپنے اسی خودساختہ اصول پر قائم ہیں۔ اپنی پارٹی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے ان کی طرف سے ''تلاشِ حق اور دینِ اسلام کی تحقیق کے لیے دینِ اسلام کی روشنی میں کچھ سوالات'' کے زیرعنوان ایک ہینڈ بل شائع ہوتا رہا، پھر کافی عرصہ بعد معمولی تبدیلی کے ساتھ ''تلاشِ حق کے سلسلہ میں کچھ سوالات'' کے عنوان سے چند ورقی کتابچہ کی شکل میں شائع کیا۔ اس میں سنن ابی داؤد کی مذکورہ بالا تہتر فرقوں والی حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے لکھا ہے ''سنن ابی داؤد کی ایک صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے تہتر (۷۳) حصوں میں تقسیم ہوجانے کی پیشین گوئی فرمائی ہے اور یہ بھی ارشاد فرمادیا کہ ان تہتر فرقوں میں بہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور آگے فرمایا ''وھی الجماعۃ'' (اور وہ جماعت ہوگی) اس جنت میں جانے والی ''الجماعۃ'' سے مسلمانوں کے موجودہ فرقوں میں سے کون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سا فرقہ مراد ہے؟'' ❶

اس سوال کے بعد مختلف تنظیموں کے چند نام دیئے ہوئے ہیں جن میں کئی کئی نام ایک ہی مکتبہ فکر کی مختلف تنظیموں کے ہیں۔ سب سے پہلے جن چھ (۶) ناموں کا ذکر ملتا ہے انہیں ملاحظہ کیجئے:

(۱)..... جماعت اہلحدیث (۲)..... جمعیت اہلحدیث

(۳)..... مرکزی جمعیت اہلحدیث (۴)..... جماعتِ شبانِ اہلحدیث

(۵)..... جماعت انجمن اہلحدیث (۶)..... جماعت غرباء اہلحدیث

اب دیکھئے یہ چھ تنظیمیں اہلحدیث کی ہیں، لیکن مسعود صاحب اور ان کی جماعت کے لوگوں نے اُسے چھ علیحدہ علیحدہ مستقل فرقے شمار کیا اور ان میں سے ہر ایک کے متعلق یہ سوال پوچھا کہ اس جنت میں جانے والی "الجماعة" سے مسلمانوں کے موجودہ فرقوں میں سے کون سا فرقہ مراد ہے؟

حالانکہ اصل وحقیقت کے اعتبار سے یہ چھ کی چھ تنظیمیں ایک ہی جماعت ہے نہ کہ چھ علیحدہ علیحدہ مستقل فرقے، لیکن رجسٹرڈ جماعت نے انہیں اپنے اصول کے مطابق چھ مستقل فرقے باور کرانے کے لیے علیحدہ علیحدہ شمار کیا اور ان میں سے ہر ایک کے متعلق پوچھا کہ ان میں سے جنت میں جانے والی "الجماعة" کونسی ہے؟ حالانکہ اپنے اصل وحقیقت کے اعتبار سے یہ ایک ہی جماعت ہے نہ کہ چھ مستقل ومختلف فرقے۔

ایک اور اشکال اور اُس کا جواب:

اب کسی کے ذہن میں اشکال آسکتا ہے کہ جب یہ علیحدہ علیحدہ تنظیمیں ہیں، ان کے امراء علیحدہ علیحدہ ہیں، تنظیمی ڈھانچہ وامور علیحدہ ہیں تو پھر یہ سب مل کر ایک ہی جماعت کس طرح ہوئے؟

جواب: [illegible]

❶ [illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصوں میں بٹ گئی۔ خود مسعود صاحب بھی اس کے معترف رہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے (لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو سزا دینے کے سلسلہ میں اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی، یہ اختلاف بھی درحقیقت اسی سازش کا کارنامہ تھا جو اسلامی حکومت کو تباہ کرنے کے لیے کی گئی تھی)۔''

حضرت علی کا خلوص اور اختلاف سے کراہت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلیفہ ہونے کے بعد اپنے امراء اور قاضیوں کو ہدایت کی کہ جس طرح تم اب تک فیصلہ کرتے رہے ہو، کرتے رہو کیونکہ میں اختلاف کو ناپسند کرتا ہوں (اختلاف ختم کرنا میری سب سے اہم ذمہ داری ہے اور میں اسی کوشش میں لگا رہوں گا) یہاں تک کہ تمام لوگ ایک جماعت بن جائیں یا میں (اسی کوشش و جدوجہد) میں مرجاؤں جس طرح میرے ساتھی مرگئے۔'' ❶

اور پھر یہ تو معلوم ومعروف اور مشہور بات ہے کہ ان میں صلح کی کوششیں کامیاب نہ ہوئیں، یہاں تک کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب زمامِ خلافت سیّدنا ومحبوبنا حسن رضی اللہ عنہ نے سنبھالی پھر صلح ہوئی۔ ❷

آگے محترم موصوف نے صحابہ کرام کے دور میں مختلف جماعتیں اور پارٹیاں بن جانے کی بہت سے مثالیں پیش کی ہیں۔

اسی طرح موجودہ دور میں حنفی مکتبہ فکر کے دو بڑے گروہوں میں سے نکلنے والی ان کی بے شمار تنظیموں اور جماعتوں کا بھی ذکر کیا ہے، اور علاوہ ازیں دوسری تنظیموں اور جماعتوں میں سے نکلنے والی بہت سی جماعتوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، اور بہت سی سیاسی جماعتیں اس کے علاوہ ہیں، اور اس طرح کی جماعتوں اور فرقوں کو اگر شمار کیا جائے تو ان کی تعداد ہزاروں

---

❶ تاريخ الاسلام والمسلمين، ص: ٧٦٨.

❷ ماہنامہ الحدیث نمبر ۵۶، مقالات الحدیث ص: ۵۲۶ تا ۵۳۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک جا پہنچتی ہے، اور فرقہ مسعودیہ کے اس اصول کو تسلیم کر لینے سے حدیث رسول ﷺ کی تکذیب لازم ہو جاتی ہے۔ جس سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ لہٰذا جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے اس باطل اصول کو رد کر کے نبی ﷺ کے سچے فرمان پر ایمان لے آئیں۔ اسی میں ان کے لیے سلامتی ہے۔ بلکہ وہ اپنے اس جدید فرقہ کو بھی ختم کر دینے کا اعلان کر دیں تو مناسب ہے تاکہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ سکیں۔ تفصیل کے لیے اصل مضمون کا مطالعہ کریں۔ (ابو جابر)

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق کی وضاحت

افتراق امت والی حدیث کی وضاحت ایک دوسری مشہور حدیث بھی کرتی ہے جس سے یہ مسئلہ پوری طرح نکھر کر سامنے آ جاتا ہے کہ الجماعۃ سے کون سی جماعت مراد ہے؟ چنانچہ ہم پہلے اس حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں:

(۱)..... سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَايَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ .)) ❶

''میری امت کا ایک گروہ حق پر ہمیشہ قائم رہے گا اور ان کے مخالفین ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آ جائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔''

لاتزال کے معنی ہیں ہمیشہ رہے گا کیونکہ لا تزال مضارع کا صیغہ ہے اور یہ فاعل کے ساتھ استمرار فعل کے معنی دیتا ہے، اور الی یوم القیامہ کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ یہ حق پرست گروہ قیامت تک برقرار رہے گا۔ اس مضمون کی احادیث بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ چنانچہ اس روایت کی مکمل تخریج ملاحظہ فرمائیں: الشیخ الدکتور علی بن محمد بن ناصر الفقیہی الاستاذ المساعد بکلیہ الدعوۃ بالمدینۃ المنورہ نے

---

❶ صحیح مسلم کتاب الامارۃ ح: ۴۹۵۰، مسند احمد، ح: ۲۲۴۰۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی تخریج کرتے ہوئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، معاویہ بن ابی سفیان، عمر بن الخطاب، زید بن ارقم، عمران بن حصین، جابر بن سمرۃ، ابوامامہ، ثوبان اور مرۃ الہمزی رضی اللہ عنہم کی روایات ذکر کی ہیں اور ان کی تخریج بھی کی ہے، اور فرماتے ہیں کہ اسی طرح عبداللہ بن حوالۃ، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کی روایات بھی موجود ہیں جیسا کہ امام الترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا اور معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے تحت الترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس باب میں عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی ہے اور ڈاکٹر موصوف نے فتح الباری سے سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ کی روایت کا بھی حوالہ دیا ہے دیکھئے: مسئلۃ الاحتجاج بالشافعی (ص:۳۴) کا حاشیہ۔ اب اس سلسلہ کی بعض روایات ملاحظہ فرمائیں۔

(۲)..... سیّدنا المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

((لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ.)) ❶

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر (قیامت) آجائے اور وہ غالب ہی ہوں گے۔''

(۳)..... سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ.)) ❷

''یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس پر قیامت قائم ہونے تک (مخالفین سے) مسلمین کی ایک جماعت لڑتی رہے گی۔''

(٤)..... سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

❶ صحیح مسلم: ٤٩٥١، بخاری: ٧٣١١، مسند احمد: ١٨١٣٥.

❷ صحیح مسلم: ٤٩٥٣، مسند احمد: ٢٠٩٨٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہوئے سنا ہے:

((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) ❶

''میری امت کی ایک جماعت حق پر برابر لڑتی رہے گی، اور قیامت تک (اپنے مخالفین پر) غالب رہے گی۔''

(۵)..... سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((وَلَاتَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) ❷

''اور مسلمین کا ایک گروہ برابر حق پر لڑتا رہے گا، اور اپنے مخالفوں پر قیامت تک غالب رہے گا۔''

معاویہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں عصابۃ کے بجائے طائفۃ کے الفاظ ہیں۔ ❸

امام مسلم رحمہ اللہ نے ان پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان روایات کے علاوہ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایات بھی بیان کی ہیں۔ دیکھئے: صحیح مسلم، رقم: ۴۹۵۷ اور ۴۹۵۸۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت کی تصدیق سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے۔ ❹

امام بخاری رحمہ اللہ المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کر کے فرماتے ہیں ''اسی طرح کی روایات ابوہریرہ، معاویہ، جابر، سلمہ بن نفیل، قرۃ بن ایاس رضی اللہ عنہم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ❺ میں نے یہاں صحیح مسلم ہی کی پانچ روایات پر اکتفا کیا ہے کیونکہ اگر اس مضمون کی تمام روایات کو جمع کیا جائے تو سلسلہ کلام بہت ہی طویل ہو جائے گا۔

---

❶ صحیح مسلم ٤٩٥٤، مسند احمد: ١٥١٢٧

❷ صحیح مسلم: ٤٩٥٦، بخاری ٧١، مسند احمد ١٦٨٤٩

❸ مسلم ٤٩٥٥، بخاری ٣٦٤١، مسند احمد: ١٦٩٣٢

❹ دیکھئے صحیح مسلم: ٤٩٥٧ ❺ خلق افعال العباد، ص: ٢٩

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اس امت میں قیامت تک ایک گروہ برابر موجود رہے گا۔ جو حق کی سربلندی کے لیے کوشاں رہے گا اور باطل اور طاغوتی طاقتیں کبھی بھی اسے مٹا نہ سکیں گی لیکن یہ کون لوگ ہوں گے؟ ان کی واضح علامات کیا ہوں گی؟ ان احادیث میں ایسی کوئی وضاحت موجود نہیں ہے کیونکہ اکثر روایات میں طائفۃ من امتی (میری امت میں سے ایک گروہ) دوسری روایت میں قوم من امتی (میری امت میں سے ایک قوم) تیسری روایت میں عصابة من المسلمين (مسلمین میں سے ایک جماعت) کے الفاظ آئے ہیں۔ عصابة من المسلمين کے الفاظ جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ، معاویہ بن ابی سفیان اور اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمین میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ وہ حق کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں دیں گے اور عام مسلمین سے وہ ممیز و ممتاز ہوں گے اور وہ مسلمین ہی میں کا ایک گروہ ہوں گے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ دنیا کے کسی ایک خطے، ایک ملک یا کسی ایک شہر میں ہوں بلکہ دنیا میں ہر جگہ اور ہر علاقے میں ان صفات کے حامل افراد موجود ہو سکتے ہیں دوسری بات ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ یہ عصابة من المسلمين یا طائفة من امتی قیامت تک برابر دنیا میں رہیں گے جبکہ جماعة المسلمين (مسلمین کی حکومت و امارت) کبھی قائم ہوگی اور کبھی نہ ہوگی۔ کیونکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات ارشاد فرمائی تھی کہ اگر جماعة المسلمين اور (مسلمین) کا امام موجود نہ ہو تو پھر تمام (سیاسی) پارٹیوں سے الگ ہو جانا اور درخت کی جڑ کو اپنی پناہ گاہ بنالینا۔ معلوم ہوا کہ جماعة المسلمين یعنی مسلمین کی امارت وحکومت دنیا میں کبھی ہوگی۔ اور کبھی نہ ہوگی۔ لیکن عصابة من المسلمين یا طائفة من المسلمين قیامت تک لگا تار رہیں گے۔ اس لیے موصوف کا یہ دعویٰ کہ صرف انہی کی جماعت ہی جماعة المسلمين ہے اور جو لوگ ان کی جماعت میں ہیں وہی حق پر ہیں، اور باقی تمام لوگ گمراہ ہیں، سراسر غلط اور باطل ہی نہیں بلکہ ان کا یہ دعویٰ مسلمین کو دھوکا اور فریب دینے کے مترادف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اہم نکتہ:

جماعۃ المسلمین یعنی مسلمین کی حکومت میں ہر قسم کے مسلم شامل ہیں جیسا کہ نبی ﷺ کے دور میں منافقین تک جماعت المسلمین میں شامل تھے لیکن عصابة المسلمين، طائفة من المسلمين، طائفة من امتی، قوم من امتی وغیرہ صرف اور صرف اہل حق کا گروہ ہوگا اور ان میں کوئی دو نمبر مسلم شامل نہیں ہوگا اور ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمین کی جماعت کے اصل اور حقیقی نام یہ ہیں لیکن معلوم نہیں کہ موصوف نے ان ناموں کو کیوں اختیار نہیں کیا؟ فافهم

دراصل موصوف کے مقاصد کچھ اور تھے اور وہ زبردستی امت مسلمہ کا امام (حاکم) بننے کا خواب دیکھ رہا تھا لیکن افسوس کہ ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔

اہل الحدیث یا اصحاب الحدیث:

ان احادیث میں جس طائفہ منصورہ کا ذکر آیا ہے ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ اس کی وضاحت ہم سلف صالحین کے اہل علم کے اقوال سے کرتے ہیں تاکہ ان احادیث کا مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔

۱۔ امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ (المتوفی ۱۸۱ھ) کا قول:

امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی اس حدیث لاتزال طائفة کا ذکر کیا اور فرمایا:

((هم عندی اصحاب الحديث.)) [1]

''اس گروہ سے مراد میرے نزدیک اصحاب الحدیث ہیں۔''

۲۔ امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ (المتوفی ۲۰۶ھ) کا قول:

امام تمیم بن المنتصر الواسطی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ نے

[1] شرف اصحاب الحديث للخطيب البغدادی بحواله الاحاديث الصحيحة، ص: ٤٨٠، ج: ١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث قرۃ بن ایاس المزنی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا جو امام شعبہ کے واسطے سے ہے تو فرمایا

((اِنْ لَمْ يَكُوْنُوا اَهْلُ الْحَدِيْثِ وَالْاَثَرِ فَلَا اَدْرِيْ مَنْ هُمْ)) ❶

''اگر (اس طائفہ منصورہ) سے مراد اہل الحدیث والاثر نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا کہ اس سے کون مراد ہو سکتے ہیں؟''

امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ نے یہ الفاظ قرۃ بن ایاس المزنی رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کر کے ارشاد فرمائے ہیں ان کا یہی قول دوسری سند سے امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے شرف اصحاب الحدیث اور امام حاکم رحمہ اللہ نے علوم الحدیث میں بیان کیا ہے لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ ❷

۳۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱ھ) کا قول:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں

((اِنْ لَمْ تَكُنْ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ الْمَنْصُوْرَةُ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ فَلَا اَدْرِيْ مَنْ هُمْ .)) ❸

''اگر اس طائفہ منصورہ سے مراد اصحاب الحدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا کہ اس سے مراد کون ہو سکتے ہیں؟''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ان کے استاد یزید بن ہارون رحمہ اللہ دونوں کے اقوال میں کتنی مماثلت ہے اور وہ دونوں پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہہ رہے ہیں۔

۴۔ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۴ھ) کا قول:

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ نے فرمایا:

((هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ .)) ❹

---

❶ مسئلة الاحتجاج بالشافعي للخطيب البغدادي، ص: ٣٣، قلت: وسنده صحيح.

❷ سلسلة الاحاديث الصحيحة، ص: ٤٨٠، ج: ١.

❸ معرفة علوم الحديث للامام حاكم، شرف اصحاب الحديث، الصحيحة، ص: ٤٨٠، ج: ١، و سنده صحيح.

❹ سنن الترمذي، مشكوٰة، ص: ١٧٧١، ج: ٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس (حدیث کا مصداق) اصحاب الحدیث ہیں۔''

(۱) سنن الترمذی کے بعض نسخوں میں ہم اصحاب الحدیث کے بجائے ہم اہل الحدیث (اس حدیث کا مصداق اہل الحدیث ہیں) کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں (اہل الحدیث اور اصحاب الحدیث) مترادف الفاظ ہیں اور جیسا کہ اس کی وضاحت اگلے صفحات میں آ رہی ہے۔

۵۔ امام ابو حاتم محمد بن ادریس ابن المنذر الحنظلی الرازی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۷۷ھ) کا قول:

امام اللالکائی رحمہ اللہ نے چوٹی کے محدثین اور اہل العلم کی طرح امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ اور امام ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم رحمہ اللہ (المتوفی ۲۶۴ھ) کے عقائد کو بھی نقل کیا ہے اور یہ دونوں ائمہ اہل السنہ والجماعۃ کے عقائد کو بیان کرتے ہیں چنانچہ ایک مقام پر امام اللالکائی رحمہ اللہ، امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کے عقیدہ کو اس طرح بیان کرتے ہیں

((مذهبنا و اختيار نا اتباع رسول الله ﷺ و اصحابه والتابعين ومن بعدهم بأحسان وترك النظر في موضع بدعهم والتمسك بمذهب اهل الا ثر مثل ابى عبدالله احمد بن حنبل، واسحاق بن ابراهيم وابى عبيد القاسم والشافعى ولزوم الكتب والسنة والذب عن الائمة المتبعه لآثار السلف واختيار ما اختاره اهل السنة من الائمة فى الا مصار مثل: مالك بن انس فى المدينة والا وزاعى بالشام والليث بن سعد بمصر و سفيان الثورى و حماد بن زياد بالعراق من الحوادث مما لايوجد فيه رواية عن النبى ﷺ والصحابة والتابعين..... الخ.)) ❶

❶ شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة، ص: ۱۸۰، ج: ۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہمارا مذہب جو ہم نے اختیار کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم، تابعین اور ان کے بعد کے راستبازوں کی اتباع اختیار کرنا اور ان (اہل الہواء) کی بدعت پر غور (وتوجہ) نہ کرنا اور مذہب اہل الحدیث مثلاً امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ، امام الشافعی رحمہ اللہ کے ساتھ تمسک اختیار کرنا اور کتاب وسنت کو لازم پکڑنا اور سلف کے آثار کی اتباع کرنے والے ائمہ کی مدافعت کرنا اور ان عقائد کو اختیار کرنا جنھیں اہل السنۃ کے ائمہ نے شہروں میں مثلاً امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے مدینہ میں، امام الاوزاعی رحمہ اللہ نے شام میں امام لیث بن سعد رحمہ اللہ نے مصر میں، امام سفیان الثوری رحمہ اللہ اور امام حماد بن زیاد رحمہ اللہ نے عراق میں اختیار کیا۔ ان حوادث (اور فتنوں) سے (بچاؤ کے لئے) جو نبی ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین سے کسی روایت میں ثابت نہیں ہیں۔''

اس سلسلے میں امام رازی رحمہ اللہ نے اہل الہواء اور اہل البدع اور ان کی کتابوں سے بھی دور رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

۶۔ امام احمد بن سنان (المتوفی ۲۵۶ھ) الثقہ، الحافظ کا قول:

امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام احمد بن سنان رحمہ اللہ نے حدیث ''لاتزال طائفۃ من امتی'' کا ذکر کیا تو فرمایا

((هُمْ اَهْلُ الْعِلْمِ وَاَصْحَابُ الْآثَارِ .)) ❶

''اس سے مراد اہل العلم اور اصحاب الحدیث ہیں۔''

۷۔ امام محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی ۲۵۹ھ) کا قول:

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں اس حدیث کے الفاظ سے ترجمۃ الباب قائم کر کے

❶ شرف اصحاب الحدیث بحوالہ الاحادیث الصحیحہ، ص ۱۰۔ ۱۴۸۱

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرماتے ہیں:

((هُمْ اَهْلُ الْعِلْمِ .)) ❶

''اور (اس حدیث کا مصداق) اہل العلم ہیں۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب خلق افعال العباد میں ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی وہ روایت نقل کی ہے جس میں ہے کہ یہ امت قیامت کے دن دوسری امتوں پر گواہ بنے گی اور اس سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دلیل کے طور پر قرآن کریم کی یہ آیت پیش فرمائی:

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ [البقرة: ١٤٣]

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں ''امت وسط'' بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہوں۔''

امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کر کے ارشاد فرماتے ہیں:

((هُمُ الطَّائِفَةُ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ .))

جس گروہ کا ذکر (ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی) اس روایت میں ہے اس سے وہ گروہ مراد ہے جس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث لاتزال طائفۃ من امتی نقل فرمائی جسے المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور پھر فرماتے ہیں: اسی طرح کی روایات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ اور قرۃ بن ایاس رضی اللہ عنہم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اس کے بعد فرماتے ہیں:

((وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ اِخْتِلَافٌ .))

''اہل علم میں کسی ایک کے درمیان بھی اس (مسئلہ خلق قرآن کے) بارے میں اختلاف نہیں۔''

اس کے بعد انہوں نے امام مالک رحمہ اللہ، امام الثوری رحمہ اللہ، امام حماد بن زید رحمہ اللہ، امام

❶ صحیح بخاری مع فتح الباری، ص: ۲۹۳، ج: ۱۳.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ امام یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ، امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ، امام عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ، امام حفص بن غیاث رحمہ اللہ، امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ، امام وکیع رحمہ اللہ، امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ، امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ، امام محمد بن یوسف رحمہ اللہ، امام ابوالولید ہشام بن الملک رحمہ اللہ، امام اسماعیل بن ابی اویس رحمہ اللہ، امام ابومسہر رحمہ اللہ، امام نعیم بن حماد رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام الحمیدی رحمہ اللہ، امام اسحٰق بن ابراہیم رحمہ اللہ اور امام اہل اللغۃ ابوعبیدہ رحمہ اللہ کا نام لے کر اور ان کے دور کے بے شمار محدثین کا بغیر نام لیے اور مختلف شہروں مثلاً حجاز (مکہ و مدینہ) بصرہ، کوفہ وغیرہ کے اہل علم اور محدثین کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد فرماتے ہیں:

((هَـؤُلَاءِ الْمَعْرُوْفُونَ بِالْعِلْمِ فِي عَصْرِهِمْ بَلَا اخْتِلَافٍ مِنْهُم: إِنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ . الخ .)) ❶

"یہ اپنے اپنے دور کے مشہور و معروف اہل علم ہیں (اور ان کے اہل علم ہونے میں) کسی کا اختلاف نہیں ہے ان میں سے بعض کا قول ہے کہ قرآن، اللہ کا کلام ہے۔"

امام بخاری رحمہ اللہ کے حدیث لاتزال طائفۃ من امتی کے بعد اپنے اپنے دور کے نامور اہل علم اور محدثین کا ذکر فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان تمام اہل علم اور محدثین کو اس حدیث کا مصداق سمجھتے ہیں۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ ایک دوسرے مقام پر اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((يعني أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ .)) ❷

"یعنی اس حدیث کا مصداق اصحاب الحدیث ہیں۔"

---

❶ خلق افعال العباد، ص: ۲۸ - ۲۹، طبع مكة المكرمة دوسرا نسخه، ص: ٤٢ طبع بيروت.

❷ شرف اصحاب الحديث، ص: ۲۷، للخطيب البغدادي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے مقام پر خطیب بغدادی رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں

((يَعْنِي اَهْلُ الْحَدِيْثِ .)) ❶

''یعنی اس حدیث کا مصداق اہل الحدیث ہیں۔''

امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے اصحاب الحدیث کے فضائل پر ایک پوری کتاب لکھی ہے جس کا نام ''شرف اصحاب الحدیث'' رکھا ہے اور اس میں اہل الحدیث کے فضائل و مناقب پر احادیث کے علاوہ چوٹی کے محدثین اور اہل العلم کے اقوال نقل کئے ہیں اور جن میں سے بعض صحیح اقوال کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کیونکہ ہمارا مقصد ان تمام اقوال کا احاطہ کرنا نہیں ہے بلکہ ہمارے نزدیک اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے لیے صرف دو گواہ بھی کافی ہیں۔ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ کے علاوہ ان کے استاد امام ابو القاسم ہبۃ اللہ ابن الحسن بن منصور الطبر انی اللا لکائی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۱۸ھ) نے بھی ایک اہم کتاب ''شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة'' تحریر فرمائی ہے جس کے بعض حوالے بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ محدثین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس حدیث کا مصداق اہل الحدیث یا اصحاب الحدیث یا اہل العلم ہیں اور اہل الحدیث اور اصحاب الحدیث میں معنی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ اہل الحدیث کا مطلب بھی حدیث والے اور اصحاب الحدیث کا مطلب بھی حدیث والے کے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اہل المدینۃ (شہر والے) اہل القریٰ (بستیوں والے) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اسی طرح اصحاب الجنۃ (جنت والے) اصحاب السفینة (کشتی والے) اصحاب الفیل (ہاتھی والے) اور اصحاب القبور (قبروں والے) کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں اور مدین والوں کے لیے اگر اہل مدین کے الفاظ آئے ہیں۔ (طٰہٰ ۴۰، القصص ۴۵) تو دوسرے مقامات پر اصحاب مدین کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ (التوبہ ۷۰، الحج ۴۴) جس سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ اہل اور اصحاب دونوں مترادف الفاظ ہیں اور ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہو سکتے ہیں۔

❶ مسئلة الاحتجاج بالشافعي، ص: ۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اہل العلم بھی اہل حدیث یا اصحاب الحدیث ہی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ جن کے پاس کتاب وسنت کا علم ہو وہی حقیقتاً اہل العلم کہلانے کے مستحق ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے علماء کو اہل الذکر کہا۔ یعنی وہ اہل کتاب اور اہل الانجیل ہونے کے ساتھ ساتھ اہل الذکر یعنی اہل العلم بھی تھے۔ کیونکہ ان کے پاس اللہ کی کتاب تورات اور انجیل کا علم موجود تھا۔

باطل فرقوں کے مقابلے میں کتاب وسنت کے حاملین نے اپنے لیے اہل الحدیث یا اصحاب الحدیث کے نام کو پسند فرمایا اور اس نام سے اتنی شہرت حاصل کی کہ یہی نام ان کی پہچان کا ذریعہ بن گیا حالانکہ یہ اہل علم اس بات سے اچھی طرح واقف تھے کہ ان کا نام اللہ تعالیٰ نے مسلم رکھا ہے لیکن اس کے باوجود بھی انھوں نے اہل الحدیث یا اصحاب الحدیث کہلانے پر فخر محسوس کیا۔ ممکن ہے کہ موصوف کو ان کے اس نام پر بھی اعتراض ہو اور وہ ان اہل علم پر امام الضلالہ خمینی کی طرح غضبناک ہوئے ہوں کہ انہوں نے اپنا یہ نام۔ کیوں رکھا؟ کیونکہ ان کے اس نام کا حکم قرآن کریم وحدیث میں موجود نہیں ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ موصوف نے ان تمام اہل علم محدثین کو بھی دائرہ اسلام سے یا کم از کم اپنی جماعت المسلمین سے خارج کر دیا ہو۔ موصوف کو چاہئے کہ وہ ہمت سے کام لیں اور ڈاکٹر عثمانی علیہ ماعلیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان تمام محدثین پر کفر کا فتویٰ داغ دیں کیونکہ ان محدثین نے یہ نام رکھ کر موصوف کے نزدیک کھلے کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ (معاذ اللہ) اور جب موصوف ان سلف صالحین پر فتوے داغیں گے تو اس سے ان کو بہت زیادہ شہرت ملے گی اور لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے کہ ایک ''مسعود'' کا تو ہم نے سنا تھا کہ وہ محدثین اور سلف صالحین تک کو کافر کہتا تھا اور اب وہ تو اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکا ہے لیکن اب یہ دوسرا مسعود کون ہے؟ جس نے اتنی ہمت اور جرأت سے کام لیا ہے کہ اس سے بھی دس قدم آگے نکل گیا ہے۔ کیونکہ اس نے تو توحید کو بہانہ بنایا تھا اور یہ ناموں کے چکر میں پھنسا ہوا ہے اور مسلم کے علاوہ اسے دوسرا کوئی بھی نام نظر آتا ہے تو یہ اس پر خط تنسیخ کھینچتا چلا جاتا ہے، حیرت پر حیرت کہ نام ''مسعود'' اور افعال ایسے ''نامسعود۔'' پنجابی زبان کا محاورہ ہے کہ ''شکل مومناں تے کرتوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافراں'' لیکن موصوف ان شاء اللہ اتنی ہمت نہ کرسکیں گے کہ سلف صالحین پر کفر کے فتوے لگائیں کیونکہ اگر انہوں نے ایسی حماقت کی تو اس طرح وہ اپنے مستقبل کو مزید تاریک کردیں گے، اور ان کے فتوے لگانے سے سلف صالحین کا تو کچھ نہ بگڑے گا بلکہ ان کے درجات میں مزید اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور موصوف کے فتوے کو اتنی بھی اہمیت نہ ہوگی جتنی کہ پدی کے شوربے کی ہوتی ہے اور موصوف کو ہم یہ بھی بتادیں کہ ان تمام اہل العلم نے یہ نام اس لیے رکھا کہ اس کی اصل کتاب وسنت میں موجود ہے۔

☆.....☆.....☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اہل الحدیث نام کا ثبوت

قرآن وحدیث سے تعلق رکھنے والے اہل حق نے شروع ہی سے اپنا نام اہل الحدیث یا اصحاب الحدیث رکھا۔ کیونکہ جب دور صحابہ کرام سے باطل فرقے عالم وجود میں آنا شروع ہو گئے تو ان باطل فرقوں کے مقابلہ میں اہل حق نے اپنا نام اہل السنہ اور اہل الحدیث رکھا۔

۱۔ اہل الکتاب۔

جس طرح یہود و نصاریٰ نے آسمانی کتابوں کے حامل ہونے کی بناء پر اپنا نام اہل الکتاب رکھا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انہیں اسی نام سے پکارا، اور یہ نام ان کی پہچان بن گیا۔ حالانکہ اہل کتاب ہونے کے باوجود ان کا نام مسلم ہی تھا۔ (دیکھئے یونس ۸۴، آل عمران ۵۲) ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

﴿قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۝﴾ [آل عمران ٦٤]

''کہو اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت و بندگی نہ کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنائے'' اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو، ہم تو مسلم (صرف اللہ کے فرمانبردار) ہیں۔''

۲۔ اہل الانجیل:

ایک دوسرے مقام پر عیسائیوں کو انجیل کی طرف منسوب ہونے کی بناء پر اہل الانجیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا گیا:

﴿وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ﴾ [المآئدة: ٤٧]

''اور اہل الانجیل (عیسائیوں) کو چاہئے کہ جو کچھ اس (انجیل) میں نازل کیا گیا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں۔''

٣۔ اَهْلَ التَّوْرَاةِ:

صحیح بخاری میں اہل الکتاب اور اہل الاسلام کی ایک مثال بیان کی گئی ہے اور یہودیوں کو تورات کی وجہ سے اھل التوراۃ اور عیسائیوں کو انجیل کی وجہ سے اہل الانجیل قرار دیا گیا ہے، اور یہود و نصاریٰ دونوں کے لیے اہل الکتابین کا نام بھی استعمال کیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں: صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب ١٧، ح: ٥٥٧، ٢٢٦٨، ٧٤٦٧، ٧٥٣٣۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں کے حامل ہونے کی بنا پر انہیں اہل الکتاب، اہل التوراۃ اور اہل الانجیل ایسے ناموں سے یاد کیا اور مخاطب کیا اور یہود و نصاریٰ دونوں کو اہل الکتابین بھی کہا۔ اگر یہ نام رکھنا جائز نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ انہیں کبھی بھی ان ناموں سے نہ پکارتا، اور قرآن و حدیث میں سب سے پہلے ان ناموں ہی پر اعتراض کیا جاتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام بھی مسلم ہی رکھا تھا یعنی اہل الکتاب، اہل التوارۃ، اہل الانجیل اور اہل الکتابین ہونے کے باوجود بھی وہ مسلم بھی تھے۔

﴿وَ قَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ﴾ [يونس: ٨٤]

''اور موسیٰ علیہ السلام نے (اپنی قوم سے) کہا میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لے آئے ہو تو پس اسی پر بھروسا کرو اگر تم مسلم (اللہ کے فرمانبردار) ہو۔''

اور دوسرے مقام پر عیسائیوں کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران: ٥٢]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''جب عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم پر کفر (کے رجحان) کو محسوس کیا تو کہا کون ہے میرا اللہ کے لیے مددگار؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم مسلم ہیں۔''

معلوم ہوا کہ مسلمین کے اور بھی بہت سے نام ہیں اور وہ نام انھیں ان کی خدمات کے سلسلہ میں عطا کیے جاتے ہیں جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو اسے مجاہد یا غازی کا نام دیا جاتا ہے اور جو اس کی راہ میں قتل ہو جائے تو اسے شہید کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کتاب کے حاملین ہونے کی بناء پر انہیں اہل الکتاب، اہل الانجیل اور اہل الحدیث ایسے ناموں سے یاد کیا جاسکتا ہے، اور اگر اہل الحدیث نام درست نہ ہوتا تو اہل علم کبھی بھی اس نام کو اپنے لیے اختیار نہ کرتے۔ سلف صالحین کا اس بات پر اجماع اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نام بالکل درست اور صحیح ہے۔ اگلی امتیں صرف آسمانی کتابوں کی حامل بنائی گئی تھیں، اور یہ امت کتاب وسنت دونوں کی حامل بنائی گئی ہے اگلی امتوں نے آسمانی کتابوں میں بھی ردو بدل کر دیا تھا جبکہ اس امت کے لیے قرآن کے علاوہ نبی ﷺ کی سنت کو بھی محفوظ فرما دیا گیا ہے، اور اس کی حفاظت کے لیے ایک خاص جماعت کو جسے حدیث میں "طائفة منصورہ" کہا گیا ہے مقررہ کیا گیا ہے اور اہل علم نے اس طائفہ منصورہ کو اہل الحدیث'' کا نام دیا ہے اور اپنے کام اور عمل کی مناسبت سے اسے یہ نام دینا انتہائی ضروری بھی تھا تاکہ یہ اپنے اس امتیازی نام سے پہچانے جاسکیں۔

حدیث رسول اللہ ﷺ پر تمام اہل اسلام کا ایمان ہے اور اسے اپنانے اور اوڑھنا بچھونا بنانے اور اس سے تعلق کا اظہار کرنے کے لیے سلف صالحین نے اپنے لیے اہل الحدیث اور اصحاب الحدیث کا لقب اختیار کیا، اور حدیث سے عقیدت مندی کی وجہ سے کسی نے بھی ان پر اعتراض نہیں کیا اور یہ نام گویا ان کا تعارف اور پہچان بن گیا۔ البتہ موجودہ دور میں بعض فرقوں کا اس نام پر اعتراض کرنا ان کا ایک بے بنیاد اور خواہ مخواہ کا اعتراض ہے بلکہ دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کے ساتھ اہل کا لفظ لگا کر اس سے اپنے تعلق اور وابستہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا اظہار کیا جاسکتا ہے اور اس میں شرعی لحاظ سے کوئی قباحت نہیں ہے اور اس کے بے شمار دلائل قرآن و حدیث میں موجود ہیں، مثلاً آسمانی کتب سے نسبت کی وجہ سے یہود و نصاریٰ نے اپنے آپ کو اہل کتاب کہا اور اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں اسی نام سے پکارا، قرآن کریم میں اہل الکتاب کے الفاظ (۳۱) بار ذکر کیے گئے۔ (البقرہ: ۱۰۵، ۱۰۹، آل عمران: ٦٤، ٦٥، ٦٩، ٧٠، ٧١، ٧٢، ٧٥، ٩٨، ٩٩، ١١٠، ١١٣، ١٩٩، النساء: ١٢٣، ١٥٣، ١٥٩، ١٧١، المائدہ: ١٥، ١٩، ٥٩، ٦٥، ٦٨، ٧٧، العنکبوت: ٤٦، الاحزاب: ٢٦، الحدید: ٢٩، الحشر: ٢، ١١ البینة: ١، ٦۔ اور ایک مقام پر عیسائیوں کو اہل الانجیل بھی کہا۔ (المائدہ: ٤٧)

۴۔ اہل الذکر:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہل العلم کو اہل الذکر کے نام سے یاد کیا ہے:

﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝﴾ [النحل ٤٣]

''پس اہل ذکر (اہل علم) سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔'' (نیز دیکھئے الانبیاء ۷)

ذکر جہاں قرآن مجید کا نام ہے وہاں اس کا اطلاق سنت و حدیث پر بھی ہوتا ہے کیونکہ سنت و حدیث بھی ذکر و نصیحت ہے اور قرآن مجید کی وجہ سے انہیں بھی محفوظ کر دیا گیا ہے۔

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝﴾ [الحجر ٩]

''بے شک ہم ہی نے اس الذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

اور جب ذکر کا اطلاق قرآن و حدیث دونوں پر ہوتا ہے تو اہل الذکر کا مطلب بھی اہل حدیث ہی بنتا ہے۔ کیونکہ جس طرح قرآن و حدیث الذکر ہیں تو اسی طرح الحدیث کا مطلب بھی قرآن و حدیث ہی ہے۔ اسی لیے سلف صالحین نے اسی نسبت سے اہل الحدیث (قرآن و حدیث والے لقب) کو اپنے لیے پسند فرمایا۔ کیونکہ یہ اُمت کتاب و سنت (قرآن و حدیث) کی حامل بنائی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ اہل العلم:

قرآن مجید میں اہل العلم کو اہل الذکر کہا گیا ہے اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے علم والے صحابہ کرام پر اہل العلم کا اطلاق کیا گیا۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا زید بن خالد الجہنی نے زنا کے ایک کیس میں اہل العلم کا یہ قول نبی ﷺ کے سامنے بیان کیا کہ (غیر شادی شدہ) لڑکے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے اسے جلاوطن کیا جائے گا اور عورت (شادی شدہ) کو سنگسار کیا جائے گا اور نبی ﷺ نے اہل العلم کی اس بات کی تصدیق فرمائی۔ ❶

۶۔ اہل الاسلام:

اسلام کی نسبت سے مسلمانوں کا ایک نام اہل الاسلام بھی ہے۔

(۱)..... نبی ﷺ نے خوارج کے متعلق ارشاد فرمایا:

((يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ .)) ❷

''وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور اہلِ اوثان (بت پرستوں) کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے ان کو پایا تو انہیں عاد کی طرح قتل کروں گا۔''

(۲)..... ایک حدیث میں ہے کہ گھوڑے تین قسم کے لوگوں کے لیے ہیں جن میں سے تیسرے شخص کے متعلق فرمایا:

''اور وہ شخص کہ جو گھوڑے کو فخر اور دکھاوے اور اہل الاسلام کی دشمنی میں پالے اور اس کی پرورش کرے تو وہ اس کے لیے وبال جان ہے۔'' ❸

(۳)..... سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل الاسلام سائبہ نہیں چھوڑتے

---

❶ دیکھئے: بخاری: ۲۷۲۴، مسلم: ۱۶۹۷۔ صحیح بخاری میں یہ حدیث نو مقامات پر ذکر کی گئی ہے۔

❷ بخاری: ۳۳۴۴، ۷۴۳۲، مسلم: ۱۰۶۴، ابو داؤد: ۴۷۶۴، النسائی: ۴۰۵۸، مسند احمد: ۳/ ۶۸، ۷۳.

❸ بخاری: ۳۶۴۶، مسلم: ۹۸۷۔ بخاری میں یہ حدیث چھ مقامات پر ذکر کی گئی ہے: ۲۳۷۱، ۲۸۶۰، ۴۹۶۲، ۴۹۶۳، ۷۳۵۶۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جبکہ اہل الجاہلیہ (کفار و مشرکین بتوں کے نام پر) سائبہ (جانوروں کو) چھوڑتے ہیں۔ ❶

(٤)..... نبی ﷺ نے فرمایا:

((هٰذَا عِيْدُنَا يَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ .)) ❷

''اے اہل اسلام یہ ہماری عید ہے۔''

اسلام کی نسبت سے مسلمین کو اہل الاسلام قرار دیا گیا ہے۔ حدیث کی نسبت سے اگر انہیں اہل الحدیث کہا گیا ہے تو اس میں کونسی خرابی یا گناہ کی بات ہے؟ کیونکہ حدیث، قرآن کریم کو بھی قرار دیا گیا اور نبی کریم ﷺ کے فرمان کو بھی اور اس مناسبت ہی سے اہل حدیث کا لقب اختیار کیا گیا اور سلف صالحین نے اس نام میں کوئی عیب یا خرابی یا گناہ والی بات محسوس نہیں کی تھی۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کو اس نام پر کیا اعتراض ہے؟

۷۔ اہل القرآن:

قرآن مجید کی نسبت سے مسلمین کو اہل القرآن قرار دیا گیا ہے

(١)..... سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ ، فَقِيلَ: مَنْ اَهْلُ اللّٰهِ مِنْهُمْ؟ قَالَ: اَهْلُ الْقُرْآنِ: هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ .)) ❸

''لوگوں میں کچھ لوگ اللہ والے ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ اہل القرآن (قرآن والے) اور وہی اہل اللہ (اللہ والے) اور اس کے خاص بندے ہیں۔''

---

❶ بخاری: ٦٧٥٣.

❷ بخاری، قبل: ٩٨٧.

❸ مسند احمد: ٣/ ١٢٧، ١٢٨، ٢٤٢، وقال الاستاذ حافظ زبیر علی زئی: اسناده حسن، اخرجه النسائی فی الکبریٰ فی فضائل القرآن، ح ٤٥٦، والحاکم: ١ / ٥٥٢ من حدیث ابن مهدی به وصححه المنذری والبو صیری (سنن ابن ماجه ٢١٥)، الطیالسی: ٢١٢٤، ابو عبید فی فضائل القرآن: ٨٨، ابو نعیم فی الحلیة ٣/٦٣، ٩/ والبیهقی فی شعب الا یمان: ٢٩٨٨، ٢٩٨٩ و اسناده حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲)..... سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا، فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ.)) ❶

''اے اہل القرآن وتر پڑھا کرو، پس بے شک اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔''

(٤)..... اہل القرآن کے علاوہ حدیث میں صاحب القرآن کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔ ❷

۸۔ اہل اللہ:

مسلمین کو دوسرے صفاتی ناموں کے علاوہ اہل اللہ (اللہ والے) بھی کہہ سکتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ان کو اہل اللہ کہا گیا ہے۔ حوالہ جات کے لیے ملاحظہ فرمائیں، عنوان اہل القرآن۔

۹۔ خاصۃ اللہ (اللہ کے خاص بندے):

یہ نام بھی اہل القرآن والی حدیث میں گزر چکا ہے۔

۱۰۔ اہل السنۃ:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((تَبْيَضُّ وُجُوهُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ أَهْلِ الْبِدْعَةِ.)) ❸

''روشن چہروں والوں سے مراد اہل السنۃ ہیں اور سیاہ چہروں سے مراد اہل البدعۃ ہیں۔'' ❹

---

❶ ابو داؤد: ۱٤۱٦، ابن ماجه: ۱۱٦۹، مسند احمد ۱/ ۱۱۰، مستدرك: ۱/ ۳۰۰، البيهقي: ۲/ ٤٦۸، ابن خزيمه: ۱۰٦۷، میں اور ابن ماجہ میں اس مضمون کی حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے دیکھئے ابن ماجه: ۱۱۷۰

❷ دیکھئے ابو داؤد. ۱٤٦٤، ترمذی: ۲۹۱٤، مشكوة: ۲۱۳٤، الصحيحة ۲۲٤، اور جیسا کہ واضح کیا گیا ہے کہ اہل اور صاحب کے ایک ہی معنی ہیں اور اہل القرآن کو صاحب القرآن بھی کہہ سکتے ہیں۔

❸ سورۃ آل عمران کی آیت ۱۰٦ میں۔

❹ زادالمسير في علم التفسير ۱/ ٤۳٦، ابن الجوزی، تفسير قرطبی، ٤/ ۱٦۷، وروی مرفوعاً ولا يصح تفسير البغوی، معالم التنزيل. ۱/ ۳۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل السنۃ سے مراد وہ صحیح العقیدہ اور سنت رسول ﷺ کے حاملین افراد ہیں کہ جن کے عقائد و اعمال صحابہ کرام کی مثل ہیں، اور وہ اپنے اپنے دور میں صحابہ کرام کے عقائد و اعمال کے پیروکار اور سنت رسول ﷺ پر چلنے والے تھے۔ صحابہ کرام جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ﴾ [البقرة: ۱۳۷]

''پس اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ منہ موڑیں تو یقیناً وہ ہٹ دھرمی (میں مبتلا ہیں)۔''

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے صحابہ کرام کے دور کے ثقہ محدثین پر اہل السنۃ کا اطلاق فرمایا۔ ❶

اہل السنۃ سے مراد موجودہ دور کا وہ ٹولہ نہیں ہے کہ جس نے اہل السنۃ والجماعۃ کے نام کو اپنے لیے الاٹ کر رکھا ہے اور وہ کسی اور کو اس لقب کو اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ خود یہ ٹولہ مشرکانہ عقائد و اعمال کا بدعتی ٹولہ ہے اور اہل السنۃ کی کوئی بھی صفت ان میں موجود نہیں ہے اور اب اگر کوئی یہ اعتراض وارد کرے کہ اہل السنۃ نام صحیح نہیں ہے کیونکہ موجودہ دور میں یہ مشرکانہ عقائد و اعمال کے لوگوں کا نام ہے تو واضح رہے کہ اہل السنۃ نام میں بذات خود کوئی برائی نہیں ہے جیسا کہ انہی عقائد و اعمال کے افراد اپنے آپ کو مسلمین بھی کہتے ہیں یا رافضی حضرات اپنے آپ کو مؤمن کہتے ہیں تو ظاہر ہے کہ خرابی مسلمین و مؤمنین ناموں میں نہیں بلکہ ان لوگوں میں ہے کہ جن کے عقائد و اعمال غلط اور قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ قرآن و حدیث کو مشعل راہ بنالیں چاہے انہوں نے کسی بھی نام کو اختیار نہ کیا ہو تو وہی لوگ راہ راست پر ہیں کیونکہ نام تو دراصل پہچان کا ایک ذریعہ ہے اور اگر کوئی شخص یا جماعت اپنا بہت اچھا اور خوبصورت نام بھی رکھ لے لیکن اس کے

❶ دیکھئے صحیح مسلم مقدمة، ح. ۲۷. یہ روایت عنوان اہل البدعہ میں دیکھئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقائد و اعمال کتاب و سنت کے مطابق نہ ہوں تو یہ اچھا نام بھی اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ بسا اوقات ایک انسان اپنا نام صالح رکھتا ہے لیکن حقیقتاً وہ طالح یعنی بدعمل و بدکردار ہوتا ہے تو صرف صالح نام رکھ لینے سے وہ صالح و نیک نہیں ہوسکتا۔ کتنے لوگوں کے نام انبیاء کرام کے ناموں پر ہوتے ہیں لیکن زندگی بھر انہوں نے کبھی مسجد کا رخ بھی نہیں کیا ہوتا۔ یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے کیونکہ کوئی صحابی اپنی رائے سے ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ فرماتے ہیں: وتفسیر الصحابی فی حکم المرفوع عند کثیر من العلماء۔ کثیر علماء کے نزدیک تفسیر صحابی، مرفوع (حدیث) کے حکم میں ہوتی ہے۔ ❶ لہٰذا حدیث سے بھی اہل السنۃ اور اس کے بالمقابل اہل البدع کے نام ثابت ہوگئے۔

۱۱۔ اہل البدعۃ یا اصحاب البدعۃ:

اہل سنۃ کے برعکس جو بھی فرقے معرض وجود میں آئے اور جن کے عقائد و اعمال قرآن و حدیث کے خلاف تھے تو ایسے فرقوں کو اہل البدعۃ کا نام دیا گیا جیسے خوارج، روافض، جہمیہ، قدریہ، معتزلہ، مرجیہ وغیرہم اور ان فرقوں کے عقائد و نظریات کتاب و سنت کے سراسر خلاف تھے اور یہ سب اہل السنۃ و اہل حدیث کے دشمن تھے۔

(۱) سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا کے متعلق فرمایا: اس سے مراد اس امت کے اصحاب البدع اور اصحاب الاہواء ہیں۔ ان کے لیے توبہ نہیں ہے میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں۔ ❷

(۲) دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے سورۃ الانعام کی اس آیت (۱۵۹) کے متعلق فرمایا: اس سے مراد اس امت کے اہل البدع و اہل الاہواء ہیں۔ ❸

---

❶ السنۃ والسیرۃ، ص ۳۳۰

❷ رواہ الطبرانی فی الصغیر و سندہ حسن۔ مجمع الزوائد: ۷: ۲۱۰۔

❸ رواہ الطبرانی فی الاوسط و سندہ حسن۔ مجمع الزوائد: ۷: ۲۱۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (سورۃ آل عمران آیت ۱۰۶) روشن چہروں والوں سے مراد اہل السنہ ہیں اور سیاہ چہروں والوں سے مراد اہل البدعۃ ہیں دیکھئے عنوان "اهل السنة"۔

(٤) امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

''شروع میں محدثین اعتماد کی بناء پر اسناد حدیث کے بارے میں دریافت نہ کیا کرتے تھے لیکن جب فتنہ برپا ہوگیا (اور مختلف فرقے عالم وجود میں آ گئے تو اسناد کے متعلق گفت وشنید شروع کردی گئی) پس اہل السنۃ کی طرف دیکھا جاتا اور ان کی حدیث لے لی جاتی اور اہل البدع کی طرف دیکھا جاتا اور ان کی حدیث قبول نہ کی جاتی۔ (حدیث لیتے وقت اہل السنۃ اور اہل البدع کی تمیز کرلی جاتی تھی)۔'' ❶

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ اہل حق کا نام دور صحابہ کرام ہی سے باطل فرقوں کے مقابلے میں اہل السنۃ قرار پایا جب کہ باطل فرقوں کا نام خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے اہل البدع یا اصحاب البدع رکھ دیا تھا، اور اہل البدع چاہے اپنا کوئی خوبصورت نام ہی کیوں نہ رکھ لیں لیکن حقیقتاً وہ اہل البدع ہی کہلائیں گے۔امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا ایک اور اہم قول بھی امام مسلم رحمہ اللہ نے ذکر فرمایا ہے

((اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ .)) ❷

''یہ (حدیث کا) علم دین ہے لہٰذا دیکھ لو اور (غور فکر کرلو) کہ تم کس سے اپنا دین لے رہو ہے۔'' (یعنی کسی صحیح العقیدہ سے یا کسی بدعتی اور بدعقیدہ سے)۔

۱۲۔ اهل الجاهلية:

کفار ومشرکین کو احادیث میں اہل الجاہلیہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ دین اسلام کے بالکل الٹ تھے۔ مسلمین کو اہل الاسلام کے نام سے جب کہ کفار ومشرکین کو

❶ مقدمه صحيح مسلم، رقم: ۲۷.
❷ مقدمة صحيح مسلم: ۲٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل الجاہلیہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

(۱)..... سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اھل الجاھلیة (مشرکین عرب) یوم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمان رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک، عاشوراء اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے پس جو شخص چاہے تو اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے اس کا روزہ چھوڑ دے۔'' ❶

(۲)..... سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل الاسلام سائبہ نہیں چھوڑتے تھے جبکہ اہل الجاہلیۃ (بتوں کے نام پر) سائبہ (جانور) چھوڑتے تھے۔ ❷

۱۳۔ اہل القبلۃ:

(ایک قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے والے) (کتاب الایمان لا مام ابی عبید القاسم بن سلام ص ۹۸) معلوم ہوا کہ اہل الاسلام کا ایک نام اھل القبلة بھی ہے۔

۱۴۔ اہل مکۃ:

مکہ مکرمہ کے رہنے والوں کو مکہ کی مناسبت سے اہل مکہ کا نام دیا گیا۔

(۱)..... سیّدنا انس رضی اللہ عنہ حدیث بیان فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی معجزہ کا مطالبہ کیا چنانچہ آپ نے انہیں انشقاق قمر (چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا) کا معجزہ دکھایا۔ ❸

(۲)..... امام عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ انہوں نے (مسنون) نماز ابن جریج سے سیکھی۔ ابن جریج نے عطاء سے، عطاء نے ابن الزبیر سے، ابن الزبیر نے ابوبکر سے، اور ابوبکر نے نماز نبی ﷺ سے سیکھی اور میں نے ابن جریج سے زیادہ خوبصورت

---

❶ مسلم: ۱۱۲۶، مسند احمد: ۲/ ۱۴۳، ابن ابی شیبة: ۳/ ۵۵.

❷ بخاری: ۶۸۵۳.

❸ بخاری: ۳۶۳۷، ۳۸۶۸، ۴۸۶۷، مسلم: ۲۸۰۲، مشکاۃ: ۵۸۵۴۔ مسلم کی ایک روایت میں مرتین کے الفاظ بھی ہیں یعنی یہ معجزہ دو بار رونما ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ❶

(۳)..... اہل مکہ کے لیے مزید حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ ❷

تفصیل کے بجائے اب صرف عنوانات اور ان کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

۱۵۔ اہل المدینۃ:

التوبۃ: ۱۰۱، ۱۲۰، الحجر: ۶۷، بخاری: ۱۷۵۸، ۲۸۶۷، ۲۰۰۳، مسلم: ۱۹۷۳۔

۱۶۔ اہل السماء:

(بخاری: ۷۵۱۷)۔

۱۷۔ اہل الارض:

(بخاری: ۳۳۴۴، ۷۴۳۲، مسلم: ۱۰۶۴، ۲۸۶۵)

۱۸۔ اہل القباء:

(بخاری: ۲۶۹۳)

۱۹۔ اہل الیمن:

(بخاری: ۳۱۹۰، مسلم: ۵۲، مسند احمد: ٤/ ١٥٤، الصحیحۃ: ۱۷۷۵)

۲۰۔ اہل فارس:

(ابوداؤد: ۳۰۴۲)

۲۱۔ اہل الدنیا:

(بخاری: ۶۴۲۴)

۲۲۔ اہل نجد.

(بخاری ۳۳۴۴، ۷۴۳۲)

۲۳۔ اہل المصر (شہر والے):

(بخاری قبل ۹۸۷)

❶ مسند احمد: ١/ ١١.

❷ مسند احمد: ٦/ ٢٧٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۴۔ اہل السواد (گاؤں والے):

(بخاری قبل ۹۸۷)

۲۵۔ اہل الاوثان (بتوں کو پوجنے والے):

(بخاری: ۳۳۴۴، ۴۳۲۷، مسلم: ۱۰۶۴، مسند احمد ۳/ ۶۸، ۷۳)

۲۶۔ اہل العراق:

(بخاری: ۳۷۵۳)

۲۷۔ اہل الکوفۃ:

(مسلم ۲۵۴۲)

۲۸۔ اہل قریظہ:

(بخاری: ۶۲۶۲)

۲۹۔ اہل الخندق:

(بخاری: ۳۰۷۰، ۴۱۰۲،، مسلم: ۲۰۳۹)

۳۰۔ اہل ابیات، اہل البادیۃ (گاؤں کے رہنے والے غریب لوگ):

(مسلم: ۱۹۷۱)

۳۱۔ اہل القلیب:

(بخاری: ۱۳۷۰، مسند احمد ۲/ ۱۳۱، ۶/ ۲۷۶)

۳۲۔ اہل بقیع الغرقد:

(مسلم: ۹۷۴)

۴۳۔ اہل القبور:

(ترمذی: ۱۰۵۳، مشکاۃ: ۱۷۶۵)

۳۵۔ اہل المیت:

(مسند احمد ۶/ ۵۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۶۔ اہل الدیار (سکونت اختیار کرنے والے):

(مسلم: ۹۷۴، ۹۷۵)

۳۷۔ اہل الغرف (بالا خانوں والے):

(بخاری ۳۲۵۶، مسلم: ۲۸۳۱)

۳۸۔ اہل علیین:

(طبرانی اوسط: ۶۰۰۳، مجمع الزاوئد: ۹/۵۴)

۳۹۔ اہل الجنۃ:

(بخاری ۶۵۴۴، ۶۵۴۸، ۶۵۴۹، ۶۵۵۵، ۶۵۵۹، ۶۵۶۰، ۶۵۷۱، ۷۵۱۵، مسلم: ۲۸۲۹، ۲۸۳۰، ۲۸۳۱، ۲۸۶۵)

۴۰۔ اہل النار:

(بخاری ۳۳۴۴، ۶۵۴۴، ۶۵۵۷، ۶۵۶۰، ۶۵۶۱، ۶۵۶۲، مسلم: ۲۱۳ قرآن مجید سے بھی چند نام مع حوالہ جات ملاحظہ ہوں)۔

۴۱۔ اہل بیت (گھر والے):

(ہود: ۷۳، القصص: ۱۲، الاحزاب: ۳۳)

۴۲۔ اہل القری (بستیوں والے):

(الاعراف: ۹۶، ۹۷، ۹۸، یوسف: ۱۰۹، الحشر: ۷)

۴۳۔ اہل القریۃ (بستی والے):

(الکہف: ۷۷، العنکبوت ۳۱، ۳۴)

۴۴۔ اہل مدین:

(طٰہٰ: ۴۰، القصص ۴۵)

۴۵۔ اہل یثرب:

(الاحزاب: ۱۳۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۶۔ اہل التقوی:

(المدثر:۵۶)

۴۷۔ اصحاب السبت (ہفتہ کے دن والے):

(النساء:۴۷)

۴۸۔ اصحاب مدین:

(التوبۃ:۷۰)

۴۹۔ اصحاب الاعراف:

(الاعراف:۴۸)

۵۰۔ اصحاب الایکۃ (جنگل والے):

(الحجر:۷۸، الحج:۴۴، الشعرآء:۱۷۶، ص:۱۳، ق:۱۴)

۵۱۔ اصحاب الحجر (ثمود کی بستی):

(الحجر۸۰)

۵۲۔ اصحاب الکھف (غار والے):

(الکہف:۹)

۵۳۔ اصحاب الصراط السوی (سیدھی راہ چلنے والے):

(طٰہٰ:۱۳۵)

۵۴۔ اصحاب الرس:

(الفرقان ۳۸، ق:۱۲)

۵۵۔ اصحاب موسیٰ:

(الشعرآء:۶۱)

۵۶۔ اصحاب السفینۃ (کشتی والے):

(العنکبوت:۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۷۔اصحاب القریۃ:

(یٰسین:۱۳)

۵۸۔اصحاب القبور:

(الممتحنۃ:۱۳)

۵۹۔اصحاب الاخدود (گھڑے کھودنے والے):

(البروج:۴)

۶۰۔اصحاب الفیل (ہاتھی والے):

(الفیل:۱)

۶۱۔اصحاب الجنۃ:

(البقرۃ:۸۲، الاعراف:۴۲، ۴۴، ۴۶، ۵۰، یونس:۲۶، ہود:۲۳، الفرقان:۲۴، یٰسٓ:۵۵، الاحقاف:۱۴-۱۶، الحشر۲۰-۲۰، القلم:۱۷)

۶۲۔اہل النار:

(ص:۶۴)

۶۳۔اصحاب النار:

(البقرہ:۳۹، ۸۱، ۲۱۷، ۲۵۷، ۲۷۵، آل عمران:۱۱۶، المآئدۃ:۲۹، الاعراف:۳۶، ۴۴، ۴۷، ۵۰، یونس:۲۷، الرعد:۵، الزمر:۸، غافر:۶، ۴۳، المجادلۃ ۱۷، الحشر:۲۰، التغابن:۱۰، المدثر:۳۱)

۶۴۔اصحاب الجحیم:

(البقرۃ:۱۱۹، المائدۃ:۱۰، ۸۶، التوبۃ ۱۱۳، الحج:۵۱، الحدید:۲۹)

۶۵۔اصحاب السعیر:

(فاطر:۶، الملک:۱۰، ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٦۔ اصحاب المیمنۃ (داہنے ہاتھ والے جنتی):

(الواقعہ ۸، ۸، البلد ۱۸)

٦٧۔ اصحاب الیمین (داہنے ہاتھ والے جنتی):

(الواقعہ ۲۷، ۲۷، ۳۸، ۹۰، ۹۱، المدثر ۳۹)

٦٨۔ اصحاب الشمال (بائیں ہاتھ والے، جہنمی):

(الواقعہ ۴۱، ۴۱)

٦٩۔ اصحاب المشئمۃ (بائیں ہاتھ والے، جہنمی):

(الواقعہ ۹، ۹، البلد ۱۹)

یہ چند مثالیں صرف سمجھانے کے لیے ذکر کی گئی ہیں، ورنہ مثل مشہور ہے کہ عقلمند کو صرف اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اگر اس سلسلہ میں مزید کوشش کی جائے تو اہل کے ساتھ ناموں کی ایک طویل فہرست تیار ہو جائے گی۔ جب ملکوں اور شہروں کے ناموں کے ساتھ اہل لگ سکتا ہے، زمین پر بسنے والوں کو اہل الارض اور آسمان والوں کو اہل السماء کہا جا سکتا ہے تو اگر حدیث کے نسبت رکھنے والے اپنے ساتھ اہل کا لفظ استعمال کریں تو اس میں کونسا گناہ ہے؟ اگر کچھ لوگ دین کی وجہ سے اپنا گھر بار اور وطن چھوڑ کر کسی غار میں پناہ لے لیتے ہیں تو انہیں اصحاب الکہف قرار دے دیا گیا، اور اسی طرح یہود و نصاریٰ نے اپنی کتاب کی نسبت سے اپنے آپ کو اہل الکتاب کہا اور وہ اہل التوراۃ اور اہل الانجیل بھی قرار پائے تو اہل الاسلام اگر کتاب و سنت کی نسبت سے اہل الحدیث کہلائے تو اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ نبی ﷺ نے مسلمین کو اہل الاسلام بھی قرار دیا اور اسلام قرآن و حدیث ہی کا تو نام ہے۔ ان تمام مثالوں میں اہل لفظ کو کثرت سے استعمال کیا گیا ہے لیکن کسی بھی روایت میں اہل کے لفظ کو کسی مقام پر استعمال کرنے سے روکنے کا ذکر کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا پھر اہل الحدیث کے الفاظ کی مخالفت کا سبب کیا ہے؟ دراصل اسے مخالفت برائے مخالفت کہا جاتا ہے اس کی وجہ کچھ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ قرآن و حدیث کی دعوت کچھ لوگوں کو بھاتی نہیں تو وہ سارا غصہ اہل الحدیث نام پر نکالتے ہیں لیکن اگر ان مثالوں پر ہی غور کرلیا جائے تو یہ مسئلہ آسانی سے حل ہوجائے گا۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ کسی وصف کی وجہ سے موصوف کو یاد کیا جاتا ہے، بلکہ قرآن وحدیث میں کسی وصف کی وجہ سے موصوف کے نام رکھ دیئے گئے ہیں جیسے کہ اسلام کے ماننے والوں کو اسلام کی نسبت کی وجہ سے اہل الاسلام کہا جاتا ہے. اور کبھی انہیں اہل التوحید بھی کہا گیا، اور کفار ومشرکین کو جاہلیت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اہل الجاہلیۃ کہتے ہیں. اور انہیں اہل الاوثان بھی کہا گیا۔ آسمانی کتاب کے ماننے والوں کو اہل کتاب کا نام دیا گیا۔ کبھی انہیں انجیل کی نسبت سے اہل الانجیل بھی کہا گیا۔ اسی طرح قرآن وحدیث کے ماننے والوں کو اہل الحدیث اور اصحاب الحدیث کے نام سے یاد کیا گیا بلکہ محدثین کی زبردست خدمات کے سلسلہ میں ان کو یہ نام دیا جانا ضروری تھا چنانچہ محدثین نے نہ صرف یہ کہ اس لقب کو اختیار کیا بلکہ یہ نام ان کی پہچان کا ذریعہ بن گیا، اور ان محدثین کے ساتھ نسبت رکھنے کی وجہ سے اور قرآن و حدیث کی اتباع و پیروی کی وجہ سے لوگوں نے اس نام کو اختیار کرلیا اور اب یہ نام ان کی پہچان بن چکا ہے، اور اوپر ذکر کردہ دلائل سے دوٹوک انداز میں ثابت ہوگیا کہ اہل حدیث نام بالکل درست اور حق ہے، اور موقع کے عین مطابق ہے اور اہل التقلید کے مقابلے میں ہے اور اس کی نفی پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ جہاں تک فرقہ بن جانے کی بات ہے تو فرقے ہمیشہ شخصیات کی نسبت کی وجہ سے بنتے ہیں جبکہ اہل حدیث کی نسبت براہ راست قرآن وحدیث کی طرف ہے اس لیے یہاں فرقہ بننے کا شبہ بھی بے بنیاد ہے۔ فرقے چونکہ شخصیات سے بنتے ہیں جیسے ماضی میں بے شمار فرقے بنے اور صرف شخصیات کی وجہ سے بنے اور موجودہ دور میں بھی فرقوں کی کوئی کمی نہیں جیسے فرقہ مسعودیہ اور عثمانی و برزخی فرقہ وغیرہ اور یہ فرقے بھی اپنے اپنے بانیوں کی طرف منسوب ہیں۔ اہل الحدیث کو کبھی اصحاب الحدیث کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور اہل اور اصحاب کے الفاظ ہم معنی ہیں اور ان کا مطلب ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی ہے قرآن کریم میں اہل مدین کو اصحاب مدین بھی کہا گیا ہے، اور اہل النار کو اصحاب النار بھی کہا گیا ہے۔ نیز جس طرح اہل الکتاب کے الفاظ ان کے علماء کے علاوہ ان کے عوام پر بھی استعمال ہوتے ہیں اسی طرح احادیث رسول ﷺ پر عمل کرنے والے عوام پر بھی اہل الحدیث کا اطلاق کیا جاتا ہے، اور یہ سب قرآن وحدیث کی برکت ہے. وللہ الحمد

بلکہ مسعود احمد بی ایس سی صاحب بھی یہ تسلیم کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ

ہم بھی محدثین کو اہل حدیث کہتے ہیں. دیکھئے ان کی کتاب "الجماعة القديمة"

بلکہ انہوں نے خود بھی جماعت المسلمین کا دوسرا نام جماعت القدیمہ رکھا ہے۔ جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔

اس تفصیل سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے کہ اسلام کے ماننے والوں کو حدیث میں اہل الاسلام قرار دیا گیا ہے، اور اہل اسلام کا مطلب مسلمین ہیں۔ یعنی مسلمین کو اہل الاسلام کا نام دیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر مسلمین کے بجائے انہیں اہل الاسلام کہا جائے تو اہل اسلام کا مطلب بھی مسلمین ہی ہے کیونکہ مسلمین اسلام کو مانتے ہیں۔ اسی طرح مسلمین کے علم والوں کو حدیث میں اہل العلم قرار دیا گیا ہے۔ یعنی وہ مسلمین کہ جو قرآن وحدیث کا علم رکھتے ہیں، اور قرآن کریم میں اہل العلم کو اہل الذکر بھی کہا گیا ہے۔ اہل الذکر کا مطلب ہے قرآن و حدیث کا علم رکھنے والے یعنی اہل العلم۔ ایک حدیث میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مسلمین کو اہل السنہ قرار دیا۔ اہل السنہ کا مطلب سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے والے اسی طرح اہل الحدیث کا مطلب بھی قرآن وحدیث والے بنتا ہے۔ یعنی وہ مسلمین کہ جو قرآن و حدیث کا علم رکھتے ہیں اور جو قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہیں۔ لہٰذا اہل الحدیث کا مطلب قرآن وحدیث والے ہوا۔ جب مسلمین کو اہل الاسلام، اہل العلم، اہل الذکر، اہل السنہ، اہل القرآن اہل اللہ وغیرہم ناموں، سے یاد کیا جاسکتا ہے تو اگر انہیں اہل الحدیث کہا جائے تو اس میں کیا خرابی ہے کیا قرآن وحدیث والے اہل الحدیث نہیں ہیں؟ اور یہ ایک ایسا نام ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نام پر محدثین کرام کا اجماع منعقد ہو چکا ہے اور اجماع بھی شرعی حجت ہے تو اس نام کے صحیح ہونے میں کیا شک، شبہ باقی رہ جاتا ہے؟ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ جیسے مکہ کے رہنے والوں کو حدیث میں اہل مکہ کہا گیا ہے۔ مدینہ کے رہنے والوں کو اہل المدینہ، عراق کے رہنے والوں کو اہل العراق، کوفہ کے رہنے والوں کو اہل الکوفہ، یمن کے رہنے والوں کو اہل الیمن اور فارس کے رہنے والوں کو اہل فارس کہا گیا ہے۔

علی ھذا القیاس اب اگر کوئی شخص ہندوستان کے رہنے والوں کو اہل ہند، افغانستان کے رہنے والوں کو اہل افغانستان، پاکستان کے رہنے والوں کو اہل الباکستان، لاہور کے رہنے والوں کو اہل لاہور کہتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے؟ اور جب اس میں کوئی حرج نہیں تو بتایا جائے کہ قرآن و حدیث پر چلنے والوں اور قرآن و حدیث کو ماننے والوں کو اگر اہل حدیث کہا جائے تو اس میں کیا غلطی ہے؟ بینوا وتوجروا۔

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ اہل الحدیث ایک ایسا نام ہے کہ جس میں کوئی خرابی اور خامی نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث کے حاملین اور ان پر عمل پیرا ہونے والوں کو اہل الحدیث کہا جاتا ہے۔ اہل الحدیث وہ لوگ ہیں کہ جو قرآن و حدیث کے علاوہ کسی اور بات کو دین نہیں سمجھتے اور جو قرآن مجید کے ساتھ ساتھ سنت و حدیث سے والہانہ محبت کرتے ہیں جو تقلید و بدعات سے کوسوں دور ہیں۔ جو قرآن و حدیث کو ہی دین سمجھتے ہیں اور کسی شخص کے فرمان کو دین نہیں سمجھتے جماعت المسلمین قرآن و حدیث کا اگرچہ ڈھنڈورا پیٹتی ہے۔ لیکن جماعت المسلمین میں مسعود احمد بی ایس سی کی آراء اور تشریحات ہی کو دین سمجھا جاتا ہے۔ اہل الحدیث اپنے بڑے سے بڑے عالم کی غلط بات کو بھی رد کر دیتے ہیں لیکن فرقۂ مسعودیہ کے لیے مسعود احمد کی بات کو رد کرنے کا مطلب اس کا اپنی جماعت سے خروج ہے، اور ایسے شخص کو جماعت المسلمین میں کبھی بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا کہ جو مسعود احمد کی رائے سے اختلاف کرتا ہو۔ اور اس حقیقت سے وہ لوگ اچھی طرح واقف ہیں کہ جنہیں کچھ دن اس جماعت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزارنے کا موقع ملا ہے۔

واضح ہوگیا کہ جماعت المسلمین صرف ایک ہی شخص مسعود احمد بی ایس سی کی سوچ وفکر کا نتیجہ ہے اور اسی سوچ وفکر کو اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ دین باور کروانے کی کوشش کی جارہی ہے اس جماعت میں امیر ثانی کی سیرت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ یہ شخص شتر بے مہار ہے اور وہ اپنے فرمان ہی کو قرآن وحدیث سمجھتا ہے اور جو چند ناسمجھ اور اندھے مقلدین کا امیر وامام بنا ہوا ہے۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسعود احمد بی ایس سی کے نزدیک اہل الحدیث کی تعریف

موصوف نے اہل الحدیث نام میں اگرچہ بہت قلابازیاں کھائی ہیں لیکن آخر حقیقت، حقیقت ہی ہوتی ہے اور انہیں اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ اہل حدیث نام کے معنی درست اور صحیح ہیں چنانچہ موصوف کی چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)..... مسعود صاحب فرماتے ہیں: مندرجہ بالا عبارتوں سے ظاہر ہوا کہ اہل حدیث سے علماء حدیث، محدثین، ائمہ جرح وتعدیل مراد ہیں نہ کہ کوئی فرقہ یا فرقہ کا کوئی عام آدمی (اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجئے قسط نمبر 4 ص:3، مسلک اہل حدیث کی حقیقت ص11)

(۲)..... مسعود صاحب کا دوسرا قول: ہم بھی محدثین کو اہل حدیث کہتے ہیں۔ ❶

(۳)..... مسعود صاحب کا تیسرا قول: ہم بھی اہلحدیث سے محدثین ہی مراد لیتے ہیں۔ ❷

(٤)..... مسعود صاحب کا چوتھا قول: بلاشبہ محدثین ہی اہلحدیث تھے۔ ❸

(٥)..... مسعود صاحب کا پانچواں قول: امام بخاری رحمہ اللہ نے اہل حدیث کا لفظ محدثین کے لیے استعمال کیا ہے۔ ❹

(٦)..... مسعود صاحب کا چھٹا قول: ہر مسلم اہلحدیث یعنی محدث یا اہل علم نہیں ہوسکتا محدث ہونے کے لیے حدیث کا وسیع علم ضروری ہے۔ ❺

(۷)..... مسعود صاحب کا ساتواں قول: ہم بھی اہلحدیث کی مدح وثناء کے قائل ہیں۔ لیکن ہم اہلحدیث سے محدثین مراد لیتے ہیں۔ ❻

(۸)..... مسعود صاحب نے کتاب التحقیق فی جواب التقلید صفحہ ۵۲ پر اہل علم کا ترجمہ

---

❶ الجماعت القديمه صفحه: ٥.
❷ الجماعت القديمة صفحه نمبر: ١.
❸ الجماعت القديمه صفحه: ٧.
❹ الجماعت القديمة صفحه: ١١.
❺ الجماعة القديمة صفحه: ٢٥.
❻ الجماعة القديمه صفحه: ٢٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصحاب الحدیث کیا ہے۔ ان اقوال سے ثابت ہوا کہ مسعود احمد صاحب کے نزدیک اہلحدیث سے مراد اہل علم، علماء حدیث، محدثین اور ائمہ جرح وتعدیل ہیں۔

کیا عام آدمی بھی اہل حدیث ہوسکتا ہے مسعود صاحب کی تحریرات کی روشنی میں:

مسعود احمد صاحب فرماتے ہیں:

ہاں تو ۱۲۰ھ تک قطعاً سب غیر مقلد تھے بلکہ بقول شاہ ولی اللہ صاحب چوتھی صدی سے قبل تقلید خالص پر لوگ مجتمع نہیں ہوئے تھے (حجة الله البالغة) تو گویا تین سو سال تک تقلید شخصی کا وجود نہیں تھا الا ماشاء اللہ چوتھی صدی سے تقلید نے زور پکڑنا شروع کیا اور تقریباً ایک ہزار سال تک اسکا زور رہا لیکن یہ زمانہ بھی اہلحدیث سے خالی نہ تھا۔ ہر زمانہ میں علماء کی ایک کثیر تعداد اہلحدیث تھی علامہ ذہبی کا تذکرۃ الحفاظ پڑھیے دیکھئے ہر زمانے میں کتنے علماء اہلحدیث تھے۔ علامہ ذہبی بیسیوں علماء کے نام گناتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور کتنے ہونگے۔ جنکے نام امام ذہبی کو معلوم نہ ہوئے ہوں اور پھر کتنے لوگ ہونگے جو ان کے حلقہ اثر ہونگے غرض یہ کہ بے شمار لوگ ہر زمانے میں اہلحدیث تھے۔ بعض ایسے علماء بھی تھے جو موقع کی نزاکت محسوس کرتے ہوئے تقلید کی نسبت اپنی طرف گوارا کرتے تھے۔ حالانکہ وہ مقلد نہیں ہوتے تھے۔ ❶

بعضے تو علاقے کے علاقے ایسے تھے جہاں اہلحدیث کی اکثریت تھی۔ مثلاً مشہور عرب سیاح بشار، مقدسی جو ۲۷۵ھ میں ہندوستان آیا تھا۔ سندھ کے حالات میں لکھتا ہے۔ یہاں کے ذمی بت پرست ہیں اور مسلمانوں میں اکثر اہلحدیث ہیں۔ (تاریخ سندھ جلد۲) روم، شام۔ جزیرہ، آذربائیجان وغیرہ کی سرحدوں کے مسلمان پانچویں صدی میں سب کے سب اہل حدیث تھے عربی الفاظ ہیں کلهم على مذهب اهل الحديث۔ ❷

چھٹی صدی میں افریقہ میں اہل حدیث کی حکومت تھی۔ ❸

---

❶ ملاحظہ ہو: امام الہند ابوالکلام کا تذکرہ، تلاش حق قدیم، صفحہ: ۳۷۔

❷ تلاش حق قدیم، صفحہ: ۳۷ تا ۳۸، اصول الدین جلد اول مصنفہ ابو منصور بغدادی۔

❸ تاریخ اسلام ذہبی، تلاش حق قدیم، ص: ۳۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب اس وقت کی ہے جس وقت مسعود احمد صاحب اہلحدیث تھے۔ یہی کتاب دوبارہ جماعت المسلمین کی طرف سے شائع کی گئی ہے اور اس کو خلاصہ تلاش حق کا نام دیا گیا ہے اس میں جہاں جہاں اہلحدیث کا لفظ تھا یا تو اس تحریر کو ختم کر دیا گیا ہے۔ یا اہلحدیث کی جگہ مسلم لکھ دیا گیا ہے یا محدثین لکھ دیا گیا ہے یا عامل بالحدیث لکھ دیا گیا ہے۔ جو تحریر میں نے تلاش حق قدیم صفحہ ۸۳ سے نقل کی ہے۔ اس میں جہاں جہاں اہلحدیث کا لفظ لکھا تھا اس کی جگہ عامل بالحدیث لکھ دیا گیا۔ سوائے ایک جگہ کے جہاں اہلحدیث کی جگہ محدثین لکھا گیا۔ ❶

ایک سابقہ اور موجودہ تحریر ملاحظہ فرمائیں:

اولیاء اللہ اہل حدیث ہی ہوتے ہیں آخر میں اور سن لیجیے محدثین اور اولیاء اللہ سب اہلحدیث تھے کوئی مقلد نہیں تھا۔ ❷

اب یہی جملہ تلاش حق جدید میں ملاحظہ فرمائیں:

اولیاء اللہ متبع حدیث ہی ہوتے ہیں۔

آخر میں ایک اور بات سن لیجیے محدثین اور اولیاء اللہ سب عامل بالحدیث تھے۔ کوئی مقلد نہیں تھا۔ ❸

ایک طرف تو مسعود احمد صاحب اہلحدیث سے محدثین مراد لیتے ہیں اور دوسری طرف اہل حدیث کا ترجمہ عامل بالحدیث اور متبع حدیث کرتے ہیں۔ مسعود صاحب کی تحریر سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث کے معنی عامل بالحدیث اور متبع حدیث بھی ہے۔ یہاں پر یہ ثابت ہوا جو متبع حدیث یا عامل بالحدیث ہوگا وہی اہلحدیث ہوگا۔ کیونکہ مسعود صاحب نے اہلحدیث کی جگہ عامل بالحدیث لکھ کر خود ہی یہ وضاحت کر دی ہے۔ پس موصوف کی وضاحت ہی سے ثابت ہو گیا کہ اہل حدیث نام بالکل درست ہے اور اس نام میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

(از محترم بھائی ظہیر خان آف راولپنڈی)

---

❶ ملاحظہ فرمائیں: خلاصہ تلاش حق شائع کردہ جماعت المسلمین، صفحہ: ۳۸ تا ۳۹۔

❷ تلاش حق قدیم، صفحہ: ۳۹۔ ❸ خلاصہ تلاش حق، صفحہ: ۴۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل الحدیث کی فضیلت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ﴾ [بنی اسرائیل ۷۱]

''جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے۔''

اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ایک بہت ہی عمدہ بات لکھی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

((وقال بعض السلف هذا اكبر شرف لا صحاب الحديث لان امامهم النبى ﷺ .)) ❶

''اور بعض سلف نے فرمایا کہ: اہل حدیث کے لیے یہ سب سے بڑا اعزاز ہے کہ ان کے امام نبی ﷺ ہیں۔''

یعنی اہل الحدیث ہی وہ خوش قسمت جماعت ہے کہ جسے قیامت کے دن ان کے امام محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بلایا جائے گا۔ (جب کہ دوسرے لوگ اپنے اپنے خود ساختہ اماموں کے ساتھ بلائے جائیں گے۔)

ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے اپنی ساری زندگیاں کتاب وسنت کی خدمت کے لیے وقف کردی تھیں اور احادیث کا دفاع کرنا اور فرق باطلہ اور منکرین حدیث کے رکیک حملوں سے احادیث کو محفوظ رکھنا جن کا مشن تھا۔ قیامت کے دن ان کے امام نبی ﷺ کے سوا اور کون ہوسکتے ہیں؟ کیونکہ یہی لوگ یعنی الطائفۃ المنصورہ ہی تو حقیقی معنوں میں علم نبی ﷺ کے

❶ تفسیر ابن کثیر، ص: ۵۲، ح: ۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وارث ہیں:

((وَ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ .)) ❶

''اور بیشک علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔''

اس روایت میں دو راوی داؤد بن جمیل اور کثیر بن قیس ضعیف ہیں۔ دیکھئے مشکاۃ المصابیح، ج ۱، ص ۱۰۷، رقم: ۲۱۲ تحقیق وتخریج حافظ زبیر علیزئی۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک اس کی اسناد متصل نہیں ہے۔ امام بخاری نے بطور حدیث کے نہیں بلکہ بطور قول کے اسے ذکر کیا ہے کیونکہ اس حدیث کا مطلب درست ہے۔ ❷

اہل الحدیث کا مقام:

اہل حق کے لیے ہر دور میں اہل العلم نے اہل الحدیث کے الفاظ استعمال کئے ہیں چنانچہ ہم اس سلسلہ میں چند شہادتیں پیش کرتے ہیں تاکہ یہ مسئلہ پوری طرح کھل کر سامنے آجائے۔

☆ امام شعبی رحمہ اللہ (المتوفی: ۱۰۴ھ) کا قول:

امام شعبی رحمہ اللہ جن کا نام عامر بن شرحبیل ہے اور بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کرنے اور ان سے حدیث روایت کرنے کا شرف انہیں حاصل ہے۔ اس لیے یہ محدثین کے سرخیل اور سید التابعین ہیں۔ چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

((كره الصالحون الا ولون الا كثار من الحديث ولو استقبلت من امري ما استدبرت ماحد ثت الا بما اجمع عليه اهل الحديث .)) ❸

---

❶ مسند احمد: ۵/۱۹۶ ح: ۲۲۰۵۸، الترمذی، ۲۶۸۲، ابوداود: ۳۶۴۱، ابن ماجه: ۲۲۳، الدارمی ۱/ ۹۹، ح: ۳۴۹، وابن حبان المواد: ۸۰۔ وقال الالبانی: واسناده حسن مشكوة: ۱/ ۷۳ رقم ۲۱۲.

❷ دیکھئے: صحیح بخاری کتاب العلم باب ۱۰، قبل حدیث ۶۸.

❸ تذكرة الحفاظ، ص: ۷۲، ج: ۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم سے پہلے بزرگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہلے پہل) کثرت روایت حدیث کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اگر مجھے پہلے ہی سے یہ علم ہوتا تو میں آپ لوگوں کے سامنے (اپنے شاگردوں کے سامنے) صرف وہی احادیث بیان کرتا جن پر اہل حدیث کا اجماع واتفاق ہو چکا ہے۔''

☆ امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ کا قول:

امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں

((اهل الحديث في اهل الاسلام كالاسلام في سائر الاديان.)) ❶

''اہل الحدیث۔ اہل اسلام میں وہی مقام رکھتے ہیں کہ جو خود اسلام کو دوسرے ادیان کے مقابلے میں حاصل ہے۔''

اسی سے ملتا جلتا قول امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی منہاج السنۃ میں موجود ہے۔

☆ امام ابوالعباس بن شریح رحمہ اللہ کا قول:

امام ابوالعباس بن شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں

((اهل الحديث اعظم درجة من الفقهاء.)) ❷

''اہل الحدیث کا درجہ فقہاء سے کہیں بڑھ کر ہے۔''

☆ حافظ ابن قتیبہ دینوری رحمہ اللہ (المتوفی ۲۷۶ھ) کا قول:

حافظ ابن قتیبہ دینوری رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں

اہل حدیث نے تلاش حق میں حق کے اصل منبع کتاب و سنت کو منتخب کیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار وسنن سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی سعی ہے۔ انہوں نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں خشکی اور تری کو کھنگالا، مشرق اور مغرب میں پھرے اور ایک ایک روایت کی تلاش اور تصدیق کے مقصد سے عرب سے باہر عجمی اور افریقی ملکوں کے اندر دور

❶ میراث حصری الامام شعرانی، ص: ٥٦ ❷ میراث حصری، ص ٥٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درازتک پھیلے ہوئے راویوں تک پہنچے اور پھر بحث وتنقید سے احادیث کی صحت کو جانچا۔ ان کا ضعف دریافت کیا۔ منسوخ اور قائم کا کھوج لگایا یہاں تک کہ حق ظاہر ہوگیا اور جو لوگ فلاں اور فلاں کی اطاعت میں لگے تھے۔ حق کی راہ پر چلنے لگ گئے۔ ❶

ظاہر بات ہے کہ اصل دین قرآن وحدیث ہی کا نام ہے اور جن لوگوں نے اپنی ساری زندگیاں انہی کی تلاش وجستجو اور جہان بینی میں صرف کردیں اور صحیح اور غلط میں امتیاز کیا وہی لوگ دراصل دین سے سچی محبت اور الفت رکھنے والے تھے اور جن لوگوں نے قال فلان وقال فلان میں اپنی زندگیاں ضائع کردیں وہ حقیقی اسلام کی خدمت نہ کرسکے بلکہ ناسمجھی میں انہوں نے اسلام کو سخت نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔

☆ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۲۸ھ) کا قول:

((فا ن اهل الحديث من اعظم الناس بحثاعن اقوال النبى ﷺ وطلبا لعلمها وارغب الناس فى اتبا عها .)) ❷

''اہل حدیث نبی ﷺ کے ارشادات کا تجسس سارے ہی مسلمین کے مقابلہ میں زیادہ کرتے ہیں اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی پیروی دوسرے سب لوگوں سے زیادہ مرغوب ہے۔''

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

((فليس الضلال والبغى فى طائفة من طوائف الامة اكثر منه فى الرافضة كما ان الهدى والرشاد والرحمته ليس فى طائفة من طوائف الا مة اكثر منه فى اهل الحديث .)) ❸

''پس امت کے تمام گروہوں میں روافض سے بڑھ کر کوئی گروہ گمراہ نہیں ہے اور پوری امت میں اہل حدیث سے بڑھ کر کوئی رشد وہدایت پر قائم نہیں ہے۔''

---

❶ تأويل مختلف الحديث فى الرد على اعداء اهل الحديث، ص: ۸۸.

❷ منهاج السنة، ج: ۲، ص: ۱۷۹. ❸ منهاج السنة، جلد: ۲، ص: ۲۴۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں

((اما اهل الحديث والسنة والجماعة فقد اختصموا ابا تباع الكتاب والسنة الثابتة عن نبيهم ﷺ في الا صول والفروع .)) ❶

''اہل حدیث اور اہل السنۃ والجماعۃ کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ اصول وفروع میں ہر مقام پر کتاب وسنت کی پیروی کا ہی اہتمام کرتے ہیں۔''

☆ امام اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۴۹) کا قول:

((ان اصحاب الحديث التمسكين بالكتاب والسنة يعرفون ربهم تبارك و تعالى بصفاته التي نطق بها كتابه وتنزيله وشهد له بها رسوله على ماوردت به الاخبار الصحاح ونقله العدول الثقات .)) ❷

''اہل حدیث ہمیشہ کتاب وسنت سے ہی تمسک کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ٹھیک ٹھیک وہی صفات بیان کرتے ہیں جو کتاب وسنت میں وارد ہوتی ہیں یا صحیح اور ثقہ راویوں کے ذریعے سے پہنچی ہیں۔''

☆ علامہ ابوبکر بن محمد بن حسن بن فورک رحمہ اللہ کا قول:

((ذلك الطائفة التي هي الطاهره بالحق لساناًوبياناوقهرا وعلوا وا مكانا الطاهره عقائد هامن شوائب الاباطيل وشوائن البدع والاهواء الفاسدة وهي المعروفته بانها اصحاب الحديث .)) ❸

''(اہل حدیث کا) یہ گروہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جن کی زبان اور جن کے بیان پر ہمیشہ حق ہی غالب رہتا ہے جن کا ظاہر و باطن پاک ہے اور جن کے عقائد

---

❶ منهاج السنه جلد ۲، ص ۳ ۱

❷ نقض المنطق ابن تیمیہ رحمہ اللہ، ص: ٤

❸ مشكل الحديث، ص: ۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعات و باطل اور ہوائے نفس کی آلودگی سے ہمیشہ پاک رہے ہیں یہ لوگ امت کے اندر اصحاب الحدیث کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔"

☆ امام محمد بن عبدالکریم شہرستانی رحمہ اللہ (المتوفی: ۵۴۸ھ) رقمطراز ہیں:

((ثم المجتهدون من ائمة الامة محصورون فی صنفين، لا يعد وان الى ثالث اصحاب الحديث واصحاب الرأى اصحاب الحديث: وهم اهل الحجاز هم اصحاب مالك بن انس واصحاب محمد بن ادريس شافعی واصحاب سفيان الثوری واصحاب احمد بن حنبل و اصحاب داود بن على بن محمد الاصفهانی وانما سموا اصحاب الحديث لا ن عنا يتهم بتحصيل الا حاديث ونقل الا اخبار وبناء الاحكام على النصوص، ولا يرجعون الى القياس الجلى والخفى ماوجدو اخبرا اواثرا، قال الشافعی: اذا وقد وجد تم لی مذهبا ووجد تم خبرا على خلاف مذهبی فاعلموا ان مذهبی ذلك الخبر اصحاب الرأى: وهم اهل العراق هم اصحاب ابی حنيفة النعمان بن ثابت ومن اصحابه: محمد بن الحسن وابو يوسف يعقوب بن ابراهيم بن محمد القاضی وزفربن الهذيل والحسن بن الزياد اللؤلؤی وابن سماعة وعافية القاضی و ابو مطيع البلخی وبشر المريسی وانما سموا اصحاب الرأی، لان اكثر عنا يتهم بتحصيل وجه القياس والمعنى المستنبط من الا حكام وبناء الحوادث عليها وربما يقد مون القياس الجلى على احاد الاخبار.)) [1]

[1] الملل والنحل، ج: ۱، ص: ۲۰۶، ۲۰۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''امت محمد ﷺ کے ائمہ مجتہدین دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں تیسرا گروہ یہاں کوئی ہے ہی نہیں ایک اصحاب الحدیث اور دوسرے اصحاب الرائے۔ اصحاب الحدیث (اہل الحدیث) تو اہل حجاز ہیں وہ یہ ہیں امام مالک بن انس رحمہ اللہ، امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ، امام سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام داود بن علی بن محمد اصفہانی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب و غیر ہم رحمہم اللہ ان کا نام اہل حدیث اس لیے رکھا گیا ہے کہ ان کی تمام تر توجہ احادیث واخبار پر ہے اور یہ احکام شریعت کی بنیاد انہی نصوص پر رکھتے ہیں اور حدیث وخبر کی موجودگی میں قیاس جلی وخفی کو اہمیت نہیں دیتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب تم میرا مذہب پاؤ اور پاؤ تم کوئی حدیث میرے مذہب کے خلاف تو جان لو کہ بلاشبہ میرا مذہب وہ حدیث ہے۔ اصحاب الرائے تو وہ اہل عراق ہیں، جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب امام محمد بن حسن رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ، امام زفر بن ہذیل رحمہ اللہ، امام حسن بن زیاد لؤلؤی رحمہ اللہ، امام ابن سماعہ رحمہ اللہ، امام عافیہ قاضی رحمہ اللہ، امام ابو مطیع البلخی رحمہ اللہ وغیرہم رحمہم اللہ ہیں ان کا نام اصحاب الرائے اس لیے رکھا گیا ہے کہ ان کی زیادہ تر توجہ قیاس اور احکام سے مستنبط معانی کی طرف ہوتی ہے اور انہی چیزوں پر یہ احکام وحوادث کی بنیاد رکھتے ہیں اور بسا اوقات اخبار احاد (حدیث) پر بھی قیاس جلی کو مقدم رکھتے ہیں۔''

اس وضاحت سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ اہل الحدیث نام پر سلف صالحین کا اجماع ہے اور تمام اہل حق نے اپنے لیے اس نام کو استعمال کیا ہے دوسرا یہ کہ اگر مسلمین یا جماعت المسلمین کا نام استعمال کرنا ہی ضروری ہوتا اور دوسرے تمام نام فرقہ وارانہ ہوتے تو یہ چوٹی کے اہل علم اور محدثین جو موصوف سے دین کو کئی گناہ زیادہ جانتے تھے اور اسلام کے تقاضوں کو موصوف سے بدرجہ اتم سمجھنے والے تھے اس نام کو کبھی بھی استعمال نہ کرتے۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ ان کا اصل نام تو مسلم ہی ہے لیکن اسلام میں فرق باطلہ کے پیدا ہو جانے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے بعد انہوں نے ان ناموں کو نہ صرف جائز سمجھا بلکہ اپنے لیے ان ناموں کو ضروری بھی خیال کیا اور یہی نام ان کی پہچان کا ذریعہ بن گئے۔

الاستاذ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اہل الحدیث نام کے سلسلہ میں ایک انتہائی قیمتی، علمی و تحقیقی مضمون لکھا ہے جس میں پچاس محدثین کے اقوال سے انہوں نے اہل الحدیث کا نام ثابت کیا ہے اور اس طرح اس موضوع پر محدثین کا اجماع ذکر کر کے اس مسئلہ کی زبردست وضاحت فرمادی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

اہل الحدیث ایک صفاتی نام اور محدثین کرام کا اس پر اجماع:

سلف صالحین کے آثار سے پچاس (۵۰) حوالے پیش خدمت ہیں جن سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اہل الحدیث کا لقب اور صفاتی نام بالکل صحیح ہے اور اسی پر اجماع ہے۔

۱۔ امام بخاری:

امام بخاری نے طائفۃ منصورہ کے بارے میں فرمایا:

''(یعنی اہل الحدیث) یعنی اس سے مراد اہل الحدیث ہیں۔'' ❶

امام بخاری نے یحییٰ بن سعید القطان سے ایک راوی کے بارے میں نقل کیا:

((لم یکن من اهل الحدیث .)) ❷

''وہ اہل الحدیث میں سے نہیں تھا۔''

۲۔ امام مسلم:

امام مسلم مجروح راویوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

((هم عند اهل الحدیث متهمون .)) ❸

''وہ اہل حدیث کے نزدیک متہم ہیں۔''

---

❶ مسألة الاحتجاج بالشافعي للخطيب، ص: ٤٧، و سنده صحيح، الحجة في بيان المحجة: ١/ ٢٤٦.

❷ التاريخ الكبير: ٦/ ٤٢٩، الضعفاء الصغير: ٢٨١.

❸ صحيح مسلم، المقدمه، ص: ٦، (قبل الباب الاول) دوسرا نسخه، ج: ١، ص: ٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم نے مزید فرمایا:

((وقد شرحنا من مذهب الحديث واهله .))

''ہم نے حدیث اور اہل حدیث کے مذہب کی تشریح کی ہے۔'' (حوالہ مذکورہ)

امام مسلم نے ایوب السختیانی، ابن عون، مالک بن انس، شعبہ بن الحجاج، یحییٰ بن سعید القطان، عبدالرحمٰن بن مہدی اور ان کے بعد آنے والوں کو ''من اہل الحدیث'' اہل حدیث میں سے قرار دیا۔ ❶

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم تصنیف فرمائی اور اس میں صحیح احادیث کا جو ذخیرہ جمع فرمایا ہے اس کے متعلق فرما رہے ہیں ''ہم نے حدیث اور اہل حدیث کے مذہب کی تشریح کی ہے۔'' گویا ان کی یہ الجامع الصحیح حدیث اور مذہب اہل حدیث کی تشریح ہے۔ سبحان اللہ۔ لہٰذا مسعودیوں کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کو ہاتھ لگانے سے گریز کریں کیونکہ یہ اہل حدیث کی کتاب ہے۔ (ابو جابر)

۳۔ شافعی

ایک ضعیف روایت کے بارے میں امام محمد بن ادریس الشافعی فرماتے ہیں

((لا يثبت اهل الحديث مثله .)) ❷

''اس جیسی روایت کو اہل حدیث ثابت نہیں سمجھتے۔''

امام شافعی نے فرمایا:

((اذا رأيت رجلا من اصحاب الحديث فكأني رأيت النبي ﷺ حيا .)) ❸

''جب میں اصحاب الحدیث میں سے کسی شخص کو دیکھتا ہوں تو گویا میں نبی ﷺ

---

❶ صحيح مسلم، المقدمه، ص: ۲۲، (باب صحته الاحتجاج بالحديث المعنعن) دوسرا نسخه ۱/ ۲۶، تیسرا نسخه: ۱/ ۲۳

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۱/ ۲۶۰، وسنده صحيح

❸ شرف اصحاب الحديث للخطيب: ۸۵، وسنده صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو زندہ دیکھتا ہوں۔"

۴۔ احمد بن حنبلؒ:

امام احمد بن حنبل سے طائفۂ منصورہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

((ان لم تكن هٰذه الطائفة المنصورة اصحاب الحديث فلا ادري من هم؟.)) ❶

"اگر یہ طائفۂ منصورہ اصحاب الحدیث نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں؟"

(اسی طرح کا قول امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے استاد امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔ دیکھئے عنوان: اهل الحديث اصحاب الحديث ۔ یہ قول شرف اصحاب الحدیث میں ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے جس کی وجہ سے محترم الشیخ رحمہ اللہ نے اسے نقل نہیں کیا لیکن میں نے شیخ صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ ان کا یہ قول "مسئلۃ احتجاج بالشافعی" میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے چنانچہ انہوں نے اس قول کو الحدیث میں نقل کیا ہے۔ (ابو جابر)

۵۔ یحییٰ بن سعید القطان:

امام یحییٰ بن سعید القطان نے سلیمان بن طرخان التیمی کے بارے میں فرمایا:

((كان التيمي عندنا من اهل الحديث.)) ❷

"تیمی ہمارے نزدیک اہل حدیث میں سے ہیں۔"

---

❶ معرفة علوم الحديث للحاكم، ص: ۲، رقم: ۲، وسنده حسن وصححه ابن حجر في فتح الباري: ۱۳/ ۲۹۳، تحت ح: ۷۳۱۱.

❷ مسند علي بن الجعد: ۱/ ۵۹٤، ح: ۱۳۵٤، وسنده صحيح، دوسرا نسخه: ۱۳۱٤، الجرح والتعديل لابن ابي حاتم: ٤/ ۱۲۵، وسنده صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک راویٔ حدیث عمران بن قدامہ العمی کے بارے میں یحییٰ القطان نے کہا:

((ولكنه لم يكن من اهل الحديث .)) ❶

''لیکن وہ اہل حدث میں سے نہیں تھا۔''

۶۔ترمذی:

امام ترمذی نے ابوزید نامی ایک راوی کے بارے میں فرمایا:

((وابو زيد رجل مجهول عند اهل الحديث .)) ❷

''اور اہل حدیث کے نزدیک ابوزید مجہول آدمی ہے۔''

۷۔ابوداود:

امام ابوداود السجستانی نے فرمایا:

((عند عامة اهل الحديث .)) ❸

''عام اہل حدیث کے نزدیک۔''

۸۔نسائی:

امام نسائی نے فرمایا:

((ومنفعة لا هل الا سلام ومن اهل الحديث والعلم والفقه والقرآن .)) ❹

''اور اہل اسلام کے لیے نفع ہے اور اہل حدیث، علم وفقہ وقرآن والوں میں سے۔''

۹۔ابن خزیمہ:

امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری نے ایک حدیث کے بارے میں فرمایا:

((لم نر خلا فابين علماء اهل الحديث ان هذا الخبر صحيح

---

❶ الجرح والتعديل: ۶/ ۳۰۳، وسنده صحيح.

❷ سنن الترمذی: ۸۸.

❸ رسالة ابی داود الی مكه فی وصف سننه، ص: ۳۰، ومخطوط، ص: ۱.

❹ سنن النسائی: ۷/ ۱۳۵، ح: ٤١٤٧، التعليقات السلفيه: ٤١٥٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من جهة النقل .)) ❶

''ہم نے علمائے اہل حدیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں دیکھا کہ یہ حدیث روایت کے لحاظ سے صحیح ہے۔''

۱۰۔ ابن حبان:

حافظ محمد بن حبان البستی نے ایک حدیث پر درج ذیل باب باندھا:

((ذكر خبر شنع به بعض المعطلة على اهل الحديث، حيث حرموا توفيق الا صابة لمعناه .)) ❷

''اس حدیث کا ذکر جس کے ذریعے سے بعض معطلہ فرقے والے اہل حدیث پر تنقید کرتے ہیں کیونکہ یہ (معطلہ) اس کے صحیح معنی کی توفیق سے محروم ہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر حافظ ابن حبان نے اہل الحدیث کی یہ صفت بیان کی ہے:

((ينتحلون السنن ويذبون عنها و يقمعون من خالفها .)) ❸

''وہ حدیثوں پر عمل کرتے ہیں، ان کا دفاع کرتے ہیں اور ان کے مخالفین کا قلع قمع کرتے ہیں۔''

۱۱۔ ابوعوانہ:

امام ابوعوانہ الاسفرائنی ایک مسئلے کے بارے میں امام مزنی کو بتاتے ہیں:

((اختلاف بين اهل الحديث .)) ❹

''اس میں اہل حدیث کے درمیان اختلاف ہے۔''

---

❶ صحيح ابن خزيمه : ۱/ ۲۱، ح: ۱۳.

❷ صحيح ابن حبان، الا حسان : ٥٦٦ دوسرا نسخه : ٥٦٥.

❸ صحيح ابن حبان، الاحسان: ٦١٢٩، دوسرا نسخہ: ٦١٦٢، نیز دیکھئے: الاحسان: ۱/ ۱٤۰، قبل ح: ٦١.

❹ دیکھئے: مسند ابی عوانه ج ۱ ص ٤٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ عجلی:

امام احمد بن عبداللہ بن صالح العجلی نے امام سفیان بن عیینہ کے بارے میں فرمایا:

((وكان بعض اهل الحديث يقول: هو اثبت الناس فی حديث الزهری.)) ❶

''اور بعض اہل حدیث کہتے تھے کہ وہ زہری کی حدیث میں سب سے زیادہ ثقہ ہیں۔''

۱۳۔ حاکم:

ابوعبداللہ الحاکم النیسابوری نے امام یحییٰ بن معین کے بارے میں فرمایا:

((امام اهل الحديث.)) ❷

''اہل حدیث کے امام۔''

۱۴۔ حاکم کبیر:

ابواحمد الحاکم الکبیر نے ایک کتاب لکھی ہے:

((شعار اصحاب الحديث.)) ❸

''اصحاب الحدیث کا شعار۔''

۱۵۔ فریابی:

محمد بن یوسف الفریابی نے کہا:

((راينا سفيان الثوری بالكوفة وكنا جماعة من اهل الحديث.)) ❹

''ہم نے سفیان ثوری کو کوفہ میں دیکھا اور ہم اہل حدیث کی ایک جماعت تھے۔''

---

❶ معرفة الثقات ۱/ ۴۱۷، ت ۶۳۱، دوسرا نسخہ: ۵۷۷

❷ المستدرك: ۱/ ۱۹۸، ح: ۷۱۰

❸ یہ کتاب راقم الحروف کی تحقیق اور ترجمے سے چھپ چکی ہے۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث ۹، ص ۲۴ تا ۲۸۔

❹ الجرح والتعديل: ۱/ ۲۰، وسنده صحيح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ فریابی:

جعفر بن محمد الفریابی نے ابراہیم بن موسیٰ الوزدولی کے بارے میں کہا:

((وله ابن من اصحاب الحديث يقال له: اسحاق .)) ❶

''اس کا بیٹا اصحاب الحدیث میں سے ہے، اسے اسحاق کہتے ہیں۔''

۱۷۔ ابو حاتم الرازی:

اسماء الرجال کے مشہور امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں:

((واتفاق اهل الحديث على شيء يكون حجة .)) ❷

''اور کسی چیز پر اہل حدیث کا اتفاق حجت ہوتا ہے۔''

۱۸۔ ابو عبید:

امام ابو عبید القاسم بن سلام ایک اثر کے بارے میں فرماتے ہیں:

((وقد أخذ بهذا بعض أهل الحديث .)) ❸

''بعض اہل حدیث اسے لیتے ہیں۔''

۱۹۔ ابو بکر بن ابی داود:

امام ابو داود السجستانی کے صدوق عند الجمہور صاحب زادے ابو بکر بن ابی داود فرماتے ہیں:

((ولا تك من قوم تلهو بدينهم فتطعن في اهل الحديث وتقدح .)) ❹

''اور تو اس قوم میں نہ ہونا جو اپنے دین سے کھیلتے ہیں (ورنہ) تو اہل حدیث پر طعن و جرح کر بیٹھے گا۔''

---

❶ الكامل لابن عدي: ۱/ ۲۷۱، دوسرا نسخه: ۱/ ٤٤٠ وسنده صحيح.

❷ كتاب المراسيل ص ۱۹۲، فقره: ۷۰۳.

❸ كتاب الطهور لابي عبيد: ٤٧١، الاوسط لابن المنذر: ۱/ ۲٦٥.

❹ كتاب الشريعة لمحمد بن الحسين الآجري، ص: ۹۷۵، وسنده صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ ابن ابی عاصم:

امام احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد عرف ابن ابی عاصم ایک راوی کے بارے میں فرماتے ہیں:

((رجل من اهل الحديث ثقة .))

''وہ اہل حدیث میں سے ایک ثقہ آدمی ہے۔''

۲۱۔ ابن شاہین:

حافظ ابوحفص عمر بن شاہین نے عمران العمی کے بارے میں یحییٰ القطان کا قول نقل کیا:

((ولكن لم يكن من اهل الحديث .)) ❷

''لیکن وہ اہل حدیث میں سے نہیں تھا۔''

۲۲۔ الجوزجانی:

ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی نے کہا:

((ثم الشائع فى اهل الحديث .)) ❸

''پھر اہل حدیث میں مشہور ہے۔''

۲۳۔ احمد بن سنان الواسطی:

امام احمد بن سنان الواسطی نے فرمایا:

((ليس فى الدنيا مبتدع الا وهو يبغض اهل الحديث .)) ❹

''دنیا میں کوئی ایسا بدعتی نہیں ہے جو کہ اہل الحدیث سے بغض نہیں رکھتا۔''

معلوم ہوا کہ جو شخص اہل حدیث سے بغض رکھتا ہے یا اہل حدیث کو برا کہتا ہے تو وہ شخص پکا بدعتی ہے۔

---

❶ الآحاد والمثانی: ۱/ ۴۲۸، ح. ۶۰۴

❷ تاریخ اسماء الثقات لابن شاهین: ۱۰۸۴

❸ احوال الرجال، ص: ۴۳، رقم. ۱۰، نیز دیکھئے، ص: ۲۱۴

❹ معرفة علوم الحديث للحاكم، ص: ۴، رقم: ۶، وسنده صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۴۔علی بن عبداللہ المدینی:

امام بخاری وغیرہ کے استاد امام علی بن عبداللہ المدینی ایک روایت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''(یعنی اہل الحدیث) یعنی وہ اہل حدیث (اصحاب الحدیث) ہیں۔'' ❶

۲۵۔قتیبہ بن سعید:

امام قتیبہ بن سعید نے فرمایا:

((اذا رأیت الرجل یحب اهل الحدیث..... فانه علی السنة .)) ❷

''اگر تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ اہل الحدیث سے محبت کرتا ہے تو یہ شخص سنت پر (چل رہا) ہے۔''

۲۶۔ابن قتیبہ الدینوری:

المحدث الصدوق امام ابن قتیبہ الدینوری (متوفی ۲۷۶ھ) نے ایک کتاب لکھی ہے:

((تأویل مختلف الحدیث فی الرد علی اعداء اهل الحدیث .))

''اس کتاب میں انہوں نے اہل الحدیث کے دشمنوں کا زبردست رد کیا ہے۔''

۲۷۔بیہقی:

احمد بن الحسین البیہقی نے مالک بن انس، اوزاعی، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ وغیرہم کو ((من اهل الحدیث .)) ''اہل حدیث میں سے، لکھا ہے۔'' ❸

---

❶ سنن الترمذی: ۲۲۲۹، عارضة الاحوذی: ۹/ ۷٤.

❷ شرف اصحاب الحدیث للخطیب: ۱٤۳ و سنده صحیح.

❸ کتاب الاعتقاد والهدایة سبیل الرشاد للبیهقی، ص: ۱۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۸۔ اسماعیلی:

حافظ ابوبکر احمد بن ابراہیم الاسماعیلی نے ایک راوی کے بارے میں کہا:

((لم یکن من اهل الحدیث .)) ❶

''وہ اہل حدیث میں سے نہیں تھا۔''

۲۹۔ خطیب:

خطیب بغدادی المتوفی ۴۶۳ھ نے اہل حدیث کے فضائل پر ایک کتاب ''شرف اصحاب الحدیث'' لکھی ہے جو کہ مطبوع ہے۔

خطیب کی طرف ''نصیحة اهل الحدیث'' نامی کتاب بھی منسوب ہے۔ ❷

۳۰۔ ابونعیم الاصبہانی:

حافظ ابونعیم الاصبہانی نے ایک راوی کے بارے میں کہا:

((لا یخفی علی علماء اهل الحدیث فساده .)) ❸

''علمائے اہل حدیث پر اس کا فساد مخفی نہیں ہے۔''

ابونعیم الاصبہانی نے کہا:۔

((و ذهب الشافعی مذهب اهل الحدیث .)) ❹

''اور شافعی اہل حدیث کے مذہب پر گامزن تھے۔''

۳۱۔ ابن المنذر:

حافظ محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری نے اپنے ساتھیوں اور امام شافعی وغیرہ کو ''اہل الحدیث'' کہا۔ ❺

---

❶ کتاب المعجم: ۱/ ٤٦٩، ت: ۱۲۱، محمد بن جبریل النسوی.

❷ نیز دیکھئے: تاریخ بغداد: ۱/ ۲۲٤، ت ۵۱.

❸ المستخرج علیٰ صحیح مسلم ج۱، ص٦٧، فقرہ: ۸۹.

❹ حلیة الاولیاء: ۹/ ۱۱۲.

❺ دیکھئے: الاوسط: ۲/ ۳۰۷، تحت، ح: ۹۱۵.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۳۲۔ الآجری:

امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری نے اہل حدیث کو اپنا بھائی کہا:

((نصيحة لا خواني من اهل القرآن واهل الحديث واهل الفقه وغير هم من سائر المسلمين .)) ❶

''میرے بھائیوں کے لیے نصیحت ہے۔ اہل قرآن، اہل حدیث اور اہل فقہ میں (جو) تمام مسلمانوں میں سے ہیں۔''

تنبیہ: .....منکرین حدیث کو اہل قرآن یا اہل فقہ کہنا غلط ہے۔ اہل قرآن، اہل حدیث اور اہل فقہ وغیرہ القاب اور صفاتی نام ایک ہی جماعت کے نام ہیں۔ والحمدللہ (بلکہ منکرین حدیث، انکار حدیث کے ساتھ ساتھ محرفین قرآن بھی ہیں اور وہ اپنی رائے سے قرآن کریم میں تحریف کرتے ہیں)۔ (ابو جابر)

۳۳۔ ابن عبدالبر:

حافظ یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر الاندلسی نے کہا:

((وقالت طائفة من اهل الحديث .)) ❷

''اہل حدیث کے ایک گروہ نے کہا۔''

۳۴۔ ابن تیمیہ:

حافظ ابن تیمیہ الحرانی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

((الحمدلله رب العالمين، اما البخاري وابو داود فاما مان في الفقه من اهل الاجتهاد، واما مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه وابن خزيمة وابو يعلى والبزار ونحوهم فهم على مذهب اهل الحديث، ليسوا مقلدين لواحد بعينه من العلماء

---

❶ الشريعة، ص: ۳، دوسرا نسخہ، ص: ۷.

❷ التمهيد، ج: ۱، ص: ۱٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولا هم من الا ئمة المجتهدين على الا طلاق .)) ❶

''الحمدللہ رب العالمین، بخاری اور ابوداود تو فقہ کے امام (اور) مجتہد (مطلق) تھے۔ رہے امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابو یعلی اور البزار وغیرہم تو وہ اہل حدیث کے مذہب پر تھے، علماء میں سے کسی کی تقلید معین کرنے والے، مقلدین نہیں تھے اور نہ مجتہد مطلق تھے۔''

تنبیہ: .....امام ابن تیمیہ کا ان کبار ائمۂ حدیث کے بارے میں یہ کہنا کہ ''نہ مجتہد مطلق تھے'' محل نظر ہے۔

۳۵۔ ابن رشید:

ابن رشید الفہری (متوفی ۷۲۱ھ) نے امام ایوب السختیانی وغیرہ کبار علماء کے بارے میں فرمایا: ((من اهل الحديث .)) ''(وہ) اہل حدیث میں سے (تھے)۔'' ❷

۳۶۔ ابن القیم:

حافظ ابن القیم نے اپنے مشہور قصیدے نونیہ میں کہا:

((يا مبغضاً اهل الحديث وشاتماً ابشر بعقد ولا ية الشيطان .)) ❸

''اے اہل حدیث سے بغض رکھنے والے اور گالیاں دینے والے، تجھے شیطان سے دوستی قائم کرنے کی بشارت ہو۔''

۳۷۔ ابن کثیر:

حافظ اسماعیل بن کثیر الدمشقی نے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت: ۷۱ کی تفسیر میں فرمایا:

((وقال بعض السلف: هذا اكبر شرف لا صحاب الحديث

---

❶ مجموع فتاوىٰ، ج: ۲۰، ص: ۴۰.

❷ السنن الا بين، ص: ۱۱۹، نیز دیکھئے: السنن الا بين، ص: ۱۲۴.

❸ الكافية الشافية فى الا نتصار للفرقة الناجية، ص: ۱۹۹، فصل فى ان اهل الحديث هم انصار رسول الله ﷺ وخاصته.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لان امامهم النبی ﷺ .)) ❶

''بعض سلف (صالحین) نے کہا: یہ (آیت) اصحاب الحدیث کی سب سے بڑی فضیلت ہے کیونکہ ان کے امام نبی ﷺ ہیں۔''

۳۸۔ ابن المنادی:

امام ابن المنادی البغدادی نے قاسم بن زکریا یحییٰ المطرز کے بارے میں کہا:

((وکان من اهل الحدیث والصدق .)) ❷

''اور وہ اہل حدیث میں سے (اور) سچائی والوں میں سے تھے۔''

۳۹۔ شیرویہ الدیلمی:

دیلم کے مشہور مؤرخ امام شیرویہ بن شہردار الدیلمی نے عبدوس (عبدالرحمٰن) بن احمد بن عباد التقفی الہمدانی کے بارے میں اپنی تاریخ میں کہا:

((روی عنه عامة اهل الحدیث ببلدنا وکان ثقة ومتقناً .)) ❸

''ہمارے علاقے کے عام اہل حدیث نے ان سے روایت بیان کی ہے اور وہ ثقہ متقن تھے۔''

۴۰۔ محمد بن علی الصوری:

بغداد کے مشہور امام ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبداللہ بن محمد الصوری نے کہا:

قل لمن عاند الحدیث
وأضحی عائباً اهله ومَن یدعیه ابعلم تقول هذا، ابن لی
ام بجهل فالجهل خلق السفیه ایعاب الذین هم حفظوا
الدین من الترهات والتحویه ❹

---

❶ تفسیر ابن کثیر: ٤/ ١٢٤.

❷ تاریخ بغداد: ١٢/ ٤٤١، ت ٦٩١٠ و سنده حسن.

❸ سیر اعلام النبلاء: ١٤/ ٤٣٨، والا احتجاج به صحیح لان الذهبی یروی من کتابه.

❹ تذکرة الحفاظ للذهبی: ٣/ ١١١٧، ت ٢٠٠١، وسنده حسن، سیر اعلام النبلاء: ١٧/ ٦٣١، المنتظم لابن الجوزی: ١٥/ ٣٢٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حدیث سے دشمنی اور اہل حدیث کی عیب جوئی کرنے والے سے کہہ دو کیا تو علم سے یہ کہہ رہا ہے؟ مجھے بتادے۔ اگر جہالت سے تو جہالت بیوقوف کی عادت ہے۔ کیا ان لوگوں کی عیب جوئی کی جاتی ہے جنہوں نے دین کو باطل اور بے بنیاد باتوں سے بچایا ہے؟''

۴۱۔ سیوطی:

آیت کریمہ ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ﴾ [بنی اسرائیل ۷۱] کی تشریح میں جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں:

((ليس لا هل الحديث منقبة اشرف من ذلك لانه لا امام لهم غيره.)) ❶

''اہل حدیث کے لیے اس سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی بات نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ کے سوا اہل حدیث کا کوئی امام نہیں ہے۔''

۴۲۔ قوام السنۃ:

قوام السنہ اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبہانی نے کہا:

((ذكر اهل الحديث وانهم الفرقة الظاهرة على الحق الى ان تقوم الساعة.)) ❷

''اہل حدیث کا ذکر اور وہی قیامت تک حق پر غالب فرقہ ہے۔''

۴۳۔ رامہرمزی:

قاضی حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد الرامہرمزی نے کہا:

((وقد شرف الله الحديث وفضل اهله.)) ❸

''اللہ نے حدیث اور اہل حدیث کو فضیلت بخشی ہے۔''

---

❶ تدريب الراوي: ۲/ ۱۲۶، نوع: ۲۷.

❷ الحجة في بيان المحجة و شرح عقيدة اهل السنة: ۱/ ۲٤٦.

❸ المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، ص: ۱۵۹، رقم: ۱۰.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۴۴۔ حفص بن غیاث:

حفص بن غیاث سے اصحاب الحدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

((هم خير اهل الدنيا .)) ❶

''وہ دنیا میں سب سے بہترین ہیں۔''

۴۵۔ نصر بن ابراہیم المقدسی:

ابوالفتح نصر بن ابراہیم المقدسی نے کہا:

((باب: فضيلة اهل الحديث .)) ❷

''اہل حدیث کی فضیلت کا باب۔''

۴۶۔ ابن مفلح:

ابوعبداللہ محمد بن مفلح المقدسی نے کہا:

((اهل الحديث هم الطائفة الناجية القائمون على الحق .)) ❸

''اہل حدیث ناجی گروہ ہے جو حق پر قائم ہے۔''

۴۷۔ الامیر الیمانی:

محمد بن اسماعیل الامیر الیمانی نے کہا:

((عليك باصحاب الحديث الا فاضل تجد عندهم كل الهدى والفضائل .)) ❹

''فضیلت والے اصحاب الحدیث کو لازم پکڑو، تم ان کے پاس ہر قسم کی ہدایت اور فضیلتیں پاؤ گے۔''

---

❶ معرفة علوم الحديث للحاكم، ص: ۳، ح: ۳، وسنده صحيح.

❷ الحجة على تارك المحجة، ج: ۱، ص: ۳۲۵.

❸ الآداب الشرعية: ۱/ ۲۱۱.

❹ الروض الباسم في الذب عن سنة ابي القاسم، ج: ۱، ص: ۱٤٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۸۔ ابن الصلاح:

صحیح حدیث کی تعریف کرنے کے بعد حافظ ابن الصلاح الشہر زوری لکھتے ہیں:

((فهٰذا هو الحديث الذي يحكم له بالصحة بلا خلاف بين اهل الحديث.)) ❶

''یہ وہ حدیث ہے جسے صحیح قرار دینے پر اہل حدیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔''

۴۹۔ الصابونی:

ابو اسماعیل عبدالرحمٰن بن اسماعیل الصابونی نے ایک کتاب لکھی ہے:

"عقيدة السلف اصحاب الحديث" سلف: اصحاب الحدیث کا عقیدہ

اس میں وہ کہتے ہیں:

((ويعتقد اهل الحديث ويشهدون ان الله سبحانه وتعالٰى فوق سبع سموات علٰى عرشه.)) ❷

''اہل حدیث یہ عقیدہ رکھتے اور اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سات آسمانوں سے اوپر عرش پر ہے۔''

۵۰۔ عبدالقاہر البغدادی:

ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر بن محمد البغدادی نے شام وغیرہ کی سرحدوں پر رہنے والوں کے بارے میں کہا:

((كلهم علٰى مذهب اهل الحديث من اهل السنة.)) ❸

''وہ سب اہل سنت میں سے اہل حدیث کے مذہب پر ہیں۔''

---

❶ علوم الحديث عرف مقدمة ابن الصلاح مع شرح العراقي، ص: ۲۰.

❷ عقيدة السلف اصحاب الحديث، ص: ۱٤.

❸ اصول الدين، ص: ۳۱۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان پچاس حوالوں سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا مہاجرین، انصار اور اہل سنت کی طرح صفاتی نام اور لقب اہل حدیث ہے اور اس لقب کے جواز پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ کسی ایک امام نے بھی اہل حدیث نام و لقب کو غلط، ناجائز یا بدعت ہرگز نہیں کہا لہٰذا بعض خوارج اور ان سے متاثرین کا اہل حدیث نام سے نفرت کرنا، اسے بدعت اور فرقہ وارانہ نام کہہ کر مذاق اڑانا اصل میں تمام محدثین اور امت مسلمہ کے اجماع کی مخالفت کرنا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے حوالے ہیں جن سے اہل الحدیث یا اصحاب الحدیث وغیرہ صفاتی ناموں کا ثبوت ملتا ہے۔ محدثین کرام کی ان تصریحات اور اجماع سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث ان صحیح العقیدہ محدثین وعوام کا لقب ہے جو بغیر تقلید کے کتاب وسنت پر فہم سلف صالحین کی روشنی میں عمل کرتے ہیں اور ان کے عقائد بھی کتاب وسنت اور اجماع کے بالکل مطابق ہیں۔ یاد رہے کہ اہل حدیث اور اہل سنت ایک ہی گروہ کے صفاتی نام ہیں۔

بعض اہل بدعت یہ کہتے ہیں کہ اہل حدیث صرف محدثین کو کہتے ہیں چاہے وہ اہل سنت میں سے ہوں یا اہل بدعت میں سے، ان لوگوں کا یہ قول فہم سلف صالحین کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ اہل بدعت کے اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ گمراہ لوگوں کو بھی طائفۂ منصورہ قرار دیا جائے حالانکہ اس قول کا باطل ہونا عوام پر بھی ظاہر ہے۔ بعض راویوں کے بارے میں خود محدثین نے یہ صراحت کی ہے وہ اہل حدیث میں سے نہیں تھے۔

(دیکھئے نقرہ: ۵، ۲۱، ۲۸)

دنیا کا ہر بدعتی اہل حدیث سے نفرت کرتا ہے تو کیا ہر بدعتی اپنے آپ سے بھی نفرت کرتا ہے۔

حق یہ ہے کہ اہل حدیث کے اس صفاتی نام ولقب کا مصداق صرف دو گروہ ہیں:

۱۔ حدیث بیان کرنے والے (محدثین)

۲۔ حدیث پر عمل کرنے والے (محدثین اور ان کے عوام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

((ونحن لا نعني باهل الحديث المقتصرين على سماعه او كتابته أو روايته، بل نعني بهم. كل من كان احق بحفظه ومعرفته وفهمه ظاهر اوباطناً، واتباعه باطناً وظاهر ا، وكذلك اهل القرآن .)) ❶

''اہل حدیث کا ہم یہ مطلب نہیں لیتے کہ اس سے مراد صرف وہی لوگ ہیں جنہوں نے حدیث سنی، لکھی یا روایت کی ہے بلکہ اس سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ ہر آدمی جو اس کے حفظ، معرفت اور فہم کا ظاہری و باطنی لحاظ سے مستحق ہے اور ظاہری و باطنی لحاظ سے اس کی اتباع کرتا ہے اور یہی معاملہ اہل قرآن کا ہے۔''

حافظ ابن تیمیہ کے اس فہم سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث سے مراد محدثین اور ان کے عوام ہیں۔ آخر میں عرض ہے کہ اہل حدیث کوئی نسلی فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک نظریاتی جماعت ہے۔ ہر وہ شخص اہل حدیث ہے جو قرآن و حدیث و اجماع پر سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں عمل کرے اور اسی پر اپنا عقیدہ رکھے۔ اپنے آپ کو اہل حدیث (اہل سنت) کہلانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اب یہ شخص جنتی ہوگیا ہے۔ اب اعمال صالحہ ترک، خواہشات کی پیروی اور من مانی زندگی گزاری جائے بلکہ وہی شخص کامیاب ہے جس نے اہل حدیث (اہل سنت) نام کی لاج رکھتے ہوئے اپنے اسلاف کی طرح قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزاری۔ واضح رہے نجات کے لیے صرف نام کا لیبل کافی نہیں ہے بلکہ نجات کا دارو مدار قلوب واذہان کی تطہیر اور ایمان وعقیدے کی درستی کے ساتھ اعمال صالحہ پر ہے۔ یہی شخص اللہ کے فضل وکرم سے ابدی نجات کا مستحق ہوگا۔ ان شاء اللہ (۲۹ رجب ۱۴۲۷ھ)

(ماہنامہ الحدیث ۲۹، مقالات نمبر ۱، ص ۱۶۱ تا ۱۷۴)

❶ مجموع فتاوی ابن تیمیہ: ٤/ ٩٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث سے بغض رکھنے والا بدعتی ہے:

اسلام میں جتنے باطل فرقے بھی پیدا ہوئے انہیں سلف صالحین نے بدعتی (نومولود) فرقے قرار دیا اور اہل البدع ہی ان کا نام قرار پایا۔ یہ اور بات ہے کہ ان باطل فرقوں نے اپنے لیے بہت سے خوشنما ناموں کا انتخاب بھی کر رکھا تھا جیسا کہ (روافض) اپنے آپ کو مؤمنین کہلواتے ہیں اور معتزلہ نے اپنا نام اہل التوحید والعدل رکھ چھوڑا تھا لیکن یہ تمام باطل فرقے اہل حدیث کی دشمنی میں متفق تھے اور انہیں مختلف غلط ناموں سے یاد کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ مشرکین نے نبی ﷺ کے مختلف نام شاعر، جادوگر، مجنون، مذمم وغیرہ رکھ چھوڑے تھے اور جیسا کہ موجودہ دور میں اہل حق کو وہابی، نجدی وغیرہ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایسے ہی بدعتی فرقوں کے متعلق سلف صالحین کے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ امام قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کا قول:

امام قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اذا رأيت الرجل يحب اهل الحديث مثل يحى بن سعيد القطان وعبدالرحمن بن مهدى واحمد بن حنبل واسحاق بن راهويه وذكر قوماً اخرين فانه على السنة ومن خالف هذا فاعلم انه مبتدع.)) ❶

''جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ اہل حدیث سے محبت رکھتا ہے جیسے امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ، امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ اور اسی طرح بہت سے حضرات کے نام لیے تو سمجھ لو وہ سنت پر قائم ہے اور جو کوئی ان (اہل حدیث) کا مخالف ہے پس سمجھ لو کہ وہ بلاشبہ بدعتی ہے۔''

۲۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول:

امام احمد بن حسن رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا کہ مکہ مکرمہ میں ابن ابی قتیلہ

❶ شرف اصحاب الحديث، ص: ٤٠، شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة، ص: ٦٧، ج: ١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ لوگوں نے اہل حدیث کا ذکر کیا فقال له: اصحاب الحديث قوم سوء تو اس نے کہا کہ اہل حدیث بُری قوم ہے۔ فقال ابو عبدالله وهو ينفض ثوبه فقال زنديق زنديق زنديق ودخل بيته (یہ سنتے ہی) امام ابوعبداللہ (احمد بن حنبل رحمہ اللہ) اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے اور یہ فرمایا کہ وہ شخص (جس نے اہل حدیث کو برا کہا ہے) زندیق (بے دین) ہے، زندیق ہے، زندیق ہے اور اپنے گھر میں داخل ہوگئے۔ ❶

۳۔ امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ (المتوفی ۱۹۸ھ) کا قول:

امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ليس في الدنيا مبتدع الا وهو يبغض اهل الحديث .)) ❷

''دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں ہے جو اہل حدیث سے بغض وعداوت نہ رکھتا ہو۔''

۴۔ امام احمد بن سنان القطان رحمہ اللہ کا قول:

امام جعفر رحمہ اللہ بن محمد رحمہ اللہ بن سنان الواسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمہ اللہ بن سنان القطان سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا:

((ليس في الدنيا مبتدع الا وهو يبغض اهل الحديث واذا ابتدع الرجل نزع حلاوة الحديث من قلبه .)) ❸

''دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں ہے جو اہل حدیث سے بغض وعداوت نہ رکھتا ہو اور جب کوئی شخص بدعت ایجاد کرتا ہے تو اس کے دل سے حدیث کی حلاوت چھین لی جاتی ہے۔''

کیا ہر مسلم اہل الحدیث ہوسکتا ہے؟:

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اہل الحدیث یا اصحاب الحدیث سے مراد صرف محدثین ہی

---

❶ معرفة علوم الحديث للحاكم، ص: ٤، طبقات الحنابله لابی الحسين، ج: ١، ص: ٣٨، مناقب الا مام احمد لابن الجوزی، ص: ١٨٠، شرف اصحاب الحديث، ص: ٤١، واللفظ له.

❷ مقدمه شرح جامع الاصول للجزری، ص ١٠، مطبوعه مصر.

❸ شرف اصحاب الحديث، ص: ٤٠، معرفة علوم الحديث للحاكم ص ٤ واللفظ له.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کیونکہ ہر شخص اس نام کا اہل نہیں ہوسکتا اور محدثین کو بھی یہ نام ان کی خدمات کے صلہ میں ملے ہیں۔ لہٰذا جو شخص محدث نہیں وہ اہل حدیث کہلائے جانے کا بھی مستحق نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ محدث بھی عربی زبان کا لفظ ہے اور اگر اہل حدیث سے صرف محدثین ہی مراد ہوتے تو پھر ان کے لیے محدث کا لفظ ہی زیادہ مناسب تھا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے لیے محدث کے بجائے اہل الحدیث کا نام ہی استعمال ہوتا ہے اور گمراہ فرقوں کے عالم وجود میں آ جانے کے بعد اہل حق نے اپنے لیے اہل السنۃ والجماعۃ اور اہل الحدیث کے ناموں کو ہی استعمال کیا ہے اس لیے کہ یہ نام اہل حق کی علامت بن گیا تھا اور یہ عام اصول ہے کہ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے تو وہ انہی کے ساتھ شمار کیا جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم نے ایک عام قاعدہ بیان کیا ہے۔

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝﴾ [النساء ٦٩]

''جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آ جائیں۔ یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لیے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے۔''

یہود و نصاریٰ کو اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کہا ہے حالانکہ وہ سب اپنی کتاب کے عالم نہیں تھے لیکن کتاب کے ساتھ وابستہ ہونے کی بناء پر انہیں بھی اہل الکتاب کہا گیا ہے، اور آجکل بھی عام طور پر یہود و نصاریٰ کے لیے اہل کتاب کا نام ہی استعمال ہوتا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ ہمارے لیے حلال ہے اگر وہ ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کریں۔ اسی طرح اہل کتاب کی محصنہ عورتوں سے مسلمین کا نکاح درست ہے اور کوئی شخص یہ قید نہیں لگاتا کہ اہل کتاب کا وہی شخص جانور ذبح کرے گا کہ جو اپنی کتاب کا عالم ہو یا اس کتابیہ سے ہی سے نکاح جائز ہوسکتا ہے کہ جو اپنی کتابوں کی عالمہ و حافظہ ہو جیسا کہ موصوف اہل حدیث نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے اہل حدیث کا محدث اور عالم ہونا ضروری قرار دیتے ہیں حالانکہ اگر عام آدمی بھی قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہے تو اس کا شمار بھی اہل حدیث ہی میں ہوگا علیٰ ھٰذا القیاس جو شخص بھی کتاب وسنت کے ساتھ وابستہ ہے اور وہ محدثین اور سلف صالحین سے محبت کرتا ہے تو اس کا شمار بھی انہی میں ہوگا جیسا کہ ایک حدیث میں ہے:

((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ .)) ❶

''آدمی (قیامت کے دن) اس شخص کے ساتھ ہوگا کہ جس سے اس نے محبت کی۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .)) ❷

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں شمار ہوگا۔''

اس حدیث میں اگرچہ غیر مسلموں کی مشابہت کرنے سے روکا گیا ہے۔ لیکن اس حدیث سے یہ نکتہ بھی نکلتا ہے کہ کوئی شخص اہل الحدیث کی سی مشابہت اختیار کرے گا اور ان کے نقش قدم پر چلے گا تو اس کا شمار بھی انہی میں ہوگا، اور اس بات کی وضاحت اس سے اوپر والی روایت سے بھی ہوتی ہے اور یہ عام سی بات ہے کہ اہل الحدیث کو اللہ تعالیٰ نے کتاب وسنت کی پیروی کی بدولت یہ نعمت عطا فرمائی کہ وہ دنیا میں اہل الحدیث کے نام سے متعارف ہوئے۔ لہٰذا جو شخص بھی کتاب وسنت کی پیروی کرے گا تو وہ بھی لازماً اہل حدیث کہلائے گا البتہ اس میں کوئی شک وشبہ کی بات نہیں کہ اس زمرے میں سب سے پہلے محدثین اور اہل العلم اپنی محنت شاقہ کی بنا پر داخل ہیں اور پھر ہر شخص اپنے اپنے درجہ اور مقام کے لحاظ سے اس میں داخل ہے۔

---

❶ بخاری کتاب الادب، باب: ۹۶، ح: ۶۱۶۸، مسلم، ح: ۶۷۱۸، مسند احمد: ۳۷۱۸، مشکوٰۃ، ص: ۱۳۹۵، ج: ۳.

❷ رواہ احمد وابو داؤد، مشکوٰۃ، ص: ۱۲۴۶، ج۲) وقال الالبانی واسنادہ حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ جو شخص بھی عامل بالحدیث ہے اسے اہل الحدیث کہا جائے گا۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((صَاحِبُ الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا مَنْ يَسْتَعْمَلُ الْحَدِيْثَ .)) ❶

''''ہمارے نزدیک ہر وہ شخص صاحب الحدیث یعنی اہل الحدیث ہے کہ جو حدیث پر عمل کرتا ہے۔''

اور اہل الحدیث موجودہ دور کی بھی پیداوار نہیں ہیں جیسا کہ بعض لوگ اندھیرے میں تیر چلاتے ہیں۔ یا تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے اس طرح کے شوشے چھوڑتے رہتے ہیں چنانچہ ایسے لوگوں کا رد کرتے ہوئے پانچویں صدی کے امام علامہ ابو منصور عبدالقاہر التمیمی البغدادی (المتوفی ۴۲۹ھ) رقمطراز ہیں:

((بيان هذا واضح فی ثغور الروم و الجزيرة وثغور الشام و ثغور آذر بيجان وباب الابواب كلهم على مذهب اهل الحديث من اهل السنة وكذلك ثغور افريقية واندلس وكل ثغور وراء بحر المغرب اهله من اصحاب الحديث و كذالك ثغور اليمن على ساحل الزنج واما ثغور اهل ماوراء النهر فی وجوه الترك والقين فهم فريقان اما شا فعيّة واما من اصحاب ابی حنيفة وكلهم يلعنون القدرية واهل الاهواء.....الخ .)) ❷

''یہ بات بالکل واضح ہے کہ روم، جزیرہ شام اور آذر بائیجان کی سرحدوں کے تمام مسلمان باشندے مذہب اہل حدیث پر گامزن ہیں اور اسی طرح افریقہ، اندلس اور بحر مغرب اور ساحل الزنج پر یمن کی تمام سرحدوں کے مسلمان باشندے بھی اہل حدیث ہی ہیں اور لیکن ماوراء النہر کی سرحد جو ترکوں اور چین

---

❶ مناقب الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ص ۲۰۸ وسندہ صحیح، اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا حوالہ کتاب کے شروع میں گزر چکا ہے۔

❷ اصول الدين، ص: ۳۱۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے ہے (وہاں کے باشندے) دو فریق ہیں یا تو شافعیہ ہیں یا احناف، اور یہ تمام (اہلحدیث، شافعیہ اور احناف) قدریہ اور اہل بدعت پر لعنت کرتے ہیں۔"

"الحدیث" قرآن کریم کا بھی نام ہے:

یہاں یہ بھی واضح رہے کہ حدیث کا لفظ حدیث کے علاوہ قرآن کریم کو بھی شامل ہے اور قرآن کریم پر بھی حدیث کا اطلاق فرمایا گیا ہے چنانچہ ایک مقام پر ارشاد ہے:

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ﴾ [الزمر: ٢٣]

"اللہ نے بہترین حدیث نازل فرمائی۔"

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝﴾ [الكهف: ٦]

"شاید کہ آپ ان (کفار) کے پیچھے اس غم میں کہ وہ اس حدیث (قرآن) پر ایمان نہیں لاتے اپنے آپ کو ہلاک کردیں گے۔"

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝﴾ [النجم: ٥٩]

"کیا پھر اس حدیث (قرآن) سے تم تعجب کرتے ہو؟"

﴿اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝﴾ [الواقعة: ٨١]

"پھر کیا اس حدیث (قرآن) سے تم بے اعتنائی برتتے ہو؟"

﴿فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ [المرسلات: ٥٠]

"پھر کس حدیث پر اس (قرآن) کے بعد وہ ایمان لائیں گے؟"

﴿فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝﴾ [الطور: ٣٤]

"پس اسی کی مثل حدیث بنالائیں اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔" ❶

---

❶ نیز دیکھئے: الجاثیة: ٦، القلم: ٤٤، یوسف: ١١١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نبی ﷺ خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے:

((فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ .)) ❶

''پس بے شک بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے۔''

''الحدیث'' کا اطلاق قول رسول ﷺ پر:

اور حدیث قرآن کریم کے علاوہ، قول رسول ﷺ کو بھی کہا گیا ہے اور حدیث کے لیے قرآن کریم میں بھی حدیث کا لفظ آیا ہے:

﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا﴾ [التحريم: ٣]

''اور جب نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی سے کوئی حدیث مخفی طور پر بیان فرمائی۔''

لفظ ''الحدیث'' حدیث رسول ﷺ میں کثرت کے ساتھ نبی ﷺ کے قول، فعل اور تقریر پر اس کا استعمال ہوا ہے اور اس کی بہت سی مثالیں احادیث میں موجود ہیں البتہ یہاں اس کی صرف ایک ہی مثال پیش خدمت ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ .)) ❷

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی پھر اسے حفظ کیا یہاں تک اسے دوسرے شخص تک پہنچا دیا۔''

اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں۔ اس حدیث کو سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، جبیر بن مطعم، ابو درداء اور انس رضی اللہ عنہم سے روایات موجود ہیں۔

☆.....☆.....☆

❶ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب: ١٣، ح: ٢٠٠٥.

❷ سنن الترمذي، ح: ٢٦٥٦، ابن ماجه: ٢٣٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل السنۃ والجماعۃ

حدیث اور سنت تقریباً ہم معنی ہیں۔ لہٰذا اہل الحدیث اور اہل السنۃ میں صرف لفظی اختلاف ہے ورنہ معنی کے لحاظ سے دونوں ایک ہی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں جب فتنوں کا آغاز ہوا نئے نئے فرقوں کی تعداد میں اضافہ ہونا شروع ہوگیا اور باطل فرقوں نے اپنے مذموم مقاصد کے لیے احادیث گھڑنی شروع کردیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ویسے تو ان کی بات کوئی نہیں مانے گا لیکن چونکہ قرآن کریم کی طرح احادیث کو بھی دلیل شرعی سمجھا جاتا ہے اس لیے حدیث کے سامنے لوگ سر تسلیم خم کردیں گے۔ چنانچہ اہل حق کو اس بارے میں سخت تشویش ہوئی اور انہوں نے اس سلسلہ میں احتیاطی تدابیر اختیار کرلیں۔

۱۔ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ (م ۱۱۰ھ):

چنانچہ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۰ھ) ارشاد فرماتے ہیں:

((لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ.)) [1]

''پہلے زمانہ میں کوئی حدیث بیان کرتا تو اس سے سند نہ پوچھتے پھر جب فتنہ پھیلا (گمراہی شروع ہوئی اور روافض، خوارج، مرجیہ اور قدریہ کی بدعتیں شائع ہوئیں) تو لوگوں نے کہا کہ اپنی اپنی سند بیان کرو۔ دیکھیں گے اگر روایت کرنے والے اہل السنۃ ہیں تو قبول کرینگے روایت ان کی اور جو بدعتی ہیں تو نہ قبول کریں گے روایت ان کی۔''

---

[1] مقدمة صحيح مسلم، ح: ۲۷.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہ بزرگ تابعی دور عثمان رضی اللہ عنہ میں پیدا ہوئے اس لیے دور فتنہ کو بہت قریب سے دیکھنے کا انہیں اتفاق ہوا تھا۔ انہوں نے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن مثلاً ابو ہریرہ، انس بن مالک، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرھم رضی اللہ عنہم سے علم حدیث حاصل کیا تھا۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس ضمن میں بہت سے بزرگوں مثلاً سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ، طاؤس رحمہ اللہ، ابوالزناد، عبداللہ بن ذکوان رحمہ اللہ، سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی احتیاطوں کا بھی ذکر فرمایا کہ جو وہ اہل البدع کی روایت کے سلسلہ میں کیا کرتے تھے امام مسلم رحمہ اللہ نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا ایک اور قول بھی نقل فرمایا ہے چنانچہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

((اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ .)) ❶

"بے شک یہ (کتاب وسنت کا) علم دین ہے پس جب تم اس کو حاصل کرو تو یہ دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔"

یہ بھی اسی احتیاط کی طرف اشارہ ہے کہ جب علم حدیث حاصل کرو تو اہل السنۃ والجماعۃ کی روایات کو قبول کرو اور اہل البدع کی روایات کو رد کرو۔ جن لوگوں نے قرآن و حدیث کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا اور طلب حدیث کے لیے اپنے آرام و آسائش کو چھوڑ کر در در کی خاک چھانی اور اپنی ساری زندگیاں خدمت حدیث کے لیے وقف کر دیں۔ دنیا نے انھیں اہل الحدیث کے نام سے پہچانا باطل فرقوں نے اہل اسلام میں نئے نئے عقائد ونظریات پھیلانے شروع کر دیئے تھے اور اہل حق ان باطل نظریات وعقائد سے نہ صرف بیزار تھے بلکہ لوگوں کو بھی تلقین کیا کرتے تھے کہ وہ ان گمراہ اور فتنہ پرور لوگوں سے دور رہیں کہ کہیں وہ انہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں اور اپنے آپ کو وہ کتاب وسنت کی پیروری کی وجہ سے وہ اہل السنۃ کہتے تھے، اور گمراہ فرقوں کو اہل البدع (بدعتی فرقوں) کے نام سے موسوم کرتے تھے گویا درست عقائد ونظریات کی بنا پر تو وہ اہل السنہ تھے اور خدمت حدیث اور عمل بالحدیث کی

❶ مقدمه صحيح مسلم: مشكوٰة ص ۹۰، ج ۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بناء پر وہ اہل الحدیث تھے۔ بالفاظ دیگر اہل السنۃ ہی درحقیقت اہل الحدیث تھے اور اہل السنۃ کی اصطلاح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کے دور سے شروع ہوگئی تھی۔

چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (المتوفی ۶۸ھ) فرماتے ہیں

((تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ .)) ❶

یہی روایت شرح اصول اہل السنۃ والجماعۃ (ص ۷۲، ج ۱) میں چند الفاظ کے اضافہ کے ساتھ موجود ہے، اور اس میں اهل السنة و الجماعة اور اهل البدع و الضلالة کے الفاظ ہیں لیکن یہ روایت سنداً ضعیف ہے البتہ اوپر والی روایت کی مؤید ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک اور قول بھی اسی کتاب (ص ۵۵ ج ۱) میں بسند ضعیف موجود ہے۔

اہل السنۃ کی اصطلاح اور نام کا استعمال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں صحیح العقیدہ مسلمین کے لیے ایک عام بات تھی اور یہ نام اہل حق کی پہچان سمجھا جاتا تھا جبکہ باطل پرستوں کے لیے اہل البدع کی ایک جامع اصطلاح استعمال کی جاتی تھی چنانچہ اس سلسلہ میں چند ائمہ حدیث کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

۲۔ امام سفیان الثوری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۶۱ھ)

آپ ابوعبداللہ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری رحمہ اللہ ہیں اور تابعین سے علم حدیث حاصل کیا اس لیے تبع تابعین میں آپ کا شمار ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''میں نے ایک ہزار ایک سو شیوخ سے علم حاصل کیا ہے۔ ان میں ایک بھی سفیان الثوری رحمہ اللہ سے افضل نہیں ہے۔ ❷ علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''امام شعبہ رحمہ اللہ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اور محدثین کی ایک جماعت نے آپ کو ''امیر المومنین فی الحدیث'' کا خطاب

---

❶ زاد المسير في علم التفسير، ص: ۴۳۱ ح. ۱، لابن الجوزي، تفسير القرطبي، ص: ۱۶۷، ح. ۴، وروي مرفوعاً ولا يصح، تفسير البغوي، معالم التنزيل، ص ۳۳۹، ح ۱، سورۃ آل عمران کی آیت ۱۰۶ میں روشن چہروں سے اہل السنۃ اور سیاہ، چہروں سے اہل البدعۃ مراد ہیں۔

❷ تذکرۃ الحفاظ اردو ترجمہ، ص ۱۷۳، ج ۱، طبع اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے (ایضاً ص: ۱۷۳، ج:۱) آپ کو اھل السنة و الجماعة کے افراد سے بے پناہ محبت تھی اور اہل البدع سے بے انتہا نالاں تھے چنانچہ اس سلسلہ کے متعدد اقوال مختلف کتابوں میں ملتے ہیں۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لوگوں (اہل العلم) کی کئی قسمیں ہیں۔ پس ان میں سے کوئی سنت اور حدیث میں امام ہے اور کوئی (فقط) حدیث میں امام ہے۔''

((فاما من هوا مام فی السنة وامام فی الحديث فسفيان الثوری .)) ❶

''اور جو شخص سنت اور حدیث (دونوں) میں امام ہے تو وہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ہیں۔''

(۱)..... امام شعیب بن حرب رحمہ اللہ (المتوفی ۱۹۷ھ) کہتے ہیں کہ میں نے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ سنت میں سے مجھے کوئی ایسی (خاص) بات بتائیے کہ جس سے مجھے نفع ہو اور جب میں اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤں تو کہہ سکوں کہ اے اللہ! یہ بات مجھے سفیان نے بتائی تھی۔ میری نجات ہو جائے اور اس کی ذمہ داری آپ پر عائد ہو۔ فرمانے لگے لکھیئے اور اس کے بعد امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اہل السنہ والجماعۃ کے عقائد لکھائے اور آخر میں فرمایا' ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ! تمام نمازیں ہر نیک اور بد کے پیچھے پڑھ سکتے ہیں؟ بولے نہیں! صرف نماز جمعہ اور نماز عید کا یہ حکم ہے۔

((واما سائر ذلك فأنت مخير لا تصل الا خلف من تثق به وتعلم انه من اهل السنة والجماعة .)) ❷

''باقی نمازوں میں تمہیں اختیار ہے اور وہ اسی شخص کے پیچھے پڑھو جس کے

---

❶ شرح اصول اعتقاد اهل السنة الجماعة، ص: ٦٣، ج: ١، مقدمة الجرح و التعديل، ص: ١١٨، ج: ١، لابن ابی حاتم.

❷ شرح اصول اعتقاداهل السنة والجماعة ص١٥٤، ج١، تذكرة الحفاظ ص١٧٥، ج١، اردو ترجمہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں تمہیں یقین ہو اور تم جانتے ہو کہ وہ اہل السنۃ والجماعۃ میں سے ہے۔"

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اس پورے واقعہ کو امام اللالکائی رحمہ اللہ کی کتاب شرح اصول اعتقاد سے نقل کیا ہے اور آخر میں فرماتے ہیں: "یہ بیان امام سفیان رحمہ اللہ سے ثابت ہے اور المخلص رحمہ اللہ کا استاد (شعیب بن محمد رحمہ اللہ) ثقہ ہے۔ ❶

(۲)..... ((عن سفیان الثوری قال: استوصوا باهل السنة خیرا فانهم غرباء.)) ❷

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اہل السنۃ کے حق میں بھلائی کرنے کی وصیت قبول کرو کہ یہ پردیسی بیچارے بہت کم ہیں۔

معلوم ہوا کہ اہل حق ہر دور میں کم ہوا کرتے ہیں اس لیے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اہل السنۃ والجماعۃ کے لیے خصوصی وصیت ارشاد فرمائی:

(۳)..... ((عن یوسف بن اسباط یقول سمعت سفیان الثوری یقول: اذا بلغك عن رجل بالمشرق صاحب سنة وآخر بالمغرب فابعث الیهما بالسلام وادع لهما ما اقل اهل السنة والجماعة.)) ❸

"یوسف بن اسباط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تجھے یہ خبر ملے کہ ایک شخص مشرق میں سنت والا ہے اور دوسرا شخص مغرب کی سمت میں (سنت پر گامزن ہے) تو ان دونوں کو سلام بھیج اور ان دونوں کے لیے دعا کر کیونکہ اہل السنۃ والجماعۃ بہت ہی کم رہ گئے ہیں۔"

---

❶ تذکرۃ، ص ۲۰۷، ج ۱، طبع حیدر آباد دکن۔

❷ شرح اصول اعتقاد، ص: ٦٤، ح: ۱، تلبیس ابلیس، ص ۱۰، ح: ۸، اردو ترجمہ طبع نور محمد کارخانہ کتب کراچی

❸ شرح اصول اعتقاد، ص: ٦٤، ح: ۱، تلبیس ابلیس ص: ۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۰ھ):

آپ تابعین میں سے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے عثمان رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، جندب بجلی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہم سے علم حاصل کیا۔

(۱)..... ((عن مبارك عن الحسن قال: يا اهل السنة تر فقوا رحمكم الله فانكم من اقل الناس .)) ❶

مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اہل السنۃ تم نرمی اختیار کرو اللہ پاک تم پر رحم فرمائے گا اس لیے کہ اس وقت لوگوں میں تمہاری تعداد بہت کم ہے۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا قول صحیح مسلم کے حوالے سے گزر چکا ہے اور بقول علامہ ذہبی رحمہ اللہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ، حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی زیادہ علم حدیث میں محقق تھے (تذکرۃ ص۸۱، ج۱) انہوں نے امام حسن بصری رحمہ اللہ کے سودن بعد وفات پائی، اور جس سن ہجری یعنی ۱۱۰ھ میں یہ دونوں بزرگ فوت ہوئے اسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے آخری صحابی ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ نے بھی وفات پائی (تہذیب ص۸۲، ج۵) گویا یہ دونوں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کے آدمی ہیں۔

(۲)..... یونس بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ جمع تھے ان کے پاس حسن بصری رحمہ اللہ تشریف لائے ایک شخص نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوسعید ہماری اس مجلس کے بارے میں آپ کا خیال ہے؟

هٰذا قوم من اهل السنة والجماعة یعنی ہم اہل السنۃ والجماعۃ میں سے کچھ افراد ہیں جو کسی پر تنقید نہیں کرتے۔ ایک دن اس شخص کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور ایک دن اس شخص کے پاس (اور وہاں ہم) اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اپنے رب سے دعا کرتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ (درود) پڑھتے ہیں اور اپنے لیے اور تمام مسلمین کے لیے

❶ اصول شرح اعتقاد، ص: ۵۷، ج: ۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کرتے ہیں ((اس پر) حسن رحمہ اللہ نے انہیں اس کام سے سختی سے منع فرمایا۔ ❶

۴۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ (المتوفی ۱۹۸ھ):

آپ تبع تابعین میں سے ہیں اور اپنے زمانے کے بہت بڑے اور عظیم محدث تھے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر امام مالک رحمہ اللہ اور امام سفیان رحمہ اللہ بن عیینہ رحمہ اللہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم حدیث ختم ہو جاتا۔ ❷

((عن اسد بن موسٰی یقول کنا عند سفیان بن عینیه فنعی الیه الدراوردی فجزع واظهر الجزع ولم یکن قدمات فقلنا ماعلمنا انك تبلغ مثل هذا قال انه من اهل السنة .)) ❸

''اسد بن موسیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ہم سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ پاس تھے کہ ان کے پاس (مدینہ کے عبدالعزیز بن محمد بن عبید الدراوردی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۸۷ھ) کی وفات کی خبر پہنچی تو وہ روئے اور ان کے (درد والم میں ڈوبے ہوئے) رونے کی آواز بلند ہوئی (اور اس رونے سے) انہوں نے (اگرچہ) وفات نہ پائی (ان کو بے انتہا غم وصدمہ ہوا) پس ہم نے عرض کیا کہ حضرت اس صدمہ سے آپ اس حال کو کیوں پہنچے؟ (آپ نے اتنے زیادہ غم اور صدمہ کا اظہار کیوں فرمایا) انہوں نے فرمایا (مجھے ان کے مرنے کا اس قدر صدمہ اس لیے ہوا کہ) وہ اہل السنۃ میں سے تھا۔''

۵۔ امام ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۱ھ):

آپ بصرہ کے رہنے والے نامور محدث اور چوٹی کے عالم ہیں بے حد عبادت گزار اور زاہد لوگوں میں آپ کا شمار ہے اور آپ، ثبت اور حجت ہیں اور تابعین میں آپ کا شمار ہے اهل السنة والجماعة کے افراد سے آپ کو بے انتہا عقیدت تھی اور اس کا اندازہ ان

---

❶ البدع والنهی عنها، ص: ۱۰، لابن وضاح الاندلسی.

❷ تذکرة، ص: ۲۱۱، ج: ۱. ❸ شرح اصول اعتقاد، ص: ٦٦، ج: ۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اقوال سے لگایا جاسکتا ہے۔

(۱)..... ((عن عماره بن زاذان قال: قال لی ایوب: یا عمارة اذا کان الرجل صاحب السنة وجماعة فلاتسئل عن ای حال کان فیه .)) ❶

''عمارہ بن زاذان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے کہا کہ اے عمارہ جب کوئی شخص اہل السنۃ والجماعۃ میں سے ہو تو پھر یہ نہ پوچھ کہ وہ کس حال میں ہے (کیونکہ اہل السنہ میں سے ہونے کا مطلب یہی ہے کہ وہ ہدایت پر ہے)۔''

(۲)..... ((عن عبدالله بن شوذب عن ایوب قال: ان من سعادة الحدث والا عجمی ان یوفقهما الله لعالم من اهل السنة .)) ❷

''عبداللہ بن شوذب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایوب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بات چھوٹے (کم تر) اور عجمی لوگوں کی سعادت میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اہل السنہ کے کسی عالم کے موافق و مطابق کردے یعنی یہ ان دونوں کی نیک بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اہل السنہ کا علم عطا فرمائے۔''

(۳)..... ((عن حماد بن زید قال قال ایوب: انی اخبر بموت الرجل من اهل السنة وکأنی افقد بعض اعضائی .)) ❸

''حماد بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اہل السنہ کے آدمیوں میں سے جب میں کسی کی موت کی خبر سنتا ہوں تو اس کا جاتا رہنا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا میرے بدن کا کوئی حصہ جاتا رہا۔''

---

❶ شرح اصول اعتقاد، ص: ٦٠، ج: ١.

❷ ایضاً، ص: ٦٠، ج: ١، تلبیس ابلیس، ص: ١٠.

❸ شرح اصول اعتقاد، ص: ٦٠، ج: ١، تلبیس ابلیس، ص: ١٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کے محقق ڈاکٹر احمد سعد حمدان فرماتے ہیں کہ امام ابو نعیم رحمہ اللہ ❶ نے (ایوب رحمہ اللہ کے اس) قول کو دو سندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک ابو اسامہ رحمہ اللہ کی سند سے ہے۔ ❷

(٤)..... حماد بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایوب السختیانی رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور اس وقت وہ شعیب بن الحجاب البصری رحمہ اللہ (کی میت) کو غسل دے رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

((ان الذين يتمنون موت اهل السنة يريدون ان يطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون.)) ❸

''بے شک جو لوگ اہل السنۃ کے افراد کے موت کے متمنی رہتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے (دین کے) نور کو مکمل کر کے رہے گا۔ چاہے کافروں کو یہ بات کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔''

(٥)..... ایک اور روایت میں ہے حماد بن زید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((كان ايوب يبلغه موت الفتا من اصحاب الحديث فيرى ذلك فيه ويبلغه موت الرجل يذكر بعباده فما يرى ذلك فيه.)) ❹

''ایوب رحمہ اللہ کو جب اہل الحدیث میں سے کسی نوجوان کی موت کی خبر ملتی تو وہ اسے بہت اہم خیال کرتے اور جب کسی اور کی موت کی خبر ملتی تو اس کی کوئی پروا نہ کرتے۔''

اہل الحدیث ہی چونکہ اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اس لیے یہاں حماد بن زید رحمہ اللہ نے اہل

---

❶ الحلية: ٣/ ٩.
❷ حاشيه شرح اصول اعتقاد، ص: ٦٠، ح: ١.
❸ شرح اصول اعتقاد، ص: ٦١، ج: ١.
❹ ايضاً، ص: ٦١، ج: ١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السنہ کے بجائے اصحاب الحدیث کے الفاظ ذکر کئے ہیں۔

۶۔ امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (المتوفی ۱۸۷ھ):

علامہ ذہبی رحمہ اللہ ان کی شان میں فرماتے ہیں: آپ امام ربانی، عالم صمدانی، قابل اعتماد محدث اور عظیم الشان عابد تھے۔ ❶ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ ثقہ، عابد اور امام تھے۔ ❷

((عن عبدالصمد قال: سمعت فضيل بن عياض يقول: ان لله عبادً ايحى بهم البلاد وهم اصحاب السنة ومن كان يعقل مايد خل جوفه من حله، كان من حزب الله.)) ❸

''عبدالصمد بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ شہروں کو زندہ فرما دیتا ہے (ہدایت سے معمور کر دیتا ہے) اور جو عقل والے ہیں ان کے پیٹ میں حلال ہی داخل ہوتا ہے۔ یہ لوگ حزب اللہ (اللہ کی جماعت) میں سے ہیں۔''

معلوم ہوا کہ اہل السنۃ ہی درحقیقت حزب اللہ (اللہ کی جماعت) ہیں۔

۷۔ امام احمد بن عبداللہ بن یونس رحمہ اللہ (المتوفی ۲۲۷ھ):

آپ ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن یونس رحمہ اللہ یربوعی کوفی ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں۔ ❹

www.kitabosunnat.com

((عن احمد بن زهير قال: سمعت احمد بن عبدالله بن يونس يقول: امتحن اهل الموصل بمعافى بن عمران فان

❶ تذكرة، ص: ۲۰۰، ج: ۱.
❷ تقريب، ص: ۲۲۷.
❸ ايضاً، ص: ٦٥، ج: ۱، الحلية للامام ابى نعيم، ص: ۱۰٤، ج: ۸.
❹ تذكرة، ص: ۳۰۳، ج: ۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احبوه فهم اهل السنة وان ابغضوه فهم اهل بدعة كما يمتحن اهل الكوفة بيحى .)) ❶

''احمد بن زہیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن عبداللہ بن یونس رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے موصل والوں کی آزمائش امام معافی بن عمران رحمہ اللہ کے ذریعے سے کی گئی پس جو ان سے محبت رکھتا تو وہ اہل السنۃ ہوتا اور جو ان سے بغض رکھتا تو وہ اہل بدعۃ (بدعتی) ہوتا جیسا کہ کوفہ والوں کو یحییٰ کے ذریعے سے آزمایا گیا۔''

امام معافی بن عمران ازدی موصلی رحمہ اللہ موصل کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور اہل علم کے پیشوا ہیں۔ موصل میں خارجی اور دیگر بدعتی فرقے بھی آباد تھے اس لیے آپ اہل موصل کے لیے آزمائش تھے۔ کیونکہ جو آپ سے محبت رکھتا تھا وہ اہل السنۃ والجماعۃ میں سے سمجھا جاتا تھا اور جو آپ سے بغض وعداوت رکھتا تھا وہ اہل البدع میں شمار کیا جاتا۔ اسی طرح کوفہ والوں کو امام یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کے ذریعے سے آزمایا گیا۔

۸۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی (المتوفی ۱۹۸ھ):

((عن حماد بن زاذان قال: سمعت عبدالرحمٰن بن مهدى يقول: اذا رأيت بصريًا يحب حماد بن زيد فهو صاحب السنة .)) ❷

''حماد بن زاذان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تو کسی بصری کو دیکھے کہ وہ حماد بن زید رحمہ اللہ سے محبت کرتا ہے تو (سمجھ لے کہ) وہ اہل السنۃ (میں سے) ہے۔''

امام حماد بن زید رحمہ اللہ (المتوفی ۱۷۹ھ) بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور فن تجوید کے ماہر تھے۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنے اپنے زمانے میں

❶ شرح اصول اعتقاد، ص: ٦٦، ج: ١.
❷ ایضاً، ص: ٦٢، ج: ١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے چار امام ہوئے ہیں۔امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ، امام مالک رحمہ اللہ ، امام اوزاعی رحمہ اللہ ، امام حماد بن زید رحمہ اللہ اور امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فن حدیث میں کوئی محدث حماد بن زید رحمہ اللہ سے زیادہ پختہ نہیں ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ مسلمین کے امام اور دین کے بڑے پابند ہیں۔ یہ مجھے حماد بن سلمہ رحمہ اللہ سے زیادہ محبوب ہیں۔سلیمان بن ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے حماد بن زید رحمہ اللہ سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے (تذکرۃ ص۱۸۹، ج۱) یہی وجہ ہے کہ ان سے محبت رکھنا اہل السنہ ہونے کی علامت ہے اور ان کے کئی مشہور اقوال بھی پیچھے گزر چکے ہیں۔اسی طرح امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ بھی بصرہ کے رہنے والے حافظ کبیر اور عالم شہیر ہیں۔ ❶

۹۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (التوفی:۲۴۱ھ):

علامہ ذہبی رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں: سرخیل محدثین، شیخ الاسلام، سید المسلمین امام احمد بن حنبل شیبانی مروزی بغدادی رحمہ اللہ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ ❷ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مسند کو بے پناہ مقبولیت عنایت فرمائی ہے اور آپ نے خود امام اہل السنہ والجماعۃ کے لقب سے شہرت پائی۔

((عن عبدوس بن مالك العطار قال سمعت ابا عبدالله احمد بن محمد بن حنبل يقول: اصول السنة عندنا، التمسك بما كان عليه اصحاب رسول الله ﷺ والا قتداء بهم وترك البدع وكل بدعة فهي ضلالة وترك الخصومات والجلوس مع اصحاب الا هواء وترك المراء والجدال والخصومات في الدين والسنة عند نا آثار رسول الله ﷺ..... فان الكلام في القدر والرؤية والقرآن وغير هامن السنن مكروه منهى عنه

❶ تذكرة، ص: ۲۵۵، ج: ۱. ❷ تذكرة، ص: ۳۲۳، ج: ۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولا يكون صاحبه ان اصاب بكلامه السنة من اهل السنة حتى يدع الجدل و يسلم الخ .)) ❶

''عبدوس بن مالک العطار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ہمارے نزدیک سنت کے اصول یہ ہیں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور ان کی پیروی اختیار کرنا اور بدعت کو ترک کرنا اور ہر بدعت پس وہ گمراہی ہی ہے اور لڑائی جھگڑے اور مخالفت اور اصحاب الا ہواء کے ساتھ بیٹھنے کو ترک کرنا اور لڑائی اور جدال اور دین میں مخالفت کو ترک کرنا اور ہمارے نزدیک سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا نام ہے۔ آگے فرماتے ہیں۔ پس بے شک تقدیر، رؤیت اور قرآن وغیرہ میں بات چیت کرنا سنت کے مطابق مکروہ ہے، اور اس سے منع کیا گیا ہے اور نہ اس (بدعتی) کا ساتھی بنے اگرچہ وہ اپنے کلام کے ساتھ اہل السنۃ کی طرح سنت کو پہنچے، (اس کا کلام سنت کے مطابق بھی ہو)۔ یہاں تک کہ وہ جنگ و جدل کو چھوڑ دے اور سر تسلیم خم کر دے۔''

امام اللالکائی رحمہ اللہ نے اسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اعتقاد یعنی عقیدہ کے نام سے نقل کیا ہے اور یہی عقیدہ دراصل اہل السنۃ والجماعۃ کا ہے۔ اسی اعتقاد کو طبقات حنابلہ (ص ۲۴۱، ۲۴۲، ج ۱) میں بھی نقل کیا گیا ہے اور امام اللالکائی رحمہ اللہ نے آگے چل کر عذاب قبر کے عقیدہ کو اس طرح نقل کیا ہے۔

((والا يمان بعذاب القبر و ان هذه الامة تفتن فى قبورها وتسأل عن الايمان والا سلام ومن ربه؟ ومن نبيّه؟ ويأتيه منكر و نكير كيف شاء الله عزو جل وكيف اراد والا يمان به والتصديق به .)) ❷

---

❶ شرح اصول اعتقاد، ص: ۱۵۶، ۱۵۷، ج: ۱، وطبقات الحنابلہ، ص: ۲۴۲، ج: ۱.

❷ ایضاً، ص: ۱۵۸، ج: ۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور قبر کے عذاب پر ایمان رکھنا اور بیشک یہ امت اپنی قبروں میں آزمائی جاتی ہے اور (قبر میں) ایمان اور اسلام کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور اس بارے میں بھی کہ اس کا رب کون ہے؟ اور اس کے نبی کون ہیں؟ اور اس کے پاس منکر اور نکیر آتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس پر ایمان رکھنا اور اس کی تصدیق کرنا (ایمانیات میں شامل ہے)۔''

ان عقائد میں سوال و جواب کے وقت اعادہ روح کا ذکر موجود نہیں ہے اور جس روایت میں اعادہ روح کا ذکر موجود ہے اس کی سند صحیح نہیں ہے تفصیل کے لیے الدین الخالص دوسری قسط ملاحظہ فرمائیں، اور اگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اعادہ روح کا عقیدہ ثابت بھی ہوجائے تو یہ کوئی کفر نہیں ہے۔ اس لیے کہ صحیح احادیث سے سوال و جواب کے وقت اعادہ روح کا عقیدہ ثابت ہے اور جس کی تفصیل الدین الخالص پہلی قسط میں موجود ہے اور یہ عقیدہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بھی ان کے شاگرد ابو مطیع البلخی رحمہ اللہ نے فقہ اکبر میں نقل کیا ہے اور فقہ اکبر کا اپنے عقیدہ کے دفاع کے لیے انکار ایسے لوگوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ جنہوں نے اپنے کتابچوں میں بے سند اور گمنام باتوں کو دلیل اور حجت بنا کر پیش کیا۔ امام ابوحنیفہ کا ایک واقعہ "غرائب فی تحقیق المذاهب" نامی گمنام کتاب سے نقل کیا گیا ہے جبکہ اس کتاب کا دنیا میں وجود ہی نہیں ہے اور جب اس بات کی طرف توجہ مبذول کروائی گئی تو اس کے نتیجہ میں زبردست ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا گیا کہ ہماری دلیل یہ واقعہ ہے اور پھر غرائب کے ساتھ کسی دوسرے ناقل کی کتاب کے حوالہ کا اضافہ بھی کردیا گیا اور آج تک اس اصل کتاب کے متعلق بتایا ہی نہیں گیا کہ وہ کتاب کہاں ہے اب ایسے لوگوں کے لیے فقہ اکبر جیسی مشہور کتاب کا انکار انتہائی حیرت انگیز بات ہے؟ [1]

اور حیرت انگیز بات یہ بھی ہے کہ ڈاکٹر موصوف مرنے کے بعد نئے اور خود ساختہ جسم

---

[1] مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: طبقات الحنابلة ج١، ص ٢٤، ١٦٠، ١٨٤، ٢٨٨، ٢٩٤، ٣٢٩، ج ٢، ص ٢٤٢، ٢٤٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بار بار اعادہ روح کے قائل ہیں؟ اور ان کے اندھے مقلدین کو اب تک یہ بات پلے نہیں پڑی کہ جس بنیاد پر امام احمد بن حنبل پر فتویٰ داغا گیا تھا، اس سے کہیں بڑھ کر اعادہ روح کے خود موصوف قائل نکلے ہیں۔ اب انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ ان کی جماعت ان پر بھی کفر کے فتوے داغنا شروع کر دے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔ البتہ ضد و ہٹ دھرمی اور عصبیت کا کوئی علاج نہیں ہے؟؟؟

۱۰۔ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۴ھ).

علامہ ذہبی رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں.

حافظ زمانہ، اہل الحدیث کے پیشوا امام علی بن مدینی بصری، امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ لوگوں میں حدیث اور اس کی علل کی معرفت میں علم کا پہاڑ تھے۔ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ان کا نام لیتے ہوئے کبھی نہیں سنا ہمیشہ ان کی تعظیم و تکریم کے پیش نظر ان کی کنیت ہی سے ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جتنا میں نے اپنے آپ کو علی بن مدینی رحمہ اللہ کے سامنے چھوٹا پایا ہے اتنا کسی استاد کے سامنے نہیں پایا۔ ❶

امام اللالکائی رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرح امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کا بھی عقیدہ نقل کیا ہے اور ان کے الفاظ بھی اس طرح ہیں:

((والكلام في القدر وغيره من السنة مكروه ولا يكون صاحبه وان اصاب السنة بكلامه من اهل السنة حتى يدع الجدل ويسلّم.)) ❷

''اور تقدیر کے مسئلہ میں گفتگو کرنا وغیرہ سنت کے لحاظ سے مکروہ ہے اور ایسے شخص کا دوست نہ بنے اگرچہ وہ اپنے کلام کے ساتھ اہل السنۃ کی طرح سنت کو پہنچے (اس کی بات درست بھی ہو) جب تک کہ وہ لڑائی جھگڑے کو ترک نہ کر دے، اور سر تسلیم خم نہ کرے۔''

❶ تذكرة، ص: ۳۲۱، ج: ۱. ❷ شرح اصول اعتقاد، ص: ۱۶۵، ۱۶۶، ج: ۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرح امام موصوف نے بھی عذاب قبر کا ذکر فرمایا ہے:

۱۱۔ امام ابوزرعۃ الرازی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۶۴ھ):

۱۲۔ امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۷۷ھ):

حافظ العصر امام ابوزرعہ رازی کا نام عبید اللہ بن عبد الکریم بن یزید رحمہ اللہ ہے اور شہر رے کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں اور امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ ان کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ ❶

الحافظ الکبیر امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ کا اسم گرامی محمد بن ادریس بن منذر حنظلی ہے۔ رے کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث اور چوٹی کے عالم ہیں۔ ❷

امام اللالکائی رحمہ اللہ نے امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ اور امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کے عقائد کو نقل کیا ہے چنانچہ امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((سألت ابی وابازرعة عن مذاهب اهل السنة فی اصول الدین وما ادرکا علیه العلماء فی جمیع الا مصار وما یعتقدان من ذلك؟ فقالا ادرکنا العلماء فی جمیع الامصار حجازا وعراقا وشاما ویمنا فکان من مذهبهم: الایمان قول وعمل، یزید وینقص والقرآن کلام الله غیر مخلوق بجمیع جهاته.....الخ.)) ❸

”میں نے اپنے والد محترم (امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ) اور امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ سے اصول دین کے بارے میں جو اہل السنۃ کے مذاہب کے متعلق ہے سوال کیا اور جس پر تمام شہروں کے علماء کو پایا گیا اور جس پر وہ دونوں بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں نے جواباً فرمایا: ہم نے تمام شہروں کے

---

❶ تذکرة، ص: ۲، ٤٠، ج۲ھ.

❷ تذکرة، ص: ۸، ٤٠، ج: ۲.

❸ شرح اصول اعتقاد، ص: ۱۷٦، ج: ۱.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

علماء یعنی حجاز، عراق، شام، یمن والے علماء کو پایا ہے۔ پس ان سب کا مذہب ہے: ایمان قول وعمل کا نام ہے اور یہ بڑھتا اور کم ہوتا اور قرآن اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے تمام جہات سے۔"

ان دونوں بزرگوں نے آگے تفصیل کے ساتھ اہل السنۃ کے عقائد کو بیان فرمایا ہے اور جہاں ضرورت پڑی ہے اہل السنۃ کے نام کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

۱۳۔ امام زائدہ بن قدامہ ثقفی کوفی (المتوفی ۱۶۱ھ)

آپ طائف کے مشہور قبیلے بنوثقیف سے تعلق رکھتے ہیں۔ کوفہ میں منتقل ہوجانے کی وجہ سے کوفی کہلائے۔ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ثقہ اور متبع سنت ہیں۔ امام ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کسی بدعتی کو حدیث نہیں پڑھایا کرتے تھے۔ ❶

(۱)۔ امام بخاری رحمہ اللہ، زائدہ رحمہ اللہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

((وكان زائدة لا يحدث الا اهل السنة .)) ❷

"اور امام زائدہ رحمہ اللہ اہل السنۃ کے علاوہ کسی سے حدیث بیان نہیں کیا کرتے تھے۔"

(۲)۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ان کا ترجمہ تقریب میں ان الفاظ میں قائم کرتے ہیں:

((ثقة ثبت صاحب السنة .)) ❸

"ثقہ، ثبت اور صاحب سنۃ یعنی اہل السنۃ ہیں۔"

حافظ صاحب رحمہ اللہ کا انہیں خاص طور پر صاحب سنۃ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اہل السنۃ ہونے کے ناطے یہ کافی مشہور ومعروف تھے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت سے بھی معلوم ہوتا ہے اور کچھ شواہد ہم آگے بھی بیان کرتے ہیں۔

---

❶ تذكرة، ص: ۱۸۰، ج: ۱

❷ جزء رفع اليدين مع حلاء العينين، ص: ۵۹

❸ تقريب، ص: ۱۰۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳)..... امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وكان لا يحدث احداحتى يشهد عنده عدلان انه من اهل السنة .)) ❶

''اور وہ کسی شخص سے حدیث بیان نہ کرتے تھے جب تک کہ دو عادل ان کے پاس اس بات کی گواہی نہ دے دیتے کہ وہ اہل السنۃ میں سے ہے۔'' ❷

(٤)..... امام العجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كان لا يحدث احداحتى يسأل عنه و ان كان صاحب سنة حدثه والا لم يحدثه .)) ❸

''وہ کسی سے بھی حدیث بیان نہ کرتے جب تک کہ وہ اس سے (اس کے عقیدہ کے بارے میں) پوچھ نہ لیتے اور اگر وہ اہل السنۃ ہوتا تو اس سے حدیث بیان کرتے اور بصورت دیگر اس سے حدیث بیان نہ کرتے۔''

(۵)..... حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں:

((وقال ابوداود الطيالسي وسفيان بن عيينة حدثنازائدة ابن قدامة وكان لايحدث قدريّاولاصاحب بدعة .)) ❹

''اور ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ اور سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم سے زائدہ بن قدامہ رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی اور وہ کسی قدری اور بدعتی سے حدیث بیان نہ کرتے۔''

---

❶ كتاب الثقات، ص: ۹۲، ج: ۳، بحواله جلاء العينين، ص: ۵۹.

❷ وقال الا ستاذ حافظ زبير على زئى: هذه نسخته قلمية، امالمطبوعة ج٦ ص ٣٤٠، فسقط منها "السنة".

❸ معرفة الثقات للعجلي، ص: ٣٦٧، ج: ١، رقم: ٤٩٠ـ تاريخ معرفة الرجال الثقات، ص: ٤٨، بحواله جلاء العينين، ص: ۵۹.

❹ تهذيب التهذيب، ص: ٣٠٦، ج: ٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦) ((وقال احمد بن یونس رأیت زهیربن معاویة جاء الی زائدة فکلمة فی رجل یحدثه فقال من اهل السنة هو قال ما اعرفه ببدعة فقال من اهل السنة هو فقال رهیر متی کان الناس هکذا فقال زائدة متی کان الناس یشتمون ابا بکر و عمر رضی اللہ عنہما .)) ❶

''اور احمد بن یونس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام زہیر بن معاویہ رحمہ اللہ (المتوفی ۱۷۳ھ) کو دیکھا کہ وہ امام زائدہ رحمہ اللہ کے پاس آئے اور ان سے ایک شخص کے بارے میں گفتگو کی کہ جس سے وہ حدیث بیان کریں۔ امام زائدہ رحمہ اللہ نے پوچھا کہ کیا وہ اہل السنۃ میں سے ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ان کی کسی بدعت سے واقف نہیں ہوں۔ امام زائدہ رحمہ اللہ نے دوبارہ پوچھا کہ کیا وہ اہل السنۃ میں سے ہے؟ پس امام زہیر رحمہ اللہ نے کہا: لوگ کب سے اس پر ہیں؟ (بدعتیوں کے بارے میں کب سے گفت وشنید شروع کی گئی ہے) امام زائدہ رحمہ اللہ نے جواباً فرمایا: لوگوں نے کب سے ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینا اور برا بھلا کہنا شروع کیا ہے؟'' (جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا تو اہل حق نے یہ احتیاط برتنی شروع کردی ہے)

۱۴۔ امام وکیع بن جراح رؤاسی کوفی (المتوفی ۱۹۷ھ)

آپ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور چوٹی کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ پختہ کار عالم اور عراق کے محدث ہیں۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ولقد قال وکیع من طلب الحدیث کما جاء فهو صاحب السنة ومن طلب الحدیث لیقوی هواه فهو صاحب بدعة .)) ❸

---

❶ تهذیب، ص: ۳۰۷، ج: ۳، وسیر اعلام النبلاء للذهبی، ج: ۷، ص: ۳۷۷.

❷ تذکرة، ص: ۲۳۹، ج: ۱.

❸ جزء رفع الیدین مع جلاء العینین، ص: ۱۲۰-۱۲۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حدیث کا مفہوم ایسا ہی لے جیسا کہ وہ ہے تو وہ اہل السنۃ ہے اور جو شخص اپنی خواہش نفسانی کی تقویت کے لیے حدیث کو طلب کرے (اور اپنی رائے کے مطابق اس حدیث کا مفہوم بیان کرے) تو وہ بدعتی ہے۔''

۱۵۔ امام علامہ ابن الجوزی بغدادی رحمہ اللہ (المتوفی: ۵۹۷ھ):

آپ کی کنیت ابو الفرج، نام عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی بن محمد اور لقب جمال الدین ہے آپ بغداد کے رہنے والے جلیل القدر حافظ الحدیث، عالم عراق اور واعظ آفاق ہیں آپ کا سلسلہ خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے لہٰذا آپ قریشی تیمی اور بکری کہلاتے ہیں۔ ❶

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ ایک مقام پر فرماتے ہیں:

ہمارے بیان مذکورہ بالا سے واضح ہوگیا کہ اہل سنت وہی لوگ ہیں جو آثار رسول صلی اللہ علیہ وسلم وخلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی اتباع کرتے ہیں۔ (جو طبقہ صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ و مابعد میں متواتر ظاہر چلے آئے ہیں) اور اہل بدعت وہ لوگ ہیں جو جماعت کا متواتر طریقہ چھوڑ کر ایسی چیز ظاہر کرتے رہتے ہیں جو پہلے زمانہ میں نہ تھی، اور نہ وہ کسی اصل شرعی پر مبنی ہے۔ اسی وجہ سے بدعتی لوگوں کو دیکھو گے کہ اپنی بدعت کو چھپاتے رہتے ہیں برخلاف ان کے اہل السنۃ اپنے مذہب کو نہیں چھپاتے اور ان کا کلمہ ظاہر اور ان کا مذہب متواتر مشہور چلا آتا ہے اور عاقبت ان ہی کے لئے، والحمدللہ رب العالمین۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت میں سے ایک قوم لوگوں پر ظاہر (غالب) ہوگی، یہاں تک کہ جب امر الٰہی آئے گا جب بھی یہ قوم غالب ہوگی۔ یہ حدیث صحیحین میں ہے۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ حق پر ظاہر (غالب) ہوگا۔ ان کو کچھ مضر نہ ہوگا اگر کوئی ان کی مدد نہ کرے (وہ برابر بنصرت الٰہی غالب رہیں گے) یہاں تک کہ امر الٰہی آجائے (رواہ مسلم فقط)۔ واضح ہو کہ

❶ تذکرہ، ص: ۹۰۵، ح: ٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس معنی کو نبی ﷺ سے جابر بن عبداللہ و معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حدیث میں جس قوم کا ذکر ہے وہ اہل حدیث ہیں۔ ❶

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

فصل: اگر یہاں کوئی ہم سے پوچھے کہ آپ نے طریق سنت کی تعریف فرمائی، اور بدعت کی مذمت بیان کی تو ہم کو بتلایئے کہ سنت کیا ہی اور بدعت کیا ہے۔ کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر بدعتی اپنے آپ کو اہل سنت میں سے جانتا ہے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ سنت کے معنی راہ کے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ جو لوگ اہل حدیث وآثار ہیں وہ بذریعہ ثقات روایات کے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب و خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے نشان قدم کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ اہل السنۃ ہیں۔ کیونکہ یہی اس راہ وطریقہ پر ہیں جس میں کوئی نئی نکالی ہوئی بات شامل نہیں ہونے پائی۔ اس لیے کہ بدعتیں اور نئے طریقے تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کے طریقہ کے بعد نکلے ہیں، اور بدعت اس فعل بد کو کہتے ہیں جو نیا نکل آیا اور پہلے نہیں تھا، اور اکثر بدعات کا یہ حال ہے کہ وہ شریعت کی مخالفت سے شریعت کو درہم برہم کرتی ہیں یا جب بدعت پر عملدرآمد عام ہو تو شریعت میں کمی بیشی ہوجاتی ہے، اور اگر کوئی ایسی بدعت نکالی جائے جو شریعت سے مخالف نہیں ہے اور نہ اس پر عمل درآمد سے نقص یا زیادتی لازم آتی ہے تو ایسی بدعت سے بھی عموماً بزرگان سلف کراہت کرتے، اور عموماً ہر قسم کے بدعتی سے نفرت کیا کرتے تھے اگرچہ وہ جائز ہوتا کہ اصل جو کہ اتباع سلف ہے محفوظ رہے۔ ❷

۱۶۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفی ۷۲۸ھ):

علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شیخ الاسلام، علامہ، حافظ، فقیہ، مجتہد، مفسر، علم الزہاد، نادرۃ العصر ابن تیمیہ حرانی، آپ کی

---

❶ تلبیس ابلیس، ص: ۱۶.

❷ تلبیس ابلیس، ص: ۱۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنیت ابو العباس نام احمد بن مفتی شہاب الدین عبدالحلیم بن امام مجتہد شیخ الاسلام مجد الدین عبدالسلام بن عبداللہ حرانی اور لقب تقی الدین ہے۔ آپ حران کے رہنے والے عالم بے بدل زاہد بے نظیر اور حافظ حدیث بے مثال ہیں چوٹی کے علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ ❶

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

((ومن اهل السنة والجماعة مذهب قديم معروف قبل ان يخلق الله ابا حنيفة ومالكا والشافعي واحمد فانه مذهب الصحابه الذين تلقوه عن نبيهم ومن خالف ذلك كان مبتدعاً عند اهل السنة والجماعة فانهم متفقون ان اجماع الصحابة حجة و متنازعون في اجماع من بعدهم واحمد بن حنبل قد اشتهر بامامة السنة لصبره على ما امتحن به ليف رقها وكان الائمة قبل قد ماتو اقبل المحنة .)) ❷

''اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب مشہور و معروف رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ ابھی اللہ تعالیٰ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بھی پیدا نہیں فرمایا تھا اور یہ (درست اور صحیح) مذہب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تھا جو انہوں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا اور جو (گمراہ فرقے) اس کے مخالف ہیں تو وہ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک بدعتی فرقے ہیں۔ پس یہ (اہل السنۃ والجماعۃ) اس بات پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع حجت ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کے لوگوں کے اجماع میں ان کا اختلاف ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ امام اہل السنۃ کے نام سے مشہور ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان تکالیف و مصائب پر صبر کیا جو انہیں (مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں) برداشت کرنا پڑی تھیں کہ وہ ان تکالیف کی وجہ سے

❶ تذكرة، ص: ١٠١٨، ج: ٤. ❷ منهاج السنة، ص: ٢٥٢، ج: ٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے چھوڑ دیں جبکہ دوسرے ائمہ اس آزمائش سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔''

۱۷۔ حافظ ابن کثیر القرشی الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۷۴ھ) اپنی شہرہ آفاق تفسیر تفسیر القرآن العظیم میں رقم طراز ہیں:

((وهذه الامة ايضاً اختلفو افيها بينهم على نحل كلها ضلالة الا واحدة وهم اهل السنة والجماعة المتمسكون بكتاب الله وسنة رسوله ﷺ وبما كان عليه الصدرالاول من الصحابة والتابعين وائمة المسلمين من قديم الدهر وحديثه كما رواه الحاكم فى المستدرك انه سئل ﷺ عن الفرقة النا جية منهم فقال "من كان على ماانا عليه اليوم واصحابى")) ❶

''اور اس امت میں بھی تفرقہ پڑا اور سب فرقے گمراہی پر ہیں سوائے ایک کے کہ وہ حق پر ہے اور وہ حق والی جماعۃ اہل السنۃ والجماعۃ ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو مضبوط تھامنے والی ہے جس پر اگلے زمانے کے صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ اور ائمہ مسلمین تھے۔ گزشتہ زمانے میں بھی اور اب بھی جیسے مستدرک حاکم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ان سب میں نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ لوگ اسی پر ہوں گے کہ جس پر آج میں اور میرے اصحاب ہیں۔''

حافظ صاحب رحمہ اللہ نے بھی نجات پانے والے اور جنتی گروہ کو فرقہ قرار دیا ہے۔

۱۸۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تہتر فرقوں والی روایت نقل کرنے کے بعد ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

((فجميع ذلك ثلاث وسبعون فرقة على ما اخبر به النبى ﷺ واما الفرقة الناجية فهى اهل السنة والجماعة .)) ❷

---

❶ تفسير ابن كثير، ص: ٤٣٢، ج: ٣.

❷ الغنية، ص: ٨٥، ج: ١، طبع مصر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ سب تہتر فرقے ہوئے جیسا کہ نبی ﷺ نے خبر دی ہے اور لیکن ان سب فرقوں میں نجات پانے والا فرقہ صرف اہل السنۃ والجماعۃ ہے۔''

حافظ صاحب رحمہ اللہ کی طرح شیخ صاحب رحمہ اللہ نے بھی الجماعۃ کی وضاحت الفرقۃ الناجیۃ سے کی ہے۔

۱۹۔ مشہور حنفی عالم ملا علی قاری رحمہ اللہ گمراہ فرقوں کی تفصیل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

((فتلك اثنان و سبعون فرقة كلهم فى النار والفرقة الناجية هم اهل السنة .)) ❶

''پس یہ سب بہتر فرقے ہوئے اور سب جہنمی ہیں اور نجات پانے والا فرقہ اہل السنۃ والجماعۃ ہے۔''

اہل السنۃ والجماعۃ کا کیا مطلب ہے؟ چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فالسنة ماسنه رسول الله والجماعة مااتفق عليه اصحاب رسول الله ﷺ فى خلافة الأئمة الا ربعة الخلفاء الراشدين المهديين رحمة الله عليهم اجمعين .)) ❷

''سنت اس طریقہ کا نام ہے جس پر رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اور جماعۃ وہ طریقہ ہے جس پر اصحاب رسول ﷺ نے چاروں خلفاء راشدین، جو ہدایت یافتہ تھے، کے زمانے میں اتفاق کرلیا تھا۔''

ان تمام حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ اہل حق کے لیے اہل السنۃ والجماعۃ کی اصطلاح اور نام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور ہی سے مشہور ہوگیا تھا بلکہ یہ نام ان کے حق پرست ہونے کی علامت سمجھا جاتا تھا اور جو لوگ اہل السنۃ سے خارج تھے ان کو اہل البدع یعنی بدعتی فرقے مانا جاتا تھا، اور آج تک امت مسلمہ کے کسی فرد نے بھی اس نام کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ گمراہ فرقوں نے اپنی گمراہیوں کو چھپانے کے لیے بھی پورے زور وشور

❶ مرقاة شرح مشكوٰة، ص: ٢٠٤، ج: ١. ❷ غنية، ص: ١٩٦.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اس نام کو اپنے لیے استعمال کیا جیسا کہ موجودہ دور میں بریلوی فرقہ بھی اپنے لیے اسی نام کو ڈھٹائی کے ساتھ استعمال کرتا ہے حالانکہ ان کے ہاں سنت نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے بلکہ ان کا گزر بسر ہی بدعات پر ہے اور اہل اسلام میں روافض کے بعد ان سے زیادہ گمراہ فرقہ کوئی نہیں گزرا۔ یہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کو اپنا امام مانتے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ جن کے مقتدا اور پیشوا انگریز کے دور کے احمد رضا خان ہوں تو ان کے عقائد ونظریات کے متعلق کیا پوچھنا اور یہی حال دیوبندی حضرات کا ہے کہ وہ بھی اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت قرار دیتے ہیں اور یہ دونوں فرقے انگریز دور کی پیداوار ہیں اور اہل السنۃ اور ان کے عقائد ونظریات میں زمین وآسمان کا بُعد ہے۔ موجودہ دور میں کسی ایک شخص کے اس نام سے انکار کر دینے سے حقیقت نہیں بدل سکتی۔ اگر کسی شخص کے انکار سے حقیقت بدل جاتی تو آج دنیا میں اسلام کا نام بھی نہ رہتا۔ اگر کوئی چاند پر تھوکنے کی کوشش کرے گا تو تھوک چاند تک نہیں جاسکتا البتہ پلٹ کر اس احمق کے منہ پر گرے گا کہ جس نے چاند پر تھوکنے کی کوشش کی ہے اگر کوئی سورج کے وجود کا انکار کر دے۔ تو کیا اس کے انکار سے حقیقت بدل جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ موصوف یا تو تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں اور یا ضد وعناد کی وجہ سے زبردستی حق کا انکار کر رہے ہیں، اور اب جب کہ موصوف اہل السنۃ والجماعۃ کے نام سے ہی انکار کر رہے ہیں اور انہوں نے صرف مسلم، مسلم کی رٹ لگا رکھی ہے تو ظاہر بات ہے کہ ان کا شمار اہل السنۃ والجماعۃ میں نہیں ہے بلکہ اس طرح وہ اس گروہ میں شامل ہو گئے ہیں کہ جنہیں اہل البدع والضلالہ کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ بدعتی فرقے بھی تو اپنے آپ کو مسلم ہی کہتے تھے اور یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ ان کا ''الفرقۃ الجدیدۃ'' ایک نو مولود اور نیا فرقہ ہے اس لیے اس کا شمار لازماً اہل البدع والضلالۃ ہی میں ہوگا۔ یہ بدعتی فرقہ اس لیے بھی دوسرے فرقوں سے ممتاز ہے کہ اس نے اہل السنۃ والجماعۃ کے نام کا انکار کر دیا ہے۔ لہٰذا اس کے گمراہ ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا۔

☆ ☆ ☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طائفہ منصورہ کہاں ہوگا؟

ہم نے واضح کیا ہے کہ طائفہ منصورہ سے مراد اہل الحدیث ہیں اور حادیث سے بھی یہ بات واضح ہے کہ یہ گروہ قیامت تک برابر قائم رہے گا جبکہ جماعۃ المسلمین (مسلمین کی حکومت وامارت) کبھی ہوگی اور کبھی اس کا وجود نہیں ہوگا۔ اب اس ضمن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ طائفہ منصورہ دنیا کے کس خطے میں ہوگا؟ یعنی اس سے مراد کسی خاص ملک کے لوگ ہیں یا یہ طائفہ دنیا کے ہر حصے میں موجود ہوسکتا ہے تو اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ اس حدیث کے اولین مخاطب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ صرف مکہ اور مدینہ میں قیام پذیر تھے بلکہ وہ ان دونوں شہروں سے نکل کر مختلف ممالک اور شہروں میں قیام پذید ہوگئے تھے اور پھر تابعین اور تبع تابعین تو دور دراز کے ممالک اور شہروں تک پھیل گئے تھے اور یہ تمام لوگ طائفہ منصورہ کے اولین مصداق تھے۔ لہٰذا اس وضاحت سے یہ بات تو متعین ہوجاتی ہے کہ طائفہ منصورہ دنیا کے ہر خطے اور ہر شہر میں ہوسکتا ہے، اور یہ سلسلہ قیامت تک قائم رہے گا لیکن موصوف کا یہ دعویٰ ہے کہ طائفہ منصورہ صرف ان کا نومولود فرقہ ہے کہ جس کا ورود نامسعود ابھی حال ہی میں پاکستان کے پرفتن شہر کراچی میں ہوا ہے کیونکہ ابھی حال ہی میں جب ان سے ایک اجتماع میں کسی نے سوال کیا کہ جب آپ کی جماعت المسلمین موجود نہ تھی تو اس وقت لوگ کس بات پر تھے یعنی مسلم تھے یا غیر مسلم؟ تو جواب میں ارشاد ہوا کہ ہم وہی جواب دیں گے جو موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دیا تھا۔ ''علمھا عند ربی فی کتاب'' (ان کا علم ہمارے رب کے پاس کتاب میں ہے) گویا موصوف نے واضح حدیث کو چھوڑ کر اپنی خود ساختہ رائے لوگوں پر ٹھونسنے کی کوشش کی ہے اور امۃ مسلمہ کو فرعون کے گمراہ آباواجداد کی صف میں لاکھڑا کیا، اور اس طرح ڈاکٹر عثمانی کی طرح انھیں بھی دنیا میں اپنے علاوہ کوئی مسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر نہ آیا۔ ڈاکٹر عثمانی کا تو دعویٰ تھا کہ گیارہ سو سال سے دنیا میں اصل اسلام ہی موجود نہیں ہے۔ موصوف کو چاہئے کہ وہ تیرہ سو سال کا دعویٰ کر دیں تا کہ یہاں بھی وہ ڈاکٹر عثمانی سے دو سو قدم آگے ہی ہوں اب ہم یہاں وہ احادیث نقل کرتے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ طائفہ منصورہ قربِ قیامت ملک شام میں ہوگا اور اس طرح موصوف کا پتا ہی کٹ جائے گا۔ کیونکہ کراچی شہر کا ذکر کسی حدیث میں نہیں ہے چنانچہ ڈاکٹر علی بن محمد بن ناصر الفقیہی فرماتے ہیں:

''اور اس حدیث (طائفہ منصورہ) کی بعض روایات میں اس گروہ کے مقام کا ذکر بھی موجود ہے اور یہ تمام روایات اس پر متفق ہیں کہ یہ جماعت ملک شام میں ہوگی۔'' ❶

"الطائفة المنصورة" ملک شام میں:

اور اس کے بعد ڈاکٹر موصوف نے ان روایات کے وہ الفاظ نقل کئے ہیں جن میں اس طائفہ کے شام میں ہونے کا ذکر موجود ہے اب ان روایات کو ملاحظہ فرمائیں

۱۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

((لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ مَا يَضُرُّهُمْ مِنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هٰذَا مَالِكٌ يَزْعَمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ.)) ❷

''میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا اور ان کو جھٹلانے

---

❶ حاشیہ مسئلة احتجاج بالشافعی ص ۳۵

❷ صحیح بخاری کتاب التوحید باب ۲۹، قول اللہ تعالیٰ انما قولنا لشیء (النحل آیت: ۴۰) ح: ۷۴۶۰، مسلم: ۴۹۵۵، مسند احمد: ۴/ ۱۰۱، (۱۶۹۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے اور مخالفت کرنے والے انہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے گا اور وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے۔ مالک بن یخامر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ لوگ شام میں ہوں گے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا کہ مالک رحمہ اللہ کا دعویٰ ہے کہ اس نے معاذ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے۔"

سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ فرمایا یہ ان کی اپنی رائے نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں مرفوع روایات موجود ہیں، اور اس طرح کی روایات جو بظاہر موقوف ہوتی ہیں لیکن حکماً مرفوع کا درجہ رکھتی ہیں۔

۲۔ سیدنا قرۃ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِي هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ.)) ❶

"جب شام والے تباہ و برباد ہو جائیں گے تو پھر تم میں کوئی بھلائی نہ ہوگی اور میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی۔ اس جماعت کو وہ لوگ کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے جو اس کی تائید و اعانت ترک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (جس جماعت کا اس حدیث میں ذکر ہے) اس سے مراد اصحاب الحدیث ہیں۔" (اور دوسرے نسخہ میں اہل الحدیث کے الفاظ ہیں)۔

ملک شام کے ساتھ اس جماعت کے ذکر کا مطلب یہ ہے کہ وہ جماعت شام میں ہوگی، اور جب ملک شام ہی تباہ و برباد ہو جائے گا تو پھر دنیا میں کسی قسم کی کوئی خیر باقی نہیں رہے گی

---

❶ رواه الترمذي وقال: هذا حديث صحيح كتاب الفتن باب: ٢٧، ح: ٢١٩٢، وابن ماجه كتاب السنة، ح: ٦، و صححه ابن حبان (موارد)، ح: ٨٥١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ جب طائفہ منصورہ ہی باقی نہ رہے گا تو پھر کون سی خیر باقی رہ سکتی ہے۔ آج کل شام میں نُصیری شیعہ مسلمانوں بالخصوص سلفیوں کا قتل عام کر رہے ہیں اور یہ کام حکومت وقت کروا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی حفاظت ونصرت فرمائے (آمین)۔ ان دو احادیث کی تائید میں ہم مزید دو احادیث تائید کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

((عن معاوية قال يا اهل الشام حدثني الا نصاري قال شعبة يعني زيد بن ارقم ان رسول الله ﷺ قال لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ وَإِنِّي لَأَرْجُوأَنْ تَكُونُوا هُمْ يَا أَهْلَ الشَّامِ۔ (رواه احمد والبزار والطبراني وابو عبد الله الشامي ذكره ابن ابي حاتم ولم يجرحه احد وبقية رجاله رجال الصحيح .)) ❶

''معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے شام والو مجھ سے حدیث بیان کی الا نصاری نے اور وہ کہتے ہیں کہ شعبہ نے کہا کہ انصاری سے مراد زید بن ارقم ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا اور بے شک مجھے امید ہے کہ اے شام والو اس سے تم ہی مراد ہو یعنی اس حدیث کا مصداق شام والو تم ہی ہو۔'' ❷

((عن ابي امامة قال قال رسول الله ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الدِّيْنِ ظَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ قَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ إِلَّا مَا أَصَابَهُمْ مِنْ لَأْوَاءِ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ قَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَيْنَ هُمْ قَالَ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَكْنَافِ

---

❶ مجمع الزوائد ص ٢٨٧، ح ٧، والسنة الاخرى. ٧/ ٥٦٣

❷ مسند احمد. ٤/ ٣٦٩، والبزار: ٣٣١٩، والطبراني: ٤٩٦٧، الصحيحة. ١٩٥٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْتِ الْمَقْدِسِ .)) ❶

''ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ دین پر ہمیشہ قائم رہے گا اور دشمنوں پر غالب ہوگا ان کے مخالفین ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکیں گے۔ سوائے اس شدت (وتکلیف) کے کہ جو انہیں (اللہ کی راہ میں) پہنچے گی (اور قیامت کے آنے تک) وہ اسی حال میں ہوں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ بیت المقدس اور بیت المقدس کے اطراف میں ہوں گے۔'' ❷

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کی آمد سے پہلے طائفہ منصورہ ملک شام اور بیت المقدس کے اطراف غالباً شام اور بیت المقدس کے درمیانی علاقے میں ہوگا، لہٰذا ان احادیث کی موجودگی میں موصوف کا یہ بے بنیاد دعویٰ بھی بے وقعت ہو کر رہ گیا ہے کہ وہ اور ان کی جماعت ہی حقیقی مسلم ہیں اور لوگوں کو ان کی جماعت کے ساتھ ہو جانا چاہیے۔ حالانکہ قرب قیامت کی وجہ سے مسلمین کا حقیقی مقام اب ملک شام ہے اس طرح موصوف کے غلط اور بے بنیاد دعووں کی قلعی کھل جاتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کی جماعت کا نام فریب نظر کے سوا کچھ نہیں ہے۔

((عن ابن حوالة قال قال رسول الله ﷺ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا اَجْنَادًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْلِي يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِي اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ

---

❶ رواه عبدالله وحادة عن خط ابيه والطبراني ورجاله ثقات، مجمع الزوائد، ص: ۱۸۸، ج: ۷.

❷ مسند احمد: ۵/ ۲۶۹، والطبراني ۷۶۴۳ وفيهما: عمرو بن عبدالله الحضرمي، وثقه ابن حبان وانظر: الصحيحة ۱۹۵۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ.)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب (مسلمین) کی حکومت ایک جمع کیے ہوئے لشکر کی مانند ہو جائے گی۔ ایک لشکر شام میں، ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اس وقت کو پاؤں تو (کس لشکر کو) اختیار کروں؟ کس کے ساتھ ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو شام کو اختیار کر کہ یہ اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ اور پسندیدہ زمین ہے اللہ تعالیٰ اس زمین میں اپنے برگزیدہ اور نیک بندوں کو جمع کرے گا۔ پھر اگر تم شام سے انکار کرو (وہاں نہ جاسکو) تو یمن کو اختیار کرو اور تم اپنے جانوروں اور اپنے آپ کو اپنے حوضوں سے پانی پلاؤں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ میری وجہ سے شام اور شام کے لوگوں کا کفیل ہوا ہے۔''

موصوف کو اب تک یہ معلوم نہیں ہے کہ اہل حق کون ہیں؟ اور ان کا مقام کونسا ہے؟ اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ جماعت المسلمین صرف دھوکا ہے اور موصوف کے اس جھوٹ اور دھوکے کی تلافی بھی اسی صورت میں ہے کہ وہ اپنے حواریوں کے ساتھ شام پہنچ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ انہیں اس دھوکا بازی کی سخت سزا دے گا۔ امام محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے ملک شام کی فضیلت پر ایک کتاب احادیث فضائل الشام للربعی کی تخریج و تحقیق بھی فرمائی ہے اور اسے شائع کیا ہے اور ان کا خیال ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی نشانیاں تقریباً پوری ہو چکی

---

❶ رواه احمد و ابو داؤد، مشكوٰة. ص: ١٧٦٧، ح٣، الرقم: ٦٢٧٦، وقال الالبانی. اسناده صحيح، وقال الاستاذ حافظ زبير على زئی: اسناده صحيح اخرجه احمد. ٤/ ١١٠ ح: ١٧١٣، عن حيوة به، رواية بقية عن بحير محمولة على السماع، سواء صرح باسماع ام لا، انظر كتابی "الفتح المبين فی تحقيق طبقات المدلسين" عن ابو داود ج ٣، ص ٤٤، حديث نمبر: ٢٤٨٣، طبع دارالسلام، رياض، لاهور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اس لیے وہ خود بھی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے منتظر ہیں اور ان کا اکثر قیام بھی ملک شام ہی میں ہوتا ہے۔شام کے فضائل کے سلسلہ میں مشکوٰۃ المصابیح کا آخری باب ذکر یمن والشام اور امام الالبانی کی کتاب ''تخریج احادیث فضائل الشام للربعی'' ملاحظہ فرمائیں:

افسوس کہ علم کا یہ سورج بھی ۲۲ جمادی الآخر ۱۴۲۰ھ، ۳ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو آخر کار غروب ہوگیا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ راجِعُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ فِی جَنَّۃِ الْفِرْدَوْسِ۔

ایک نکتہ:

یہاں ایک دلچسپ بات کا تذکرہ ضروری ہے۔اس حدیث میں ہے: علیک بالشام۔تم پر شام کو اختیار کرنا اور اس کے ساتھ چمٹنا ضروری ہے اور ایک روایت میں ہے: علیکم بالشام تم پر شام کو پکڑنا اور اسے اختیار کرنا لازم ہے۔ ❶ جس طرح موصوف علیک بالجماعۃ کے الفاظ پیش کر کے اس سے اپنی جماعت کے ساتھ چمٹنا ضروری قرار دیتے ہیں۔اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ ملک شام کب روانہ ہوتے ہیں اور اس حکم پر کب عمل کرتے ہیں؟ کراچی میں ایک صاحب ہیں جن کے نام کے ساتھ عتیق کا لفظ آتا ہے اور وہ لوگوں کو کوئی حدیث علیک بالعتیق سناتے ہیں کہ تمہارے لیے عتیق کو اختیار کرنا اور اس سے چمٹنا ضروری ہے۔اب بتایا جائے کہ کیا دنیا میں پاگلوں کی کوئی کمی ہے؟

امام نووی رحمہ اللہ حدیث لاتزال طائفۃ من امتی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((و یحتمل ان ھذہ الطائفۃ مفرقۃ بین انواع المؤمنین منھم شجعان مقاتلون ومنھم فقھاء ومنھم محدثون ومنھم زھادوآمرون بالمعروف والنا ھون عن المنکرو منھم اھل انواع اخری من الخیر ولا یلزم ان یکونوا مجتمعین بل قد یکونون متفرقین فی اقطار الارض وفی ھذا الحدیث معجزۃ

❶ ترمذی: ۲۲۱۷ واسنادہ صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاهرة فان هذا الوصف مازال بحمد الله تعالى من زمن النبي ﷺ الى الآن ولا يزول حتى يأتي امر الله المذكور في الحديث .. الخ .)) ❶

''اور یہ طائفہ مومنین کے مابین مختلف جماعتوں میں منقسم ہے جن میں سے مجاہدین (اللہ کی راہ) میں قتال کرنے والے، فقہا، محدثین، زہاد، نیکی کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے اور دیگر اصحاب خیر سب کو شامل ہے اور ان سب جماعتوں کا ایک جگہ جمع ہونا بھی ضروری نہیں بلکہ یہ زمین کے مختلف حصوں میں ہو سکتے ہیں اور یہ حدیث ظاہر معجزہ ہے پس یہ وصف کبھی زائل نہیں ہوا یعنی یہ جماعتیں بحمداللہ ہمیشہ رہی ہیں اور اب تک اور قیامت تک قائم رہیں گی۔ جیسا کہ اس حدیث میں موجود ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ کی وضاحت سے معلوم ہوا کہ طائفہ منصورۃ قیامت تک برابر رہے گا، اور اس میں کبھی انقطاع نہیں ہوگا لیکن امام فتنہ مسعود احمد کا خیال ہے کہ اس میں انقطاع واقع ہوسکتا ہے اور جب یہ دور فترت ختم ہوا تو معلوم ہوا کہ مسعود احمد علیہ ماعلیہ کی شخصیت دنیا میں ظہور پذیر ہوچکی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ کی طرح علامہ العینی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کی اسی طرح کی وضاحت صحیح بخاری کی شرح عمدۃ القاری میں بیان کی ہے۔

ملک شام کی فضیلت میں بہت سی احادیث آئی ہیں اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی ملک شام ہی میں آئیں گے اور یہودیوں (اسرائیل) سے مسلمین کی جو جنگ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں ہوگی وہ بیت المقدس کے قریب ہوگی اور آخر کار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد (۱) میں قتل کردیں گے۔

(۱)..... واضح رہے کہ لد (LYDDa) فلسطین میں ریاست اسرائیل کے دارالسلطنت تل ابیب سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے اور یہودیوں نے وہاں بہت بڑا

❶ صحیح مسلم مع شرح النووی، ص ۱۴۳، ج۲ طبع نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اڈا بنا رکھا ہے۔ ❶

احادیث سے ایسا مترشح ہوتا ہے کہ نزول سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مسلمین ملک شام میں جمع ہوں گے اور اس وقت مسلمین کا بادشاہ وہ شخص ہوگا جس کا نام محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہوگا اور جسے احادیث میں امام مہدی کہا گیا ہے۔ امام سے مراد مسلمین کا بادشاہ یا خلیفہ ہے اور مہدی اسے اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ ہدایت پر ہونگے، اور کتاب وسنت پر عامل ہونگے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور نزول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے وہ مسلمین کی قیادت کریں گے۔ امام مہدی سے وہ امام مراد نہیں ہے کہ جس کا تصور شیعوں کے ہاں پایا جاتا ہے کیونکہ شیعہ آخر میں یہودیوں (اسرائیل) سے مل کر مسلمین سے قتال کریں گے، اور ان کا امام مہدی غالباً دجال ہوگا جیسا کہ ایک حدیث سے مترشح ہوتا ہے۔

((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ.)) ❷

''اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی اور اطاعت کریں گے (ان کے ساتھ ہو جائیں گے) جن کے سروں پر چادریں پڑی ہوں گی۔''

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیعوں کو ان کی اصل کی طرف منسوب کیا ہے کیونکہ شیعیت کی اصل یہودیت ہے، اور ان کے جدامجد کا نام عبداللہ بن سبا یہودی ہے ورنہ اصفہان (ایران) میں ستر ہزار یہودی کہاں سے آ جائیں گے؟

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، بہترین لوگ وہ ہونگے جو ابراہیم علیہ السلام کی جگہ (شام) کی طرف ہجرت کریں گے۔''

---

❶ تفهيم القرآن، ص: ١٥٨، ج: ٤.

❷ رواه مسلم: ٧٣٩٢، مشكوة، ص: ٥١١، ج: ٣، رقم: ٥٤٧٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری روایت میں ہے

''زمین والوں میں سب سے بہتر لوگ وہ ہونگے جن کے زیادہ تر لوگ ابراہیم علیہ السلام کی جائے ہجرت (شام) کی طرف ہجرت کریں گے اور زمین پر بدترین لوگ رہ جائیں گے۔'' ❶ (الخ)

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) دمشق نامی شہر کی جانب میں واقع مقام غوطہ ہوگا، اور دمشق، شام کے بہترین شہروں میں سے ہوگا۔'' ❷

ان احادیث سے واضح ہوگیا کہ الفرقۃ الناجیۃ آخری دور میں ملک شام میں جمع ہوجائیں گے اور یہ لوگ پوری امت میں سے بہترین لوگ ہوں گے۔ اس وضاحت کے بعد اب دیکھنا ہے کہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ کیا طرز عمل اختیار کرتی ہے؟

ایک اہم حدیث:

((عن ثوبان قال قال رسول اللّٰه ﷺ يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.)) ❸

---

❶ ابو داؤد، ح: ٤٢٨٢، و اسنادہ حسن

❷ ابو داؤد، ح: ٤٢٩٨، و اسنادہ صحیح

❸ رواہ ابوداود ٤٢٩٧. والبیھقی فی دلائل النبوۃ، مشکوۃ المصابیح، ص١٤٧٥، ح٥٣٦٩- وقال الالبانی. وھو حدیث صحیح۔ وقال الاسناد حافظ زبیر علی زئی. واسنادہ حسن لشاھدہ الذی عند احمد: ٥/ ٢٧٨، وغیرہ راجع الصحیحہ للالبانی رقم ٩٥٨، وحاشیۃ شرح السنۃ: ١٥/ ١٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ دوسری (غیر مسلم) قومیں تم سے لڑنے اور تمہیں مٹانے کے لیے اس طرح ایک دوسرے کو بلائیں کہ جیسے کھانا کھانے والے دوسرے (بھوکے) لوگوں کو دستر خوان پر بلاتے ہیں یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے پوچھا: وہ لوگ ہم پر اس لیے غلبہ حاصل کرلیں گے کہ اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تم ان دنوں میں زیادہ تعداد میں ہوگے۔ لیکن ایسے جیسے کہ دریا یا نالوں کے کنارے پانی کے جھاگ ہوتے ہیں (تم نہایت کمزور اور ضعیف ہوگے) تمہارا رعب اور ہیبت دشمنوں کے دل سے نکل جائے گی، اور تمہارے دلوں میں وہن کی بیماری پیدا ہوجائے گی کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ''وہن'' (ضعف وسستی) کیا چیز ہے؟ فرمایا ''دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔''

اس حدیث سے یہ بات پوری طرح واضح ہوتی ہے کہ آخری زمانے میں مسلمین کی وہ حالت ہوجائے گی کہ جس کا نقشہ اس حدیث میں کھینچا گیا ہے اور آج کل واقعی وہی صورت حال ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمین آخری وقت تک ہوں گے لیکن دنیا کی محبت اور موت سے نفرت انہیں ناکارہ بنادے گی اور وہ اپنا عظیم الشان مشن ''جہاد'' بھی ترک کردیں گے۔ جس کی وجہ سے دشمنوں کے دلوں سے ان کا رعب نکل جائے گا۔ کیونکہ وہ دنیا داری کے کاموں سے اس طرح چمٹ جائیں گے کہ دنیا کی محبت ان کے رگ وریشے میں سرایت کر جائے گی، اور وہ موت سے ڈرنے لگیں گے اس حدیث سے ایک بہت بڑی حقیقت یہ بھی معلوم ہوئی کہ آخری زمانے میں مسلمین بہت زیادہ تعداد میں ہوگے۔ جبکہ امام فتنہ کا اعلان ہے کہ دنیا میں ان کے اور ان کی جماعت کے علاوہ کوئی مسلم نہیں ہے۔ بہرحال یہ روایت بھی موصوف کے دعوے کو بالکل باطل ثابت کردیتی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ مسلمین دنیا کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں موجود ہیں البتہ اعمال کی کمزوریوں نے ان کو کمزور بنادیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کا تقاضا تھا کہ موصوف بھی جہاد کے مشن کو اپنا لیتے اور کفار و مشرکین کے خلاف اعلان جہاد کر دیتے اور عملاً اس میں حصہ لیتے لیکن موصوف غالباً کفار و مشرکین کے بجائے خود اپنے ہی بھائی بندوں سے جہاد کی بازی کھیلیں گے اور دشمنوں کے بجائے اپنوں ہی کو مارنے کی فکر میں ہوں گے جیسا کہ خوارج کا طرز عمل تھا بلکہ موصوف مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کر کے انہیں آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔

اس حدیث نے موصوف کی کمزوری بھی واضح کر دی کیونکہ جس طرح عام مسلمین جہاد سے چھپے بیٹھے ہیں۔ موصوف بھی جہاد کا نام نہیں لیتے، اور اپنی جماعت کے ساتھ کھاپی کر عیش و آرام کی زندگی گزار رہے ہیں جبکہ حقیقی مجاہدین اب بھی جہاد و قتال میں مصروف ہیں۔

ایک عجیب نکتہ:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا﴾

[البقرة ۲۱۷]

''اور (یہ کفار و مشرکین و یہود) تم سے برابر قتال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر وہ ایسا کر سکیں۔''

کفار و یہود نے مسلمانوں سے بے شمار جنگیں لڑیں اور یہود اب بھی مسلمانوں سے لڑ رہے ہیں اور وہ مسلمانوں کے بچوں، بوڑھوں، نوجوانوں اور عورتوں کا فلسطین میں قتل عام کر رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہود جن مسلمانوں سے لڑ رہے ہیں وہ اصلی مسلمین ہیں یا نقلی؟ کیونکہ یہود کو تو یہ تک معلوم نہیں ہے کہ اصلی مسلمین جن سے انہوں نے لڑنا ہے وہ تو پاکستان میں ہیں۔ اور پاکستان میں بھی کراچی کے ایک محلہ میں آباد ہیں اس جماعت کو قائم ہوئے 40 سال سے زیادہ عرصہ بیت چکا ہے لیکن یہود کو اپنے اصلی دشمنوں کے متعلق کوئی معلومات ہی نہیں ہیں۔ اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ ایک نقلی اور صرف کاغذی جماعت ہے اور حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ورنہ اب تک وہ جہادی میدانوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برسر پیکار ہوتی اور حقیقت یہ ہے کہ اصل مسلمین وہ لوگ ہیں کہ جو کفار و یہود سے برسر پیکار ہیں۔ اس حدیث سے اور قرآن کریم کی اس آیت سے بھی یہ واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ مسلمین قیامت تک باقی رہیں گے اور اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

سیاسی فرقے یا دینی فرقے ؟:

موصوف نے سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا (تمام فرقوں سے علیحدہ ہوجانا) سے دانستہ طور سے دینی فرقے مراد لیے ہیں جب کہ ہم نے گزشتہ اوراق میں ثابت کیا ہے کہ اس سے سیاسی فرقے یا حکومت کے باغی مراد ہیں اور یہاں ہم اس سلسلہ کے کچھ دلائل ذکر کریں گے تاکہ یہ گوشہ بھی اچھی طرح واضح ہوجائے۔

سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ.)) [1]

"تم پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے اور تم فرقہ فرقہ ہونے سے بچتے رہنا کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہے اور دو سے بہت دور بھاگتا ہے (اس لیے اجتماعیت ضروری ہے) پس جو جنت کا درمیانی حصہ چاہتا ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے (اور اسی سے چمٹا رہے) جس کو اپنی نیکی سے خوشی اور بدی سے رنج ہو وہی مومن ہے۔"

اسی طرح کا قول سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو ہم نقل کر چکے ہیں اس حدیث میں بھی اسلامی حکومت کے ساتھ رہنا لازم قرار دیا گیا ہے اور مختلف فرقوں اور

---

[1] قال ابو عیسیٰ: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد رواه ابن المبارك عن محمد بن سوقة وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن عمر عن النبي ﷺ، سنن ترمذی: ٢١٦٥، وقال الاستاذ حافظ زبير علي زئي: واخرجه الحاكم ١/١١٤، وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي وو افقهما الالباني في تخريج كتاب السنة لابن ابي عاصم ص٤٣، وراجع صحيح الجامع رقم ٢٥٤٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیاسی پارٹیوں میں بٹنے سے روکا گیا ہے۔ دراصل اسلامی حکومت اور اجتماعیت سے ہٹ جانا فرقہ بندی یا تفرقہ ہے اور جس سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت وضاحت کرتی ہے

((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .)) ❶

''جس شخص نے اپنے امیر سے کوئی ایسی بات دیکھی جو اس کو ناگوار ہو تو صبر کرے اس لیے کہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی جدا ہوا اور اسی حالت میں مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔''

صحیح بخاری کی دوسری روایت میں جماعت کے بجائے سلطان (بادشاہ) کے الفاظ آئے ہیں (۷۰۵۳) جس سے پوری طرح واضح ہوتا ہے کہ جماعت سے مراد حکومت و سلطنت ہے اس حدیث یفارق الجماعۃ (جو جماعت سے علیحدہ ہوا) کے الفاظ فرقہ کی وضاحت کرتے ہیں، یعنی جماعت (حکومت) سے الگ ہونا تفرقہ ڈالنا ہے، گویا جماعت سے جدا ہونا ہی تفرقہ ہے کیونکہ جماعت کا مطلب اجتماعیت اور اکٹھ ہے۔ دوسری روایت میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .)) ❷

''جو شخص (حاکم کی) اطاعت سے نکلا اور جماعت سے جدا ہوگیا پس اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔''

فارق، یفارق کے معنی چھوڑ کر جدا ہوجانے والا الگ ہوجانے والا کے ہیں اور بعض روایات میں یفرق کے الفاظ بھی آئے ہیں اور فرق یفرق کے معنی جدا جدا کرنے والا، الگ الگ کرنے والا کے ہیں۔

---

❶ بخاری: ۷۱۴۳، مسلم: ۴۷۹۰، مسند احمد: ۲۴۸۷ ❷ صحیح مسلم: ۴۷۸۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ.)) ❶

''جو شخص تمہارے پاس اس حال میں آئے کہ تم ایک شخص (کی خلافت) پر مجتمع ہو چکے ہو اور وہ شخص تمہارے اتحاد کو توڑنے کا ارادہ رکھتا ہو یا تمہاری جماعت کو متفرق کر دینا چاہتا ہو تو تم اس کو قتل کر دو۔''

اس حدیث سے جماعت کا مفہوم اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے اور فرقہ کے معنی بھی سمجھ میں آ جاتے ہیں عرفجہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت سے بھی اس مضمون کو بڑی تقویت ملتی ہے۔

((اِنَّهُ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ.)) ❷

''عنقریب طرح طرح کے شر و فسادات رونما ہوں گے پس جو شخص اس امت کے مجتمع ہو جانے کے بعد ان (کی خلافت) کے) معاملے کو متفرق کرنا چاہے تو اسے تلوار سے قتل کر دو چاہے وہ کوئی بھی ہو۔''

اس سلسلہ میں سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بہت ہی زیادہ واضح ہے اور جسے ہم نقل کر چکے ہیں۔

((عن يسير قال لَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ حِيْنَ قُتِلَ عَلِيٌّ فَتَبِعْتُهُ فقلتُ له اَنْشُدُكَ اللّٰهُ مَاسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفِتَنِ فقال اِنَّا لَانَكْتُمُ شيئا عليك بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالجماعةِ وَاِيَّاكَ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّهَا هِيَ الضَّلَالَةَ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَ اُمَّةَ مُحمدٍ ﷺ عَلَى الضَّلَالَةِ رواه كله الطبراني ورجال هذه الطريقة الثانية ثقات.)) ❸

---

❶ رواه مسلم عن عرفجه، ح: ٤٧٩٨.

❷ صحيح مسلم، ح: ٤٧٩٦، مسند احمد: ١٩٠٠٠.

❸ مجمع الزوائد، ص: ٢١٨ - ٢١٩، ج: ٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا یسیر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملا جب علی رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے تھے پس میں ان کے پیچھے چلا اور میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں کے متعلق جو سنا ہے اسے بیان کیجئے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک ہم کوئی چیز نہ چھپائیں گے آپ پر اللہ کا خوف اختیار کرنا اور جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے اور فرقہ بندی سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی گمراہی پر جمع نہ کرے گا۔'' ❶

المسیب بن رافع رحمہ اللہ نے سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا اس سلسلہ کا ایک واقعہ بھی نقل فرمایا ہے۔ ❷

یہ روایت واضح کرتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین دور فتن کو جانتے تھے اور اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے شاگردوں کو جماعت یعنی حکومت وقت کے ساتھ رہنے کی تاکید کیا کرتے تھے اور لوگوں کو مختلف فرقوں اور پارٹیوں میں بٹنے سے روکتے تھے چنانچہ یہی بات حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہے یہ وہی حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں جن کی حدیث کے ایک ٹکڑے فاعتزل تلک الفرق کلھا سے موصوف نے غلط مفہوم اخذ کیا ہے۔ روایت یہ ہے:

((عن ربعی بن حراش قال انطلقت إلى حذيفة بالمدائن ليالي سار الناس إلى عثمان فقال يا ربعي ما فعل قومك قال قلت عن أيهم تسأل؟ قال من خرج منهم إلى هذا الرجل؟ قال فسميت رجالا ممن خرج إليه فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول من فارق الجماعة واستذل الأمارة لقي الله ولا

---

❶ وقال الاستاد حافظ زبير علي زئي: رواه الطبراني في الكبير ١٧ / ٢٣٩ - ٢٤٠، وله شاهد، عند الحاكم في المستدرك (٤/ ٥٠٦، ٥٠٧) وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي

❷ شرح اصول اعتقاد، ص: ١٠٩، ح: ١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ.)) ❶

''سیّدنا ربعی بن حراش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدائن میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہی دنوں میں لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس (انہیں قتل کرنے لئے) جمع ہو گئے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ربعی آپ کی قوم کیا کر رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: کن لوگوں کے متعلق آپ پوچھ رہے ہیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے جو اس شخص (عثمان) کے خلاف خروج کر رہے ہیں۔ ربعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ان میں سے ان لوگوں کے نام لیے جو عثمان رضی اللہ عنہ پر خروج کر رہے تھے پس انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو شخص جماعت سے الگ ہوا اور حکومت کی تذلیل کی (حکومت وقت کے خلاف نفرت کا اظہار کیا اور اسے الٹنے کی کوشش کی) تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی عزت نہیں ہوگی۔''

اور مستدرک کی روایت میں ولا حجة له عند الله (اور اللہ کے سامنے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی) کے الفاظ ہیں اس روایت سے ثابت ہوا کہ جب کچھ مفسدین عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے درپے تھے اور ان کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے تھے تو اس موقع پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ربعی بن حراش رحمہ اللہ کو حدیث سنائی کہ جو شخص حکومت وقت کی اطاعت سے نکلا اور حکومت کی تذلیل کی من فارق الجماعة (جو شخص جماعت سے الگ ہوا) کے ساتھ ہی واستذل الامارة (اور حکومت کی تذلیل کی) کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ جماعت سے مراد امارت و حکومت ہے اب جو شخص اس جماعت (امارت) سے الگ ہوا تو اس کے لیے یہ سخت وعید ہے اور اسے ڈرایا گیا ہے کہ وہ حکومت کا باغی نہ بنے۔ نہ خود اسلامی حکومت کے خلاف

---

❶ رواه احمد ورجاله ثقات، مجمع الزوائد، ص ٢٢٢، ج: ٥، وقال الحافظ زبير علزئي: رواه الحاكم وسنده صحيح المستدرك. ١/ ١١٩، ٣/ ١٠٤، مسند احمد. ص: ٣٨٧، ح. ٥، مسند الشهاب: ٤٤٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بغاوت کرے اور نہ ہی دوسروں کو بغاوت پر آمادہ کرے اور اگر اس نے کسی طور پر بھی حکومت کے خلاف سازش کی اور بغاوت میں حصہ لیا تو یہ اسلامی حکومت کے خلاف تفرقہ ہے اور اس فرقہ بازی سے اسلام نے سختی سے منع کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جن فرقوں میں شامل ہونے سے روکا گیا ہے وہ حکومت کی مخالف جماعتیں ہیں اور وہ باغی لوگ ہیں جو حکومت کے خلاف بغاوت کرنا چاہتے ہیں اور حکومت کا تختہ الٹنے کے خواہش مند ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان احادیث سے مسلمین کی حکومت و خلافت مراد ہے اور موصوف کی خود ساختہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ اس سے بالکل مراد نہیں ہے بلکہ یہ جماعت احادیث کے نام سے کھلا فراڈ ہے۔

موصوف نے اس حدیث سے یہ مفہوم بھی اخذ کیا ہے کہ اگر مسلمین کی جماعت اور امام موجود نہ ہو تو پھر تمام دینی فرقوں یعنی دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث وغیرہ سے الگ ہو جانا۔ اس طرح اس حدیث کا یہ عجیب سا مفہوم سامنے آتا ہے کہ بات تو امارت و خلافت اور اس کے امیر و خلیفہ کی ہو رہی تھی اور کہا جا رہا ہے کہ اگر امارت و خلافت و خلیفہ نہ ہو تو ایسی صورت میں تمام دینی فرقوں سے الگ ہو جانا و یا للعجب۔

مسعود احمد صاحب کی وضاحت:

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت تلزم جماعة المسلمين و اما مهم کی تفصیلی وضاحت آپ نے ملاحظہ فرمالی ہے اب ہم اس سلسلہ میں موصوف کی وضاحت بھی پیش کرتے ہیں تاکہ یہ مسئلہ پوری طرح نکھر کر سامنے آجائے اور اس کا کوئی بھی گوشہ مخفی نہ رہ جائے اور آپ یہ بھی جان سکیں کہ خود موصوف بھی سمجھتے ہیں کہ جماعت المسلمین سے مسلمین کی حکومت و امارت ہی مراد ہے لیکن اس سے پہلے کہ ہم خود کوئی وضاحت پیش کریں پہلے آپ موصوف کی کتاب منہاج المسلمین کے اہم مقامات ''صفحہ نمبر ۶۷۱ سے صفحہ نمبر ۶۸۳ تک (طبع دوم ۱۴۰۹ھ)'' ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف کے قائم کردہ ''خلافت اور اس کے متعلقات'' کے عنوان سے واضح ہوتا ہے کہ اس عنوان کے تحت خلافت وحکومت کے مسائل اور احکامات نقل کئے جائیں گے چنانچہ موصوف نے ایسا ہی کیا اور اس ضمن میں مختلف ذیلی عنوانات کے تحت خلافت وحکومت کے تمام گوشوں کو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے ذریعے سے واضح کیا ہے چنانچہ "خلافة علی منهاج النبوة" کے تحت انہوں نے اس خلافت کی صحیح تعریف نقل فرمائی ہے پھر ''امیر کے حقوق اور رعایا کے فرائض'' کے تحت اس ضمن کی احادیث نقل فرمائیں پھر ''رعایا کے حقوق، امیر کے فرائض'' کے تحت بھی انہوں نے احادیث نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ ''سرکاری ملازم''، ''سرکاری عہدہ''، ''جزیہ''، ''ذمی''، ''بیعت''، ''اسلامی معاشرہ''، ''چراگاہ''، ''ولایت اور رفاقت''، ''زمین''، ''جہاد'' وغیرہ کے عنوانات انہوں نے قائم کئے ہیں اور اس کے ضمن میں قرآن واحادیث سے ان کے احکامات کو بیان کیا ہے۔ ان عنوانات میں ایک اہم عنوان ''جماعت المسلمین'' کا بھی ہے اور جماعت المسلمین کے ذیلی عنوان کو خلافت اور اس کے متعلقات میں نقل کر کے موصوف نے خود ہی اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ وہ بھی جماعت المسلمین سے حکومت یا خلافت ہی مراد لیتے ہیں۔ مثلاً امیر کے حقوق (رعایا کے فرائض) کے تحت لکھتے ہیں:

> ''رعایا کو چاہئے کہ امیر کی اطاعت کرے خواہ امیر حبشی غلام اور بدصورت ہی کیوں نہ ہو۔ اب ظاہر ہے کہ رعایا کسی ملک کے بادشاہ ہی کی ہوسکتی ہے کسی کاغذی جماعت کے امیر کی نہیں ہوسکتی۔''
>
> تفصیل کے لیے منہاج المسلمین کے مذکورہ مقامات کا مطالعہ کریں۔

اس عنوان کے ضمن میں نقل کردہ احادیث کے مطالعے سے اگرچہ مسئلہ بالکل صاف ہوجاتا ہے کہ موصوف جماعت المسلمین سے خلافت وحکومت ہی مراد لیتے ہیں لیکن تفہیم کی خاطر ہم اس عنوان کی قدرے وضاحت کردیتے ہیں کہ جماعت المسلمین کے عنوان کے تحت موصوف نے پہلی بات یہ نقل کی ہے کہ ''جماعت المسلمین سے وابستہ اور چمٹا رہے'' اور حاشیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پہلے قرآن کریم کی یہ آیت نقل کی ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾ [التوبة ١١٩]

''اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

اس آیت سے جماعت المسلمین کے ساتھ رہنے کا حکم ثابت نہیں ہوتا بلکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم ثابت ہوتا ہے بالفاظ دیگر جماعت الصاقین بنا کر اس کے ساتھ رہنے کا حکم ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب جماعت الصادقین ہوگی تو تب ہی کوئی اس کے ساتھ بھی ہوگا، اور یہ استدلال بھی ہم نے موصوف کی فکر کے مطابق کیا ہے اس کے بعد موصوف نے جو حدیث نقل کی ہے اس سے وہ اپنا مدعا ثابت کرتے ہیں یعنی تلزم جماعت المسلمین و اما مھم اس کے بعد موصوف نے جماعت المسلمین کے عنوان کے تحت دوسری بات یہ نقل فرمائی ہے۔

''جماعت سے ذرا بھی علیحدہ نہ ہو خواہ امیر جماعت کا حکم اسے ناگوار ہی کیوں نہ گزرے اگر جماعت سے علیحدہ ہونے کے بعد اسے موت آ جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔''

اور جس حدیث سے انہوں نے یہ مفہوم اخذ کیا ہے اور جس کے الفاظ انہوں نے حاشیہ میں نقل کیے ہیں اس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

''اور جس نے امیر سے کوئی ایسی چیز دیکھی، جو اس کو ناپسند ہو تو اس کو چاہئے کہ صبر کرے اس لیے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہو جاتا ہے اور مر جاتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جماعت المسلمین سے مسلمین کی امارت و حکومت مراد ہے اور خود موصوف کا اس روایت کو جماعت المسلمین کے عنوان کے تحت ذکر کرنا بھی اسی بات کو ثابت کرتا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الفتن میں اس روایت سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پہلے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جو روایت ذکر کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اپنے امیر سے کوئی ناگوار چیز دیکھے تو اس کو صبر کرنا چاہئے اس لیے کہ جو شخص سلطان (بادشاہ) کی اطاعت سے ایک بالشت بھی باہر ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

اس حدیث میں جماعت کے بجائے بادشاہ کے الفاظ اس بات کو غیر مبہم الفاظ کے ساتھ ثابت کرتے ہیں کہ اس حدیث میں جماعت سے حکومت و امارت ہی مراد ہے اور موصوف نے بھی یہاں اس بات کو تسلیم کرلیا ہے اسی لیے انہوں نے اس روایت کو جماعت المسلمین کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے۔

لیکن اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ موصوف نے خلافت حاصل کئے بغیر ہی یا خلیفہ بنائے جانے سے پہلے ہی جماعت المسلمین (حکومت) کا امام ہونے کا اعلان کیسے کردیا؟ اور اس بے اختیار جماعت المسلمین بنانے کا ان کو کیا فائدہ حاصل ہوا؟۔ پھر اس بے بس اور بے اختیار جماعت المسلمین کے بل بوتے پر انہوں نے دنیا کے تمام مسلمین کو غیر مسلم کیسے قرار دے دیا؟ کیا قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں وہ اپنے اس بے بنیاد دعویٰ کو ثابت کر پائیں گے جبکہ دنیا میں وہ کسی عالم دین کے سامنے بیٹھنے کی جرأت نہیں کر پاتے اور گفتگو کرتے وقت ان کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں اور ساتھ ہی وہ لرزہ براندام بھی رہتے ہیں تو قیامت کا دن تو بڑا سخت ہوگا اور اللہ تعالیٰ سخت غصے میں ہوں گے۔ وہاں پر ہر دھوکا باز، عیار و مکار اپنی چوکڑی بھول جائے گا تو وہاں کسی جھوٹ کو ثابت کرنا کیسے ممکن ہوگا۔ بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام ایسی معصوم ہستیاں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کانپ رہی ہوں گی۔ اس لیے موصوف کو اس دن کی پیشی سے ڈرنا چاہئے، اور آج جبکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے کھلم کھلا اعلان کر کے اپنی نادانی سے رجوع کرلیں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں انھیں بہت بڑا مقام مل سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ اس جماعت المسلمین کے ذریعے سے ''خاص قسم کے مسلم'' ہی تیار کر رہے ہیں جبکہ جماعت المسلمین تو وہاں قائم ہوتی ہے جہاں مسلم پہلے سے موجود ہوں۔ مسلمین کی موجودگی کے بغیر جماعت المسلمین کیسے قائم ہو سکتی ہے؟۔ البتہ موصوف نے ''امیر جماعت'' کا لفظ لکھ کر اپنی کاغذی جماعت کو سہارا دینے کی کوشش کی ہے کیونکہ عموماً اس طرح کے الفاظ کاغذی جماعتیں اپنے امیر کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

اس کے بعد موصوف نے جماعت المسلمین کے عنوان کے تحت تیسری بات یہ نقل فرمائی ہے:

''جماعت سے علیحدہ نہ ہو جماعت سے علیحدہ ہونا گویا اسلام سے علیحدہ ہونا ہے۔''

اور جس حدیث سے انہوں نے یہ مفہوم اخذ کیا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:

''جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا اس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکال ڈالا۔''

یہ حدیث بھی حکومت سے متعلق ہے اور موصوف کا اس حدیث اور اس کے مفہوم کو جماعت المسلمین کے تحت ذکر کرنے کا مطلب یہی ہے کہ جماعت المسلمین سے حکومت ہی مراد ہے۔

جماعت المسلمین کے عنوان کے تحت موصوف نے جو آخری بات نقل کی ہے وہ یہ ہے

''اگر جماعت المسلمین نہ ہو تب بھی کسی فرقہ میں شامل نہ ہو بلکہ تمام فرقوں سے علیحدہ رہے خواہ اس علیحدگی کی وجہ سے کیسی ہی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے حتیٰ کہ اس علیحدگی کی وجہ سے اسے درخت کی جڑیں چبانی پڑیں تو انہیں بھی چباتا رہے اور اسی حالت میں مر جائے۔''

موصوف اگر جماعت المسلمین والی اس حدیث پر عمل پیرا ہو کر کسی قریبی جنگل میں اپنے مریدوں سمیت جا کر ڈیرا لگا لیتے اور سب مل کر کسی درخت کے پتے اور آخر میں جڑیں چباتے چباتے مر جاتے تو اس حدیث پر عمل کرنے کی وجہ سے انہیں کئی فوائد حاصل ہوتے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا کہ امت مسلمہ جماعت المسلمین کے نام سے کسی نوزائیدہ فرقہ کے شر سے بھی محفوظ رہتی اور اس طرح امت مسلمہ مزید تفرقہ بازی سے بھی محفوظ رہتی۔ فتنہ کے دور میں اگر دین پر عمل کرنا مشکل ہو جائے تو ایسی صورت میں احادیث میں ان فتنوں سے بچنے کی کئی صورتیں بتائی گئی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے:

((يُوشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ.)) ❶

''عنقریب ایک مسلم کا بہترین مال بکریاں ہوں گی، وہ ان بکریوں کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور چراگاہ کی جانب چلا جائے گا، اپنے دین کی حفاظت کے لیے فتنوں سے بھاگ جائے گا۔''

موصوف نے حدیث سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا جو مفہوم بیان کیا ہے اور اس روایت کا حوالہ دیا ہے تو اس روایت کے ذکر کرنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ جماعت المسلمین سے اسلامی حکومت مراد ہے اور جب جماعت المسلمین سے اسلامی حکومت مراد ہے تو فرقوں سے وہ لوگ مراد ہوں گے جو حکومت کے مخالف ہیں اور حکومت کا تختہ الٹنے کے خواہشمند ہیں۔ لہٰذا اس حدیث سے دینی فرقے کسی طور پر مراد نہیں لیے جا سکتے بلکہ اس سے مراد حکومت کے باغی اور نافرمان ہیں۔

پس اس وضاحت سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی کہ جماعت المسلمین سے موصوف کے نزدیک بھی اسلامی حکومت ہی مراد ہے۔

موصوف نے ''بیعت'' کے عنوان کے تحت آخر میں لکھا ''امیر کی بیعت بہت ضروری ہے، جو شخص بیعت نہ کرے۔ وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔'' یہ مفہوم اس نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نکالا ہے اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سیّدنا عبداللہ

---

❶ بخاری کتاب الایمان، باب: ۱۲، ح: ۱۹، ۳۳۰۰-۳۶۰۰، ۶۴۹۵، ۷۰۸۸، ابوداود: ۴۲۶۷، النسائی: ۵۰۳۶، ابن ماجه: ۳۹۸۰، مسند احمد ۳ / ۳۰ - ۴۳ - ۵۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن مطیع رضی اللہ عنہ اور ان کے دوستوں کو اس وقت سنائی جب انہوں نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تھی اور جیسا کہ یہ بات تفصیل سے بیان ہوئی۔ اس تفصیل سے واضح ہوا کہ یہ بیعت کسی فرضی یا خود ساختہ امیر کی نہیں تھی۔ بلکہ یہ خلیفہ کی بیعت تھی۔ معلوم ہوا کہ موصوف ان احادیث اور ان احادیث کے سیاق و سباق سے اچھی طرح واقف ہے اور وہ جان بوجھ کر مسلمین کو دھوکا و فریب دینا چاہتا ہے، اور اپنی خود ساختہ امارت قائم کرنا چاہتا ہے۔

بعض لوگ فرقہ مسعودیہ کی نمازوں سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ لوگ صفوں کو درست کرنے کا زبردست اہتمام کرتے ہیں، نیز ان کی نمازیں بھی بڑی طویل ہوتی ہیں اور وہ بہت سکون سے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس جماعت کی بنیاد تفرقہ بازی پر ہے۔ یہ اپنے آپ کو تو حق پر سمجھتے ہیں اور دوسروں کو باطل پر، بلکہ تمام اہل اسلام کو یہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دیتے ہیں۔ اس معاملہ میں یہ فرقہ خوارج کے نقش قدم پر رواں دواں ہے۔ خوارج صحابہ کرام کو بھی کافر قرار دیتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا تھا: ''ان کی نماز کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے، وہ مزے لے لے کر قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار میں سے نکل جائے اور اس پر کہیں بھی خون کا نشان نہ ہوگا۔ ❶

دوسری روایت میں ہے:

''وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور اہل اوثان (بت پرستوں) کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے انہیں پایا تو انہیں عاد کی طرح قتل کروں گا۔'' ❷

چونکہ یہ جماعت بھی خارجیت کی راہ پر رواں دواں ہے لہٰذا اسلام سے خارج ہو چکی

---

❶ صحیح بخاری بحوالہ تاریخ الاسلام و المسلمین، ص: ۲۷۵.

❷ بخاری: ۳۳٤٤، ۷٤۳۱، مسلم: ۱۰٦٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور ان کے تمام اعمال باطل ہیں، جب تک کہ یہ صراط مستقیم پر گامزن نہ ہو جائیں فرقہ خوارج اور اس کے خدوخال کو اس مضمون کے شروع میں تفصیل سے واضح کر دیا گیا ہے۔

کسی مسلم کو کافر کہنے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے:

موصوف اپنی جماعت کے چند افراد کے علاوہ کسی اور کو مسلم ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں اور دنیا کے تمام مسلمین کو گمراہ اور غیر مسلم سمجھتے ہیں اور یہ ایک ایسا خطرناک رجحان ہے کہ جو انسان کے ایمان ہی کو برباد کر دیتا ہے اور یہ وتیرہ ہمیشہ گمراہ فرقوں کا رہا ہے کہ وہ ہمیشہ مسلمین کو کافر اور غیر مسلم قرار دیتے رہے ہیں۔ جیسا کہ شیعوں اور خارجیوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کو کافر قرار دے دیا۔ آپ سوچیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی مسلمان نہ رہے تو پھر دنیا میں کون مسلم ہو سکتا ہے؟ اسی طرح دیگر گمراہ فرقوں نے بھی مسلمین پر طرح طرح کے فتوے چسپاں کیے۔ یہاں تک کہ بعض اہل علم نے اس موضوع پر کتابیں تک لکھیں اور اس میں واضح کیا کہ اہل ایمان کو کافر یا غیر مسلم کہنا کس قدر خطرناک بات ہے۔ چنانچہ امام ابو عبید القاسم بن سلام رحمہ اللہ (المتوفی ۲۲۴ھ) نے باطل فرقوں کی ریشہ دوانیوں کے خلاف کتاب الایمان لکھی۔ اس سلسلہ میں بہت سی احادیث بھی مروی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) ((عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ ایما رجل قال لا خیه: یا کافر فقد باء بها احد هما.)) ❶

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک کلمہ کفر کا مستحق قرار پاتا ہے۔''

مسلم کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے:

((ان کان کما قال والآ رجعت علیه.))

''اگر وہ ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کلمہ اسی پر لوٹ پڑے گا۔''

(۲)..... ((عن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ لا یرمی رجل

❶ بخاری: ٦١٠٤، مسلم ٢١٦، مسند احمد: ٥، ٣٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ.)) ❶

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص کسی شخص پر فسق کی تہمت نہ لگائے اور نہ کفر کی اس لیے کہ اگر وہ شخص ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔''

(۳)۔ ((عن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ.)) ❷

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو کافر کہہ کر پکارے یا اللہ کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔''

(٤)۔ سیدنا ثابت بن الضحاک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

((وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ.)) ❸

''اور جس نے کسی مومن پر لعنت کی اس نے گویا اس کو قتل کر دیا اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو اس نے گویا اسے قتل کر دیا۔''

کسی شخص کو کافر کہنے یا کسی ایمان کے اقراری کو قتل کرنے میں جو انتہائی احتیاط ملحوظ رکھنی چاہیے اس کا اندازہ ان تین واقعات سے ہو سکتا ہے۔

---

❶ بخاری. ٦٠٤٥، مسلم: ٢١٧، مسند احمد ٥/١٨١ ح: ٢١٥٧١، مشکوہ. ٤٨١٦

❷ مسلم کتاب الایمان: ٢١٧، ابن ماجہ: ٢٣١٩، البزار: ٣٩١٩، ابو عوانہ ٥٥، مسند احمد ٥/ ١٦٦۔ ح: ٢١٤٦٥، مشکوہ ٣/ ١٣٥٧، رقم: ٤٨١٧

❸ بخاری: ٦٠٤٧، ٥، ٦١، ٦٦٥٢، مسند احمد: ٤/ ٣٣، ٣٤، ح: ١٦٣٨٥، الطرانی فی الکبیر، ١٣٢٦، ١٣٢٩، ١٣٣٠، ١٣٣١، ١٣٣٢، ١٣٣٤، ١٣٣٧، ١٣٣٩، ١٣٤٠، مسلم: ٣٠٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ا۔ سیّدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا انہوں نے وہاں پہنچ کر رنگے ہوئے چمڑے (کے ایک ٹکڑے) میں کچھ سونا جس میں سے مٹی علیحدہ نہیں کی گئی تھی روانہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سونے کو عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید الخیل اور علقمہ رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرمادیا۔ (بعض) قریش وانصار نے چپکے سے (آپس میں) کہا ''نجد کے سرداروں کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا۔'' آپ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''میں ان کی تالیف کررہا ہوں۔'' ایک شخص نے کہا کہ ہم (اس سونے کے) زیادہ حقدار تھے اس شخص کی بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے حالانکہ میں اس کا امین ہوں جو آسمان میں ہے۔ صبح وشام آسمان کی خبریں میرے پاس آتی ہیں (بھلا میں نبی ہوکر حق تلفی کرسکتا ہوں) پھر قبیلہ بنی تمیم کا ایک شخص جس کا نام عبداللہ بن ذی الخویصرہ تھا کھڑا ہوا اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، گلوں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں، پیشانی باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ ڈاڑھی گھنی سر منڈا ہوا تھا، تہ بند اونچا تھا اس نے کہا ''اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ سے ڈرو اور انصاف کرو'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تجھ پر افسوس! اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا۔ کیا میں تمام روئے زمین پر سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے کا حقدار نہیں ہوں۔'' پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا گیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑادوں'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رہنے دو'' پھر سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا ''اے اللہ کے رسول ﷺ کیا میں اس کی گردن نہ اڑادوں'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہوسکتا ہے کہ یہ نماز پڑھتا ہو'' خالد رضی اللہ عنہ نے کہا ''کتنے ہی نمازی ہیں جو زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتی (بہت سے نمازی منافق بھی ہوتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور نہ یہ کہ ان کے پیٹوں کو چیروں۔'' ❶

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں قبیلۂ جہینہ کی شاخ حرقات سے جنگ کرنے کے لیے ایک لشکر روانہ کیا صبح کے وقت جنگ کا آغاز ہوا۔ مشرکین میں سے ایک شخص تھا کہ جب کسی مسلم کو قتل کرنا چاہتا قتل کر دیتا۔ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری رضی اللہ عنہ شخص نے موقع پا کر اس پر حملہ کیا۔ جب وہ گر گیا اور سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس پر تلوار اٹھائی تو اس نے کہا ''لا الٰہ الا اللہ'' انصاری رضی اللہ عنہ نے ہاتھ روک لیا لیکن سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے نیزہ مارا اور قتل کر دیا۔ قتل کرنے کے بعد دل میں خطرہ لاحق ہوا (اور اس کے قتل کرنے پر نادم ہوئے) مشرکین کو شکست ہوئی (اور مسلمین فتحیاب ہوئے) ایک شخص فتح کی خوشخبری سنانے کے لیے (مدینہ منورہ روانہ کیا گیا جب وہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ ﷺ نے اس سے لڑائی کے حالات دریافت کیے، اس شخص نے لڑائی کے حالات بتائے اور اسامہ کا واقعہ بھی سنایا۔ (جب اسلامی لشکر واپس مدینہ پہنچا تو) رسول اللہ ﷺ نے اسامہ کو بلایا اور پوچھا ''اے اسامہ رضی اللہ عنہ تم نے اسے کیوں قتل کیا؟'' اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے مسلمین کو بہت تکلیف پہنچائی، فلاں کو فلاں کو اس نے قتل کر دیا۔'' اسامہ رضی اللہ عنہ نے کئی مسلمین کے نام لیے جو اس شخص کے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے پھر اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''جب میں نے اس پر تلوار اٹھائی تو اس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا (مگر میں نے پھر بھی اسے قتل کر دیا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم نے اسے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ ''اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے ہتھیار کے خوف سے بچنے اور اپنے آپ کو بچانے کے لیے کلمہ

---

❶ تاریخ الاسلام و المسلمین، ص ۵۷۱۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں بخاری کتاب المغازی باب بعث علی بن ابی طالب ﷺ، ح: ۴۳۵۱، ۳۳۴۴، ۷۴۳۲، مسلم کتاب الزکاۃ باب ذکر الخوارج وصفاتھم، ح: ۱۰۶۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھا تھا (دل سے مسلم نہیں ہوا تھا)'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھا کہ تمہیں معلوم ہو جاتا کہ اس نے (دل سے) کلمہ پڑھا تھا یا نہیں؟ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ نے پھر سوال کیا ''کیا تم نے اسے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے بعد قتل کیا تھا''؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن جب وہ کلمہ (لیکر) آئے گا تو تم اس کلمہ کو کیا جواب دو گے''؟ رسول اللہ ﷺ بار بار یہ الفاظ دہراتے رہے یہاں تک کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ تمنا کی کہ کاش وہ آج سے پہلے مسلم نہ ہوئے ہوتے۔'' ❶

۳۔ سیّدنا مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر ایک شخص مجھ پر حملہ کر کے میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور جب میں اس پر حملہ کروں تو میرے حملے کی زد سے بچنے کے لیے وہ درخت کی پناہ لے لے اور کہے اللہ کے لیے میں مسلم ہو گیا کیا ایسی حالت میں میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کے باوجود تم اس کو نہیں مار سکتے، اگر تم نے اس کو مارا تو وہ اس مرتبے میں ہو جائے گا جس میں تم اس کے قتل سے پہلے تھے اور تم اس مرتبے میں ہو جاؤ گے جس میں وہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا۔ ❷

کتب حدیث میں اس طرح کے بہت سے واقعات مرقوم ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ کسی مسلم کو قتل کرنا (یا اس پر کفر کی تہمت لگانا) کتنا خطرناک فعل ہے جس سے قائل کے ایمان کے زائل ہونے کا شدید خطرہ موجود ہے اللہ نے مسلمین کو اس سلسلہ میں جو احتیاط اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس آیت سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

---

❶ صحیح بخاری: ٤٢٦٩، صحیح مسلم کتاب الا یمان باب تحریم قتل الکافر بعد ان قال لا الٰہ الا اللہ۔ ح: ٢٧٧ تا ٢٧٩، بحوالہ تاریخ الاسلام و المسلمین، ص: ٥٤٢.

❷ مسلم، ح: ٢٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [النساء ٩٤]

''جو شخص (اظہار اسلام کے لئے) تم کو سلام کرے اس کو (یونہی) نہ کہہ دیا کرو کہ تو مومن نہیں ہے۔''

امام ابوسفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ میں چھ سال تک رہا ان سے کسی شخص نے سوال کیا:

((هَلْ كُنْتُمْ تَسُمُّوْنَ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ كَافِرًا؟ فقال: مَعَاذَاللّٰهِ: قال فَهَلْ تَسُمُّوْنَهُ مُشْرِكًا؟ قال لَا .)) ❶

''کیا آپ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کسی اہل قبلہ کو کافر کہتے ہیں؟ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا. اللہ کی پناہ (کہ ہم کسی مسلم کو کافر قرار دیں) اس شخص نے کہا کیا تم کسی اہل قبلہ (مسلم) کو مشرک قرار دیتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔''

ان احادیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اہل حق نے کبھی اس مشغلہ کو نہیں اپنایا اور اگر یہ مشغلہ کسی کو بھایا ہے تو وہ باطل پرست اور گمراہ فرقے تھے کہ جن کا اس کے سوا اور کوئی کام نہ تھا کہ وہ مسلمین کو کافر بنانا شروع کر دیں۔ چنانچہ موجودہ دور میں اس کام کا بیڑا جہاں ڈاکٹر عثمانی صاحب نے اٹھایا تھا تو ان سے کہیں آگے بڑھ کر اس کام کو موصوف انجام دے رہے ہیں۔ ہم موصوف سے درخواست کریں گے کہ للہ وہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی عاقبت کو تباہ نہ کریں اور اب بھی وقت ہے کہ وہ اس مشغلہ سے توبہ کر لیں کیا عجب ہے کہ رب کائنات آپ کی اس عظیم غلطی کو معاف فرما دے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمین کا ایک نام اہل القبلۃ بھی ہے۔ یعنی قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے وہ اہل القبلہ بھی کہلائے۔

---

❶ كتاب الايمان لامام ابى عبيد القاسم بن سلام، ص ٩٨ وقال الالبانى اسناده صحيح على شرط مسلم طبع دارالا رقم كويت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین میں آسانی کرنے کا حکم:

اسلام دین فطرت ہے اور اس نے اپنے ماننے والوں کو ایسے اصول بتائے ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنے تو اپنے غیروں کے بھی دل جیت سکتے ہیں اور وہ اصول یہ ہیں کہ ایک مسلم اتنے اعلیٰ کردار کا مالک ہو کہ اس کا عمدہ اخلاق ہر ایک کو متاثر کرتا رہے۔ خلوص اور ہمدردی اس کا اوڑھنا اور بچھونا ہو، اور تبلیغ کے طریقوں اور اس کی حکمت سے وہ پوری طرح آگاہ اور واقف ہو۔

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ [النحل: ۱۲۵]

''لوگوں کو اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دو اور ان کے ساتھ بہترین طریقہ سے مجادلہ کرلو۔''

خود نبی ﷺ کا یہ عالم تھا کہ آپ کفار اور مشرکین کے لیے تمنا کیا کرتے تھے کہ وہ مسلمین ہو جائیں اور اس کے لیے آپ اکثر غم زدہ اور بے چین ہو جایا کرتے تھے۔

﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾ [الشعراء: ۳]

''شاید تم اس غم میں اپنی جان کھو دو گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔''

ایک مبلغ کو عمدہ صفات کا حامل ہونا چاہئے اور اسے چاہئے کہ وہ لوگوں کے لیے سختی اور نفرت پیدا کرنے کے بجائے آسانی اور سہولت پیدا کرنے والا بنے۔ اس سلسلہ میں صحیح بخاری کا ایک باب ملاحظہ فرمائیں جو کتاب الادب کا ۸۰ نمبر باب ہے:

((باب قول النبی ﷺ یسّروا ولا تعسّروا وکان یحب التخفیف والیُسر علی الناس.))

''باب نبی ﷺ کا یہ فرمانا لوگوں پر آسانی کرو ان کو مشکل میں نہ ڈالو اور نبی ﷺ لوگوں پر تخفیف اور آسانی کرنا پسند کرتے تھے۔''

((حدثنی اسحاق: حدثنا النضر اخبرنا شعبة، عن سعید بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابی بردة عن ابیه عن جده قال: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ومُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قال لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وتَطَاوَعا، قال ابو موسی یا رسول الله، إِنَّا بِاَرْضٍ يُصْنَعُ فيها شرابٌ مِنَ الْعَسَلِ يقال له البِتْعُ وشراب من الشَّعِيْرِ يقال له المِزْرُ، فقال رسول الله ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.)) ❶

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے ان کو اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا دیکھو تم دونوں (لوگوں) پر آسانی کرتے رہنا سختی نہ کرنا خوش کرتے رہنا (دین سے) نفرت نہ دلانا دونوں مل جل کر رہنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس زمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد کی شراب بنتی ہے اس کو بتع کہتے ہیں اور جو کی شراب بنتی ہے اس کو مزر کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (کوئی شراب ہو) جو بھی نشہ کرے وہ حرام ہے۔''

((حدثنا آدم: حدثنا شعبة، عن ابی التياح قال سمعت اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قال: قال النبی ﷺ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوْا.)) ❷

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا (لوگوں پر) آسانی کرو، لوگوں کو تسلی اور تشفی دو۔ نفرت نہ دلاؤ۔''

((حدثنا عبدالله بن مسلمة، عن مالك، عن ابن شهاب، عن عروة، عن عائشة انها قالت: ما خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا، فَاِنْ كان اِثْمًا كان اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رسولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِی شیءٍ قَطُّ

---

❶ بخاری: ٦١٢٤، مسلم: ٤٥٢٦، مسند احمد، ١٩٨٤٢.

❷ بخاری: ٦١٢٥، مسلم: ٤٥٢٨، مسند احمد، ١٢٣٣٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلّٰهِ .)) ❶

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ گناہ نہ ہوتا اور اگر گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دوری اختیار کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے (پوری زندگی) کبھی اپنی ذات خاص کے لیے کسی سے انتقام نہیں لیا ہاں اللہ تعالیٰ کی حرمت وعظمت میں جو لوگ خلل انداز ہوتے تو ان سے محض اللہ کی رضامندی کے لیے بدلہ لیتے۔''

((حدثنا ابو النعمان: حدثنا حماد بن زيد عن الازرق بن قيس قال: كُنَّا عَلٰى شَاطِئِ نَهْرٍ بِالْاَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءَ فَجَاءَ اَبُو بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ على فرسٍ فَصَلّٰى وَخَلّٰى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَه وتَبِعَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهَا فَاَخَذَ هَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضٰى صَلَاتَه وفينا رجلٌ له رأيٌ فَاَقْبَلَ يقول انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صلاتَه من اجلِ فَرسٍ فَاَقْبَلَ فقال: ماعَنَّفَنِي احدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم، وقال اِنَّ مَنْزِلِي مُتراخٍ فلو صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لم آتِ اَهْلِي اِلَى اللَّيْلِ وذكر اَنه صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ فَرَاَى مِن تَيْسِيْرِهٖ .)) ❷

''ازرق بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ہم اہواز میں (جو ملک ایران میں ایک شہر کا نام ہے) نہر کے کنارے پر تھے۔ اس کا پانی سوکھ گیا تھا اتنے میں سیدنا ابو برزہ اسلمی (صحابی رضی اللہ عنہ) ایک گھوڑے پر سوار وہاں آئے پس وہ نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا گھوڑا بھاگا انہوں نے نماز چھوڑی اور گھوڑے کے پیچھے

❶ بخاری: ٦١٢٦، مسلم: ٦٠٤٥، مسند احمد: ٢٤٨٤٦.

❷ بخاری: ٦١٢٧، مسند احمد: ١٩٧٧٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوڑے اس کو پکڑ کر لائے پھر نماز پڑھنے لگے ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جو خارجی تھا کہنے لگا اس بوڑھے کو دیکھو اس نے گھوڑے کے لیے نماز چھوڑ دی اس کے بعد ابو برزہ رضی اللہ عنہ (نماز سے فارغ ہو کر) کہنے لگے جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں مجھے کسی نے ملامت نہیں کی (سوائے اس خارجی کے) میرا گھر یہاں سے بہت دور ہے اگر نماز پڑھتا رہتا گھوڑے کو جانے دیتا تو رات تک بھی اپنے گھر نہ پہنچ سکتا تھا ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ میں نبی ﷺ کی صحبت میں رہ چکا ہوں اور آپ کی آسانیوں کو بھی دیکھ چکا ہوں (لہٰذا میں اس خارجی کے اعتراض کو کیا سمجھتا ہوں)۔"

اہواز خارجیوں کا گڑھ بن گیا تھا اور ان بدبختوں نے کئی صحابہ کرام کو بھی شہید کر دیا تھا۔

((حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب، عن الزهري ح و قال الليث حدثني يونس، عن ابن شهاب اخبرني عبيد الله بن عبدالله بن عتبة ان ابا هريرة اخبره اَنّ اَعْرابِيًّا بال في المسجد فثار اليه الناسُ لِيَقعُوا به فقال لهم رسول الله ﷺ دَعُوهُ وَاَهْرِيقُوا عَلٰى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ ماءٍ او سَجْلًا مِن ماءٍ فَاِنَّما بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَ لَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ.)) [1]

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ایک اعرابی (بدو) نے مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیشاب کر دیا، لوگ اس کو مارنے کے لیے دوڑے، رسول اللہ ﷺ نے (ان کو روکا اور) فرمایا اسے چھوڑ دو اور اس نے جہاں پیشاب کیا ہے وہاں پانی سے بھرا ہوا ایک ڈول یا پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔"

☆ ☆ ☆

[1] بخاری: ٦١٢٨، مسند احمد ٧٧٩٩ و ٧٨٠٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ سے جماعت المسلمین کے متعلق استفسار

امام محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ موجودہ دور کے عظیم محدث اور فن اسماء الرجال کے ماہر مانے جاتے ہیں فقہ الحدیث میں بھی ان کو مکمل بصیرت حاصل ہے غرض علوم الحدیث کے ہر فن پر وہ مکمل دسترس رکھتے ہیں علاوہ ازیں ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے احادیث صحیحہ کو احادیث ضعیفہ اور موضوعہ سے الگ کردیا ہے اور اس کے لیے انہوں نے احادیث صحیحہ اور احادیث ضعیفہ و موضوعہ کے الگ الگ سلسلے ترتیب دیئے ہیں اور کتب احادیث پر تحقیق وتخریج کا سلسلہ اس کے علاوہ ہے اور صحاح ستہ کی کتابوں کو بھی انہوں نے دو حصوں میں تقسیم کردیا ہے۔ مثلاً صحیح ابوداؤد، ضعیف ابوداؤد وغیرہ ان سے پہلے ایسا کارنامہ کسی محدث نے انجام نہیں دیا۔ موصوف بذات خود ثقہ اور قابل اعتماد ہیں اور بلا شبہ موجودہ دور کے امام الحدیث ہیں اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں ان کو اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین

امام موصوف کے یہ سوال و جواب عربی زبان میں تھے اور اسے اردو کے قالب میں میرے عزیز دوست اور جواں سال ساتھی قاری معراج النبی صاحب نے ڈھالا ہے۔ قاری معراج النبی صاحب ایک اچھے عالم دین ہیں اور کتاب وسنت میں عمدہ بصیرت رکھتے ہیں موصوف نے پہلے امام صاحب کے سوال و جواب کے عربی الفاظ کو صفحہ قرطاس پر منتقل کیا اور پھر ان کو اردو کا جامہ پہنایا۔ میں اس تعاون کے لیے موصوف کا شکر گزار ہوں۔ میں نے طوالت کے خوف سے عربی الفاظ کو حذف کردیا ہے اور اردو پر نظر ثانی کر کے آپ کے سامنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش کر رہے ہیں۔

سوال: .. امام محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ سے جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے سلسلہ میں ایک سوال پوچھا گیا تھا۔ سائل نے پوچھا کہ ایسی جماعت کے متعلق جو پاکستان میں جماعت المسلمین کے نام سے پائی جاتی ہے کیا حکم ہے اس جماعت کا دعویٰ ہے کہ وہ کتاب و سنت پر عمل پیرا ہے اور بس وہی جماعت ہی حق پر ہے اور دیگر جماعتیں حق پر نہیں ہیں چاہے ان جماعتوں میں سے جماعت اہل الحدیث نام ہی کی جماعت کیوں نہ ہو، اور اہل الحدیث اور سلفی نام وغیرہ رکھنا بدعت ہیں۔ اصل نام مسلم ہے، اور وہ اس آیت سے دلیل لاتے ہیں۔ ھو سماکم المسلمین یعنی اس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے نیز صحیح بخاری میں ہے تلزم جماعة المسلمين و اما مهم یعنی جماعت المسلمین اور اس کے امام کے ساتھ رہو، اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان جماعتوں میں سے کسی جماعت کے آدمی کو یہاں تک کہ اہل الحدیث ہی کیوں نہ ہو سلام نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کے سلام کا جواب دیا جائے اور ان کی اقتداء میں نماز بھی ادا نہ کی جائے اور وہ تقلید کو بھی شرک کہتے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب. امام محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ ظاہریوں کی ایک جماعت ہے اور یہ کوئی نئی جماعت نہیں ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ عام مسلمانوں کو کافر کہنے والے لوگ اب دنیا میں موجود نہیں رہے ہیں لیکن اس جماعت کے کفر کے فتوی نے ہمارے لیے نئی معلومات فراہم کر دی ہیں جس سے معلوم ہوا کہ ایسی جماعت ختم نہیں ہوئی بلکہ اب بھی موجودہ ہے۔ جو اس درجہ غلو کیے ہوئے ہے سوریا اور اردن میں اسی نظریہ کے حامل لوگوں سے میری ملاقات ہوئی اور کافی بحث و مباحثہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اکثر کو ہدایت عطا فرمائی۔ چنانچہ اس مسئلہ پر ان کے امیر اور ان کے پیروکاروں سے مسلسل تین راتوں تک ہماری گفتگو ہوتی رہی۔ پہلی رات نماز مغرب کے بعد سے عشاء کی اذان تک گفتگو کا سلسلہ چلتا رہا۔ جب اذان کا وقت ہوا تو ہم نے ایک ساتھی سے اذان کہنے کے لیے کہا۔ اس نے اذان دی تو امیر جماعت وہاں سے چل دیا اور یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(دیکھا جائے کہ) یہ کس کی سنت ہے؟ (کہ اذان سن کر انسان نماز پڑھے بغیر چلا جائے) یہ تو شیطان کی سنت ہے کہ جب وہ اذان سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے اس کے جانے کے ساتھ اس کے پیروکار بھی چلے گئے۔ وہ اسی لیے چلے گئے کہ وہ مسلمین کی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اسی طرح وہ جمعہ کی نماز میں بھی شریک نہیں ہوتے تھے۔ یہ وہی جماعت ہے جس کا حال تمہارے سامنے بیان ہو رہا ہے۔ ہم نے بھی کہا کہ اگر آپ لوگ جانا چاہتے ہیں تو جائیں۔ دوسری ملاقات کل رات میرے گھر پر ہوگی جہاں میں رہائش پذیر ہوں۔ اس ملاقات کا وقت مغرب کی نماز کے بعد سے آدھی رات تک ہوگا خلاصہ یہ کہ وہ لوگ اپنے موقف سے پھر گئے اور ہماری اقتداء میں نماز پڑھنے لگے۔ الحمدللہ

ایک شخص نے کہا کہ ان (کراچی کی جماعت المسلمین والوں) سے گفتگو کی گئی تو انہوں نے بحث کے دوران میں کہا کہ علامہ البانی کے علاوہ اس دنیا میں جس قدر علماء ہیں وہ سب کافر ہیں اس پر الشیخ مسکرائے۔ سائل نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم نے ان سے کہا وہ تو سلفی ہیں، اہل الحدیث ہیں انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ سلفی اور اہل الحدیث نہیں ہیں وہ تو مسلم ہیں۔

امام البانی نے ان کو جواب دیتے ہوئے فرمایا الحمدللہ میں سلفی اور اہل الحدیث ہوں نیز میرا اعتقاد ہے کہ جس شخص کا منہج سلفیت نہیں وہ حق سے منحرف ہے سوال کی روشنی میں یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ یہ لوگ مقلدین کو کافر سمجھتے ہیں جب کہ میرا نظریہ ہے کہ تقلید نہ دین ہے اور نہ اس کو دین سمجھنا چاہیے۔ ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جو مذہبیت کے حامل ہیں یہی فرق ہے جبکہ مذہبیت کے قائل تقلید کو دین قرار دیتے ہیں۔ لیکن ہمارا نظریہ یہ ہے کہ اسلام میں کسی متعین عالم کی تقلید نہ صرف یہ کہ واجب نہیں بلکہ حرام ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿فَسْـَٔلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾﴾ [النحل: ٤٣]

''اور اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کرلو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ آیت مذکورہ میں گزشتہ لوگوں کی حکایت بیان ہوئی ہے لیکن حکم سب کے لیے یکساں ہے ہر امت میں لوگ زمان و مکان کے لحاظ سے دو قسم کے ہوتے ہیں: کچھ علم والے اور کچھ وہ کہ جن کے پاس علم نہیں ہوتا پس جن کے پاس علم نہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ اہل علم سے دریافت کریں اور جو لوگ اہل علم ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ علم رکھنے والوں سے دریافت کریں جبکہ تقلید سے مقصود ایسی حزبیت ہے جس میں سوچ کے کواڑ بند ہوں۔ جیسا کہ بعض قدیم مذاہب کے لوگوں میں یہ چیز موجود ہے اور بعض نئی جماعتیں بھی اس سے محفوظ نہیں ہیں۔ وہ جماعتی تعصب میں اس قدر انتہا پسند ہیں کہ وہ عقل کے لحاظ سے اندھے ہو چکے ہیں وہ کسی دوسری اسلامی جماعت کے ساتھ نہ صرف یہ کہ وہ تعاون کرنے کے لیے آمادہ نہیں بلکہ مفاہمت کے لیے بھی آمادہ نہیں ہیں جب تک کہ وہ خود کو اس میں مدغم نہ کریں اور اپنی انفرادی حیثیت کو ختم نہ کریں۔ پس وہ جماعت جو دیگر مسلمین سے الگ تھلگ ہے اپنے علاوہ سب پر کفر کے فتوے لگا رہی ہے۔ مصر میں بھی اس طرح کی جماعت کا وجود پایا جاتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جماعت معدوم ہو چکی ہے لیکن اب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے ملکوں میں بھی اس کو پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک کچھ باتیں ہمیں پہنچی ہیں چنانچہ عمان میں بھی اس کی تنظیم موجود ہے اور اب آپ کی وساطت سے ہمیں علم ہوا کہ آپ کے ہاں (پاکستان میں) بھی اس جماعت کی تنظیم موجود ہے اس جماعت کے بارے میں پہلی بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان میں جہالت ہے۔ دوسرا خدشہ یہ ہے کہ اس تنظیم سے مقصود دنیوی لالچ ہے ان کی جہالت پر میں ایک دلیل پیش کرتا ہوں ذرا غور سے سنیں یہ لوگ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ میرے علاوہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں آپ ﷺ سے شر کے بارے میں سوال کرتا کہ کہیں میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں اس حدیث میں آگے چل کر ایک جملہ موجود ہے جس کا ذکر وہ نہایت خوشی کے عالم میں کرتے ہیں اور اس سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجھے مسلمین کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ دینا ہوگا۔ اس بات پر ہم ان سے دریافت کرتے ہیں کہ بتائیں مسلمین کا امام کہاں ہے؟ تاکہ ہم اس کے ساتھ مل جائیں اور اس کی جماعت میں شمولیت اختیار کرلیں لیکن وہ بخوبی جانتے ہیں کہ مسلمین کی ایک جماعت تو نہیں ہے بلکہ بہت کثرت کے ساتھ جماعتیں ہیں۔ مصر میں ایک جماعت کا لیڈر جس کا نام مصطفیٰ شکری ہے جس کے ہاتھ پر ان لوگوں نے بیعت کر رکھی ہے، اور اللہ ہی ان کا محاسبہ فرمائے گا۔

ان کے خیال کے مطابق کسی کی کچھ قیمت نہیں بلکہ سب مکھیوں کی مانند حقیر ہیں۔ تو ہم ان سے دریافت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کس بنا پر فرمایا کہ تم مسلمین اور ان کے امام کے ساتھ خود کو مربوط رکھنا۔ سخت افسوس کا مقام ہے کہ اب نہ تو مسلمانوں کی کوئی (مجتمع) جماعۃ ہے نہ ان کا کوئی متفقہ امام ہے بلکہ کثرت کے ساتھ جماعتیں ہیں اور کثرت کے ساتھ امام بھی ہیں۔ پس اس حدیث سے ان کا استدلال دو چیزوں میں ایک کا متقاضی ہے کہ وہ کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہیں اور دوسرے حصہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ یعنی وہ اس حدیث سے جماعت کا نام تو اخذ کرتے ہیں پس یہ تو صرف جماعت کا نام ہی ہوا لیکن ان کا وہ امام کہاں ہے؟ کہ جس کے ہاتھ میں زمام اقتدار ہو (اور جو مسلمین کا خلیفہ یا بادشاہ ہو) تم نے کس امام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے؟ تم نے جس کے ہاتھ پر بھی بیعت کی ہے کیا اس سے لازم آتا ہے کہ جو تمہارے امام کی بیعت نہیں کرتا وہ کافر اور گمراہ ہے ان کی جہالت کو دیکھتے ہوئے اور ان کی باتوں کو سننے کے بعد میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ فرقہ بھی گمراہ ہے ان فرقوں میں سے ہے جو ناصبی اور خارجی ہیں جنہوں نے علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرتے ہوئے ان کے خلاف بغاوت کی تھی اور بعض وہ احادیث جن میں نبوت کی بعض نشانیوں کا ذکر ہے ان میں مذکور ہے کہ ہر صدی میں اس طرح کی جماعتیں معرض وجود میں آتی رہیں گی (اور جن کا ذکر اس کتاب کے شروع میں موجود ہے۔ ''ابو جابر'')۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بالکل درست ہے۔ چنانچہ اولاً مصر میں ان نظریات کی حامل جماعت کا پتا چلتا ہے اور اب تمہارے ہاں بھی ان نظریات کی حامل جماعت موجود ہے چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ جماعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المسلمین سے مراد جماعت ہے جس کا ذکر حدیث میں ان الفاظ میں آیا ہے:

((مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَلَهُ مَالَنَا وَعَلَيْهِمْ مَاعَلَيْنَا .))

''جو شخص ہماری طرح نماز ادا کرتا ہے ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے اس کے اسلام میں وہی حقوق ہیں جو ہمارے ہیں اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہیں جو ہم پر ہیں۔''

پس بعض مسائل میں اختلاف رائے کا ہونا اس بات کو ہرگز مستلزم نہیں کہ مخالف رائے رکھنے والا مسلمین کی جماعت سے خارج ہے البتہ ہم اس کو خطاء کار کہہ سکتے ہیں اور مبالغہ کی حد تک گمراہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہے۔ لیکن جماعۃ المسلمین سے ان کو خارج نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے کہ جماعۃ المسلمین کے عنوان میں کسی گروہ کو خاص نہیں کیا جاسکتا اور دوسرے گروہ کو اس سے خارج قرار نہیں دیا جاسکتا۔

دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ خود کو اہل حدیث اور سلفی کہلانا بدعت ہے اس کا کیا جواب ہے؟

الجواب: الشیخ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ سوال ان کی جہالت کا پتا دیتا ہے۔ بھائیو! جن بدعات سے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے روکا ہے ہمیں ڈرایا گیا ہے کہ دین اسلام میں بدعات کو داخل نہ ہونے دیں۔ جب کہ بدعات کے ساتھ تقرب الٰہی حاصل کیا جاتا ہے اس لحاظ سے بدعات کا تعلق وسائل سے نہیں ہے بلکہ مقاصد شرعیہ کے ساتھ ہے یعنی بدعت سے اللہ کے قرب میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ بات رسول اللہ ﷺ کی مشہور حدیث کے خلاف ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے

((مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ .)) ❶

''جس شخص نے بھی ہمارے اس دین میں کسی نئے کام کو داخل کیا تو وہ نیا کام مردود ہے۔''

---

❶ بخاری: ۲۶۹۷، مسلم. ٤٤٩٦، مسند احمد: ۲۶۰۳۳. اس مضمون کی دوسری احادیث معروف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البتہ وسائل جن کو حقیقی مقام حاصل نہیں ہے اور وہ بعد میں دین میں آئے ہیں اور اگر نص صریح کے خلاف نہیں ہیں تو کچھ حرج نہیں۔ مثلاً شہروں میں ہم اپنا نام اہل حدیث رکھتے ہیں جب کہ اس نام رکھنے سے مقصود دوسروں پر طعن کرنا نہیں ہے، جو خود کو اہل حدیث نہیں کہتے اس لحاظ سے اس نام رکھنے میں ہرگز بدعت کا شائبہ نہیں ہے۔ یہ لقب تو دوسری اصطلاحات کی طرح ایک اصطلاح ہے جیسا کہ علماء نے اصطلاحات وضع کی ہیں اور یہ بات بلا شبہ درست ہے کہ یہ نام بدعات میں سے ہیں لیکن ان بدعات سے نہیں ہیں کہ جن کے ساتھ اللہ کا قرب زیادہ حاصل کیا جاتا ہے چنانچہ کچھ لوگ اپنا نام اہل حدیث رکھتے ہیں جبکہ بعض لوگ سلفی کہلاتے ہیں اور بعض انصار السنہ کہلاتے ہیں۔ یہ صرف ایک اصطلاح ہے اور اصطلاحات میں کچھ رکاوٹ نہیں ہے لیکن ان لوگوں کا اہل حدیث کے نام کو بدعت قرار دینا ان کی جہالت پر دلالت کرتا ہے۔

بدعات سے اصل مقصود اللہ کے قرب میں اضافہ کرنا ہے اور مطلقاً اصطلاحات کے لحاظ سے اس میں کچھ حرج نہیں البتہ اعتراضات کرنے والے ان اصطلاحات کو اپنے اعتراضات کا ہدف بناتے ہیں جو درست نہیں اس سے ان کا مقصد مخصوص وسائل کے ذریعے سے پھیلنا اور اپنی شہرت چاہنے کے سوا اور کچھ نہیں۔

سائل. کیا جب ہم سلف کی طرف اپنی نسبت کرتے ہیں تو اللہ کا قرب تلاش نہیں کرتے ہیں؟

الشیخ البانی:..... تقرب حاصل کرنے کے لیے اسم کی طرف نسبت نہیں کرتے بلکہ مسمّٰی کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ کیونکہ کبھی کوئی شخص صالح کہلاتا ہے مگر عملاً وہ طالح (بد) ہوتا ہے۔

تیسرا سوال:..... مذکورہ جماعت کی طرح ایک دوسری جماعت بھی ہے جس کا نظریہ ہے کہ جو شخص اس نظریے کا حامل ہے کہ میت کو اس کی قبر میں عذاب دیا جاتا ہے یا سوال و جواب کے وقت اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے وہ مشرک ہے اور ان کا پہلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرک احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہے؟

الجواب: .....علامہ البانی نے سوال کرتے ہوئے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ یعنی اس جماعت کا کیا نام ہے؟ حاضرین میں سے کسی نے کہا اس جماعت کا نام توحیدی گروہ (پارٹی) ہے اور ان کا امیر ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی ہے۔

ب:.....ایک شخص نے کہا یہ لوگ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو شیعہ قرار دیتے ہیں؟

علامہ البانی نے جب یہ گستاخانہ اور کفریہ بات سنی تو بے ساختہ ان کے منہ سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی اور اللہ سے معافی مانگتے ہوئے استغفر اللہ کہا۔

ج:.....سوال کرنے والے نے مزید پوچھا کہ ابن القیم کو بھی کتاب الروح کی وجہ سے کافر کہتے ہیں؟

(غالباً اس لیے کہ میت کی طرف روح لوٹائے جانے کا عقیدہ انھوں نے اس میں نقل کیا ہے)۔

علامہ البانی نے حاضرین سے فرمایا کہ ان کے لیے ہدایت کی دعاء کریں۔

روح کے لوٹائے جانے کے بارے میں فرمایا کہ روح میت میں قبر کی طرف لوٹائی جاتی ہے صحیح احادیث میں یہ بات ذکر ہے ہاں دنیا کی طرف نہیں لوٹائی جاتی۔ نیز فرمایا کہ جو لوگ امام اہل السنہ کو کافر کہتے ہیں ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ تم سنت کہاں سے لیتے ہو (کیونکہ سینکڑوں احادیث ان کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہیں) بہر حال یہ بھی گمراہی ہے۔ کاش کہ ان کے نظریات کی تفصیل ہم تک پہنچ جاتی تو پھر تردید کے لیے یہ تفصیل ہمارے لیے ممد و معاون ہوتی۔

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جماعت المسلمین رجسٹرڈ سے چند سوالات“

جماعت المسلمین رجسٹرڈ سے بعض لوگوں نے کچھ سوالات بھی کئے ہیں اس سلسلہ میں ہمارے ایک بھائی محترم جناب حکیم ناصر منجا کوٹی صاحب نے ایک سوال نامہ ترتیب دیا ہے اس سوال نامہ کو پڑھنے ہی سے واضح ہوجاتا ہے کہ جماعت المسلمین رجسٹرڈ صرف ایک دھوکا اور فراڈ ہے کیونکہ جب اس کے دعویٰ کے مطابق اصل اسلام جماعت المسلمین رجسٹرڈ ہی کے پاس ہے تو دنیا کے تمام کفار ومشرکین تک ان کی زبانوں میں اسلام کی دعوت انہیں پہنچانا، اس جماعت کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح کفار ومشرکین کے خلاف اپنے امام کی ماتحتی میں جہاد کرنا بھی ان پر فرض ہے لیکن یہ جماعت نہ تو دعوت وتبلیغ کا فریضہ ادا کررہی ہے اور نہ ہی جہاد اور نہ ہی جہاد کی تیاری کررہی ہے بلکہ اس کی دعوت صرف اردو دان طبقہ تک محدود ہے حالانکہ اس جماعت کو قائم ہوئے چالیس 40 سال کا طویل عرصہ بیت چکا ہے اس جماعت کا امیر اول اور بانی بھی دعوت وتبلیغ اور جہاد کے بغیر ہی دنیا سے رخصت ہوگیا ہے اور امیر ثانی بھی جہاد کا نام تک نہیں لیتا نیز قرآن کریم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود اہل اسلام سے برابر قتال کرتے رہیں گے یہی وجہ ہے کہ وہ آج بھی اہل اسلام سے برسر پیکار ہیں لیکن یہودیوں کو بھی یہ بات اب تک معلوم نہیں ہے کہ یہودیوں کے اصل دشمن اور دین اسلام کے واحد ٹھیکے دار تو کراچی کے علاقہ کھوکھرا پار میں موجود ہیں اور وہ اب تک نقلی مسلمانوں سے برسر پیکار ہیں یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟ چنانچہ پہلے سوال نامہ کا مطالعہ کریں پھر اس جماعت کے امیر کا گریبان پکڑیں اور اس سے جواب طلب کریں؟

☆.....☆.....☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امیر صاحب اور کارکنان جماعت المسلمین

رجسٹرڈ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!

میں آپ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں جو ضد، تعصب اور عناد کی بنیاد پر نہیں بلکہ اپنی اور آپ کی اصلاح اور خیر خواہی کی بنیاد پر ہیں۔

میرے سوالوں کا مقصد آپ لوگوں کی تذلیل کرنا یا لاجواب کرنا نہیں ہے بلکہ حق کی طرف اپنی اور آپ کی راہنمائی مقصود ہے۔ یہ سوالات میں آپ سے کیوں کرتا ہوں اس لیے کہ میں جب آپ حضرات کا دعویٰ پڑھتا ہوں اور پھر قرآن وسنت کا بغور مطالعہ کرتا ہوں تو آپ حضرات کا دعویٰ بنیادی طور پر غلط سمجھنے لگتا ہوں اس مسئلہ میں میں خطا پر ہوں یا صواب پر یہ ان سوالوں سے آپ حضرات پر بھی واضح ہوجائے گا اگر میں خطا پر ہوں تو آپ قرآن و سنت کی روشنی میں میری اصلاح کیجئے اور اگر ان سوالات میں میں حق بجانب ہوں تو آپ حضرات اپنی اصلاح کیجئے۔

آپ حضرات کا دعویٰ ہے کہ مسعود صاحب نے جو جماعت بنائی ہے جس کے پہلے امیر مسعود احمد صاحب ہی تھے اور دوسرے امیر محمد اشتیاق صاحب ہیں یہ وہ جماعت ہے جس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے رکھی ہے یعنی جماعت المسلمین۔ جو شخص ہماری جماعت کے نظم میں ہے یعنی بیعت شدہ ہے وہ جماعت المسلمین یعنی رسول اللہ ﷺ کی جماعت میں ہے اور جو آپ کی اس جماعت میں داخل نہیں وہ جماعت المسلمین سے خارج ہے آپ کا یہ دعویٰ کئی وجوہات کی بناء پر غلط ہے وہ وجوہات ہم پیش کرتے ہیں انہیں بغور پڑھئے سوچئے اور اپنے آپ پر پیش کیجئے اپنی اور میری اصلاح کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال (۱) اگر فقط آپ ہی جماعت المسلمین ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جو دین اپنے رسول ﷺ پر جماعت المسلمین کے لیے نازل کیا ہے اس دین اسلام کی دعوت آپ پوری دنیا میں یہود و نصاریٰ، ہنود و مجوس، کمیونسٹ، بدھ مت دنیا کے دیگر ادیان کو کیسے پیش کر رہے ہیں؟ اگر آپ ان تک یہ دعوت نہیں پہنچا رہے اور وہ جاہلیت کی موت مر رہے ہیں تو وہ اللہ کے ہاں معذور ہیں یا غیر معذور؟

سوال (۲). رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق دین اسلام ہر کچے اور پکے مکان میں داخل ہو کر رہے گا۔ اب میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ اللہ کے بندے دنیا کے کونے کونے میں جہاں بھی انسانیت آباد ہے وہاں پر ان ہی کی زبان میں یہود و نصاریٰ کو انہی کی زبان میں، اہل چین کو چینی زبان میں، عربوں کو عربی اور عجمیوں کو ان کی اپنی زبانوں میں اللہ کا دین پہنچا رہے ہیں آیا یہ لوگ مسلم ہیں یا غیر مسلم؟

اگر یہ مسلم ہیں تو یہ آپ کی جماعت سے ہیں ہی نہیں بلکہ آپ کو جانتے بھی نہیں اور اگر یہ غیر مسلم ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جماعت المسلمین کی موجودگی میں یہ لوگ دین اسلام کی دعوت دے رہے ہیں اور جماعت المسلمین کو پتا ہی نہیں؟

سوال (۳) یہود و نصاریٰ کو جماعت المسلمین سے ہمیشہ بغض چڑ اور عداوت ہے اور قیامت تک رہے گی۔ ﴿وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا﴾ [سورۃ البقرۃ ۲۱۷]

مثلاً (سورۃ البقرۃ ۱۲۰)، (۱۰۵) - آل عمران (۸۸)، (۱۴۹)، (۱۰۰)

میرا سوال یہ ہے کہ ملت کفر (یہود، نصاریٰ، مجوس، ہندو، کمیونسٹ وغیرہ) کس کس مقام پر آپ سے بغض و عداوت کر رہا ہے مخالفت کر رہا ہے اور لڑ رہا ہے کیونکہ سورۃ البقرۃ آیت ۲۱۷ سے ثابت ہے کہ وہ ہمیشہ ہی مسلمین سے لڑتے رہیں گے۔

سوال (۴): دنیا کے کس کس کونے میں کفار آپ کو جانتے ہیں؟ اور کس کس حوالے سے (مثلاً دعوت الی اللہ، جہاد فی سبیل اللہ یا عمل بالشریعت یعنی حدود اللہ) کیونکہ ان کو اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندگی دعوت الی اللہ سے ہمیشہ چڑ ہوتی ہے اور پھر وہ اس دعوت کو پھیلنے نہیں دیتے جس کے نتیجہ میں جہاد فی سبیل اللہ ہوتا ہے یا پھر جماعت المسلمین حدود اللہ پر عمل کرتی ہے تو کفار اسے پسند نہیں کرتے ہیں مندرجہ بالا تین صفات جماعت المسلمین کی امتیازی صفات ہیں اسی پر کفار کے ساتھ ہمیشہ معرکے بپا ہوئے ہیں۔

میرے علم کے مطابق آپ کی جماعت کی عمر تقریباً 40 سال کے قریب ہے ان چالیس سالوں میں مندرجہ بالا امور میں کب اور کہاں کہاں معرکہ ہوا ہے؟ اگر آپ حضرات کا آج تک کسی کافر ملک کے ساتھ معرکہ نہیں ہوا ہے؟ تو قرآن یا صحیح حدیث یا تاریخ کی مستند کتابوں سے بتائیے کہ وہ جماعت المسلمین جس کا خلیفہ دوم چل رہا ہو اور ان کا کسی کافر قوم سے معرکہ نہ ہوا ہو؟

سوال (۵): آپ کی دعوت قولاً اور تحریراً اردو زبان میں ہے جبکہ دین اسلام ایک عالمگیر دین ہے تمام ادیان باطلہ کو اس کی دعوت انہی کی زبان میں پہنچانا یہ مسلمین پر فرض ہے۔ جب کہ آپ حضرات کا یہ دعویٰ ہے سچا اسلام صرف آپ ہی کے پاس ہے یہ سچا اسلام صرف آپ ہی کے پاس رہے گا یا اسے ادیان باطلہ پر بھی پیش کرنا ہے؟

اس وقت علمائے حق یعنی علمائے اسلام دنیا کو ان ہی کی زبانوں میں قولاً اور تحریراً ہر صورت میں دعوت اسلام پہنچا رہے ہیں جبکہ آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم ہی وہ جماعت المسلمین ہیں جس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے رکھی ہے۔

اب آپ بتائیے کہ آپ نے دنیا کے کن کن کافروں کو یہ دعوت پہنچائی ہے اور کس کس صورت میں؟ قولاً یا تحریراً؟ ثبوت دیجئے۔ اگر نہیں تو یہ کیسی جماعت المسلمین ہے جس کے پاس دنیا کو اسلام کی دعوت پہنچانے کا انتظام ہی نہیں ہے؟

سوال (۶): اس وقت مملکت عربیہ سعودیہ نے تقریباً ہر زبان میں علماء سے قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر کروا کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیئے ہیں آیا یہ کام جماعت المسلمین کا ہے یا نہیں؟ اور جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے وہ مسلم ہیں یا غیر مسلم؟ اگر وہ مسلم ہیں تو وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی جماعت سے نہیں ہیں اور اگر یہ غیر مسلم ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ جماعت المسلمین کی موجودگی میں اتنا عظیم کام غیر مسلمین سرانجام دے رہے ہیں۔

اگر آپ نے ایسا کیا ہے تو کون کون سے ممالک میں اور کن کن زبانوں میں؟ اگر نہیں کیا تو یہ کیسی جماعت المسلمین ہے کہ 40 سال ہو گئے اور کفار تک اسلام کی دعوت نہیں پہنچی؟

سوال (۷). آپ کی جماعت المسلمین صرف چند عجمی افراد پر مشتمل ہے آپ بتایئے کہ اللہ کا نازل کردہ دین صرف عجمیوں کے لیے ہے؟ جس جماعت کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے رکھی ہے وہ صرف عجمیت تک محدود رہ گئی ہے جواب مستند حوالہ سے دیجئے۔

سوال (۸): جماعت المسلمین تعارف کی محتاج کیوں؟ آپ حضرات اکثر لکھتے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں کہ ہمارا تعارفی لٹریچر مفت منگوائیں۔ یہ کیسی جماعت المسلمین جو تعارف کی محتاج ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی جماعت کا تعارف اس انداز سے کروایا ہے؟

سوال (۹). رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں علمائے حق کا ایک گروہ ہمیشہ موجود رہے گا۔ جو اس دین کو تحریف اور باطل تاویل کی آمیزش سے محفوظ رکھے گا۔

الحمدللہ اس وقت تک جتنی بھی کتب احادیث اور قرآن مجید میں تحریف ہوئی ہے اسے علمائے اہلحدیث نے پکڑا ہے دیکھئے (الردود و التحریف والنصوص للشیخ بکر (ابوزید) (نیز راقم الحروف کی کتاب ''قرآن وحدیث میں تحریف'' جو اردو زبان میں علمی و تحقیقی کتاب ہے۔ ''ابو جابر'') لیکن یہ تمام علماء آپ کی جماعت المسلمین میں سے نہیں ہیں۔ یہ کیسی جماعت المسلمین ہے کتب احادیث میں تحریف ہو رہی ہو اور انہیں علم ہی نہ ہو؟ یہ کیسی جماعت المسلمین ہے جو تحفظ اسلام سے غافل ہے؟

سوال (۱۰) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء نے اپنے ورثے میں درہم و دینار نہیں چھوڑے بلکہ علم چھوڑا ہے (مشکوۃ کتاب العلم) نبی ﷺ نے ورثہ میں جو علم چھوڑا ہے وہ قرآن وحدیث ہے ان کے اصل مخطوطے علمائے اسلام کے مکتبوں میں محفوظ ہیں جبکہ وہ علماء آپ کی جماعت المسلمین میں سے نہیں ہیں آج کتب احادیث کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جتنے بھی نسخے ہیں وہ ان مخطوطوں سے نقل کردہ ہیں اور جب کتب احادیث میں تحریف کی جاتی ہے تو اصل مخطوطہ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے آپ کس کی طرف رجوع کریں گے؟ اگر آپ ان علماء کی طرف رجوع کریں گے تو ان کے بارے میں کیا عقیدہ رکھیں گے کہ مسلمین ہیں یا غیر مسلمین؟ اور یہ بھی بتایئے کہ ایسی جماعت المسلمین بھی ہو جس کے پاس اصل اسلام کا ورثہ ہی موجود نہ ہو؟

سوال (۱۱): آپ کا دعویٰ ہے کہ ہم وہی جماعت المسلمین ہیں جس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے رکھی ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کی جماعت میں تو ہر دور میں فقہا، مجتہدین اور ائمہ محدثین رہے ہیں اور ہر دور میں رہیں گے۔

آپ ذرا یہ بتایئے کہ آپ کی جماعت المسلمین میں کون کون سے رجال فقہاء، مجتہدین اور محدثین ہیں نام بتایئے؟

سوال (۱۲) اللہ عزوجل کا عرفہ والوں پر نزول (مشکوٰۃ کتاب الحج) میدان عرفہ میں یوم عرفہ کو جو لوگ جمع ہوتے ہیں ان پر اللہ عزوجل آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ان پر اللہ فخر بھی کرتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کا نزول مسلمین کے لیے ہے یا غیر مسلمین کیلئے؟ اگر وہ مسلمین ہیں تو ان کا آپکی جماعت المسلمین سے کوئی تعلق نہیں اور اگر غیر مسلمین ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نزول کا کیا مطلب؟

سوال (۱۳). حج کا حکم اللہ نے قرآن مجید میں دیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ حکم مسلمین کو دیا ہے اب آپ سے سوال یہ ہے کہ ہر سال حج کرنے والے مسلمین ہیں یا غیر مسلمین؟ اگر مسلمین ہیں تو ان کا آپ کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں اور اگر غیر مسلمین ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حج معطل ہو چکا ہے پھر اللہ عزوجل کے اس حکم

﴿وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍۙ۝ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ ..... الخ﴾ [الحج: ۲۷، ۲۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور آپ لوگوں میں حج کا اعلان کر دیجئے تا کہ وہ آپ کے پاس پیدل چل کر اور دبلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر ہر دور دراز علاقے سے آئیں۔ تا کہ وہ اپنے لیے دینی اور دنیاوی فوائد حاصل کریں اور چند متعین دنوں میں ان چوپایوں کو اللہ کے نام سے ذبح کریں۔''

سوال (۱۴) اس وقت حرمین کے محافظین مسلمین ہیں یا غیر مسلمین؟ اگر مسلمین ہیں تو وہ آپ کی جماعت المسلمین کو جانتے تک نہیں ہیں اور اگر غیر مسلمین ہیں تو نبی ﷺ کے فتح مکہ کے بعد تاریخ کا ایسا دور دکھائیں جس میں جماعت المسلمین اور امام المسلمین کی موجودگی میں حرمین شریفین غیر مسلمین کے قبضہ میں ہو؟ اور جماعت المسلمین وامامہم عجم میں پرسکون زندگی گزار رہے ہوں؟

سوال (۱۵) قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے کفار کے ساتھ جہاد وقتال کا جو حکم دیا ہے کیا یہ حکم دور حاضر میں باقی ہے یا منسوخ ہے؟ اگر باقی ہے تو جماعت المسلمین کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے؟ اور اگر منسوخ ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

سوال (۱۶) دنیا کے کفار اسلام اور مسلمین اور نبی ﷺ کے خلاف گستاخانہ زبانیں استعمال کر رہے ہیں۔ تاریخ میں کوئی ایسا دور دکھائیں کہ جماعت المسلمین اور ان کا امام موجود ہو اور وہ ان کے خلاف اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لیے ایک لفظ تک بولنے کی جرأت نہ کر سکتا ہو اور نہ ہی ان کی زبانوں سے واقف ہو؟ جبکہ نبی علیہ السلام کی جماعت المسلمین میں ہر زبان کے جاننے والے افراد کا ہونا لازمی ہے جیسا کہ نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں مترجمین کا اہتمام تھا۔

سوال (۱۷) نبی ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق جماعت المسلمین کے ایک گروہ کا قتال فی سبیل اللہ کرنا لازم ہے دین کا قیام اس کے ساتھ مشروط ہے۔

((لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ.)) ❶

''نبی علیہ السلام نے فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا مسلمین میں سے ایک گروہ اس دین کے قیام کے لیے لڑتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔''

اب آپ سے سوال ہے کہ آپ کے دعویٰ کے مطابق آپ ہی جماعت المسلمین ہیں آپ اپنی جماعت المسلمین سے وہ گروہ بتایئے جو دین حق کے قیام کے لیے قتال فی سبیل اللہ کرتا رہا ہو یا کر رہا ہے؟

سوال (۱۸): حدود اللہ یعنی قصاص، ید قطع سارق، رجم زانی اور دیگر حدود اللہ باقی ہیں یا معطل؟ اگر باقی ہیں تو ان کے نافذ کرنے والے مسلمین ہیں یا غیر مسلمین؟

اگر مسلمین ہیں تو وہ آپ کی جماعت میں سے ہیں ہی نہیں (مثلاً مملکت سعودیہ عربیہ میں حدود اللہ پر الحمدللہ عمل ہو رہا ہے جس کی پورا عالم کفر مخالفت کر رہا ہے)۔ اگر وہ غیر مسلمین ہیں تو آپ کی جماعت کیسی جماعت المسلمین ہے جو 40 سال گزرنے کے باوجود امام ہونے کے باوجود شرعی حدود سے غافل ہے؟ تاریخ اسلام میں ایسی جماعت المسلمین بتایئے جو 40 سال گزرنے کے باوجود امام ہونے کے باوجود شرعی حدود ان کے ہاں معطل ہوں؟

سوال (۱۹) آپ کی جماعت المسلمین حکومت پاکستان کے ہاں رجسٹرڈ ہے آپ کا امیر اور ہر کارکن فرداً فرداً رجسٹرڈ ہیں مثلاً وہ شناختی کارڈ بنانے کا پابند ہے، نکاح فارم کے رجسٹرڈ کرانے کا پابند ہے، حج کے لیے پاسپورٹ بنانے اور حکومت پاکستان سے اجازت لینے کا پابند ہے ہمارا سوال یہ ہے کہ ہمیں تاریخ میں ایسی جماعت المسلمین بتایئے جو جماعت بھی ہو اسکا امام بھی موجود ہو اور اس جماعت کی عمر بھی تقریباً 40 سال ہو اور وہ ان تمام غیر اسلامی چیزوں کے کرنے کی غیروں کے ہاں پابند بھی ہو؟

سوال (۲۰). رسول اللہ ﷺ کی جماعت المسلمین کا عالمی سالانہ اجتماع یوم عرفہ ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اس اجتماع سے خطاب کرنے والے کا خطاب پوری دنیائے

❶ رواہ مسلم ح: ۴۹۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانیت تک ہر زبان میں پہنچایا جارہا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی ﷺ کی سنت کی مکمل دعوت ہوتی ہے جبکہ آپ کی جماعت المسلمین کا سالانہ اجتماع کراچی کے ایم اے جناح روڈ پر واقع خالق دینا ہال میں ہوتا ہے ہمارا سوال یہ ہے کہ تاریخ میں ہمیں ایسی جماعت المسلمین دکھایئے جس کا امام بھی موجود ہو اور تقریباً 40 سال گزرنے کے باوجود عرفہ میں جماعت المسلمین کا امام ہونے کے باوجود خطبہ دینے سے قاصر ہو اور اس عظیم سعادت سے محروم ہو؟

مسلم کون؟:

مسلم صرف نام اور دعویٰ نہیں بلکہ صحیح عقیدہ اور عمل صالح کا نام ہے اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ [الروم: ٥٣]

''جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پس وہ مسلمین ہیں۔''

((عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهُ غَداً مُسْلِمًا.....الخ .)) ❶

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (موقوفاً اور حکماً مرفوع) روایت ہے کہ جو اس بات پر خوش ہو کہ وہ کل اللہ سے ایسے حال میں ملے کہ وہ مسلم ہو تو پانچ نمازوں کی حفاظت کرے۔''

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت اور حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ صحیح عقیدہ اور عمل صالح بجالانے والا شخص ہی مسلم ہے نہ کہ باطل نظریات اور دعویٰ کرنے والے۔

کیونکہ باطل عقائد اور نظریات کے ساتھ دعویٰ اور عمل کوئی فائدہ نہیں دیتا جیسا کہ فرعون نے اپنا مسلم ہونے کا دعویٰ تو کیا لیکن عقیدہ اور عمل سے عاری تھا آیت:

﴿قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَ اَنَا مِنَ

❶ مسلم: ١٤٨٨ - نسائی کتاب الامامة، ح: ٨٤٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ [یونس: ۹۰]

ابن صیاد نے بظاہر صالح اعمال بھی کیے اور اپنے آپ کو مسلم بھی کہا لیکن عقائد اور نظریات کے باطل ہونے کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس کے دجال ہونے پر قسمیں کھائی ہیں۔ ❶

تو میرے بھائیو! اپنی اصلاح کیجئے مسلمین کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ وہ انسانیت سے الگ تھلگ رہ کر خوش فہمیوں میں مبتلا رہے بلکہ ایک سچے مسلم کا کام یہ ہے کہ وہ دردِ دل اور اصلاح کی نیت سے قرآن وسنت کی دعوت علیٰ فہم سلف صالح پر صبر و استقامت کے ساتھ گامزن رہے۔

منجانب: حکیم محمد ناصر منجا کوٹی
محمدی مسجد (اہلحدیث) نیو حاجی کیمپ
سلطان آباد کراچی

☆.....☆.....☆

❶ دیکھئے: مسلم، جلد: ۲، ص: ۳۹۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجماعة القديمة بجواب الفرقة الجريدة

پر ایک نظر

الحمدللہ دو سال ❶ پہلے میں نے ایک کتاب ''الفرقۃ الجدیدۃ جماعت المسلمین کے بانی مسعود احمد بی ایس سی کا علمی محاسبہ'' شائع کی تھی اور جسے عوام وخواص نے بے حد پسند کیا اور اس میں درج شدہ دلائل کو بہت سراہا اور یہ بات عام ہوگئی کہ اس کتاب نے جماعت المسلمین کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور اس کی کمر توڑ دی ہے۔ اور جس کا ذکر خود موصوف نے بھی کیا ہے۔ ❷

موصوف کے چاہنے والوں نے موصوف سے اصرار کیا اور انھیں مجبور کیا کہ وہ اس کتاب کا جواب لکھیں۔ شروع شروع میں موصوف نے اپنے دروس میں اس کتاب کا جواب دینے کی کوشش کی اور ساتھ ساتھ لوگوں کو یہ تاثر بھی دینا چاہا کہ یہ کتاب ہماری تائید میں ہے۔ لیکن لوگ بھلا اس بات سے کب متاثر ہو سکتے تھے لہٰذا ہر طرف سے زور وشور سے مطالبہ ہوتا رہا کہ کتاب کا جواب لکھا جائے۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ مجبوراً موصوف کو قلم اٹھانا پڑا اور انھوں نے دوسو صفحات کی کتاب کا جواب ۳۶ صفحات میں قلمبند کر کے گویا دریا کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی ہے۔

ان کے کتابچے کی ضخامت کا اگر صحیح اندازہ لگایا جائے تو پوری کتاب ۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کیوں کہ ہماری کتاب کا ایک صفحہ ان کے کتابچے کے دو صفحات سے بھی بڑا ہے۔ کتابچے کا نام موصوف نے ''الجماعۃ القدیمۃ'' رکھا ہے جو سراسر غلط ہے کیوں کہ ان کی

---

❶ اب اس کتاب کے شائع ہونے کو اُنتالیس سال ہو گئے ہیں۔ ❷ الجماعه القديمه، ص: ٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدید جماعت کا نام ونشان ماضی میں کہیں نہیں ملتا۔ اگر ملتا ہے تو موصوف اس جماعت کے چند سربراہوں کے نام لکھیں اور یہ بھی لکھیں کہ یہ لوگ کس کس زمانے میں گزرے ہیں۔ حدیث میں سے کسی لفظ کو لے کر اگر لوگ جماعتیں بنانے لگ جائیں تو سوچیے کہ جماعتوں یا فرقوں کی کتنی کثرت ہو جائے گی۔

موصوف کیوں لوگوں کو دھوکا دینے پر مصر ہیں۔ کیا کل قیامت کے دن انھیں اللہ کی بارگاہ میں جواب دہی کا احساس نہیں ہے۔ دنیاوی عزت اور شہرت تو عارضی چیز ہے۔ آخرت ابدی چیز ہے۔ لہٰذا وہ فوری طور پر اس لبادہ کو اتار دیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ وہ معاف کرنے والا مہربان ہے یہ حقیقت ہے کہ اس فرقہ کی بنیاد پہلی بار ۱۳۸۵ھ میں رکھی گئی اور پھر دوسری بار پہلی جماعت کو ختم کر کے ۱۳۹۵ھ میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں ''جماعت المسلمین کی کہانی اس کے امام کی زبانی'' مصنفہ، جناب حافظ محمد سلیمان رحمہ اللہ) موصوف اگرچہ کتاب کا کوئی جواب نہیں دے پائے ہیں اور نہ اس سلسلہ میں کوئی دلیل ذکر کی ہے البتہ مختلف قسم کے اعتراضات کر کے انھوں نے ہمارے ذکر کردہ دلائل میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ موصوف نے ہماری کتاب پر جو اعتراضات کیے ہیں ان کے مختصر جوابات ملاحظہ فرمائیں کیوں کہ تفصیل ہماری کتاب الفرقۃ الجدیدہ میں موجود ہے۔

موصوف پہلا اعتراض نقل کرتے ہیں

''یہ نوزائیدہ فرقہ اپنے علاوہ تمام مسلمین کو گمراہ سمجھتا ہے۔'' ❶

جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ازالہ'': ''ہم مسلمین کو گمراہ نہیں سمجھتے۔'' ❷

موصوف نے بالکل گول مول جواب دیا ہے۔ سوال میں ''تمام مسلمین'' تھا، جواب میں ''مسلمین''۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ موصوف انہی لوگوں کو مسلم سمجھتے ہیں جو ان کے ہاتھ پر

❶ الفرقة الجديده، ص: ٦۔ ❷ الجماعة القديمه، ص: ٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت کر چکے ہیں اور جنھوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی وہ ان کی نگاہ میں غیر مسلم یا گمراہ ہیں۔ جن لوگوں کو ان کی جماعت سے سابقہ پڑا ہے وہ اس حقیقت سے پوری طرح باخبر ہیں اس لیے موصوف دھوکا دینے کی کوشش نہ کریں۔

آگے لکھتے ہیں:

''ہم بھی محدثین کو اہل الحدیث کہتے ہیں۔'' (ص ۵)

لیکن دوسری طرف جماعۃ اہل الحدیث کو فرقہ بھی گردانتے ہیں۔ حالانکہ یہ معلوم بات ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کے دور ہی سے دو جماعتیں مشہور ہو گئی تھیں۔ ایک جماعت عمل بالحدیث کی وجہ سے اہل الحدیث کہلائی اور دوسری جماعت رائے و قیاس کی وجہ سے اہل الرائے کہلائی۔ اب جو لوگ اہل الحدیث کے ساتھی بنے وہ بھی اہل الحدیث ہی کہلائے۔ لیکن موصوف کو اس میں فرقہ واریت نظر آ گئی۔ حالانکہ آج بھی جو لوگ اہل الحدیث ہیں وہ عمل بالحدیث کی وجہ سے اہل الحدیث ہیں۔ موصوف کہتے ہیں کہ ان کے پاس اہل الحدیث کہلانے کی کیا دلیل ہے؟ تو پھر آپ کے پاس محدثین کو اہل الحدیث کہنے کی کیا دلیل ہے؟ جو جواب آپ کا ہوگا وہی جواب آپ ہمارا بھی سمجھیں۔

جناب زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے طائفہ منصورہ والی حدیث کے تحت لکھا

''یہ برتری دلائل کے ساتھ ہوگی۔''

موصوف اس پر لکھتے ہیں: ''حدیث میں تو دلائل کا لفظ نہیں ہے، حدیث میں تو یہ الفاظ ہیں۔ مسلمین کی ایک جماعت دین کے لیے لڑتی رہے گی الخ۔ آگے لکھتے ہیں ''زبیر صاحب جنگ و جدل کو آپ نے دلائل میں تبدیل کر دیا۔ ہماری مخالفت سے اگر آپ کو ڈر نہیں لگتا تو تحریف معنوی کے انجام سے تو ڈریئے۔ زبیر صاحب ہمیں آپ کی مجبوری کا بھی علم ہے۔ آپ تحریف معنوی نہ کریں تو آخر کیا کریں۔ حدیث کی زد سے اپنے آپ کو بچانے کی آپ کے پاس یہی ایک صورت ہے۔'' (ص ۶، ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب:..... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴾ [المجادله: ٢١]

''اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب ہو کر رہیں گے، فی الواقع اللہ زبردست اور زور آور ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝﴾ [الصافات: ١٧١ تا ١٧٣]

''اور اپنے بھیجے ہوئے بندوں یعنی رسولوں سے ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر ہی غالب ہو کر رہے گا۔''

انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ ضابطہ بیان فرمایا ہے کہ وہ غالب رہیں گے۔ اس غلبہ سے موصوف کے نزدیک کون سا غلبہ مراد ہے؟ کیوں کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو دنیا میں حکومت و امارت تو نہیں ملی۔ اور بعض انبیاء کرام علیہم السلام کو قتل بھی کیا گیا اور اس طرح وہ بظاہر مغلوب بھی ہوئے۔ دراصل یہاں جس غلبہ کا ذکر ہے وہ ظاہری غلبہ کے علاوہ دلائل و براہین کا غلبہ ہے۔ کیوں کہ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ حق پر ہوتے تھے جب کہ ان کے مخالفین ظاہری غلبہ کے باوجود بھی باطل پر تھے۔ بلکہ ایک مقام پر ارشاد ہے۔

﴿فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾ [المائدة: ٢١]

''بے شک اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔''

موصوف سے ہمارا سوال ہے کہ کیا وہ اللہ کی جماعت ہیں؟ اگر وہ اللہ کی جماعت ہیں تو پھر غالب کیوں نہیں ہیں؟ معلوم ہوا کہ اہل حق دلائل و براہین کی بنیاد پر ہر زمانے میں غالب ہی رہے ہیں۔

اہل حق کا حق کی خاطر جنگ کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہمیشہ ہتھیاروں ہی سے جنگ کرتے ہیں۔ بلکہ باطل فرقوں سے کتاب و سنت کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر گفتگو اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ کرنا بھی جنگ ہی ہے۔ اور ماضی میں کتاب وسنت کے حاملین ہمیشہ غالب آتے رہے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی بہت سے مقامات پر بحث و مباحثہ اور مناظرہ کو لڑائی اور جھگڑے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿وَ لَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۙ وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ﴾ [النساء. ۱۰۵ تا ۱۰۷]

''تم بد دیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو، اور اللہ سے درگزر کی درخواست کرو، وہ بڑا درگزر فرمانے والا اور رحیم ہے۔ جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم ان کی طرف سے جدال نہ کرو۔''

﴿كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ﴾ [المومن ۵]

''ان سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم بھی جھٹلا چکی ہے اور اس کے بعد بہت سے دوسرے جتھوں نے بھی یہ کام کیا۔ ہر قوم اپنے رسول پر جھپٹی تاکہ اسے گرفتار کر لے۔ ان سب نے باطل کے ہتھیاروں سے حق کو نیچا دکھانے کی کوشش کی مگر آخر کار میں نے ان کو پکڑ لیا۔ پھر دیکھ لو میری سزا کیسی سخت تھی۔''

انبیاء کرام علیہم السلام کے زماموں میں بھی حق و باطل کے معرکے بپا رہے اور حق اپنی سچائی اور قوت دلائل کی بنیاد پر ہر دور میں غالب رہا۔ اور ظاہر بات ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام حق کی بنیاد پر اپنے مخالفین پر قاہر و غالب ہی رہے۔ اسی طرح کا مضمون سورۃ الکہف آیت نمبر ۵۶ میں بھی ہے۔ اور خصم کا اطلاق کبھی حقیقی جنگ پر بھی ہوتا ہے جیسے جنگ بدر کے موقع کے لیے فرمایا گیا۔

﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ۱۹]

''یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اہل حق ہر دور میں اس طرح کی جنگیں لڑتے رہے ہیں اور بلاشبہ امام بخاری رحمہ اللہ، امام مسلم رحمہ اللہ، امام ابوداود رحمہ اللہ وغیرہ نے اس طرح کی جنگیں لڑی ہیں اور ان کو جیتا ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ لوگ جہاد میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ قلم کے علاوہ تلوار کے بھی دھنی تھے۔ اور جناب زبیر علی زئی رحمہ اللہ بھی جہاد افغانستان میں حصہ لیتے رہے ہیں اور آئندہ بھی حصہ لینے کا ارادہ ہے۔ (اور یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب روس نے افغانستان پر حملہ کیا تھا)، اور آج بھی جہاں جہاں جہاد کی بازی کھیلی جا رہی ہے وہاں ہر محاذ پر آپ کو اہل حدیث ہی پیش پیش نظر آئیں گے۔ البتہ آپ اپنے متعلق بتائیں کہ آپ نے کبھی جہاد کیا ہے یا جہاد کرنے کا دل میں کبھی ارادہ بھی کیا ہے یا نہیں؟ معلوم نہیں کہ آپ جہاد بھی کن لوگوں سے کریں گے؟ آپ زبیر رحمہ اللہ کو تحریف کا الزام دے رہے ہیں۔ حالانکہ انھوں نے کسی قسم کی کوئی تحریف نہیں کی البتہ آپ نے حدیث تلزم جماعة المسلمين میں زبردست تحریف کی ہے۔ اور مسلم نام کے بارے میں بھی لوگوں کو دھوکا دیا ہے جس کی قلعی ہم نے اپنی کتاب میں کھول دی ہے۔

موصوف نقل کرتے ہیں ''مسعود صاحب کے نزدیک حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ دین اسلام سے خارج ہیں۔'' (ص ۹) جواب! یہ ہم پر الزام ہے۔ کتاب کا حوالہ دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کتاب کا مصنف بھی کسی خاص فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ (ص ۷) موصوف نے مذاہب خمسہ نامی کتابچے میں دین اسلام کے خانے میں اپنے آپ کو رکھا ہے اور دیگر لوگوں کو دین اسلام میں سے خارج کیا ہے لیکن فرماتے ہیں کہ یہ ہم پر الزام ہے۔ اگر یہ الزام ہے تو پھر مذاہب خمسہ لکھنے کا کیا مقصد تھا۔ آپ نے ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا صرف حوالہ ہی نقل نہیں کیا بلکہ ان کی بات نقل کر کے انھیں دین اسلام سے خارج سمجھا ہے۔

موصوف فرماتے ہیں ''ہماری بحث صفاتی نام سے نہیں۔ صفاتی نام ذاتی نام نہیں بن سکتے۔'' (ص ۸) آپ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ''ہمارا نام صرف ایک یعنی اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم ہے۔'' لہٰذا آپ نے صرف ایک نام کو مانا ہے اور دیگر ناموں کا انکار کیا ہے لہٰذا آپ پر حجت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تمام کی گئی کہ ہمارے اور بھی نام ہیں اور یہ نام بھی اللہ ہی کے رکھے ہوئے ہیں۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ ''ہماری بحث صفاتی نام سے نہیں۔'' رہا ذاتی اور صفاتی کا فرق تو یہ فرق بھی آپ ہی نے پیدا کیا ہے۔ ورنہ نبی ﷺ نے واضح فرما دیا ہے کہ مومن بھی اللہ کا رکھا ہوا نام ہے اور عبداللہ بھی اللہ کا رکھا ہوا نام ہے۔ اور صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے انصار نام کے متعلق سوال ام سماکم اللہ۔ اور ان کا جواب سمانا اللہ موجود ہے۔ [1] اور آپ کو یہ بات بھی سمجھائی گئی تھی کہ فرقہ واریت نام رکھنے سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ کتاب وسنت کی شاہراہ سے ہٹنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جن حضرات کا منہج کتاب وسنت ہے وہ اہلحدیث ہوں یا سلفی یا انصار اللہ یا اہل السنۃ والجماعۃ یہ سب کے سب ایک ہی ہیں۔ یہ سب مسلم ہیں کیوں کہ ان کا منہج کتاب وسنت ہے۔

تمام محدثین نے طائفہ منصورہ والی حدیث کا مصداق اہل الحدیث کو قرار دیا ہے اور یہ بات انھوں نے پورے وثوق اور جزم کے ساتھ بیان کی ہے۔ یہ اقوال الرجال نہیں بلکہ اجماع امت ہے جو حجت ہے لیکن موصوف نے محدثین پر زبردست طنز کیا ہے اور پھر زبیر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ، امام مسلم رحمہ اللہ وغیرہ نے کب جہاد کیا؟ گویا یہ تمام محدثین ایک حدیث کا صحیح مفہوم تک نہ سمجھ سکے اور اگر اس حدیث کا صحیح مفہوم سمجھا ہے تو پندرھویں صدی کے مسعود احمد صاحب نے سمجھا ہے۔ وائے افسوس ہے ایسے شخص پر کہ جو محدثین کو تو غلط راہ پر اور صرف اپنے آپ کو درست راستے پر سمجھتا ہے۔ یہی معاملہ ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی صاحب کا بھی تھا۔ موصوف اس بات پر خفا بھی ہوئے ہیں کہ ہمیں ڈاکٹر عثمانی کا روحانی بھائی کیوں کہا گیا ہے۔ (ص: ۳۵) حالانکہ یہ بات بالکل درست ہے کیوں کہ دونوں کی ذہنی ساخت تقریباً ایک ہی جیسی ہے۔ موصوف کے نزدیک قول الرجل یعنی اپنا قول حجت اور اقوال الرجال یعنی محدثین کے اقوال مسترد ہیں۔ یہی بات موصوف نے ص ۲۴ پر بھی دہرائی ہے۔

---

[1] الفرقة، ص: ۵۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف نقل کرتے ہیں ''پس پکارو اس اللہ کی پکار کے ساتھ جس نے تمھارا نام مسلمین، مومنین، عباداللہ رکھا ہے۔ (ص. ۱۵) جواب! یہ ترجمہ کس طرح صحیح ہوسکتا ہے جب کہ قرآن مجید میں صرف ﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [الحج ۷۸] ہے قرآن مجید میں کہیں بھی ﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ یا ﴿هُوَ سَمّٰىكُمْ عِبَادَاللّٰهِ﴾ نہیں ہے۔ (ص. ۸) اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ قرآن مجید کے ساتھ حدیث رسول اللہ ﷺ کو حجت نہیں سمجھتے۔ کیا آپ انکار حدیث کی طرف مائل ہیں؟ ہم نے اس حدیث کے دیگر طرق نقل کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ ترجمہ صحیح ہے جب کہ آپ نے ترجمہ میں صریح خیانت کا ارتکاب کیا ہے جس سے آپ کو توبہ کرنی چاہیے مگر افسوس کہ آپ نے اب تک توبہ نہیں کی۔ اور آپ توبہ کر بھی کیسے سکتے ہیں کہ آپ کا دعویٰ ہے ''ہمارا نام صرف ''مسلم'' ہے۔'' صحیح بخاری میں بھی ام سماکم اللہ سمانا اللہ موجود ہے۔ ❶

ہم نے فرقہ کی بحث میں بتایا تھا کہ لفظ فرقہ میں بذات خود کوئی اچھائی یا برائی نہیں ہے بلکہ یہ اچھائی یا برائی منہج کے لحاظ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور خود نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی دو جماعتوں (علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ) پر بھی فرقہ کا اطلاق فرمایا ہے۔ اور تہتر فرقوں والی حدیث میں بھی فرقہ ناجیہ اور فرق ضالہ دونوں پر ہی فرقہ کا اطلاق کیا گیا ہے۔ لیکن موصوف کا خیال ہے کہ اس حدیث کو بلاوجہ پیش کیا گیا ہے۔ پھر موصوف نے لغوی اور شرعی فرقہ کی بحث چھیڑ دی۔ کیا فرقہ ناجیہ شرعی فرقہ نہیں ہے؟ پھر ہم کب کہتے ہیں کہ فرق ضالہ بھی حق پر ہیں۔ بلکہ صرف ایک ہی فرقہ جسے فرقہ ناجیہ کہا گیا ہے حق پر ہے۔ اور جس کی وضاحت وما نا علیہ واصحابی سے کی گئی ہے۔ یہی فرقہ ناجیہ، طائفہ منصورہ یا الجماعۃ ہے۔

موصوف ابوداؤد کی ''خلیفہ'' والی حدیث پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں ''تو اب یہ بتایئے کہ آپ نے مسند امام احمد کے حوالے سے جو الفاظ لکھے ہیں وہ صحیح ہیں یا وہ الفاظ صحیح ہیں جو متفق علیہ روایت میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کون سے الفاظ فرمائے تھے۔ کیا جو حدیث ساتویں درجوں میں سے کسی درجہ میں بھی صحیح نہ ہو اس کے ذریعے آپ محض اپنے

❶ الفرقة. ۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلب کی خاطر صحیحین کی حدیث کو مضطرب المتن بنا رہے ہیں۔'' (ص ۱۰) آگے فرماتے ہیں ''عبداللہ صاحب یہ بتایئے اگر ایک ہی حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہو تو وہ مضطرب المتن ہوگی یا نہیں اور کیا مضطرب المتن حدیث متنا ضعیف نہیں ہوتی؟ عبداللہ صاحب یہ بتایئے کہ یہ مختلف الفاظ جو مختلف سندوں سے مروی ہیں ان میں سے کس سند کے الفاظ حقیقتاً رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں۔ عبداللہ صاحب آپ ہرگز نہیں بتا سکیں گے تو پھر ایسی حدیث پیش کرنے سے کیا فائدہ؟ (ص ۱۵) یہی بات موصوف نے ص ۱۹ پر بھی دہرائی ہے۔

موصوف کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ جو حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہو تو مضطرب المتن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہوگی۔ دو حدیثوں کا مضمون جب ایک دوسرے کے مخالف ہو تو ایسی صورت میں اگر ثقہ راوی، اوثق کی مخالفت کرے یا ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرے تو اسے محدثین شاذ اور منکر کا نام دیتے ہیں لیکن ایک ایسی حدیث جو دوسری حدیث کی مخالف نہیں بلکہ اس کے الفاظ کی وضاحت کرتی ہو کبھی مضطرب المتن نہیں ہوتی بلکہ قرآن کریم میں بھی بسا اوقات ایک جملہ میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو دوسرے مقام پر ان الفاظ کے بدلے دوسرے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور اس طرح وہ آیت (معاذ اللہ) مضطرب المتن قرار نہیں پاتی بلکہ اس کا مفہوم پوری طرح سے واضح ہو جاتا ہے۔ مثلاً سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کے سلسلہ میں آتا ہے کہ فرشتے ان سے کہتے ہیں ﴿لَا تَخَفْ﴾ یعنی مت ڈر۔ [ھود ۷۰] دوسرے مقام پر آتا ہے فرشتوں نے کہا ﴿لَا تَوْجَلْ﴾ یعنی مت ڈر۔ [الحجر ۵۳] اب موصوف بتائیں کہ فرشتوں نے اس وقت کون سے الفاظ کہے تھے؟ اسی واقعہ کے سلسلہ میں آتا ہے ﴿وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ﴾ اور ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کھڑی ہوئی تھیں۔ [ھود ۷۱] لیکن دوسرے مقام پر آتا ہے۔ ﴿فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ﴾ پس (ابراہیم علیہ السلام کی) بیوی بولتی ہوئی آئیں۔ [الذریٰت ۲۹] واقعہ ایک ہی ہے لیکن دونوں جگہ الفاظ الگ الگ ہیں۔

سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً﴾ [البقرۃ ۳۰]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ ''میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔''

﴿اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝﴾ [ص: ٧١]

''اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ ''بے شک میں مٹی سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں۔''

﴿وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝﴾ [الحجر: ٢٨]

''اور اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا ''میں سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے ہوئے گارے سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں۔''

اب موصوف بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت کون سے الفاظ فرمائے تھے؟

(انی جاعل فی الارض خلیفة یا انی خالق بشر امن طین یا انی خالق بشرا من صلصال من حما مسنون) کہے تھے؟

اسی طرح احادیث میں بھی بسا اوقات الفاظ کا فرق ہوتا ہے اور اس سے حدیث کا مفہوم پوری طرح واضح ہو جاتا ہے مثلاً سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ایک جگہ یہ الفاظ ہیں:

((فانه من فارق الجماعة شبراً .)) [صحیح بخاری]

''پس جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہو۔''

دوسری جگہ اسی حدیث کے یہ الفاظ ہیں:

((فانه من خرج من السلطان شبراً .)) ❶

''پس جو شخص سلطان سے ایک بالشت جدا ہو۔''

---

❶ بحواله الفرقة الجديده، ص: ٨٦.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دوسری حدیث:

((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ .)) ❶

''سن رکھو کہ تم میں سے ہر شخص راعی ونگہبان ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا یعنی باز پرس ہو گی۔ پس امام لوگوں کا نگہبان وراعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت سوال کیا جائے گا۔''

اسی روایت کے دوسرے مقام پر یہ الفاظ ہیں:

((فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ فَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ .)) ❷

اوپر کی حدیث میں امیر کی وضاحت سلطان سے اور دوسری حدیث میں امام کی وضاحت امیر سے کی گئی ہے۔ اب موصوف سے ہمارا بھی یہی سوال ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے کون سے الفاظ فرمائے تھے۔ حدیث تو ایک ہی ہے تو پھر الفاظ بھی ایک ہی ہونے چاہیے تھے۔ ❸ اس طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں لیکن فی الحال اتنی مثالیں ہی کافی ہیں۔ اب حدیث تلزم جماعة المسلمين و امامهم میں امام کی وضاحت ابوداؤد، مسند احمد کی حدیث میں خلیفہ کے لفظ سے موجود ہے تو موصوف کو یہ حدیث مضطرب المتن نظر آنے لگی۔ اوپر کی حدیث میں جماعۃ کی وضاحت سلطان سے موجود ہے تو وہ حدیث موصوف کو مضطرب المتن کیوں نظر نہ آئی۔ جیسا کہ ہم نے واضح کیا ہے کہ جماعۃ المسلمین سے مراد حکومت و امارت ہے اور اس کی پوری وضاحت ہم نے الفرقۃ الجدیدہ میں احادیث کے حوالوں کے ساتھ کی ہے اور جس کا کوئی جواب موصوف کے پاس نہیں ہے۔ اسی طرح جمہور محدثین ومفسرین نے بھی اس حدیث کا مصداق حکومت و امارت ہی کو قرار دیا ہے۔ احادیث

---

❶ بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ۲/۱۰۹۰

❷ صحیح بخاری کتاب العتق بحوالہ الفرقۃ الجدیدہ، ص ۹۰.

❸ الجماعۃ القدیمہ، ص ۱۰

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کا تو کوئی جواب موصوف نہیں دے پائے۔ البتہ علماء امت کے اقوال کو انھوں نے اقوال الرجال کہہ کر رد کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اگر وہ اس بات کو مان لیتے ہیں تو اس طرح ان کی خود ساختہ امارت کو خطرہ لاحق ہو جائے گا جو وہ کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہ اپنی جماعت کو قائم رکھنے کے لیے احادیث کا بھی انکار کرتے رہیں گے اور حقائق کو بھی جھٹلاتے رہیں گے۔ انا کے بت کو توڑنا کوئی آسان کام نہیں ہے ورنہ اگر امام کی جگہ امیر اور سلطان کے الفاظ صحیحین کی احادیث میں آجائیں تو وہاں موصوف خاموش رہیں اور جہاں خلیفہ کا لفظ آجائے تو موصوف اس حدیث میں سے کیڑے نکالنا شروع کر دیں۔ ایسے انسان کے لیے سوائے افسوس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔

موصوف لکھتے ہیں:

''ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے دعا مانگی کہ اے اللہ تو ہمیں اپنا مسلم (اطاعت گزار) بنا دے۔ (ص ۲۰) ترجمہ صحیح نہیں ہے اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دعا مانگتے وقت وہ مسلم نہیں تھے اور یہ سراسر باطل ہے۔'' (ص ۱۲)

اس ترجمہ سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ دعا مانگتے وقت وہ مسلم نہ تھے۔ آپ نے جو باتیں لکھی ہیں وہ ترجمہ کے بجائے تشریح و تفسیر کا درجہ رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمین کو جو دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ﴾ [الفاتحہ: ۵]

''ہم کو سیدھی راہ دکھا یا ہم کو سیدھی راہ پر چلا۔''

اس کا یہ مطلب آج تک کسی نے نہیں سمجھا کہ جو یہ دعا پڑھتا ہے وہ سیدھی راہ پر نہیں ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ﴾ [الاحزاب: ۱]

''اے نبی ﷺ! اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے۔''

کیا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ نبی ﷺ اللہ سے نہیں ڈرتے تھے اور کافروں اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

منافقوں کا کہا مانا کرتے تھے؟ (معاذ اللہ)

ایک اور مقام پر ارشاد ہے

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ [الحجر ۹۹]

''اور موت کے آنے تک آپ ﷺ اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں۔''

اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ نبی ﷺ اللہ کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے یا آپ ﷺ کا موت تک عبادت کرنے کا ارادہ نہ تھا۔ (معاذ اللہ)۔ اس طرح کی اور بے شمار مثالیں بھی لکھی جا سکتی ہیں لہٰذا موصوف کو ہمارا یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ اگر اپنے ذہن و خیال کو ''مسلم'' رکھنا چاہتے ہیں تو علمائے حق کی صحبت اختیار کریں تاکہ ان کا ذہن بغاوت پر آمادہ نہ ہو۔ اور علمائے حق ان شاء اللہ موصوف کو جماعت اہلحدیث ہی میں سے ملیں گے کہ جن کے حوالوں سے انھوں نے اپنی کتابوں کو بھر رکھا ہے۔

موصوف اپنی جماعت کو رجسٹرڈ کروانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''حکومت نے اعلان کیا کہ رجسٹرڈ جماعتوں کو زمین دی جائے گی۔ ہم نے ان کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرا دیا اور زمین خرید لی۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔'' (ص ۱۲) اگر جماعت کے رجسٹرڈ کروانے کا یہی ایک مقصد تھا تو پھر دوسری جماعت المسلمین کے امیر جناب مرغوب عالم صاحب سے مقدمہ کس بات پر لڑا گیا تھا۔ کیا کسی طاغوتی عدالت میں اپنا مقدمہ لے جانا جائز ہے؟ اور ہماری جماعۃ المسلمین کو کیوں آنکھیں دکھائی گئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ موصوف نے یہاں بھی دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔

موصوف اپنی جماعت کے نام کو صحیح ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''بڑی تا اردو زبان میں تو استعمال ہوتی ہے لہٰذا اردو زبان میں ہم نے اپنا نام صحیح لکھا ہے۔'' (ص ۱۳) موصوف بھی جانتے ہیں کہ جماعۃ المسلمین اردو زبان کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ عربی زبان کا مرکب ہے۔ اور اردو میں ہم اسے اس طرح لکھیں گے ''مسلمین کی جماعت'' یا جماعتِ مسلمین۔ لیکن جب اسے عربی زبان میں لکھیں گے تو پھر جماعۃ المسلمین یعنی چھوٹی تاء کے ساتھ لکھیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے جو دلائل اکٹھے کیے ہیں ہمیں ان سے انکار نہیں ہے لیکن موصوف کا دعویٰ خاص اور دلیل عام ہے جب کہ دعویٰ خاص کے لیے دلیل بھی خاص ہونی چاہیے تھی۔ موصوف کا دعویٰ ہے کہ جماعۃ المسلمین میں بڑی تاء کا استعمال بھی جائز ہے اور قرآن کریم سے انھوں نے ایک مقام میں ایسا نقل نہیں فرمایا کہ جہاں جماعۃ بڑی تاء کے ساتھ استعمال ہوئی ہو۔ لہٰذا ہمارا اعتراض موصوف پر بدستور باقی ہے۔

موصوف لکھتے ہیں ''ائمہ کا لفظ تو بے شک آیا ہے لیکن اس کا ترجمہ حکام آپ نے کیا ہے۔ امیر کے معنی ہیں امر والا یعنی حکم والا لہٰذا حکام سے بھی امیر بے حکومت مراد ہو سکتا ہے۔ عبداللہ صاحب کوئی ٹھوس دلیل جس سے ثابت ہو کہ امام یا امیر سے مراد خلیفہ ہے پیش کیجیے۔ (ص ۱۶)

الفرقۃ الجدیدہ میں ص ۸۳ سے ص ۱۱۵ تک اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ امام، امیر، خلیفہ اور سلطان مترادف الفاظ ہیں اور ان سے مراد مسلمین کا خلیفہ ہی ہے۔ احادیث سے یہ بات پوری وضاحت سے معلوم ہوتی ہے کہ امیر یا امام یا خلیفہ کے الفاظ مسلمین کے خلیفہ ہی کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ تفصیل ملاحظہ فرمائیے صحیح بخاری کتاب الفتن، صحیح مسلم کتاب الامارہ، مشکوٰۃ المصابیح کتاب الامارہ والقضاء، مجمع الزوائد کتاب الخلافۃ وغیرہ۔ البتہ خلیفہ اگر کسی شخص کو عارضی طور پر کسی لشکر یا کسی جماعت کا امیر مقرر کر دے تو اس شخص کو بھی امیر تو کہیں گے لیکن وہ امیر المومنین نہیں کہلائے گا اور اس کی وہ امامت بھی عارضی اور مشروط ہوگی۔ اسی طرح سفر میں بھی اپنے میں سے کسی ایک شخص کو امیر مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس امیر اور امیر المومنین میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسی طرح کوئی شخص کسی دینی جماعت کا اگر امیر بن جائے تو جماعتی معاملات میں اس کی اطاعت کی جائے گی لیکن ظاہر ہے کہ اس شخص کی یہ امارت بالکل محدود ہے۔ لہٰذا موصوف کا اپنے امیر ہونے کو خلافت کے امیر ہونے پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ پھر ان عارضی امراء کے لیے بیعت کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ بیعت صرف امیر المومنین کی ہوتی ہے۔ احادیث میں جب امیر یا امام کا لفظ مطلقاً استعمال ہوتا ہے تو اس سے مسلمین کا خلیفہ یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین مراد ہوتا ہے۔ مثلاً ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ بنایا جاتا ہے تو اولاً خلافت کے مسئلہ پر اختلاف واقع ہوتا ہے اور مسلمین کے خلیفہ کے لیے بار بار امیر کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور آخرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمین کے امیر بن جاتے ہیں۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی امیر المومنین کہا جاتا تھا اور پھر یہ نام خلفاء راشدین کے علاوہ بعد کے خلفاء کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔

سفر میں امیر والی روایت ضعیف ہے لہٰذا نا قابل احتجاج ہے۔ (دیکھیے ص ۳۲)

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ کو امیر المومنین کہا اور ان کی بیعت کی۔ دیکھیے صحیح بخاری بحوالہ الفرقۃ الجدیدہ ص ۹۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امیر کی اطاعت اور نافرمانی کا ذکر کرتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں امام ڈھال ہوتا ہے کہ جس کی سربراہی میں جہاد کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے سے (لوگوں کے ظلم وستم سے) بچا جاتا ہے۔ دیکھیے صحیح بخاری بحوالہ الفرقۃ الجدیدۃ ص ۱۰۰۔ مسلمین کے حکام کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم امیر کا نام استعمال کرتے ہیں پھر امیر کو امام کہتے ہیں اور اس کا فریضہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس کی سربراہی اور معیت میں جہاد کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے۔ کیا اس وضاحت کے باوجود بھی موصوف کو یہ مسئلہ سمجھ میں نہیں آتا۔ اور کسی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم امیر کے لیے خلیفہ کا نام بھی ذکر کرتے ہیں۔ صحیح مسلم اور بخاری و مسلم بحوالہ الفرقۃ (ص ۸۹، ۹۰) مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں تاریخ الاسلام والمسلمین (ص ۶۵۳ تا ص ۶۶۰) نیز ملاحظہ فرمائیں منہاج المسلمین (ص ۶۷۱ تا ص ۶۹۲) جدید ایڈیشن۔ لہٰذا موصوف کا یہ کہنا کہ حکام سے بھی امیر بے حکومت مراد ہوسکتا ہے۔ نرا دعویٰ ہی ہے کہ جس پر ان کے پاس کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے۔ اور اگر کوئی ٹھوس دلیل ان کے پاس ہوتی تو وہ لازماً پیش کرتے۔ مگر الحمدللہ ان کے پاس کوئی ایسی دلیل ہی موجود نہیں۔ لہٰذا صرف دعوے سے کسی حقیقت کا اثبات نہیں کیا جاسکتا۔

موصوف لکھتے ہیں: ”آپ کا خلیفہ کے بجائے بادشاہ کا لفظ پیش کرنا بھی عجیب ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بادشاہت بھی اسلامی چیز ہے۔'' (ص ۱۶)۔
بادشاہت، امارت، خلافت اور سلطنت کا اطلاق ایک دوسرے پر ہوتا ہے۔ اور بادشاہت کوئی غیر اسلامی چیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا داؤد علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ﴾ [البقرة: ۲۵۱]

''اور اللہ نے ان کو بادشاہت عنایت فرمائی۔''

اور سیدنا سلیمان علیہ السلام کی دعا اللہ تعالیٰ نے یوں نقل فرمائی:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ﴾ [صٓ: ۳۵]

''اے میرے رب مجھے معاف کر دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہ ہو۔''

اور سیدنا یوسف علیہ السلام نے یوں دعا مانگی:

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ﴾ [یوسف: ۱۰۱]

''اے میرے رب تو نے مجھے سلطنت کا بڑا حصہ عنایت فرمایا۔''

اللہ کے آخری نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں دعا سکھائی:

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ﴾ [آل عمران: ۲۶]

''کہو، اے اللہ، ملک کے مالک تو جسے چاہے بادشاہت دے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے۔''

ایک مقام پر ارشاد ہے:

''یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ: اے میری قوم کے لوگو اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تمھیں عطا کی تھی۔ اس نے تم میں انبیاء کرام پیدا کیے اور تمھیں بادشاہ بنایا۔''

﴿... وَّجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا﴾ [المائدة: ۲۰]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جناب طالوت رحمہ اللہ کے بادشاہ بنائے جانے کا تفصیلی ذکر سورۃ البقرہ آیات ۲۴۵ تا ۲۴۸ میں موجود ہے۔ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَنَا اَوَّلُ الْمُلُوْكِ وَآخِرُ خَلِيْفَةٍ .)) ❶

''میں پہلا بادشاہ اور آخری خلیفہ ہوں۔''

موصوف فرماتے ہیں:

''سلطان سے مراد آپ کی بادشاہ سے ہے بہت خوب''۔ (ص ۱۷)

سلطان کا مطلب اگرچہ قوت، حجت اور دلیل بھی ہے لیکن یہ بادشاہ اور صاحب اقتدار کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے کیوں کہ اس کی جمع سلاطین آتی ہے اور سلاطین کا مطلب بادشاہ اور صاحب اقتدار ہی ہے۔ اور اسی سے لفظ سلطنت بنا ہے جس کا مطلب حکومت ہے۔ قیامت کے دن جس شخص کو اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے اس کا قول اللہ تعالیٰ نے یوں نقل فرمایا ہے۔

﴿هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۚ﴾ [الحاقة: ۲۹]

''میرا سارا اقتدار اور سلطنت ختم ہوگئی۔''

احادیث میں بھی سلطان کا لفظ بادشاہ اور امیر کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ صحیح بخاری میں ایک حدیث ((مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ)) کے الفاظ والی موجود ہے۔ ❷

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ .)) ❸

''ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا سب سے افضل جہاد ہے۔''

---

❶ البدايه والنهايه: ۸/ ۱۳۵۔ الاستيعاب: ۱/ ۲۵٤۔ و سنده صحيح.

❷ دیکھئے: الفرقه، ص: ۸٦.

❸ رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجه و رواه احمد و النسائی عن طارق بن شهاب و قال البانی حديث صحيح، مشكوٰة ۲/ ۱۰۹٤.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے:

((مَنْ اَتَى السُّلْطَانَ اُفْتُتِنَ .)) ❶

''جو شخص بادشاہ کے پاس آتا جاتا ہے۔ وہ فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات اور مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ موصوف اس معاملہ میں سخت جہالت کا شکار ہے، اور اسے یہ تک معلوم نہیں کہ خلافت کو بادشاہت بھی کہا گیا ہے، اور بادشاہت بھی ایک اسلامی اصطلاح ہے۔ فافہم

اس سلسلہ میں اور بھی بہت سی احادیث موجود ہیں۔ ماننے والے کے لیے ایک حدیث بھی کافی ہے اور نہ ماننے والے کے لیے دفتر کے دفتر بھی بے کار ہیں۔ معلوم نہیں کہ موصوف ان مسلمہ حقیقتوں کا کیوں انکار کر رہے ہیں۔ غالباً وہ اپنی جھوٹی امارت اور اقتدار کو قائم رکھنے کے لیے ہر حقیقت کا انکار کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور ''میں نہ مانوں'' والی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔

آنکھیں اگر بند ہوں تو دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور کیا ہے آفتاب کا

موصوف نقل کرتے ہیں:

((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا)) سے مراد دینی فرقے اور جماعتیں نہیں بلکہ سیاسی جماعتیں اور باغی مراد ہیں (۱۰۱) جواب: عبداللہ صاحب! یہ کس دلیل سے؟ کیا اسلام میں بھی سیاسی جماعتوں کا وجود ہے؟ اگر ہے تو کیا کوئی سیاسی جماعت ہی حکومت پر قابض ہوگی یا وہ سیاسی جماعت نہیں ہوگی۔ اگر وہ سیاسی جماعت ہوگی تو کیا اس سے چمٹنا اس لیے ضروری ہے کہ وہ برسر حکومت آگئی ہے۔ اگر برسر حکومت نہ آتی تو اس سے چمٹنا دوزخ میں جانے کے مترادف ہے۔ الخ (ص ۱۸) اسلام میں سیاسی جماعتوں کا کوئی وجود نہیں ہے لیکن لوگ اگر کسی وجہ سے خلیفہ یا سلطان کے خلاف ہو جائیں اور خلیفہ کو معزول کرنے کی کوشش کریں تو

❶ مسند احمد، ترمذی، النسائی وقال الترمذی حدیث حسن غریب مشکوۃ الرقم: ۳۷۰۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی لوگ سیاسی جماعتیں اور حکومت کے باغی ہیں۔ مثلاً سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جن لوگوں نے معزول کرنے کی کوشش کی اور آخر کار ان کو شہید کر دیا۔ اسی طرح سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی جماعت سے ایک جماعت علیحدہ ہو گئی تھی جسے خوارج کہا جاتا تھا۔ اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت جنھوں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا۔ اور اہل علم نے انھیں اس معاملہ میں مخطی مجتہد قرار دیا ہے۔ اسی طرح سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اور بنوامیہ اور بنوعباس کے دور کی بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

منافقین نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں غلط فہمیاں پیدا کیں اور انھیں آپس میں لڑایا تو ان حالات میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ان لڑائیوں میں حصہ نہیں لیا۔ اور ان معاملات سے وہ دور ہی رہے۔ کیوں کہ حدیث میں اس دور کو فتنہ کا دور قرار دیا گیا تھا۔ اور یہ تمام مشہور و معروف باتیں ہیں۔ معلوم نہیں کہ موصوف کیوں تجاہل عارفانہ سے کام لے کر ان حقائق کا انکار کر رہے ہیں؟ ان میں سے بعض واقعات کا موصوف نے بھی تاریخ الاسلام والمسلمین میں ذکر کیا ہے۔

موصوف اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آپس میں لڑتے تھے، افسوس ہے کہ آپ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔'' (ص ۱۸) ہم کب کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آپس میں لڑا کرتے تھے، البتہ منافقین نے ان میں جو غلط فہمیاں اور رنجشیں پیدا کر دی تھیں اور جس کے نتیجے میں جمل اور صفین کے واقعات پیش آئے۔ آپ کا کیا خیال ہے جمل اور صفین کے واقعات کن کے ساتھ پیش آئے تھے؟ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے آپس میں لڑنے اور لڑانے میں بھی فرق ہے۔ افسوس کہ موصوف نے ان دونوں باتوں میں فرق نہیں کیا۔

موصوف لکھتے ہیں ''ان تمام سندوں میں ایک راوی سبیع مشترک ہے جو کبھی باپ بن جاتا ہے اور کبھی بیٹا۔ ایسا راوی جو اپنا نام اور اپنی ابنیت بدلتا رہے بہت خطرناک ہوتا ہے۔'' (ص ۲۱)۔ بسا اوقات کسی راوی کے نام یا اس کے والد کے نام میں اختلاف واقع ہو جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور یہ بات محدثین کے ہاں معروف ہے مثلاً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں اور اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں لیکن ان کے نام اور ان کے والد کے نام میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ (تقریب التہذیب) یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کسی راوی کے نام میں اختلاف ہونے کی وجہ سے وہ راوی خطرناک کیسے ہو گیا؟ یہ غالباً کوئی نیا ہی فارمولہ ہے جو محدثین کو تو معلوم نہ تھا البتہ ڈاکٹر عثمانی صاحب کی طرح کہیں سے موصوف کے بھی ہاتھ لگ گیا ہے۔ نیز اس کی تفصیل میری کتاب جماعت المسلمین رجسٹرڈ کی حقیقت میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہمیں اجتماعیت سے جڑے رہنے کا سبق دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ چاہے کچھ ہو جائے لیکن خلیفہ وقت کا ساتھ نہ چھوڑا جائے اور ہر صورت اجتماعیت کے ساتھ رہا جائے تاکہ دشمنان اسلام مسلمین کے انتشار و افتراق سے فائدہ اٹھا کر انھیں ٹکڑیوں میں تقسیم نہ کر دیں۔ اور اگر مسلمین کا کوئی خلیفہ موجود نہ ہو تو ایسی صورت میں انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے دین کی ہر صورت حفاظت کرے چاہے اس کے لیے اسے جنگل میں بکریاں چرانی پڑیں یا کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر اسے درخت کی جڑ ہی کیوں نہ چبانی پڑ جائے لیکن وہ فتنہ پرور لوگوں سے دور رہ کر اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرتا رہے اور اس مسئلہ پر ہم نے الفرقة الجديدة میں تفصیلی بحث کی ہے لیکن موصوف اپنے کتابچہ کے صفحات ۱۸، ۲۱، ۲۲ میں اس پر الٹا سیدھا تبصرہ کرتے ہیں اور لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ میں نے الفرقة الجديده کا جواب دے دیا ہے۔

موصوف لکھتے ہیں ''آپ مانیں یا نہ مانیں اصطلاح شرع میں تو ''فرقہ'' کا لفظ برا ہی سمجھا جاتا ہے۔'' (ص ۲۳)۔ فرقہ کا لفظ اگر ہر لحاظ سے برا ہی ہے تو پھر قرآن و حدیث میں اسے اچھے معنوں میں کیوں استعمال کیا گیا ہے چاہے وہ استعمال لغوی لحاظ ہی سے کیوں نہ ہو۔ رہے وہ دینی فرقے جنھوں نے قرآن و حدیث کی شاہراہ کو چھوڑ دیا ہے تو وہ فرقے برے ہی ہیں۔ ان کو کون اچھا کہتا ہے۔

موصوف نے کئی جگہ یہ بات دہرائی ہے کہ ہمارے نزدیک اقوال الرجال حجت نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے ان کا جواب دینے کی زحمت ہی نہیں کی۔ کسی دینی مسئلہ میں کسی شخص کی انفرادی رائے یقیناً کوئی وزن نہیں رکھتی لیکن کسی مسئلہ پر محدثین ومفسرین کا اجماع اوران کا متفق ہو جانا بھی اس مسئلہ کی اہمیت کو واضح کرتا ہے اور اجماع امت بھی حجت ہے۔ موصوف ایک طرف تو تمام محدثین کے اقوال کو رد کرتے ہیں اور انھیں اقوال الرجال کہہ کر خاطر میں نہیں لاتے اور دوسری طرف وہ صرف اور صرف اپنی ذاتی رائے پر مصر ہیں۔ تو وہ خود سوچیں کہ کیا یہ نفس کی بندگی نہیں ہے؟ اور اس طرح موصوف تمام الٰہوں کا انکار کرنے کے باوجود بھی اپنے نفس کو الٰہ بنائے بیٹھے ہیں۔ لہٰذا ان کو اپنا "قول الرجل" ترک کر کے اقوال الرجال کی پیروی کرنی چاہیے۔ یقین جانیے کہ یہ تمام محدثین (معاذ اللہ) جاہل نہیں تھے اور انھوں نے حدیث کو روایت کرنے کے بعد اس کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے پورے وثوق اور جزم کے ساتھ ظاہر کی ہے وہ حدیث کے مفہوم سے واقف اور اس کے مقصد سے آگاہ تھے۔ حدیث کا سارا فن انہی محدثین کا مرہون منت ہے اور انہی کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث کی تصحیح وتضعیف کے لیے ہمیں ''اقوال الرجال'' ہی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اور موصوف بھی اس معاملے میں تمام تر اعتماد ''اقوال الرجال'' ہی پر کرتے ہیں، اور جب معاملہ یہ ہے تو پھر ان کا محدثین کے اقوال کو ''اقوال الرجال'' کہہ کر رد کرنا سوائے ہٹ دھرمی کے اور کچھ نہیں ہے۔

موصوف ''آدمی اس شخص کے ساتھ ہوگا کہ جس سے اس نے محبت کی۔'' وغیرہ دلائل کا رد کرتے ہوئے سوال کرتے ہیں کہ ''(جو) انبیاء کا رفیق ہوگا وہ خود بھی نبی ہوگا۔'' (ص ۲۵) حالانکہ کسی کا رفیق اور ساتھی بننا اور بات ہے اور خود نبی ہونا دوسری بات ہے۔ معلوم نہیں موصوف کیوں الٹے سیدھے اعتراضات کر کے صحیح دلائل کو رد کرنا چاہتے ہیں، اور یہ اعتراض بھی موصوف کی جہالت کا شاخسانہ ہے۔

موصوف نے طائفہ منصورہ والی حدیث کا عجیب طریقے سے انکار کیا۔ (ص ۲۷) حالانکہ طائفہ منصورہ کے شام یا بیت المقدس کے اطراف میں ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور یہ واقعات سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے پہلے ہی شروع ہو جائیں گے۔

موصوف لکھتے ہیں:

''جماعت المسلمین وامامہم سے ہماری مراد حکومت نہیں ہے ہماری مراد یہ ہے کہ جماعت المسلمین ہی خلافت کا پیش خیمہ ہوتی ہے لہٰذا اس کا ذکر خلافت اور اس کے متعلقات ہی کے ضمن میں آنا چاہیے۔''

موصوف نے جماعت المسلمین سے اگرچہ حکومت مراد نہیں لی ہے لیکن اسے خلافت کے لیے پیش خیمہ مانا ہے اور جب جماعت المسلمین برسر اقتدار آجائے گی تو پھر اس وقت موصوف بھی جماعت المسلمین سے حکومت ہی مراد لیں گے۔

موصوف امام محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کی تعریف پر بھی چراغ پا ہوئے ہیں حالانکہ ایک زمانہ امام موصوف کی علمیّت کا معترف ہے اور یہ حقیقت ہے کہ احادیث پر جو کام امام موصوف نے کیا ہے اس طرح کا کام کم ہی لوگوں نے کیا ہوگا۔ اور ایسے لوگ صدیوں بعد ہی پیدا ہوتے ہیں اور موصوف نے بھی احادیث کی تصحیح اور تضعیف کے علاوہ اور بہت سی معلومات بھی امام موصوف ہی سے اخذ کی ہیں۔ اب اگر امام موصوف نے موصوف کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تو موصوف کو ان پر اس قدر ناراض نہیں ہونا چاہیے؟

پھر موصوف یہ بھی فرماتے ہیں کہ ''محدثین گزر چکے ہیں۔'' گویا موصوف کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اسی طرح محدثین کا سلسلہ بھی کسی خاص محدث پر ختم ہو چکا ہے اور اب قیامت تک کوئی محدث پیدا نہیں ہوگا۔ اور اب جو بھی آئے گا وہ صرف ناقل ہی ہوگا۔ جس طرح یار لوگوں نے اجتہاد کا دروازہ بند کر دیا۔ کسی نے بارہ کے بعد ائمہ کا سلسلہ ختم کر دیا۔ موصوف کا خیال ہوگا کہ اسی طرح محدثین کی آمد کا سلسلہ بھی اب ختم ہو چکا ہے لیکن اس سلسلہ میں انھوں نے کسی دلیل کا ذکر نہیں کیا۔ ''اقوال الرجال'' تو ویسے ہی موصوف کی نگاہ میں قابل التفات نہیں ہیں۔ البتہ اپنے ہی قول کو انھوں نے اس سلسلہ میں حجت مانا ہے۔ حالانکہ جو لوگ بھی فن حدیث کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ساتھ شغف رکھتے ہیں ان کا شمار محدثین ہی کے زمرے میں ہوتا ہے۔

موصوف فرماتے ہیں ''ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔'' موصوف کے نزدیک غالباً غیر مسلم اور کافر میں فرق ہے۔ غیر مسلم غالباً وہ اہل ایمان ہیں کہ جنھوں نے موصوف کو امام المسلمین مان کر ان کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ اور کافر وہ ہوں گے جن کو قرآن و حدیث نے کافر کہا۔

موصوف آخر میں کہتے ہیں کہ اہل الحدیث نام قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

(ص ۳۱) رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد جب امۃ مسلمہ آہستہ آہستہ مختلف فرقوں میں بٹنا شروع ہوگئی تو اہل حق کا نام قدرتی طور پر اہل الحدیث اور اہل السنۃ والجماعۃ مشہور ہوگیا۔ جس طرح عیسائیوں نے اپنے آپ کو ''نصاریٰ'' کہا تھا۔ [المائدۃ: ١٤] اور پھر ان کا یہی نام مشہور ہوگیا اور قرآن و حدیث میں ان کو اسی نام سے پکارا گیا۔ اہل علم نے اہل الحدیث یا اہل السنۃ والجماعۃ کے نام پر کبھی اعتراض نہیں کیا بلکہ انھوں نے اہل حق کو اسی نام سے یاد کیا۔ اور امت مسلمہ کا اجماع بھی اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یہ نام بھی درحقیقت اللہ ہی کی طرف سے ہے کیوں کہ:

((فَإِنَّ يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ .)) ❶

''بے شک جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔''

اس امت کی یہ فضیلت اور شان ہے کہ جس شخص کے بارے میں یہ اچھی رائے رکھیں تو جنت اس کے لیے واجب ہو جائے اور جس شخص کے بارے میں ان کی رائے اچھی نہ ہو تو جہنم اس کے لیے واجب ہو جائے لہٰذا اس امت کا ان ناموں پر اجماع اتفاق بھی واضح کرتا ہے کہ یہ نام درست ہیں۔ اور پھر صرف موصوف کے انکار کرنے یا جھٹلانے سے یہ نام غلط نہیں ہو جائیں گے کیوں کہ موصوف کا قول اجماع امت کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہم نے اہل الحدیث نام کے متعلق الفرقۃ الجدیدہ میں تفصیلی بحث کی ہے اور وہاں ایک مثال یہ بھی بیان کی ہے کہ خلفائے راشدین اور بعد کے خلفاء کے لیے امیر المومنین کا لقب

❶ طبرانی بحوالہ الفرقہ، ص: ١٠٦

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہے اور یہ لقب اور نام بھی نبی ﷺ نے نہیں دیا بلکہ اجماع امت سے یہ ایک اسلامی اصطلاح کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

لطیفہ: موصوف نے اپنی جماعت کا اب ایک نیا نام بھی رکھا ہے جیسا کہ کتابچہ کے نام سے ظاہر ہے یعنی "الجماعة القديمه" اور اس نام کے رکھنے سے جماعت کی کسی پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ نام دراصل کوئی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اصل اہمیت منہج کی ہے جیسا کہ ہم نے الفرقة الجديده میں واضح کیا ہے۔ دوسرا یہ کہ موصوف بتائیں کہ ان کا یہ نام کوئی صفاتی نام ہے یا فرقہ وارانہ نام؟ اور آیا اس نام کی کوئی دلیل بھی ان کے پاس موجود ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

اللہ تعالیٰ سارے مسلمین کو ضد اور ہٹ دھرمی سے محفوظ فرمائے اور صراط مستقیم پر چلا کر منزل مراد تک پہنچا دے۔ امین

فقط والسلام

ابو جابر عبداللہ دامانوی

۶_۱_۹۲

نظر ثانی.....۲۹ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ

ہجری بمطابق ۱۶ نومبر ۲۰۲۰ء

بروز پیر

☆.....☆.....☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم جناب ڈاکٹر فرحان اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ میں آپ کو اپنا تعارف کروا دوں۔ میرا نام ہے ۔۔۔۔۔ عمر تقریباً ۲۸ سال ہے۔ میں D.H.M.S, F.Sc سال سے ۔۔۔۔۔ کا طالبعلم ہوں، پیشہ سے ڈاکٹر ہوں اور شہر میں پریکٹس کرتا ہوں۔ تقریباً دو سال قبل میں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا جماعت اسلامی (امیر سید ابوالاعلیٰ مودودی) کی، جو کہ اس وقت میں، میں نے معاملہ میں بالکل نا آشنا کورا تھا کہ کیا ہوتا ہے۔ صحیح مذہب سے بھی تعلق تھا اور عمل اور نہ کسی دینی جماعت سے منسلک ہوں۔ یا اس کے متعلق اندازہ لگا سکتا ہوں کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کا نام بھی اپنی آنکھوں سے سنا۔ کہ حال ان کی دعوت مجھے پسند آئی اور میں نے مختلف سروے کرنے شروع کر دی سیرتی مختلف دینی، مسائل اعمال ان دو تین ماہ کے عرصہ تھی اور اس میں بھی صرف وہ دینی پڑھا جس کا معاملہ میں مسنون اجر ملتا ہے تاکہ دنیا کسی اور میں مرکوز گئے مسائل اور مسائل (اعمال میں) قرآن محترمہ، ام ۱۰ اس وغیرہ وغیرہ ان کے لیے تے مطالعہ عام مسائل و مطالعہ مکر کی کتب سوڈان اور اسی طرح سے دیگر واعظ سے سنے ہیں۔ جو کہ وہاں مکری طور پر سلیٹ تھا لیٹ ان کی مسن کردہ مگر میرے دل و دماغ میں مرتب ہوگئی اور میں جماعت میں کو حالیں اسلام اور باقی تمام جماعتوں کو خارج از اسلام سمجھ کر پیارے نبی کے بعد جو کہ ہمارا صرف تھا لہٰذا اب میں جماعت کی کتب بڑی عقیدت و دلچسپی سے پڑھ پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ ان کے سنائے ہوئے سے مطابق ڈھل گیا۔ اور لوگوں سے اس موضوع پر بحث کرنا، لڑنا، جھگڑنا، گھر میں اسی موضوع پر گفتگو میں سن، کسی کو سلام نہ کرنا حتیٰ کہ اللہ معاف فرمائے اپنے والد اور والدہ محترمہ کو بھی سلام کرنا بند کر دیا تھا تو بند وہ جماعت کے ممبر ہیں تھے۔ بلکہ صرف ہمدرد تھے (استغفراللہ) کہاں تک لکھوں ڈاکٹر صاحب آپ سے بہتر آپ پڑھ کر جان جائیں گے۔ بس اور میں تک اہلحدیث عالم سے ان کے خلاف ایک پمفلٹ لکھا تھا جس کا جواب انہوں نے شائع کیا۔ اب آپ خود

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوچئے کہ میرا دین ان کو کیا سمجھ آیا ہوگا

تقریباً دو سال میں ان میں رہا دوران عرصہ خدا میں نے جو کچھ ان میں دیکھا وہ ناقابل بیان ہے۔ غربت، بھوک، بیماری، لباس، اسلحہ، افلاس، جہالت اور عیب ان کی نس نس میں رچا ہوا ہے۔ ماہی قسم، موسیقی، ناچ، بدکاری، بدمعاملگی اور تک جہیز جیسی باتیں گویا ان میں موجود ہیں۔ قول و عمل میں تضاد ان کی اہم ترین خصوصیات میں شامل ہے۔ تقلید جنی ان میں پائی جاتی ہے مثال دینا مشکل ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سربراہ سے بیٹھے ہیں۔ سلام ان کو جماعت سے عار ہے؟ کیا عجب دلیل مانگی جائے تو کہتے ہیں کہ آپ کوئی ایسی دلیل بتائیں کہ جس میں ہو کہ امیر جماعت سے ان کو عار ہے ہیں کر سکتا اصل حال ہی میں عرب میں ان سے ملتفی ہوا تو وہ کہنے لگے کہ بہادر شاہ سے بیعت استعمار چھل چکا ہے اس کی وجہ سے ان کی رگوں میں سم ہو چکے ہے اختلاف بھی وہی مسائل پر تھا۔ انتشار عرب جدید تھا اور کہ گیا تو سید احمد صاحب نے بہادر شاہ کو کالعدم کر دیا اور تمام ان کی بیعت ختم کر دی۔ جب سے میں نے صحیح بخاری کا خود درست مطالعہ کیا تھا لہٰذا اس میں کتاب الاحکام، کتاب اور بیعت سے متعلق احادیثوں کا مطالعہ کیا جس میں ایک حدیث مذکور تھی صفا میرے کچھ یوں ہے نہ۔

"ایک دیہاتی جسے عار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میری بیعت قبول کر لیجئے تو آپ نے انکار کر دیا۔"

یہ حدیث پڑھ کر مجھے پریشانی ہوئی اور میں ان لوگوں کے پاس گیا اور انہیں سمجھانے لگا کہ عمائی بیعت کا فسخ کرنا گناہ ہے یہ مسئلہ سید احمد صاحب نے غلط کیا ہے وغیرہ وغیرہ چونکہ ان لوگوں نے تو سید احمد صاحب کی سیرت کا مطالعہ اپنی گھریلو میں بیٹھ کر کیا تھا انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ آپ رجوع کر دیجئے کیونکہ بعضوں کی پیر جبر دین کہ امیر صاحب نے تو فسخ کا لفظ استعمال نہیں کیا اور کبھی تاویلات پر اتر آئیں کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا وغیرہ وغیرہ۔ ان باتوں نے مجھے دہری طور پر بہت پریشان کر دیا اور سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اب کیا کیا جائے۔ بہت سوچ و بچار کے بعد میں نے ان لوگوں سے استعمال کیا اور فیصلہ یہ کیا کہ از خود قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کا مطالعہ کروں گا اور اس وقت تک کسی جماعت میں شامل نہیں ہوں گا جب تک کہ وہ جماعت پوری طرح کتاب و سنت پر اسلام ثابت نہ ہو جائے جو لوگ دہری طور پر متفق نہ تھے وہ بھی میری طرح ان سے علیحدہ ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ میرے ساتھ اور ساتھی بھی جماعت چھوڑ رہے ہیں تو انہوں نے مجھ دوبارہ جماعت میں شامل کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن میں نے ہمیشہ ان سے یہی کہا کہ پہلے تو میں جماعت میں صرف نہیں سے آیا تھا اب تھوڑی بھی آیا انشاء اللہ پوری تحقیق کر کے آؤں گا اس کے بعد میرے F.Sc کے امتحانات شروع ہو گئے اور میں امتحانات میں مصروف ہو گیا۔ آج ہی امتحانات سے فارغ ہو کر سب سے پہلا کام آپ کو یہ خط تحریر کر رہا ہوں۔ خدا بھی ڈاکٹر صاحب میری کوتاہی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

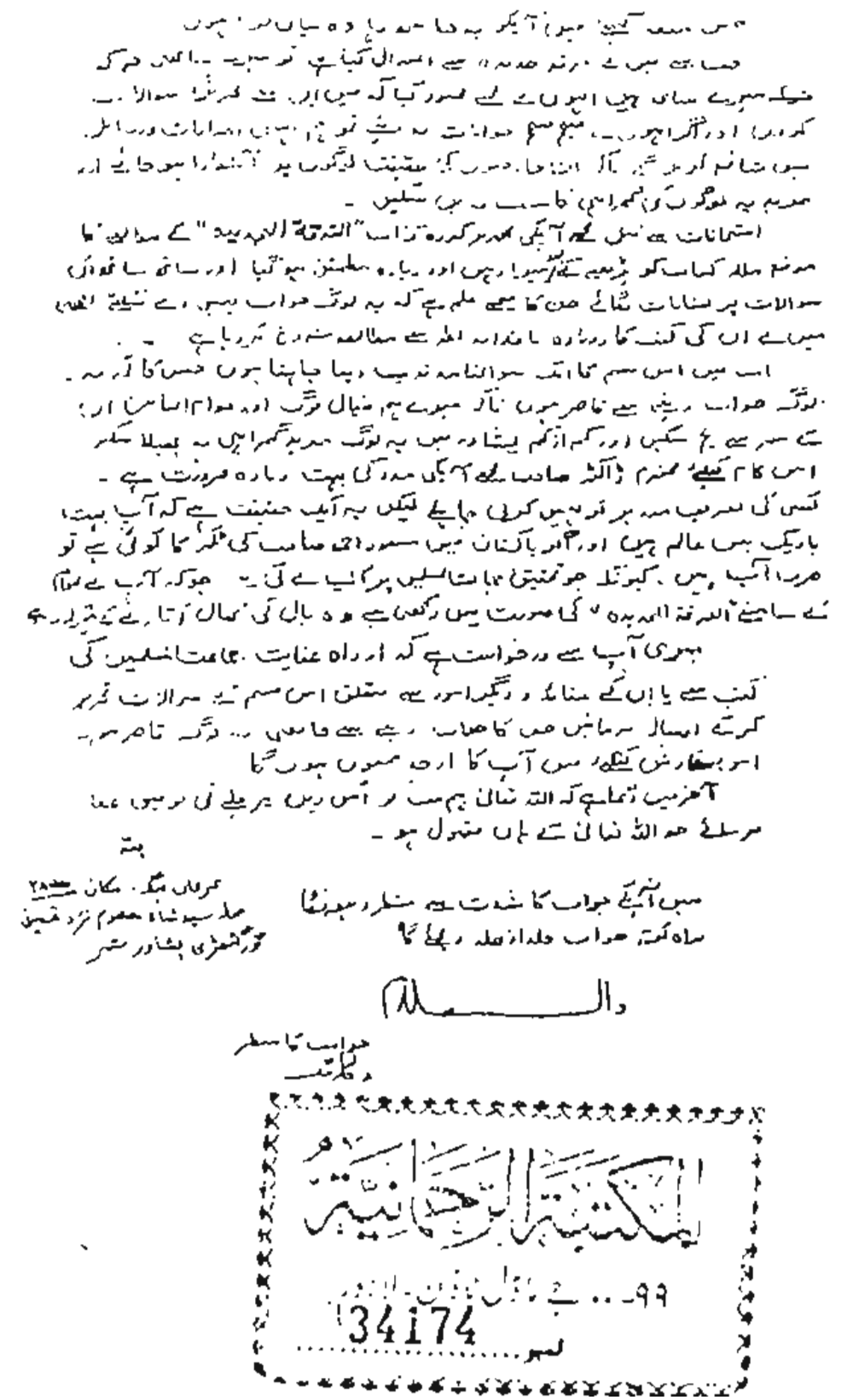

محترم جناب ڈاکٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کے جواب کا شدت سے منتظر رہوں گا
ماہنامہ جواب ضرور بھیجتا رہے گا

والسلام

جواب کا منتظر
عبدالرشید

عبدالرشید بنگش۔ مکان نمبر ۲۵
محلہ سید شاہ معصوم نزد قصبہ
گورگٹھڑی پشاور شہر

جواب کا منتظر
عبدالرشید

المكتبة الرحمانية
99-.. ... 34174

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

الفرقة الجديدة

ادارۃ الاسلام کیماڑی کراچی